

۱۷۰	تسعد ایاہرئس پر طرفین کی افواج کا ٹھکانا۔	۱۷۰	تسعد ایاہرئس پر طرفین کی افواج کا ٹھکانا۔
۱۷۱	سواج عمری احمد خطی ایاہر۔	۱۷۱	سواج عمری احمد خطی ایاہر۔
۱۷۲	سعید الدین پاشا۔	۱۷۲	سعید الدین پاشا۔
۱۷۳	عثمان پاشا۔	۱۷۳	عثمان پاشا۔
۱۷۴	یونانی افواج مستقیم ایاہر تک متعدد۔	۱۷۴	یونانی افواج مستقیم ایاہر تک متعدد۔
۱۷۵	تسعد ایاہر میں یونان کی جہیز دینی۔	۱۷۵	تسعد ایاہر میں یونان کی جہیز دینی۔
۱۷۶	یونان کی مختصر تاریخ قدیم اور نوکر۔	۱۷۶	یونان کی مختصر تاریخ قدیم اور نوکر۔
۱۷۷	جزیرہ کریش کے مختصر تاریکی حالات جو دس۔	۱۷۷	جزیرہ کریش کے مختصر تاریکی حالات جو دس۔
۱۷۸	فردی ششہ میں نصیر دوانی کا شور اور یونان کی۔	۱۷۸	فردی ششہ میں نصیر دوانی کا شور اور یونان کی۔
۱۷۹	سلاطین کریش میں یونان کا جوش و خروش۔	۱۷۹	سلاطین کریش میں یونان کا جوش و خروش۔
۱۸۰	سلاطین کی یادداشت پر یونانی گورنٹ کا جواب۔	۱۸۰	سلاطین کی یادداشت پر یونانی گورنٹ کا جواب۔
۱۸۱	راج کے اخیر تہذیب میں میا یونان کی مسلمان تہذیب۔	۱۸۱	راج کے اخیر تہذیب میں میا یونان کی مسلمان تہذیب۔
۱۸۲	آئرل کی کارروائی۔	۱۸۲	آئرل کی کارروائی۔
۱۸۳	یونانی فوج کا دھنسلہ ایاہر تک۔	۱۸۳	یونانی فوج کا دھنسلہ ایاہر تک۔
۱۸۴	تسعد ایاہر کے باری کے احوال۔	۱۸۴	تسعد ایاہر کے باری کے احوال۔
۱۸۵	تسعد ایاہر کے۔	۱۸۵	تسعد ایاہر کے۔
۱۸۶	تسعد ایاہر کے۔	۱۸۶	تسعد ایاہر کے۔
۱۸۷	تسعد ایاہر کے۔	۱۸۷	تسعد ایاہر کے۔
۱۸۸	تسعد ایاہر کے۔	۱۸۸	تسعد ایاہر کے۔
۱۸۹	تسعد ایاہر کے۔	۱۸۹	تسعد ایاہر کے۔
۱۹۰	تسعد ایاہر کے۔	۱۹۰	تسعد ایاہر کے۔
۱۹۱	تسعد ایاہر کے۔	۱۹۱	تسعد ایاہر کے۔
۱۹۲	تسعد ایاہر کے۔	۱۹۲	تسعد ایاہر کے۔
۱۹۳	تسعد ایاہر کے۔	۱۹۳	تسعد ایاہر کے۔
۱۹۴	تسعد ایاہر کے۔	۱۹۴	تسعد ایاہر کے۔
۱۹۵	تسعد ایاہر کے۔	۱۹۵	تسعد ایاہر کے۔
۱۹۶	تسعد ایاہر کے۔	۱۹۶	تسعد ایاہر کے۔
۱۹۷	تسعد ایاہر کے۔	۱۹۷	تسعد ایاہر کے۔
۱۹۸	تسعد ایاہر کے۔	۱۹۸	تسعد ایاہر کے۔
۱۹۹	تسعد ایاہر کے۔	۱۹۹	تسعد ایاہر کے۔
۲۰۰	تسعد ایاہر کے۔	۲۰۰	تسعد ایاہر کے۔
۲۰۱	تسعد ایاہر کے۔	۲۰۱	تسعد ایاہر کے۔
۲۰۲	تسعد ایاہر کے۔	۲۰۲	تسعد ایاہر کے۔
۲۰۳	تسعد ایاہر کے۔	۲۰۳	تسعد ایاہر کے۔
۲۰۴	تسعد ایاہر کے۔	۲۰۴	تسعد ایاہر کے۔
۲۰۵	تسعد ایاہر کے۔	۲۰۵	تسعد ایاہر کے۔
۲۰۶	تسعد ایاہر کے۔	۲۰۶	تسعد ایاہر کے۔
۲۰۷	تسعد ایاہر کے۔	۲۰۷	تسعد ایاہر کے۔
۲۰۸	تسعد ایاہر کے۔	۲۰۸	تسعد ایاہر کے۔
۲۰۹	تسعد ایاہر کے۔	۲۰۹	تسعد ایاہر کے۔
۲۱۰	تسعد ایاہر کے۔	۲۱۰	تسعد ایاہر کے۔
۲۱۱	تسعد ایاہر کے۔	۲۱۱	تسعد ایاہر کے۔
۲۱۲	تسعد ایاہر کے۔	۲۱۲	تسعد ایاہر کے۔
۲۱۳	تسعد ایاہر کے۔	۲۱۳	تسعد ایاہر کے۔
۲۱۴	تسعد ایاہر کے۔	۲۱۴	تسعد ایاہر کے۔
۲۱۵	تسعد ایاہر کے۔	۲۱۵	تسعد ایاہر کے۔
۲۱۶	تسعد ایاہر کے۔	۲۱۶	تسعد ایاہر کے۔
۲۱۷	تسعد ایاہر کے۔	۲۱۷	تسعد ایاہر کے۔
۲۱۸	تسعد ایاہر کے۔	۲۱۸	تسعد ایاہر کے۔
۲۱۹	تسعد ایاہر کے۔	۲۱۹	تسعد ایاہر کے۔
۲۲۰	تسعد ایاہر کے۔	۲۲۰	تسعد ایاہر کے۔
۲۲۱	تسعد ایاہر کے۔	۲۲۱	تسعد ایاہر کے۔
۲۲۲	تسعد ایاہر کے۔	۲۲۲	تسعد ایاہر کے۔
۲۲۳	تسعد ایاہر کے۔	۲۲۳	تسعد ایاہر کے۔
۲۲۴	تسعد ایاہر کے۔	۲۲۴	تسعد ایاہر کے۔
۲۲۵	تسعد ایاہر کے۔	۲۲۵	تسعد ایاہر کے۔
۲۲۶	تسعد ایاہر کے۔	۲۲۶	تسعد ایاہر کے۔
۲۲۷	تسعد ایاہر کے۔	۲۲۷	تسعد ایاہر کے۔
۲۲۸	تسعد ایاہر کے۔	۲۲۸	تسعد ایاہر کے۔
۲۲۹	تسعد ایاہر کے۔	۲۲۹	تسعد ایاہر کے۔
۲۳۰	تسعد ایاہر کے۔	۲۳۰	تسعد ایاہر کے۔
۲۳۱	تسعد ایاہر کے۔	۲۳۱	تسعد ایاہر کے۔
۲۳۲	تسعد ایاہر کے۔	۲۳۲	تسعد ایاہر کے۔
۲۳۳	تسعد ایاہر کے۔	۲۳۳	تسعد ایاہر کے۔
۲۳۴	تسعد ایاہر کے۔	۲۳۴	تسعد ایاہر کے۔
۲۳۵	تسعد ایاہر کے۔	۲۳۵	تسعد ایاہر کے۔
۲۳۶	تسعد ایاہر کے۔	۲۳۶	تسعد ایاہر کے۔
۲۳۷	تسعد ایاہر کے۔	۲۳۷	تسعد ایاہر کے۔
۲۳۸	تسعد ایاہر کے۔	۲۳۸	تسعد ایاہر کے۔
۲۳۹	تسعد ایاہر کے۔	۲۳۹	تسعد ایاہر کے۔
۲۴۰	تسعد ایاہر کے۔	۲۴۰	تسعد ایاہر کے۔
۲۴۱	تسعد ایاہر کے۔	۲۴۱	تسعد ایاہر کے۔
۲۴۲	تسعد ایاہر کے۔	۲۴۲	تسعد ایاہر کے۔
۲۴۳	تسعد ایاہر کے۔	۲۴۳	تسعد ایاہر کے۔
۲۴۴	تسعد ایاہر کے۔	۲۴۴	تسعد ایاہر کے۔
۲۴۵	تسعد ایاہر کے۔	۲۴۵	تسعد ایاہر کے۔
۲۴۶	تسعد ایاہر کے۔	۲۴۶	تسعد ایاہر کے۔
۲۴۷	تسعد ایاہر کے۔	۲۴۷	تسعد ایاہر کے۔
۲۴۸	تسعد ایاہر کے۔	۲۴۸	تسعد ایاہر کے۔
۲۴۹	تسعد ایاہر کے۔	۲۴۹	تسعد ایاہر کے۔
۲۵۰	تسعد ایاہر کے۔	۲۵۰	تسعد ایاہر کے۔



مفصل تاریخ جنگ روم و یونان ۱۸۷۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعبہ اسلامی تاریخ میں ہمارے سال ہر یکے بابرکت دور میں سلطنت عثمانیہ کی لاجپناہ
یہ اندازہ کر کے ایسے سنگلاخ چٹان پر رکھی ہے جسکو نہ اندرونی سازشوں کے خطرناک طوفانی
جھوٹے کوئی حد پر پہنچا سکے نہ متحدہ بادشاہ سلطنتوں کے بیرونی حملوں کی خوفناک اور
انقلاب انگیز لہر ان کے حق میں منہ ہو سکے جس شیر دل عثمان ذیشان نے ۱۸۷۷ء میں
اول مرتبہ اپنا خطر نصیب بحر اسرزمین اناطولیا پر اوڑھ لیا اسی فتنہ غازی کی اولاد آج ۱۸۷۷ء
ہم جنگ پورے چھ سو برس کا عرصہ گزرتا ہے اپنے موروثی سریر خلافت اسلامی اور اورنگ سلطنت عثمانیہ
پر جلوہ گر ہے۔ تاریخ غلام کھنڈے سے معلوم ہو گا کہ ایسی کے سلطنتیں قائم ہوئیں جنہر ایک ہی نسل اور
ایک ہی خاندان کے بادشاہوں نے چھ سو برس ایک ہی تخت پر جلوں کیا اور اب کون دار اس سلطنت ہے
جو بروسا اور سلطنتیہ کی طرح آفات ارضی سے ایک عرصہ بعد اور مدت مدید تک محفوظ اور دائم
رہا ہو۔ اور ایسی کونسی نسل ہے جس میں چھ سو برس کے زمانہ میں باوجود عیش و کامرانی کوئی انقلاب
عظیم واقع نہوا ہو۔ خلافت عباسی نے اگرچہ کئی صدیاں نبھادیں لیکن خلیفہ مامون کے بعد جو
اس سلطنت غفلتی کا حال ہوا وہ پوشیدہ نہیں۔ ملک بے دستا نہیں

سنہ ۱۷۵۷ء سے لیکر ۱۷۶۱ء تک جو آٹھ سو برس کا زمانہ ہوا اور جس صدی میں تخت ہندوستان
 مسلمانوں کے قبضہ اقتدار میں رہا کتنے شاہی خاندان جہاگیری اور جہانداری میں ناکام رہے
 اور کس کس نسل کے ہاتھ میں یکے بعد دیگرے عنان حکومت آئی جاتی رہی آج اگر غلاموں
 کا خاندان برسر حکومت ہو تو کل خلیجیوں کے نام کا سکا خطبہ جاری ہے صرف نہیں برسر
 اس خاندان کو سلطنت کرنا نصیب ہوئی تھی کہ تعلق خاندان دعویٰ تخت ہوا اور اس کے
 آٹھ بادشاہ سو برس تک تخت دہلی پر متمکن رہے علی ہذا سید اور لودھی خاندان سے گزرا
 سلاطین مغولوں کے ورثہ میں پہونچا اور یوں کتنے کو تین سو برس تک سارا ہندوستان
 زیر نگین رہا لیکن سچ پوچھو تو لایق اور حلیل الفت در بادشاہ چھ سے زیادہ نہ پیدا ہو سکا
 سلطنت جس شوکانا مہودہ عالمگیر کے دم کے ساتھ ختم ہو گئی اور پھر جو بادشاہ ہوئے وہ عشر
 مشرت میں پھر کرنگ خاندان ہی نہ ہوئے بلکہ اپنی نالایقی سے سو برس کی قلیل مدت میں اور
 تناوہ اور عظیم نشان درخت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جس کا تخم سلطان محمود غزنوی نے اُکا سیا
 حملوں کی لاثانی کو شش کے بعد خاک ہند میں لگا باٹھا۔ پس ان عزیز مالک مشائخ کے غور کرنے اور
 دیگر ممالک ایشیا اور یورپ کے تاریخی حالات پر نظر تو متوجہ رہنا چاہیے۔
 پر مغنیین جبکہ بھی رشک حسد کریں بجا ہوا اور اہل ظلام خداوندی کی سزا گزرتی
 جس سے تک اظہار مست کریں زیبا ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ سلطان عثمان کی اولاد میں
 وہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہونا رہا ہے۔ باب سے جو کام رہ گیا وہ لایق۔ اولاد
 تمام کر لیا۔ دو سلطانوں نے اپنی تمام زندگی قسطنطنیہ کے سفر کر دینے میں صرف کر دی
 تاکہ میوں کے ہمت نہ رہے۔ بہانہ کہ تیسرے سلطان یعنی سلطان محمد الغازی نے چینی
 شہادت اور جو آزادی سے قسطنطنیہ را محفوظ اور محفوظ رہا جو ایک مدت سے سرفراز
 رومۃ العربی کا دار السلطنت اور دین مسیحی کا بڑا بھاری مذہبی مرکز چلا آتا تھا لے کر

اور ان کے بعد ہر سلطان نے سلطنت کے وسیع کرنا میں حتی المقدور کوشش کی۔ حالانکہ اس عہد میں سلطنت نے طرح طرح کے انقلاب کیے ہمارا اہل مخالفت پر یورپ کے سلاطین نے اتحاد قائم کیا اور جرمنیوں کو مسووح و غلام یا جسد لایا۔ اور سکے غلام دار باشندہ و نکوفا و پرآمادہ کیا۔ وفادار و خوشگوار بنات کے لئے جڑ کا یا۔ عیسائی رعایا کے دلبین تعصب مذہبی کا زہر ملا اور مسووح طرح کی محنت عملی سے پہنچایا۔ اہل مالی حالت کو خراب اور کینامی کو برباد کرنے کی کوشش میں کوی دقیقہ اونٹنا نہ رکھا لیکن فضل الہی سے ہمیشہ اس سلطنت عظمیٰ کی دل شانیں یورپ کے دلبین بسبب تھیں ہی کہ کبھی انہیں سے ایک دوسرے میں اپنی بوسے پر تابعدار دست نہ پائی بلکہ حیا تمام کیا ہی کیا کہ سب سے سب متفق ہو کر اس سلطنت کی طرف نظر بد سے دیکھیں لیکن چونکہ مختلف زمین طاقتوں کے باہمی تعلقات ایک دوسرے کے نفیس ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی سلطنت کو محض محنت عملی کے نور سے اس سلطنت کو نقصان پہنچانے میں کامیابی نہ ہو سکی۔ اور جب تک کہ روس برطانیہ عظمیٰ کی روزانہ ترقیات اور افزونی جاوہ جلال کو دیکھ کر اس کی طرف حسد نہ نگاہ رکھنا توقف کو ہے۔ جب تک کہ جرمنی اور فرانس میں سلسلہ عداوت جاری ہو۔ جب تک کہ بلیئر آف پار کے مسئلہ سے سلطنت ترکی کی خیالی تقسیم قابل الطمانیت نہ ہو سکے اور جب تک کہ ملک شام اور قسطنطنیہ کا قبضہ سلطنت اپنے لئے تجویز کرتی رہے اس وقت تک ممکن نہیں کہ سلطنت عثمانیہ قابل بھی ہو اور چونکہ برابر ہی طرح چھ سو برس گزر چکے ہیں اس لئے اس بھی مشکل ہے کہ سچا اتفاق اور یکجا اتحاد سلاطین یورپ میں قائم ہو سکے۔ خصوصاً اس وقت میں اس سلطنت نقصان پہنچانا اور بھی زیادہ مشکل کام ہے جبکہ زمانہ کارنگ دیکھ کر اسے بھی رنگ بدلنا شروع کر دیا ہے وہ سائیس جیدہ سے فائدہ اٹھانے لگا ہے وہ فوجی عزت و قارت پر بود پگی افواج کے کم نہیں بلکہ برابر ہی اسکی مالی حالت پہلے سے بدرجہا بہتر ہے اس کے ہر سینہ بھری و بھری میں برابر اپنا ترقی کا سلسلہ جاری ہے اسکا امید ہے کہ رومانیہ سمویہ بلگیریا بوسنیا ہر گونا گونی تاجی نگر و یونان آجویا اور یونان کے نقصانات کا معاوضہ اسکو ملے گا اور جلد سے لے گا +

متفق و یک زبان ہیں کہ خلافت عباسیہ کے دورِ آخر میں سب سے پہلے بادشاہ محمد المتوکل علی اللہ نے سلسلہ مطابقتِ علائقہ میں خلافت محمدی اور خلیفہ حرمین شریفین نجاشی نامہ خاندان عثمانیہ میں منتقل کر دی۔ جس خاندان میں عنانِ حکومت بجائے موجودہ سلطان کے بیٹے کے اس شخص کے ہاتھ میں پہنچتی ہے جو سب سے بزرگ اور عمر میں بڑا ہو اور فیضاً یہ عہدِ خلافت ہی کا اثر ہو کہ تمام دنیا کے مسلمان اس قدر گہری محبتِ ترکی سلطان کی ذات و الاصفات سے رکھتے ہیں اور ان کو مذہبی پیشوا اور دینی سردار جانتے ہیں ورنہ کوئی اور وجہ نہیں کہ عموماً سب سے زیادہ اپنی تمام دینی اور قومی سترین اسی خاندان کے ساتھ وابستہ ہیں حالانکہ اسمیں شک نہیں کہ مسلمانوں میں ایک قوم ہونے اور کلمائے کے لئے صرف تہذیب جو ناکافی ہے۔ اور خواہ کوئی سعادت پٹھانوں کی ہو یا مغلوں کی عربوں کی ہو یا ترکمانوں کی ہر مسلمان اس کے ساتھ خطی ہو ردی کم و بیش ضرور رکھتا ہے۔ لیکن جس خصوصیت سے مسلمانوں کا روحانی تعلق بے انتہا شدت اور غیر محجوب و دائیں و چپے کی محبت کے ساتھ ترکوں اور ترکوں کے سلطان سے رہنا آیا ہے صرف وہی اس بات کا شاہد اس امر کا مسلم ثبوت ہے کہ خاندانِ اپنے بزرگ زیدہ نبی کی خلافت پر آل عثمان کو قبول فرمایا ہے۔ ورنہ غور فرماتے تو کوئی دنیاوی مفاد ترکوں سے ہمیں کبھی حاصل نہیں ہوتا۔ جس کے عوض ہم اخلاقی طور پر اون کے مشکور ہوں۔

اس کی شکر یہ کی مستحق تو علیا حضرت حسن و ملکہ محکمہ نصیر ہند کی وہی عادل اور عظیم الشان گورنمنٹ ہے جس کے زیر حکومت ہندوستان کی ہر قوم و ملت اپنے اپنے دین و مذہب کے خاتم سے ایسی آزادی اور امن و امان سے زندگی گزار رہی ہے جس کی نظیر عارفانک عالم میں ملنا محال ہے کیونکہ مالرشین کی صفت جو حکمران قوم کے لئے ایک نہایت ہی بے بہا اور قابلِ تحسین صفت ہے جو ہرے ملک برطانیہ میں کوہ نور سے زیادہ تابان اور درخشان ہے۔

ترکی فتنہ کی نسبت جنگ سے قبل عام اسے یہی کہ مثل سوخل استقامات کے وہ بھی

ہچکارہ اور ناقص ہے۔ اس کے سپاہی غیر قواعد ان اس کے جنرل فنون جنگ سے بی خبر
 انتظام پوچ اور ناکارہ۔ رسد ندارد۔ سامان بار برداری غیر کمافی۔ جہاز بھروسے اور
 نامکمل۔ خزانہ خالی۔ غرض عام حالت ملک مال نہایت نازک ہے اس کی پٹنیں اور رسالے
 نہایت بوسیدہ حال۔ فائدہ کش۔ غیر تنخواہ یاب۔ اور محض نازریت یافتہ عوام کا ایک نعل ہے
 جس کے بدن پر نہ وردی ہے اور نہ پاؤں میں جوتی۔ ترکی تو پہچانے کا حال تو یوں بیان ہوتا تھا کہ
 اس میں دنیا فوسی رنگ آلودہ توپیں بھری ہوئی ہیں جن میں سے شاید اکثر وہ توپیں ہیں جسے
 حضرت داؤدؑ نے جالوت کو شکست دی تھی۔ گھوڑے تو پہچانے میں کوئی گھوڑا نہیں بلکہ
 مزدور اور شہر دیہات کے ٹوٹے ضرورت کے وقت اونچو کینچ کر ایک دوسرے مقام کو
 منتقل کر دیتے ہیں۔ ہتھیار وغیرہ بالکل پرانے زلمے کے محض خرابہ نشہ میں اور غالباً
 یہاں تک خیال گذرتا ہوگا کہ جو کچھ سنگین اور تلواریں سپاہیوں کے پاس ہیں وہ بڑی اچھا
 کی ہوئی۔ جو اسٹون لکھ میں بنا کر تھیں۔ سپاہیوں کا دو دو وقت تک روٹی نہ ملنا۔
 اور چھ چھ ماہ کی تنخواہ گورنمنٹ کے ذمے چڑھ جانا اعلیٰ العوم قیاس کیا جاتا تھا جب تک
 فوج کی یہ زبون حالت سمجھی جاتی تھی تو یونان پچاسے کا کیا قصور ہے۔ جس سے بذات خود یا
 دول اجنبیہ کے بھروسے پر سلطنت کو صدمہ ہو چکا ہے اور اس پر حملہ کر کے کا سباب ہو چکا
 ارادہ معمم کر لیا۔ ایسے ایسے پوچ حالات سکر اسنے اور اس کے صدراعظم کارون نے تقریباً
 ساٹھ لاکھ ساٹھ ہزار غرض اس میں عظیم کے سر کرنے سکے بے کافی وافی ہو۔ ترکی کو اصل
 اپنی پیشہ اور گروہوں کا جمع کرنا ہی مشکل ہے اور اگر اس میں ناکامی بھی نہ ہو تو اسٹی رسد رسانی کا نظام
 اور سامان جنگ کے ہم ہو چکانے کا اہتمام کون کریگا۔ فوجی آمد و رفت کیونکر جاری رہ سکے گی
 جبکہ یونان کا خوفناک بیرو جانات سمند میں پہرہ دے رہا ہوگا بلکہ جسو سامان پر کے نماز شہر
 اُجاڑ کر رہائے ڈارونیا۔ پرقضہ کیا ہوگا اور جبکہ یونانی مجاہدین کے گروہ درگروہ قسطنطنیہ اور سلا

غیر مستحکم

نی ریل کی پٹریاں اٹھاڑ ہینکدے گے تو ترکوں کی رہ بھی ہتوں کو بھی پست کر دیا ایک بائیں ہاتھ کا
کرتب ہو گا چنانچہ ترکی جنگی قوت کا صحیح اندازہ نہ کر سکتے۔ اُسکو قریب المرگ بیمار سمجھ لینے اور مختلف
اخبار و ٹیلی غلط بیانی اور یورپ کی غلط فہمی پر جب یونان کی نسامت آ رہی گئی اور ایک دو تین یونانی
بکبار جنگی تھیں کا پردہ اوٹھا دینے کی نوبت آ رہی پہنچی تو دنیا نے معلوم کر لیا کہ اوہ ”کوی معشوقین“
اس پردہ زنگاری ہیں۔ یہ تو کچھ متناہی نیا نکلا ترکی مرد ”مردِ عظیم“ نہ تھا بلکہ جس عینک سے
یورپ کے پولیٹیکل شخص کو اس کے چہرہ پر آثارِ علالت نظر آتے تھے وہ حقیقت وہ عینک ہی دھوکے
کی ٹٹی تھی۔ اس میں اونکا تصور نہیں اس آلہ کا تصور سمجھنا چاہیو جبہ بھر دے کہ نیا لون بھار
پولیسٹک ڈاکٹروں کو جوان ترکی کے مرد علیل ہونے یقین ہو جاتا تھا لیکن معرکہ جنگ شروع بھی ہونے
پایا تھا اور صبارِ قنار۔ سب خرامِ عربی۔ اور برق و ش ترکی گھوڑے اپنے سواروں کو لئے
ہوئے ابھی رن سے کوسوں دُور تھے کہ پانچ بیڑے سے بڑے اخباروں کے نامہ نگاروں نے
جو صحیح اور معتبر خبریں تار پر دوڑانا شروع کیں ان سے یورپ کی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں۔
معلوم ہوا کہ بہادری ترک اب بھی ایسے دلیر۔ جنگ جو۔ ذی ہمت۔ اہل العزم۔ جٹ جالا
اور شجاع ہیں کہ جیسے دلاور۔ جو الفرد۔ صاحب استقلال۔ اور پُر زور اوکے برگزیدہ
بزرگ اور نامور اسلاف تھے وہ ہفتہ کے امتحان میں ثابت ہو گیا کہ اس وقت تک جو غلط
بیانیان بعض یورپین نامہ نگاروں اور یورپین اخباروں کی ترکوں کی منہ پیر شجاعت اور اونکی
فوجی عظمت کے برخلاف چھپا کرتی تھیں وہ محض ایک کذبِ افرا کا شرمناک دفتر تباہی کی غرض
اس وقت ٹھا گئی جبکہ ترکوں کو کمالاتِ جنگ دکھلانے کا موقع ملا۔ اول ہی حملہ میں ظاہر ہو گیا
کہ ترکوں کا کچھ زنگ ہی آ رہا۔ اور معاملہ خلاف قیاس طور پر طے ہو رہا۔ وہ نامہ نگار
ترکی کمپوٹ میں داخل ہوئے اوکے سپاہیوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ اوکے ہرکاب۔ زور گاد
بڑا ہے اونہوں نے غافلوں کو متنبہ کیا کہ ترکی فوج کی نسبت جو کچھ کہ اب تک سنا یا کچھا

حقاً و فقط افسانہ تھا۔ ترکی فوج یکسر زمانہ حال کی کوستانی باٹریوں۔
 فیلڈ باٹریوں اور گھوڑوں کی توپوں سے بالکل آراستہ تھی۔ گھوڑوں اور توپچیوں کی
 حالت نہایت ہی احسن اور اعلیٰ پائی جاتی ہے۔ جو نو ایجاد اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہترین سے
 بہترین توپوں کو اس خوبی اور ایسے ٹھیک قاعدہ سے کام میں لاتے ہیں اور
 ایسے علمی مشائے نکاتے ہیں جس سے صاف ثابت ہو کہ وہ بہت ہی ہوشیار سے
 سکھلائے گئے اور بہت ہی محنت اور صرف کثیر سے تیار کئے گئے ہیں وہ ایسے
 کامل رہنے کے قواعد کے ساتھ کام کرتے ہیں کہ جس سے بڑھ کر کسی قوم سے امید نہیں ہو
 وہ عجیب غریب نو ایجاد ہتھیار اور طرح طرح کے آلات حرب جنہ تمام سلاطین یورپ کو ناز تھا
 ترکوں کے مقابلے میں محض بچوں کے کھلونے تھے وہ جنگ جو عہد اور جو المرد
 یونانی جنگوں میں ہر میدان شہید کی کہ سلطنت عثمانیہ۔ روم کے مقابلے میں کھڑا کر دیا۔
 عساکر قاہرہ کے مقابل ہوتے ہی بھگوتے۔ بڑے۔ اور بزدل ثابت ہوئے۔

ہیرو فخر کا رہا جس سپاہیانہ وضع۔ بہادرانہ روش۔ اور دیرینہ خیال سے انہیں
 جنگ کے پہلے ہی دن کے بعد دیگرے یونانی مورچوں پر بزور نوک انگلیں قبضہ کیا اس سے
 صاف ظاہر ہے کہ عثمان پاشا کی نمودار مگر غیر ہشتم فتنہ یونان میں ترکوں کی جو میاں کی اور ثابت
 ثابت ہوئی تھی اور انہیں سے کسی بات میں اتنا کم نہیں آئی۔ درہ ملونا کی لڑائی میں کون
 کی فتنہ کی کامیابی شاندار صورت سے آغا ہوا اور اس کے بعد کی سرکار آرمینیاں دنیا
 کو عموماً اور یونانیوں کو خصوصاً بیسیویں صدی عیسوی میں یاد رہی۔ ترک لوگ بوجہ نامدار
 کے فخر میدان سپاہ اور کوشش تو سچا نہ کو کام میں۔ سکو نیک۔ اپنا مذہب انہوں نے پاس چو کہ کافی تو نہیں تھا
 اور خود بخود جھک مارنے آئے تھے وہ سخت بہریت اٹھا کر یونان سے پائل ہو اور ان کے ہتھیار آدمی کا
 حال ان کے یونانیوں کی تعداد ترکوں سے کہیں زیادہ تھی۔ اور اس لئے شکست کے ہوتے ہی درہ ملونا پر

قبضہ ہو جانے سے یونانی صدر مقام اترک اور وہاں سے وڈو اور شہر بسندہ خد
ایکٹھنر جانے کے لئے بھی خطرناک فتنہ ترکوں کے لئے سیدھا راستہ ٹھکایا اور اسی وقت
انگلستان کے فوجی مبصرین کا یہ خیال ہو گیا کہ جنگ کا خاتمہ صرف چند دن کی بات ہے۔

یونان کی حماقت اور اسکی دل فحش کن مشین

(شے بعد از جنگ)

برخلاف ترکوں کے (ٹرانی کے بعد معلوم ہوا کہ) یونان کے پاس کوئی فوجی سامان نہ تھا فوج کا
سیمنٹ اور سب سے زیادہ تر طلبیدہ مجمع سے پرتکا اور جنگ وڑا بھی لڑنے کے لئے ہرنے کا سابقہ تھا
بالکل قابو سے باہر اور نہ سرداران فوج قواعد جنگ سے ماہر تھے بلکہ کہا گیا کہ جنگجو
اور جنگ آور اشخاص میں جو قابلیتیں اوصفات ہونی چاہئیں اوسے قطعی بے بہرہ
عزوری سامان جنگ اور رسیدین بالکل کمی تھی اور جو کچھ سید جلدی میں ہم پہنچی وہ بالکل ناکارہ
تھی اونکا بھروسہ تو بلگیر یاکی رعایا اور مقدونیا کے عیسائی باشندہ و پرتھا جنھوں نے کان تک
نہ ہلائے اور وفادار رعایا کی سلطانی بنے رہے۔ انھوں نے شیخ چلیون کی طرح ہوا میں قلعے
بنائے تھے۔ اونکی امید یہ تھی کہ ادھر ہم مقدونیا اور ایپائریس کو اپنی ساٹھ ہزار جرار فوج
فتح کرنے ہونگے ادھر بلگیر یا۔ سرویا اور مانٹی نگرو ترکوں پر عقب سے حملہ آور ہونگے اور
پھر جو کچھ گذریگا دیکھا جاوے گا۔ پھر اس طرف سے انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی۔ بیلجیم۔ امریکہ وغیرہ
اگر کھلم کھلا فوجیں دینگے تو اونکی وردیاں یعنی یونانی فارم اترو اتروا کر اور واسٹیر بنا کر تو ضرورہ
لمک کرین گے لیکن معاملات نے اور حکم الحاکمین کے بہترین حکم نے جو چاہا وہ کیا اور چاہا
وہ کر گیا اگر اسکو منظور ہے کہ دنیا میں اوس کے مقبول مذہب اسلام کے فدائی اور اسکو
بلا شکر نہ غرے ماننے اور پرستش کرنے والے زندہ دین تو اسی طرح اوس کے دشمنوں کے

تو جیسے پست ہوتے رہیں گے۔ اور اسی طرح سے ہر جنگجو طاقت کو تمام سستہ دایکرون کی طرف سے بجاؤ قانون مابین الاقوام بے بسی اور مجبوری کے عالم میں عین وقت پر مایوس ہونا پڑے گا۔ بعد کو خیر چہ جنگ کے طلب کرنے سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ قریب قریب یوالیہ تھی۔ پس ایسی سلطنت نے جو ترکوں کے مقابلہ میں جنگ شروع کی (تو بعد کو معلوم ہوا) کہ یہ ایک محض حماقت تھی۔ اور اس سے زیادہ اہلی کے مجاہدین اور پوپ صاحب دم اور پاپا سے ان چنہ پھرن کی کو نہ اندیشی تھی جنھوں نے پراسیٹ طور پر شاہ یونان کو ابھارتے اور جنگ کے لئے ونگلے میں اپنے اپنے بونہ کے موافق کوشش میں کمی نہ کی اور جلی گردن لارڈ اسبری صاحب وزیر اعظم انگلستان منصفانہ طور سے ان نقصانوں کا بوجھ رکھتے ہیں جو کہ معرکہ جات جنگ میں اٹھانے پڑے اور اب ولایت کے لوگ کہتے ہیں کہ ایسی حماقت کسی نہ ہوئی ہوگی۔ حالانکہ فرانس نے سنہ ۱۸۷۰ء میں یونان کی طرح اندرونی ملک کے جوش اور خواہش جنگ سے تنگ آکر جرمنی سے لڑائی مول لی تھی اور اسکی پاداش میں وہ مونہ کی کھائی کا تیک فراموش نہیں۔ تاہم اس حماقت اور اس بیوقوفی میں یہ فرق ضرور تھا کہ پھر وہ دونوں سلطنتیں مقابل کی تھیں اور ایک دوسرے کی ٹکڑے سنبھال سکتی تھیں۔ یونان جو سلطنت غلطی ترکی کے مونہ لگا اور اس سے جنگ چھڑی یہ صرف حماقت ہی نہ تھی بلکہ بہت بُرائی قصور اور سخت گستاخی تھی۔ البتہ اگر یونان خاموشی سے صورتِ معاملات کو بھانپتے جاتا اور اس صدی میں فوجی ضروریات کو مہیا کرتا اور اپنی طرف سے فوجی پیشقدمی نہ کرتا تو اسکی فوجی اٹوالمیون میں رتی بھر فرق نہ آتا لیکن اسنے پہلا اعلان جنگ قبول کر کے دوسرا اعلان بھی شائع کر دیا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ اسکی تباہی کا دن قریب ہے اور وہ خود اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں میں کھارٹی مارتا ہے اور اس دوسری کارروائی سے یورپ نے مان لیا کہ گورنمنٹ یونان ہی اس غلطی کی ذمہ دار ہے۔ ترک تو پہلے ہی سے مقصود نہ تھے اور اب نو

ترک ہی غالب آئے۔

یونان کی فوجی مہز دلی

سلطنت ترکی کی نسبت جو عام رائے تھی وہ متبدل ہو چکی اب ذکر کی گئی اب سنیے کہ یونان اور یونانیوں کی نسبت یورپ میں عام خیال کیا تھا وہ یہ تھا کہ یونانی حسب طبع اور جوش میں بہت سے زیادہ قابلِ تعریف ہیں۔ فن جنگ سے ایسے ماہر کہ باید و شاید۔ پورے بہاؤ اور پورے قوائدان میں بلکہ فیصلے یورپ کی فوجی قوت کو جاپان سے تشبیہ دیتے تھے اور اس کے مقابلہ میں ترکی کو چین کی سلطنت بتاتے تھے جس کے مقابلہ میں تھے کہ جاپان سے بڑی بڑی چین جیسے پہاڑ کو پس ڈالا ایسے ہی یونان چاہے اپنی حمایت و کرم سے نہ بولے لیکن اگرچہ اسے تو سلطنت ترکی کے حصے بھرے کر سکتا ہے۔ مگر اس کے دل میں کیا کیا اور بھرے تھے کیسے کیسے جو صلے جو صلج کی طرح سینہ میں جوش نہ تھی اس کی تائید میں پچھلے سال کے اخبارات کا نوٹنا اور بغیر مطلب شہادت ہم ہو چکا تو ذرا دقت کا کام ہی اور گزشتہ نوے کے لئے یہ دقت کوئی چیز نہیں کہ اس کی تلاش کرنے میں دریغ کرے لیکن جو بات بالآخر غلط ثابت ہوئی ہو اس کی نسبت دیوانوں کی بڑ اور وقت کش لوگوں کی تخمینی جھڑکا تلاش کرنا ہی تحقیقت بیکار ہے اس لئے لندن کے اخبار مارنگ پوسٹ کے چند فقرے جو اس سے ۲۸۔ پانچ سالہ یعنی دو ہفتہ قبل از جنگ لکھے تھے یورپ کے خیالات عام کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں آپ رقمطراز ہیں کہ :-

یونانی گروہ ہونکا سرحدیں فساد کرنا اور شاہ یونان کا یہ کہہ دینا کہ ہم سے ایسی باتوں کا انسداد ہونے میں سکتا کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے یونانی ہمیشہ سے اپنے ملک کے جان نثار رہے ہیں۔ انھیں جوش آگیا ہے جو مشکل ہے کہ کسی کی دلدادگی سے ٹھنڈا ہو سکے شاہ یونان یہ ہے نہ لڑو مگر ملک ضرور لڑے گا اور قوم ضرور جنگ کرے گی اور ترکی کو کرٹیک کے نظام شدہ بیکار

مزد چکھا کر بیگی۔ اور کوئی دن گزرا ہی کہ ہم اوسکے آپس میں نیکیا اور تمہم بھو بھوایر پڑھیں
 و متصرف ہو جانے کی جہت سن گئے۔ اب وہی اخبار یہ کہ ۳۰۔ اپریل کے پرچہ میں بھارہ
 اپنا سامان لے کر کوئٹہ لکھنے پر مجبور ہوئے کہ ”یونان کو شکست تو خواہ مخواہ ہوئی ہی تھی یہ یونانوں
 کی فطرتی بات ہے کہ وہ بہادر ہیں لیکن انا قبت اندیش ضرور ہیں اور قواعد جنگ سے اونہیں بھلا
 بہرہ نہیں۔ نہ قواعد نہیں اپنے مخالفین کی سی جماعت پر نہ استغناء۔ اور اوسکے افسر دار
 ترک کے سامنے بلحاظ تجربہ ہونے جنگ ہنوز طفل کتب ہیں وہ آخر کس برے پر ترکوں کے نو
 آئے جنگی خبر آسانی کا تمام یورپ چھ سو برس سے قایل رہتا آیا ہے۔“

یعنی لڑائی کا بازار گرم ہونا تھا کہ یونانی اس سے اسے اس سرے تک بھاگ نکلے اسکے
 فوجی افسروں نے اپنے آپ کو محض نالایق ثابت کیا اور گواڈینیون فوجی جوش بے اتہا پائے
 جانے کی خبریں موصول ہوئیں لیکن کسی موقع پر وہ یہ ہے اپنے غنیم پر حملہ نہ کر سکے اور
 اونہی فوج پر ترکوں کا اس قدر خوف ہر اس طاری ہو گیا کہ اوسکے قواعد دان اور غیر قواعد دان
 اور مجاہدین اور قومی المنیر ہر قسم کی فوج کی نسبت ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی فوج نہیں بلکہ محض
 عوام کا ایک ہجوم اور بانائی لوگوں کا ایک غول تھا۔ افسران فوج سپہ سالاری نہ کر سکے
 اور اکثر موقعوں پر نہایت باقاعدہ طور سے سب سے پہلے بھاگ کھڑے ہوئے۔

ترکوں کی دہل دینے سینوں میں اس طرح بیٹھی کہ ایک لڑائی میں منجھا گیا رہ ہزار سپاہیوں
 کے صرف ایک ہزار پر ترکی بار پڑتی تھی اور باقی دس ہزار سپاہی ارزاہ دور اندیشی نہایت
 خوبصورتی سے خطرہ کے مقام سے دور ہٹ گئے تھے۔

فوج کی حالت مختصر بھی بیان کی جاوے تو دلچسپی سے خالی نہوگی یعنی یہ کہ بندوقین جو کوئٹہ
 فرانس نے مدد دینی خارج کر دی تھیں اوسنے اکثر حصہ فوج کا مسلح تھا اور افسروں کی حکمت
 سے ثابت ہوتا تھا کہ اوسکو فوجی کتابوں کی شاید تلف بے بھی پوری نہیں آتی اور آتی تو

کیونکہ تھیسیس نے ہر اور قاعدہ دان ترکی ہمارے کے سامنے فی الحقیقت وہ طفل مکتب ہی تھا
 جو سب سے سوجھ بوجھ اور فحشوں کا سلسلہ اسے قابو نہ ہو سکا تا کہ اگر ایک مورچہ مسیت میں جنس رہا
 ہو تو دوسرا اسکی دستگیری کر سکے۔ پورپ کی وہ رائے کہ ایک ایک یونانی کئی کئی ترکوں کی برابر
 ہے ایک ذہل مسخر اور لائق تعذیبک بات تھی۔ اطاعت شعاری جو فوج کے لئے بالکل سچی بات
 کے لازمی اثر ہے یہ جو ہر فوجی اُن یونانیوں میں بالکل کم پایا گیا۔ غیر قواعد و ان فوج جو پرائیوٹ
 اشخاص سے نئی جبری کی گئی تھی اُس نے اکثر موقع پر احکام افسران میں و سپلین اور جتین کین اور
 فوجی کمپوں کو گانون کی چوہاں بنا دیا۔ اور سرسجانبہ اسکے کہ تخمینہ اور دوسرے لہجہ میں اونکی
 ہمارے کو قطع کر دین منطقی بحث میں پڑ کر از دوسے علم و عقل اپنے احکام کے کار آمد ہونیکا ہوس
 پیش کرتے تھے کہ اتنی میں کوئی شخص بول اٹھتا ترک آئے اور وہ بہادر فوج نوکرم بھاگ کر جب
 اپنے اطمینان کی جگہ دم لینے کو ٹھیرتے تو بقیہ بحث کو ختم کرنے کی جرأت کرتے جس سے ثابت
 ہو گیا کہ کوئی ملک بجز اپنے قواعد و ان فوج کے ہرگز نئے رنگ و روٹوں یا قومی پر جوش نالایق
 والنیرین پر بھروسہ کرے بلکہ ایسے وقت میں دشمن سے زیادہ اُنکے جوش فرد کو نئے میں
 مستعدی دکھلاوے کیونکہ دانا دشمن وہ نہیں کر سکتا جو یہ نادان دوست کر بیٹھے ہیں۔
 سلطان اس انیشے سے واقف تھے اونھوں نے اپنی قومی جاننا زکو کو جلا اعداؤں پر نشانہ
 جنگ میں جانے کے لئے مستعدی ہوئے بجز ایک خاص صورت کے نہایت تناب اور دلاری سے
 شکریہ کے ساتھ یہ کہہ خاموش کر دیا کہ فضل الہی سے سرکاری فوج کی تعداد لڑائی کے لئے کافی
 سے زیادہ ہے وہ لوگ امن سے جبارہتے آئے ہیں ویسے ہی رہیں۔ لیکن یونان نے اسے
 خلاف نہایت درجہ کی بداندیشی سے محض اس قسم کی بیر دنی اور پرائیوٹ امداد پر بھروسہ کر کے
 اپنے آپ کو ایک دم بھرنی ہوئی آگ میں ڈال دیا جس سے نہ صرف آگ میں گرنے والے ہلاک ہوئے
 بلکہ مکانام و نشان انکی فوجی عزت اور قومی حیثیت بھی بھاگ میں لگی جو سڈہر میں پھٹی حاصل ہو گئی +

بے قاعدہ فوج

باقاعدہ فوج میں کچھ انتظام ضرور رہا لیکن بے قاعدہ کی ہر بولنگ نے جو ہر وقت خوف کی وجہ سے اونٹ کے گلے میں بلی بنی رہی اپنے ساتھ اڈکھو بھی لے ڈبویا لوگوں نے دیکھا کہ سردار کارزار میں جب وہ دشمن کی زد سے دور چٹا نوکی آ رہے ہوتے تھے تو بڑے اطمینان کے ساتھ سگریٹ پیتے اور پتا کھڑکتے ہی جو چیز اونچی نظر کا نشانہ بن جاتی اور سپر فیکر نے میں فرابھٹی نکرے اور خدا جلے اس بے سربطانہ انداز نے کتنے ایک اپنی آدمی ہالاک کر ڈالے۔

یونانی اس جنگ کے محرک و مددگارین

(دکریٹ)

ترک ایک مدت سے آرمینیا کی بغاوتوں کے فولرے اور یورپ کے اعتراضات اور دھمکیوں کا جھولنہ شایستہ جواب دینے میں مصروف رہے اور شرف سال ۱۹۱۷ء سے نہایت ہی اہم اور عمیق معاملات متعلق بغاوت کریمین ابھی ہوئے تھے اور حتی القدر اس کوشش میں مصروف تھے کہ بغیر مناسب پسندیدہ باتفاق جملہ سلاطین یورپ کوئی ایسا منہ سمجھوتہ ہو جائے جس سے آئے دن کی بغاوتیں بھی فرو ہو جائیں اور سلطان کی شہنشاہی اور ان کا اعزاز بھی اس خیر و قلعش یعنی کریمین پر قائم رہے۔ انھوں نے یہاں تک گوارا کیا کہ سلاطین حاضی طور پر اپنی جمعیت سے جیسا کہ وہ چاہتے ہیں بغاوت کا اسناد اور کشت و خون بند کر آئیں۔ چنانچہ روس، فرانس، اٹلی، آسٹریا اور برطانیہ کے چند جہازات معہ بحری سپاہیوں کے آہٹھے اور خبریر کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں سے یہ کہہ کر تھکھا دیا کہ اگر ایسا ہو گیا تو عیسائی کشت و خون سے باز رہیں گے اور ان کا اشتعال طبع جاتا رہے گا۔ چنانچہ مسلمانوں نے اسکی تعمیل کی اور نئے بن بیٹھے۔ چونکہ کریمین آبادی کا ایک چہارم مسلمان ہیں اور باقی یونانی عیسائی آئے یہ موقع پا کر انھوں نے وہ کشت و خون کا بازدار گرم کیا کہ الامان۔ انکی زیادتیان مسلمان

مرد عورت بچوں اور ضعیف العمر شخص پر اس شرمناک طریقے سے ہتھ پڑا کر ان کا ذکر کرتا ہے۔ اُن مظلوم کا تصور جو مسلمانوں پر عیسائیوں نے کئے ایسا ہولناک ہے جس کے سنے سے بدن پر رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے۔ دل کا پٹنے اور انھیں آنسو بھالنے لگتی ہیں۔ افسوس! رمضان شریف کے ایام جس میں ہر روزہ دار مسلمان بخیال حصول برکات و وصولِ حسنات عبادتِ خداوندی میں مشغول رہتا کہ ستم کش اور فحاک باغیوں نے اپنے تعصب اور جوش مذہبی سے نہایت بے دردی اور بے رحمی کرکے ان کو فوج کیا۔ ان کی پردہ نشینات کی بے حرمتی اور پردہ دری کی۔ پیارے پیارے بچوں کو گاجر مولیٰ کی طرح ہوا میں اڑھا لیا اور چمکتی ہوئی سنگینوں پر لے لیا۔ رحمدل اور انصاف پسند یورپین سلاطین کو کانفیض یعنی خفیہ طور پر ادنیٰ ادنیٰ حرکات کی پوری پوری خبریں پہنچتی رہیں اور وہی دریائے ہمدردی جو آرمینیا کے معاملہ میں جوش زن ہوا تھا یہاں اسوقت تک ساکت رہا جب تک کہ ایک پورے بڑے جنگی جہازات نے سلاطینِ یورپ کی طرف سے سواہلِ کرٹھ کو بند کر کے ٹرکی کی سہمی امداد کو بھی بند کر دیا اور اس کی امید سے مسلمانانِ کرٹھ کو غیر مسلح کر دیا جس سے باغیوں کو کشتنِ خون کا خوب موقع ہاتھ آگیا۔

دنیا بھر کے مسلمان یہ جاننے سے صدمات اور دلگداز حالات سن کر بار بار آسمان کو تکتے اور منقسمِ حقیقی کے انصاف پر چشمِ براہ تھے ان کو یقین کامل تھا کہ بے بس عورتوں اور معصوم بچوں کا خون ضرور جلد رنگ لایگا اپنے بیگناہ بندوگنی واویلا اور فریاد سے درپاستے غیرتِ الہی ضرور جوش میں آئیگا چنانچہ رعایا اور شاہِ یونان کے دل میں سلطان سے بھری اور برابری کا خیال سما یا جو ایک زمانہ تک حلقہِ گوش اور مطیعِ فرمانِ بادگاہِ سلطانی رہے۔ دونوں ہرپ نے کسی مصلحت سے اچھی طرح سمجھا یا اور ایک الٹی منڈیم بھی یونان کی گونہٹ کو دیا لیکن حیاتِ خدا نے دلیں ڈال دی ہو وہ بندوگنی کے ٹالے کب ٹل سکتی ہے۔ یونانی گونہٹ نے

نہ عثمانیہ قوت کا بھاڑا کیا نہ الی شیم یورپ کی کچھ پرواہ کی جسین بنجیدگی اور صفائی کے ساتھ دوسرے
آخری مرتبہ بھجایا گیا تھا کہ کریم سے اپنی فوج واپس بلا لے اور سرحد ترکی پر کوئی مسلح
نکرے بلکہ برطانوی اسکے ناجائز قومی جوش سے مشتعل ہو کر اور دیگر حقیقت اس کے وعدوں
پر بھروسہ کر کے یہ کیا کہ مشلی کی سرحد ترکی پر فوج جمع کرنی شروع کر دی اور خود شاہزادہ محمد
یعنی ٹیوکی آف اسپارٹا اور شاہزادہ تانی پرنس نکولس فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے کر
سرحد کی طرف بڑھے اور نکارا اور صلیب دونوں کو شامل کر کے جوش کو اس لئے اور زور دیا
کہ وہ مذہبی لڑائی سمجھی جائے۔

مشیقتی کس نے کی؟

تاریخی حقیقت سے اس بات کا بڑے کرنا مشکل ہے کہ بعد اعلان یہ مخالفت کے پیدا ہو جانے کے
جلد کرنے میں پیش قدمی کس نے کی اور باقاعدہ فوجوں میں کس کی گولی اول فیر ہوئی لیکن آئین
کچھ کلام نہیں رہا ہے کہ یونان کی بے قاعدہ فوجوں نے اول پیش قدمی اور سرحد روم پر حملہ
کر کے ترکوں میں وہ مشتعل پیدا کیا جس کا نتیجہ اس کے حق میں تباہی اور بربادی اور سب
وائی بدنامی کا ہوا۔ یہ سچ ہے کہ باضابطہ اعلان جنگ ترکی نے اول دیا لیکن جب
یونانیوں کی شہزادین حد سے متجاوز ہو گئیں اور اونگی شورہ پستی سے افواج عثمانیہ کے
برہم ہو جائے اور بکر بیٹھنے کا پورا اندیشہ ہو گیا تو سلطان روم کو بجرا کے اور یہ
ہی کیا تھا کہ وہ اپنے صاف صاف اعلان جنگ سے یونانیوں کو اپنے دل کو پہنچنے کا موقع

یونانیوں کا جوش اور ان کے خیالات قبل از جنگ

جنگ سے پیشتر یونانیوں میں عام خیال نہایت جوش خروشن کے ساتھ ہی پہل رہا تھا کہ
جس طرح بن بڑے ترکی سے جنگ کیجئے سہرہ کہ وہ کی زبان پر لڑائی کے ذکر کے سوا

اور کوئی ذکر ہی نہ تھا وہ یورپین طاقتوں سے چاہتے تھے کہ اس موقع پر ترکی حمایت سے قطع نظر کر کے علیحدہ رہیں۔ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ یونانی بڑے جہازات متعینہ بحر بحین تمام ترکی جہازات کو فتح کر لیا اور اسکی فوج باغیان مقدونیہ کی مدد سے بہر حال متعینہ بحر کو بھی سخر کر لے گی، بلکہ یہ اور سترویہ دونوں ملکر سلطانی فوجوں کو اور متوجہ رکھینگی۔ ترکی جہازات ناقابل ہونے کی وجہ سے دلی امنگ کے ساتھ یہ تولد پیدا ہوتا تھا کہ خزیرہ بحر الجزائر کے نیچے کے بعد سارا جزیرہ آبنائے ڈارڈنیلز میں اڑا پڑ گیا اور سواحل کے قطعہ بنا کو خاموش کر رہا تھا بحر مارمورا سے گذر کر شلخ زبین کے مقابل لنگر انداز ہو گا اور پھر تو سین اسٹیفن نو کی طرح جسطرح یونان چاہیگا امن بانی شرائط صلح پر التوا سے جنگ کر گیا۔ بعض یونانیوں کو جنگ کے باقاعدہ چھیڑنے کی غرض سے حیلہ وہانہ کی تلاش تھی سو مشرودہ یونان ان کو صلح دیتے کہ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ ترکی نے جو بموجب عہد نامہ برلن ۱۸۷۸ حصہ ملک سے دینے سے انکار کر دیا جو دفعہ ۱۳ عہد نامہ مذکور کے ذریعہ سے یونان کو تقاضا کرنا لازم تھا۔ یہ کافی وجہ اعلان جنگ کی ہو سکتی ہے بلکہ اسکی شکایت کل سلاطین یورپ سے ہونا ممکن ہے کہ عہد نامہ میں جزیرہ کارفو کے مقابل کا کل علاقہ دمانہ دیلے گلدے لیکر جمیل جانیٹا اور شہر مشرووا سے گزرتا ہوا کوہ اولمپس تک پہنچ کر خلیج سلونیکا جاملتا ہے اور زمین الاسونا جانیٹا پر یویرا زیتو وغیرہ کل شہر شامل تھے یونان کو دیا گیا تھا لیکن دول یورپ بھی اس اپنے فیصلہ پر ترکی کو مجبور نہ کر سکے اور اسے اسکی تقاضا قسطنطنیہ کے بموجب یونان کو صرف اس قدر حصہ تقبلی پر قانع ہونا پڑا جس پر وہ ۱۷۰۰ اپریل ۱۸۷۸ تک قابض تھا۔

ترکوں کا جوش

یونان کی دیجا اور گستاخانہ حالات اور پردہ منظر الم کرٹ سکر ترکوں میں بھی جو جوش

پیدا ہوا وہ بھی تہذیب کی جھلک سے خالی نہ تھا گو اسکا اندازہ کرنا مشکل ہے ایک ترکی فہر علی
 تو پنچانہ نے ایک قرابت دار کو جو مصر میں سکونت پذیر تھا ان کے طور پر ایک خط میں یون لکھا کہ :-
 خردمندان یورپ حیران ہیں کہ سلطنت علیہ سے ایک عرصہ قبل میں کیونکر اس قدر سائنس و
 اور ذخائر پہنچا ہے اور کیونکر ایک کثیر القدر فوج کی فزہمی میں ہر مقدہ جاکہ تہی عمل میں لائی گئی
 کہ سرحد پر پانچ دن میں تمام چاندیان عساکر غمانیہ سے پُر ہو گئیں۔ گوگون کے فوجی جوش کی
 کوئی انتہا نہیں ہی صرف اس قدر لکھنا کافی ہے کہ ہر ایک شخص جس کو ہنسبیارا دھٹانے کی طاقت
 ہے ہر وقت موقع کے انتظار میں مستعد اور تیار بیٹھا ہے کہ اوپر حکم سلطانی ہو پئے اور ادھر
 میدان رزم میں جامو جو ہو۔ اور اپنے ان بھائیوں کا انتقام لے جو بد معاش اور شورہ بشت
 یونانیوں اور ادائے طرفداروں کے پنچہ ظلم میں گرفتار ہو کر اور سو سطوح کی عیوبت میں مبتلا کر کے
 فوج کئے گئے ہیں یہاں کے بوڑھے۔ جوان سپہے حتیٰ کہ عورتیں تک ایک زبان ہو کر جنگ
 کی خواہاں ہیں۔

”بعض اعلیٰ خاندانوں نے تو یہاں تک کیا کہ اپنی طرف سے کئی کئی دلائل تیار کئے ہیں وہ
 فوج جو الاسونامین داخل ہوئی ہر اوسکے چہروں سے ہلاشت اور مسرت کے آثار نمایاں ہیں
 اور وہ اس خیال سے بے حد سرور ہیں کہ خلیفہ وقت یغز اپنے سلطان کی خدمت گزاری کے
 فرض کو فخر کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ میں بحیثیت غلبی شخص کے اپنی اسے ظاہر کئے بغیر نہیں
 رہ سکتا کہ بحالت چھڑ جانے جنگ کے فوجیوں میں صرف اس قدر مدیر ہوگی جس قدر کہ شاہی
 افواج کو اپنے حریف کے مقابل کی جگہ پہنچ جانے میں عرصہ لگے گا۔“

لڑائی چھڑ جانے کی وجہ اور اعلان جنگ

مارشل ایلم پاشا جو ترکی سرحدی فوج کے اعلیٰ سپہ سالار میں نہایت متبحر شخص کے ساتھ یونانیوں
 کی تمام کارروائیوں کو دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ یونانیوں کے مسلح گروہ درگروہ اپریل ۱۸۷۸ء

کے دوسرے ہفتہ میں سرحد کی طرف بڑھنا شروع ہوئے۔ یہاں تک کہ کھسلی اور مقودیہ کی ترکی سرحد کو عبور کیا اور وہ ایک جنگل میں گھیر لئے گئے چونکہ ان لوگوں کے پاس فوجی یونی فارم اور سرکاری نشان ایسا نہ تھا جس سے وہ گروہ یونان کی رگڑ فوج کا دستہ شمار کیا جاسکتا۔ اس لئے ترکوں نے نہایت تھل کے ساتھ یہ بات لکھ کر ملکہ یا کہ جب تک کوئی سپاہی یونانی پلٹن کا کسی گروہ میں شامل نہ دیکھا جاوے گا تب تک ہرگز وہ جنگ کا خیال نہ کریں گے یہ دن جمعہ کا اور تاریخ ۱۶۔ اپریل ۱۹۱۷ء تھی جبکہ یونانی گروہ جو قواعد دان سپاہیوں سے مرتب تھے سرحد پار اور تھے۔ نام نہ نگار لندن جو موقع پر موجود تھا لکھتا ہے کہ یونانی غیر قواعد دان سپاہیوں کے جو ریلے کے ریلے چلے آتے تھے ان کے مقابلہ میں اپنی طاقت کے متعلق ترکوں نے بے انتہا تھل اور بڑبڑائی نظر اہر کی اور پھر بھی منتقل مزاجی سے صرف اتنی شرط پر جنگ نہ پھر جانے کا اقرار اور وعدہ کیا کہ یونان کے قواعد دان سپاہی اور نہیں نہ شامل ہوں اگر ایسا ہوا تو جنگ قواعد یکجا دے گی لیکن یونانی مذہبی دیوانگی کے باعث آپس سے باہر اور ہوش سے بیہوش ہو رہے تھے انھیں نصیحت کی کہ پر واہ ہو سکتی تھی جنگی ساتھ ہزار فوج صوبہ ہتلی میں ہر حد کی برابر۔ مغرب میں آرتا سے لیکر مشرق میں ساحل سمندر تک پہنچی ہوئی تھی انھوں نے ایک نہ مانا۔ پہلے حملہ آور گروہ میں سے جو لوگ گرفتار کیے گئے فوجی صدر مقام الاسونا میں لائے گئے تھے انھوں نے اقرار کیا کہ ہم لوگ بسر روٹی یونانی قواعد دان فوج کے حملہ آور ہوئے تھے گویا یہ علم اعلان جنگ کے لئے کافی وجہ تھی لیکن بہادر ترکوں نے اسکو وجہ غماصت نہ ٹھہرایا اور آئندہ واقعات کے منتظر رہے اور بالآخر یونانیوں کی پے درپے پیش قدمی سے مارشل ادھم پاشا کا ڈیوٹ افواج ترکی نے ۱۶ اپریل کو تارواں کیا کہ اب سرحد پر محض ڈیفنس یعنی محافظت کا سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا اور نہایت فوراً دیکر انہی کی کہ سرحد یونان پر پیش قدمی اور حملہ کی اجازت دیجائے تاکہ وہ آگے بڑھ کر آریا میں

موجودہ قائم کریں۔ اس درخواست کو کونسل ہزار نے فوراً منظور کر لیا لیکن سلطان المعظم نے اپنی معمولی جھڑپ سے منظوری جنگ میں کچھ دیر کی اور آخر کار ۱۶ اپریل ۱۹۱۴ء کو وہ فرمان جسکا مجید انشا تھا بیت گاہ حضرت ظل العالی سے جاری ہوا جسکی توسل سے یونان میں باتا مدہ جنگ کا اعلان ہو گیا اور اسکا اعلان کے لئے مقدمہ دیا اور کریٹ میں یونانیوں کی پیش قدمی کی کافی وجہ قرار دیدی گئی۔

سفیر روم و یونان کا اپنی اپنی سفارتوں سے واپس آنا اور اعلان جنگ کی کیفیت

عالم بے ترکی سفیر متعینہ ایجنٹر واپس طلب کئے گئے اور پرنس میرو گورجسے نوکے کے حکم پر کہ وہ پروانہ راہداری ایک قسطنطنیہ چھوڑ دے۔ تار پونپتے ہی عالم بے نے وزارت دول خارجہ پہنچا ایم اسکونیز وزیر کو رخصتی سلام کے ساتھ فرانسیسی بان میں مندرجہ ذیل نوٹ پیش کیا۔

یونانیوں نے جو پیش قدمی کا برتاؤ کیا ہے اسکی وجہ سے سلطنت مذکور اور سلطنت عثمانیہ کے باہمی سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے۔ یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ اور یونانی کونسلوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے روانہ ہو جائیں اور اس طرح ترکی سفیران یونان متعینہ ایجنٹر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قسطنطنیہ کو چلے آویں۔ اس اعلان کے بعد یونانی رعایا کو دو ہفتے کے اندر سلطنت عثمانیہ کو چھوڑ دینا چاہی اور اسی طرح سلطنت عثمانیہ کی رعایا جو عہداری یونان

میں رہتی ہے انکو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اسی عرصہ میں عہداری یونان سے واپس چلی آئے۔ ۱۶ اپریل ۱۹۱۴ء کو ترکی سلطنت کے قائم مقامان بیرونجات کے نام مفصل حالات کا ایک سرکلر جاری کیا گیا اور اس میں بیان کیا گیا کہ ایک ہفتہ پیشتر یونانیوں نے کرمینیا کے قریب ترکی عہداری پر حملہ کیا اور خرید برائن یونانی فوج نے ناز حملے کرنا شروع کئے ہیں۔ سرکلر میں ایسید بھی ظاہر کی گئی ہے کہ دول ابیہ بنظر اضااف بالاتفاق اس جنگ کی ذمہ دار

یونانیوں کو قرار دینگے اور یہ کہ بلا خیال افتتاح ملک صرف صلح پسندی کا کافی ثبوت
بہم ہو چنانچہ غرض سے سلطنت ترکی یہاں تک تیار ہے کہ اگر یونان اپنی فوج کو سرحد خلی اور جزیرہ
کریٹ سے ہٹائے تو وہ بھی اپنی فوج کو واپس بلا لے۔

ترکی سفیر کے نام اعلان جنگ پر یونانیوں کا جواب۔

بر خلاف ترکی جنگی قرارداد کے یونانی وزیروں نے حسب ذیل یادداشت تیار کی کہ۔ شاہ یونان
کے وزیر خارجہ نے ترکی سفیر متعینہ ایجنٹ سے آجکی تاریخ میں ایک یادداشت ملنے کی
عزت حاصل کی۔ بین الاقلام دیجی کہ بوجہ یونان کے کھلم کھلا ترکی سے مخالفت ظاہر کر دینے
پر دونوں ملکوں کے ڈپلومیٹک (سفارتی) تعلقات منقطع کر دے گئے ہیں۔

اور بچاؤ کے خیال سے اس کے ساتھ اس قدر اور اضافہ کیا گیا کہ شاہنشاہی گورنمنٹ نے اس خیال
سے کہ باہمی سفارتی تعلقات کی شکست کا ذمہ دار یونان ہی اس امر کو نظر انداز کر دیا کہ یونان
بجائے اسکے کہ ترکی سے مخالفت پیدا کرے چند روز سے وہ متواتر نقصان اٹھا رہا ہے جو ترکی
فوج سرحدی لائن پر اپنی پیش قدمی سے کرتی رہی۔ ۲۸ مارچ ۱۹۱۳ء کو اس جنگی کارروائی پر جو
ایسا لڑی کے تہانہ پر واقع ہوئی۔ شاہی گورنمنٹ نے ۳۰ مارچ کو مناسب سمجھا کہ زبانی یادداشت کے
ذریعہ سے شاہنشاہی گورنمنٹ کو اس زیادتی کی طرف متوجہ کرے جو اس کی فوج کی طرف سے ہوئی اور

ساتھ ہی یہ عہد ظاہر کی کہ عثمانیہ گورنمنٹ جلد اس طرف توجہ مبذول فرما کر ایسی کارروائیوں کا توڑ
موقوف کر دیگی۔ لیکن بجائے اسکے کہ شاہنشاہی گورنمنٹ احوال کام میں لائے اس نے فوری
کارروائیوں کا اظہار کیا۔ اس عرصہ کی اپنی زیادتیوں صاف اڑا دیں۔ یہاں تک کہ صرف

پرسونل ہی یہ واقعہ ہے کہ عثمانیہ فوج بغیر اسکے کہ شاہی فوج نے (یونان) بھڑکانے کا کوئی کام
کیا ہو آگے بڑھی اور اناطولیہ کے سرحدی تہانہ پر قبضہ کرنا چاہا لیکن بوجہ فراغت یونانیوں کے

وہ اس مقصد میں ناکام رہی۔ نیز شاہی گورنمنٹ اس واقعہ کو طبی خاموشی سے قلم انداز نہیں کر سکتی کہ پیشتر اس کے شاہی گورنمنٹ کی سفارت نے باہمی دوستانہ سفارتی تعلقات کے منقطع ہوجانے کا باعث بظاہر اعلان کیا اور جبکہ رات گزرنے پر شاہ یونان کے سفیر متعینہ فططنینہ کو اسکی اطلاع ملی تو قلعی پریولسا (اوپریس) نے اسی صبح کو یونانی مورچہ مقام ایتھیام پر پہنچ کر بجے کے وقت کو لہ باہری کرنا شروع کر دی اور جہاز مقدونیہ کو جو خلیج اسٹریسیا سے روانہ ہو رہا تھا گولی مار کر غرق کر دیا۔ ان واقعات پر غور کر کے معلوم ہوتا ہے کہ باب عالی نے جو ذمہ داری یونانیوں پر رکھی ہے اس کے وجہ کیسے طرف ہیں اور اس نے جو عظیم نتائج موجودہ کارروائیوں سے ہوئے ہوئے ہوں انہی ذمہ داری شاہ یونان کی گورنمنٹ پر نہیں آسکتی اور ایم اسکونیزر عام بے کی عزت کے اعتراف کرنا کارنامہ موقع پاتے ہیں

گورنمنٹ یونان کی یادداشت بیرونی سفارتوں کو نام

گورنمنٹ یونان نے غیر ملکی سفارتی قائم مقاموں اور کانسولوں کے نام جو یونان میں زمین تین بدین مضمون اک یادداشت جاری کی کہ چونکہ یونان نے ۲۰ جون ۱۹۱۵ء کو تجاویز برلن کا نکرار مصدر ۱۹۰۵ء اپریل المینہ سے اتفاق کیا تھا لہذا یونانی فوجی افسران بحری و برسی کو حکم دیا جاتا ہے کہ مختلف سلطنتوں کے قانون میں جو دساتیر قرار دئے گئے ہیں اونکے اور بالخصوص ان اصولوں کے جو تجاویز مذکورہ المصدر میں مندرج ہیں بابت ہی مد نظر رکھیں۔

یعنی (۱) بذریعہ جہازات گردآوری کی ممانعت رہے گی۔

(۲) بے تعلقی کا نشان غنیم کی تجارت کا محافظ رہیگا الا اس صورت میں جنگ کے نتیجے کو تعلق نہ ہو

(۳) وہ مال تجارت جسکو جنگ سے تعلق نہ ہو گرفتار نہ کیا جائیگا گو غنیم ہی کے جھنڈے کے زیر حفاظت کیوں نہ ہو۔

(۴) رسمہ روک دینے کی کارروائی اس صورت میں جائز ہوگی جب وہ کارگر اور موثر طریقے کی ہوگی۔

ساتھی یونان نے پرمسید ظاہر کی کہ سسٹون کی کوشش سے اونکی رعایا بے تعلقی اختیار کرے گی۔ روس نے سلاطین کے نام جو نوٹ بھیجا اوس میں زور دیا گیا کہ کرپٹ کے معاملات کی وہی حالت قائم رہے گی جو طے ہو چکی ہے اور یہ کہ اول پیشقدمی کرنیوالی سلطنت کو فائدہ حاصل نہ کرنے دیا جائیگا۔ یہ اس سرکار میں یہ بحث بھی تھی کہ فیصلہ ضرورت سلاطین دست اندازی بھی کر سکتے ہیں اور یہ ہسپتہ عالی کی کہ تاوقتیکہ دونوں جنگ آوروں سے کوئی ایک فریق درخواست کرے اسوقت تک کوئی فراہم نہ ہوگی اور جو کچھ فارروائی مداخلت کی ہوگی وہ بالاتفاق اور بحیثیت مجموعی ہوگی نہ کہ جداگانہ اور فردا فردا۔

ترکی اعلان بحق یونانی رعایا کی سلطنت

ترکی اخبارات میں یہ اعلان سرکاری شکل کیا گیا کہ یونانیوں کے مفادات متاثرہ امور متعلق ملک ملٹری میں جب تک کہ ڈپلومیٹک تعلقات دوبارہ قائم نہ ہوں۔ جو یونانی مقروض ہیں انکو ملک چھوڑنے سے پیشتر اپنے مقروض کی معقول ضمانت داخل کرنی چاہیے۔ جو یونانی ملک میں رہنا چاہتے وہ صرف قانون ملک کی پابندی اور بعض شرائط کے ساتھ رعایا کے غمانیہ نہ کرہ سکتے ہیں اور اونکی فہرست علیحدہ مرتب ہوگی۔ جو یونانی وفات رکھیں۔ بنک۔ حقان صحت اور ریوسے وغیرہ میں ملازمین وہ بھی ترکی رعایا بنکر رہیں یا ملک چھوڑ دیں۔ جو یونانی اپنے وطن کو واپس جانا چاہتے وہ اپنے عیال اطفال کو بھی ساتھ لیں۔ جن ہزاروں یونانی مجبور ہو گئے وہ ڈارڈینلز اور آبنائے بوسفورس میں ہرگز داخل ہو سکیں گے اور جن یونانی جہازوں نے اس علاقے سے پہلے یورپی بندر گاہ اس آبنائے کے ارادے سے چھوڑے ہیں انکو مینا د ختم ہونے پر بعد معاہدہ ترکی حکام کے پیشتر بھیجی شو منوعہ اولین ہونگی سفر کی اجازت دی جائے گی۔ یا ترکی جہازوں کو بھی یونانی سمندر چھوڑ کر اپنے بندر گاہوں میں آ جانا چاہیے اس معاملے سے کہ قسطنطنیہ میں یونانی باشندے کثرت سے رہتے ہیں اندوہ ہفتہ کی مینا د گز چکی ہو اور کچھ ایک ہفتہ کی مہلت اور پوچھائی ہو۔ یونانی

اور ان کے تجارتی جہاز وغیرہ اگر اس غرض میں خود نہ تھے تو پھر وہ اس ملک سے خلیج کر دے
جائینگے وزیر عدالت عبریہ مائک عبیر داخلة پولیس اور تو بچانہ کو اس حکم سے مطلع کیا گیا
باب عالی نے بلیئر ڈومر کو بحیثیت بانڈر مسووبوں کے فرمان صادر کیا کہ وہ اپنی اپنی ریاست
میں متعین یونانی سفیرون اور قونسٹنٹین کو پروا نجات راہداری دیدین۔ گوئٹ مہر نے
یونانی سفیر متعینہ قابو کو پروا نہ راہداری دیدیا مگر چونکہ ایک لاکھ کے قریب یونانی مہر میں تھے
میں اس لئے ناروڈو کرم وغیرہ کے نورنگانے سے ان کے نکال دئے جانے کا انتظام ہلتوی کیا گیا
اسمعیل پے گورنر کریت نے دستخطی احکام کریت میں مشہر کئے ان کا مضمون یہ تھا کہ روم دیونان
کے سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے باعث تمام یونانیوں کو لازم ہے کہ چند روز دن کے اندر
جزیرہ سے چلے جائیں۔ یونانی سفارت خانہ پر سے نشان سلطنت آ کر دیا گیا۔

اسے بعد سفیرین سلطنت نے جمع ہو کر بالیائی سے سفارش کی کہ یونانی رعایا جو صیفہ خارجہ
اور محکمہ خطان صحت اور کونسلوں اور کلیساؤں میں ملازم ہیں ان کو سلطنت عثمانیہ میں رہنے
کی اجازت ملے اور اگر ان کا خارجہ کرنا ہی مقصود ہے تو ترمی اور رحم کو کام فرمایا جائے اس لئے
کہ صرف قسطنطنیہ میں چالیس ہزار اور سلطنت میں دو لاکھ یونانی آباد ہیں اس پر حضرت سلطان
رحم لگیا اور پرلے مقولہ والکافین الغض العافین عن الناس کے مصداق کو تان کر نیکے لئے
قسطنطنیہ میں اعلان کر دیا گیا کہ جو یونانی اس پسندی کے ساتھ رہنا چاہتے اس سے ضمانت
نہیں کیونکہ جنگ دو فوجوں میں محدود ہے جو سرحد پر کام میں مشغول ہیں۔

آغاز جنگ

ادھر یونانی فوج اور عوام الناس کی خواہش جنگ کی کچھ حد و غایت نہ ہی ہو مگر ترکوں کی
رگ حمت و خون متبادل کا مان کر جو میں میں آگئی۔ ہمارے پیل کو عا کر سلطانی تمام سرحد

السطح کمر بستہ اور آواز دہ جنگ سے کہ چشم زدن میں دلاؤ کر کے سب بات کارزار کو دہوان و بار کرد
تا آئکہ ۹۔ اپریل کو: نینٹنٹن سوسائٹی کے سپاہی سر دھو کر کے مقدونیہ پر حملہ آور ہوئے اور
ترکی مورچوں لیاں پراٹ پر نکواری چلی چلی تب اس کے دوسرے فریق یعنی ۱۰۔ اپریل کو مارشل اوم
پاشا کو بیا پر بڑھنے کے احکام ملے لیکن کسی وجہ سے تین گھنٹے کے بعد یہ انتظام منسوخ ہوگا اس کے
پانچ روز بعد محلیس ترکی نے قسطنطنیہ میں بہت دیر تک مشورہ کیا اور طریقہ جنگی کی بابت تباؤ

لوٹ اس موقع پر جبکہ آئس جنگ مشغول ہوئے تو حلی سلطنت عثمانیہ ترکی اور یونان کی بحری اور
تری فوج کا مقابلہ ہوتا رہا جو جیسے بغیر اس زمانہ کی بحری کے لحاظ سے تاریخیں نامکمل سمجھی جاتی ہیں۔
عساکر عثمانیہ۔ جو بوقتین سلطنت فلورنسی میں تمام مسلمان مردوں کی عمر میں سال سے متجاوز
فوجی خدمات کے مابین ہیں اور جبکہ مدت میں سال ایک ہجرت ہے دیگر اقوام دلائل جو مسلمان ہیں فوجی خدمات کے
بری ہونے کے سے ہشتاد سالہ فی کس نہیں ادا کرتے ہیں۔ کئی فوجی کے دو حصہ میں بکری اور بری۔
بری فوج چھ تین ہزار ہر قسم ہے۔ اولی نظام یعنی باقراطہ نکال خواہ دہان۔ دوسرے ریف۔ تیسرے
سخت فوجیوں اسم کی افواج جن کی پیادہ پلٹوں کی تعداد ۶۴۸ ہے جس میں ۵ لاکھ ۸۳ ہزار سپاہی ہیں۔

سوار فوجی ۲۰۲۔ اسکا اور دن جن میں ۵۵ ہزار تین سو سو سپاہی۔ تو پچھانہ میں ۱۳۵۶ توپیں ۴۵ ہزار تو
۲۰ سپاہی۔ انجینئری ۳۹ کمپنیاں جن میں سات ہزار ۴ سو آدمی ہیں۔ جلد بندوق فوج کی۔ لاکھ
۴۵ ہوتے ہیں۔ اس میں عساکر محمدی اور دالہ الخیر افواج اور شان میں۔ علاوہ سالانہ حرب و ضربت
سائنس جدید سے بہم پہنچانے میں ۵ لاکھ ۸۳ ہزار سپاہی سرکاری سپرکریں جن میں ہائیڈرو گرافک
میں کار تو سوان کا ذخیرہ رہتا ہے اور بے دھوک کی بارود سے چلائی جاتی ہے۔

بحری طاقت۔ بحری قوت کی اطلاع براہ راست ترکی ذریعے سے نہیں ملتی ہے بلکہ
جنگی جہاز: درجہ اول ایک۔ درجہ دوم و سوم ۸۔ جنگی جہازات محافظ بنادر ۹۔ درجہ اول کے اور جہاز
۹ درجہ دوم کے اور ۱۔ درجہ سوم ۲۹۔ درجہ اول تاریک و کشتیاں ۱۹۔ اور درجہ دوم کی ۷۔ یعنی
میزان تمام جنگی جہازوں اور جنگی شہابی ۵۵۵ اور بحری سپاہی فائدہ اربار ہزار ہیں۔
دیر جو تعداد فوج کی کھی گئی ہے مستعمل اور دلی ہے۔ جنگ کے وقت اگر ضرورت پڑے تو ۱۰ لاکھ فوج سن
کے ایک اشارہ پر میدان جنگ میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

یونان کی بری طاقت۔ یونان میں تمام تندرست مرد جنگی عمر ۲۰ برس سے زیادہ ہو فوجی
خدمات کے بائند رہتے ہیں یہ پابندی ۱۹ برس تک ہر ایک شخص کے ذمہ ہے جس میں دو برس بھی کے ہوتے
ہیں اس کے وقت یونان کی فوجی قوت حسب ذیل ہے۔
محکمہ جنگ ۲۴۰ پیادہ فوج ۱۴۰۳۹

قوارین اور پرنس میسرڈ کو ردیو سفیر یونان نے قسطنطنیہ سے اپنے حکم کے ذریعہ بلا دست کو مشفقہ کیا کہ بالجائی یونان پر چھاندی کے اسکام صادر کرنے کے لئے تیار چار و در خواست کو کہ تھلی کے یونانی لڑاکا مارے لو اس خطرہ سے فوراً معین کر دینا چاہئے اس کے بعد ابرادشا ہنسی مسخن آغاز جنگ صادر ہوا اور یونان نے اسکو قبول کر لیا اور ساتھ ہی یونانی گورنمنٹ نے

سور	۱۱۴۶	تربیانہ	۲۲۸۷
آئینہ	۱۲۲۳	عام خدمات	۵۰۱
جنگی ہتھیار	۲۲۲	جنگی ہتھیار	۳۲۲۹

میزان ۲۲۸۷ ہوتی ہے جس میں ۱۹۸۰ افسر شامل ہیں۔ بوقت جنگ یہ تعداد ایک لاکھ تک بڑھ سکتی ہے کیونکہ صرف یہ زبرد فوج کی شمار ۱۰۷۵۰ کرتی ہے اس کے علاوہ ملکی فوج جدا سے جس میں ۱۷۶۰۰ آدمی شامل ہیں۔

جسے کاغذ پر تعداد نہایت مبالعہ آمیز معلوم ہوتی ہے ایسے ہی جنگ کے وقت ثابت ہو گیا کہ تمام فوجی ملکی پولیس تک ملکر ۶۰ ہزار فوج سے زیادہ میدان ضلی میں لشکر یونان جمع ہو سکا۔ حالانکہ خیمہ زن میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار گول چرس۔ سب چیخم۔ بہاری گردن طالعے ترک سرحد علی براطرح صف بستہ ہو کر ہیں لئے گویا کہ وہ ایک بڑی قوت کا ملمس ہمارے دہان میں سے اٹھ آئے۔ یونان کی بحری طاقت۔ جہازی قوت یونان کی گورنمنٹ کے کہنے کے لیکن چھ خیالی جہازیں اس سے کہیں بہتر بھی جاتی تھیں اس میں حسب ذیل جہاز شامل ہیں۔

محافظہ جہازات میں پوش	۲	درجہ اول کے کروزر	۲
درجہ سوم کے چوبی کروزر	۱۷	درجہ اول کی تارپیڈ کشتیاں	۶
درجہ سوم کی تارپیڈ کشتیاں	۱۱	میزان کل	۱۹

بحری فوج میں ۱۸۵۰ فہر ۲۴۷ ملازم ۵۸۷ ماتحت افسر ۱۹۰۰ ملاج اور ۵۰۳ فراہمی اسباب کے سپاہی وغیرہ ہیں جو سب ملکر ۳۱۶۵ کی میزان بناتے ہیں

بقیہ دو رزرو فوجیں یعنی ۵۵ ہزار اور ۱۰۰۰ کی طلب کیں۔ یہ لوگ مباحث کبریٰ میں جو خدمات سے بری کئے ہوئے تھے جنگی اعداد ۱۰ ہزار سپاہ کی جاتی تھیں۔ ان سب لوگوں کے پاس نہ وردی تھی اور نہ بند و قین۔ حکام نے پرائیوٹ کارخانوں سے درخواست کی کہ وہ پیرا رائفلین جو فرانسس فریج نے ناکارہ سمجھ کر کھینک دی تھیں اور ۲ لاکھ کے ڈیپنٹیل سوسائٹی میں

(نوٹ)

سلطان اعظم کا خطرہ جنگ کو محسوس غرا کر تیاری میں مشغول ہوا

حضرت سلطان کے وزیر حرب دہلوی کی پوزیشن دیکھ کر ان کی کڑی کی پیچہ پورش اور متواتر خوریزی۔ سلامین اور پکا محاصرہ۔ کریمہ اس کے ارادہ کرنے پر پورا اور ادا ہو۔ چند قومی سطنتوں میں سلطان سے اختلاف۔ بعض کی حکم کھلا عداوت اور چند بادشاہوں نے بظاہر اتحاد و اتفاق نے مغرب خلافت بنانی کو مجبور کیا کہ وہ آئے والے خطرہ کا مقابلہ کرنے کو پہلے سے کما حقہ تیار ہو جاویں جس کے واقع ہونے کی صورت نہ کوئی پوزیشن بنا سکتا تھا اور نہ جبکا وقت کوئی منجم مقرر کر سکتا تھا۔

آسمان بقدس آب نے قمر علیہ برین تمام اعیان دولت اراکین سلطنت کو خیمین بحری اور بری افواج کے افسر ہی میں ملے جمع کر کے دعوت دی اور بعد الفرائض وزیر حرب نے سب سے مخاطب ہو کر ایک پرانے تقریر کی جبکا خلاصہ یہ تھا کہ ”اے اعیان دولت اسلامیہ اسے ارکان سلطنت عثمانیہ کو معلوم ہے کہ لوگوں نے اندون کیا کچھ فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے اور علم بغاوت پہلے مقدس ملک میں بلند کیا ہے اس لئے خیر مولانا اسلطان المعظم نے اس کے ذمہ و خوار کرنے کی غرض سے وہ وہ وسائل ہم پہنچائے ہیں جس سے معلوم ہو جاوے کہ سلطنت عثمانیہ ہمیشہ ابدالاباد تک زندہ رہے گی اور زندگان حضور اقدس کو اس میں شریک کہ تم اپنے ایک حقوق کی تائید کے لئے اس کے احکام کو قبول کرینگے اور اپنے دین ملت اور بادشاہ اور وطن اور سلطنت کے لئے بہادری کی طرح لڑو گے اور جان و مال کے قربان کرنے میں ہرگز دریغ نہ کرو گے یہ سیکرٹام خسر فرط حمیت سے کانپنے لگے اور حضور اقدس کے بہادری اور ازویاد اقبال کی دعائیں اور بے حد جوش و خروش کے ساتھ نہایت ادب سے قوت اسلام اور بقائے حثمت شوکت سلطنت کے لئے ہاتھ اٹھائے +

ص. و. ر. احکام۔ ونچی عاکر۔ آخر ہفتہ ماہ فروری ۱۹۱۷ء میں باب عالی کی جانب سے

نے سحاب پہ شنگ فی عدد کے خرید کی تھیں اور کئے ہاتھ بیچ ڈھین۔ درزی کے لئے برائے
 سے قرض کپڑا طلب کیا لیکن انھیں زمین کپڑا موجود نہ تھا۔
 ایتھن زمین غدر۔ اس خبر کے گوشہ نشین یہ زمانہ زمرہ دونوں کو اسلحہ بھی بھروسہ نہیں پہنچا
 ایک شورش برپا ہوئی۔ زمرہ کا رخا نہ ہاے اس پر درود کا ساتھ ساتھ زمین جا چھے اور جو بھیاں

اسلام صادر ہوئے کہ فوج روہ کی ۱۰ پلٹنیں سرحد یونان پر جانے کے لئے تیار تھیں اور اسی کے ساتھ
 برادر و دوستو اور شاہلوں کا ارسال کیا گیا کی طرف۔ دناہوں۔ انتظامیہ اور اگر کارٹا لو سے ایک سو پونز
 ان افواج کو سلاویا پہنچا دیں۔ ۵۲ فروری کی شب کو دو پلٹنیں سرحد بلگیرا سے چکر براہ سلاویا
 کیشین کو روانہ ہوئیں کہ یہاں تک ۱۸ توپیں بذریعہ اسٹیشن ٹرین بھیجی گئیں۔ اناطولیہ سے فوج مدد کے پہنچانے
 میں ۱۸ ٹرینیں ماسکو کی ٹرین میں سے ہر ایک میں ۳۵ کارڈ بان تھیں۔ جہاز کی پہنچانہ سے فوج اور سامان
 میگزین براہ روڈ و سٹو اور سلاویا سرحد کی طرف بڑا۔ باج کے مینے میں قسطنطنیہ اور دیگر ایسی ہی افواج
 کی نقل و حرکت نہایت رفتہ رفتہ سے ہوتی ہی کوئی ریل ایسی تھی جو فوج سے خالی ہو نہ صرف ریل بلکہ جہاز و مختلف
 سے جہاز پر جہاز افواج قاہرہ لے لے کر سلاویا میں آنا مارا۔ اوھر سرحد یونان پر پہنچا وہ ایسی ہی
 کارروائی کی گئی۔ اوھر سرحد بلگیرا اور سروا سے بھی یہ پرواہی نہیں کی گئی بلکہ اس سرحد سے اس سرحد
 تک لڑکر ہیکڑا طہیان کر لیا گیا کہ اگر کبھی سروا نشانے کا امن سے کوئی۔ اس خیال کو نو میں عمل
 دی جائے۔

اس طرح انتظامی سے سلطان نے ثابت کر دیا کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے ہاتھ کا یہ سلاویا اور انڈس سے
 تمام فوجیں ایک ہفتہ میں جنگ پر لا سکتے ہیں۔ سرد رسانی کا انتظام اس سے بھی عجیب تر تھا یعنی
 ٹرینوں کی ٹرینیں اور جہاز کے جہاز لے بھندے سرحد کی طرف چلے جاتے تھے۔ یہی فوج میں تری سے
 زیادہ تیار کی کہ ہوم میں تمام جنگی جہازوں کی آزمائش افقی پر کیا اور معین کی جرأت ہوتے لگی۔
 یکم اپریل ۱۹۱۵ء تک ۱۹ پلٹنیں اسٹیشن ٹرینوں کے ذریعہ سے سلاویا پہنچ گئیں۔ بلڈ گڈ اور گیسو
 رسالہ جنوبی بحر ایورال کی پلٹنیں بھی سلاویا کی طرف روانہ ہوئیں اور بذریعہ پارا کیشیون کے فوج کا۔
 حصہ مع سامان جنگ اسمہ (سائل جنوبی بحر ایورال) روڈ و سٹو (سائل شمال ایورال) کو گیا۔
 کیشین پلٹن کو بھی جو اسمہ میں فراہم ہوئی۔ روڈ و سٹو کی راہ سے سلاویا جانا تاکہ ملے۔ جن جہازوں
 موسوم بہ بدینہ۔ طاقت اور سواند محفوظ فوج کے پلٹن لیکر روڈ و سٹو پہنچے جہاں سے دیگر سپاہ

جیلے باٹھ لگا لوٹ لیا۔ یہاں تک کہ تیرس کے مقام پر فرائسی کسی کشتی کو جس میں تھہار کے
ہوئے تھے پکڑ کر اس کے تھہار تقسیم کر لئے گئے اس در بغاوت کا پورا سامان تھا شہر کے
تمام کاروباری حصہ بند ہو گئے اور جاکھا لوٹ مار مچی ہوئی تھی۔ مہبوت لوگوں کا بڑا مجمع
شاہی دیوان کے سامنے جمع ہو کر دیوانہ مار چلائے اور شور مچانے لگا۔ شاہی خاندان اور خاص
بادشاہ کی تعداد میر جہان سے ملین اونکی بے حرمتی کی اور علی روس الا شہابہ اور کو حیرت
کر پاؤں میں مسلا گیا۔ اور دو کانات کے سامنے جو شاہی نشانات آویزاں تھے ان کو
آتا کر بھاڑ ڈالا اور خالی بندوقین سر کرنا شروع کیں اور عام بغاوت قریب تھی کہ پھوٹ پڑے

براہِ مادی سلونیکا روانہ ہوئے۔ شاہی باربرواری کے جہانات کیلپان اور بابلینیتی سے محفوظ
فتح نیکر سلونیکا میں منگوا کر لائے ہوئے۔ سیمر تیرا شکرتانیہ کو سلونیکا سے کٹر نیامین بجا کر لائے
مصرف ہوا۔ برگینڈیر خیل سلیمان شہر کی پاشا پاہ کو سرحد پہنچ کے انتقام کے لئے پرپ (سلونیکا سے شمال
میں براہِ ریل) سے سلونیکا پہنچے یہاں سے کئی تو سجانہ الاسونا بھیجے گئے جو سرد مقام جنگی کارروائیوں
کا مقصد رہا۔ سلونیکا کے اطراف پوری کی حفاظت کا بندوبست کیا گیا۔ چار جہت سواروں کی منتظر (سلونیکا کے
شمال مغرب براہِ ریل الاسونا کو روانہ ہوئے۔ محض مئی مہینے کا اخیر موسم۔ علی صاحب پاشا پر کچلیہ راسل
براسعد سے ۵۲۔ اسپی سامان گولہ بارود کے دو صندوق اور ۳۳ گولے بیکر روڈوسٹو کی جانب
روا ہوا۔ اور بیفہ جنگل کے دس ہزار آٹھ سو اسر باض روانہ کئے۔ جنگی کارخانہ میں نہایت سرگرمی
سے کام شروع ہوا۔ خصوصاً آہن پوش جہاز آرتوفیق اور آہن پوش جہاز سے باربرواری موسم
جہتہم خیر جلالی اور تاریدہ جہاز شاہن دریکے واسطے نئے باکر (آہن کا وہ حصہ جس میں پانی پڑے
کر بجایا جاتی ہے) تیار ہوئے۔ حمید یہ۔ زرد پوش جو درجہ اول کا جہاز پوری کاموں کے لئے تیار ہوا۔
کرپ کو جہاز لا پوری ڈورین حسین آہن پوش جہاز مسعودیہ بھی شامل تھا سامان جنگ سے بالکل
کس ہو گیا۔ شروع ہفتہ اپریل میں مارشل ادھم پاشا کا نذر تحفہ افواج متعینہ سرحد یونان سے رہ کر سلونیکا
کی طرف روانہ ہوئے۔

اونکے یہاں ایجوٹینٹ میجر ڈاکٹر احمد بے اور برگینڈیر خیل طلعت پاشا ایڈیٹنگ امپریل پریس میں
۱۰۔ مسندین آئل کٹان ہے۔ کرنل نوی بیہ۔ اور احمد بے اونکے ہمراہ کئے گئے۔

۵۔ اپریل کو اسیمیر حائف کمرشیلین ملٹن کے علاوہ مکیو نیسہ۔ آسمد کی فوج روین لیکر۔ دو سو پانچ

کہ ایم رالی سرخہ فریق مخالف کے سچلے نے پرخاشوں سے پیدا ہونے جسے وعدہ کیا کہ میں بھی
بادشاہ سے ملکر اسکا انتظام کرنا ہوں اور اسی کے کہنے پر پچیس روزا دوسرے روز
صبح کو جمع ہوئی۔ غرض ایک ہر دو بج کے تمام میں اور تمام والہ خیر لکھی اور غمگینی اور غمگینی
اور ایک حصہ ایجنسز کے مقامی سپاہ کا جنسی تعداد میں ہزار سے زیادہ تھی فوراً سبہ بکادو
کو روانہ ہو گیا تاکہ وقت پر سرحد پر پڑھے۔ اونچی روانگی کے وقت ایک برسوش جماعت سے
ہو گئی۔ نعرہ دے تحسین بلند کئے گئے۔ تالیان محبائی گئیں۔ اور پیچھے اور پیچھے
سر ہو تین۔

اور دوسرے تین شہر میگزین کے ۳۱ صندوق ہم اگھو سے اسی مقام کو لائے۔ دوسرے دستہ فوج
کے واسطے ۶ ہزار ماسٹر رائف (ذخیرہ دار صندوق) پانچ توپخانہ کے ذخیرے کے ساتھ بھی گئی تاکہ ہوا میں ایک
باغی۔ ڈیمونیکا۔ فریجک۔ (یہ سب مقام اور سبلیشن دیکھو) میں تقسیم کیا ہوا۔
مخصوص دیکھنی کا اسٹیمر تھیم۔ سامان خوراک لے کر روڈ و سٹوکی جاس روا ہوا۔ بحر مارمول کے ساحل شمالی
روڈ و سٹو اور بحر دوت آیل فوجی بندر گاہ مڈر ہوتے۔

مردادی اور سٹونیکا کے میدان روزانہ پانچ ٹرینوں کے بھیجے کا انتظام کیا گیا۔ جب زخمیہ اسمان کی
لیکر روڈ و سٹو کو روانہ ہوا۔ حکم ہوا کہ چونکہ دوسرے ڈوین فوج کا سر بندہ فوج سے ملے گیا اس
اونچی ہنری ماشی بندہ فوجین فوج ریفک کے سٹونیکا بھیجا۔ مارشل اہم پشاہ اپریل ۱۹۱۵
ہوئے سلامی کا بندہ سجا اور ایک پلیٹ فوجی اعزاز کے ساتھ اونکو اسٹیشن پر آمارا۔ بعد چند تھیں
فرانز سلونیکا کو نامنزل کے ذریعہ سے قریب ترین اسٹیشن پر آکر کراٹا سونا کو روانہ ہوئے اور ۱۷ اپریل
کو اپنے ہیٹ کو ازربین پہنچا اور تمام سپاہ کا معائنہ کیا۔ سمت یونان کی تمام شہروں کی مرمت ہونے کا
سٹانیکا کو حکم ہوا۔ بحر مدج جانے والی پہلی ڈوین کی تارپیڈولی کشتیوں کی آڑ پش کا سیابی کے
ساتھ شاخ زمین کی گئی۔ اسٹیمر بالی بحر اسود سے سات سو فوج ریف لیکر مارمدا کی طرف روانہ ہوا
زخمیہ یونان جنگی جہاز مسعودیہ مرمت کے لئے کارخانہ میں داخل ہوا اور آخر بعد جہاز سے روڈ و سٹو
ایک پلیٹ م گھوٹے اور بہت سا جنگی سامان آمارا۔ ماسٹر رائف کے کار تو سن۔ دو گاڑیاں ایڈر
بھی تھیں۔ کرنل جبال بے ایک محبت کا اور جنرل عمر شدی پاشا چوٹی ڈوین سرحد یونان کے کنارے
مقرر ہوئے۔ فٹنٹ شہزادہ فڈی واپس ایڈرل جن رومی پاشا امیر بھراول برہ جہانات کے

بندر گاہ وولو اور سیویوز

نقشہ پر نظر کرنے سے آپ کو معلوم ہو گا کہ ممالک یونان میں پنج دہو ایک نہایت ہی عظیم الشان فوجی بندر گاہ اور شرقی بیڑہ جہازات کا نہایت زبردست بحری منگرا گاہ ہے اسکے جواب میں 'خرفیہ' بیڑہ جہازات کیلئے سیویوز اور اسکے قلعہ جات سلطانی حکمرانی میں ہیں لیکن یہ باعث موجودی تہانات یونان نمند پر اسی قبضہ و دخل حاصل ہے۔

بندر گاہ وولو بہا تک کار آمد ہے کہ متوسط درجہ کے جہازات خلیج کے اندر آسانی آ جا رہے ہیں۔ یہ خلیج ایک چھوٹی سی کھاڑی ہے جو خلیج میں دوڑ تک پہنچی گئی ہے اور پھر ایک سمت کے جھڑوہ سمندر سے ملتی ہے باقی ہر ساطراف قدرتی چٹانوں سے محصور ہیں اسی کے کنارے پر شہر وولو آباد ہے جس کے ہر سمت سایہ دار سرسبز گنجان درخت اور دہنی جاہ

ایکجاگم مقرر ہوتے۔ کپتان انور بے بحری فوج کے افسر اور کپتان حمی بے بحری فوج کے افسر اور کپتان جنرل حق پاشا سرحدی فوج کے ایک ڈویژن کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

آخر جدید - تعاون - طائف - اور اوانا جہاز معوری حصار - اور کراسو وغیرہ کی سپاہ کو رد و مستویجا میں مصروف ہے۔ مارافیس کے کارٹوس کے چار ہزار تین سو صندھ ق دو سڑی ڈویژن فوج کے واسطے براہیں علی برٹس امدادیوں کا روانہ کئے گئے۔ آئیمجر جن پاشا مع دو تار پیڈ کشتیوں کے بغرض بہت کارخانہ میں داخل ہوا۔ سفر مینا کی کمپنیاں سلونیکہ سے الاسونا کو روانہ ہوئیں۔ ۹۔ اپریل تک دوسرے فوج کے پاس ۱۳ ہزار انشی اسمبندہ قین پہنچ گئیں اور سرحد یونان پر ہر ذریعہ سے استفادہ فرما کر دی گئی کہ جبکہ کئی روز تک قسطنطنیہ سے لیکر الاسونا تک تانٹا لگارا اور خوبی یہ کہ جن ضلعوں میں یہ لکڑی کے گز سے اونچو خیرنگ نہ ہوئی۔

جنرل احمد علی پاشا فوجی محکمہ حفظان صحت کے انسپکٹر جنرل بہت سے ڈاکٹرین اور دوا سازوں کے ساتھ الاسونا کو روانہ ہوئے۔ کشتیاں بے - بدی بے - اور ابن بے یونان اور سرکون کی تعمیرات کے اورین کو موٹا سر سلونیکا اور چائینا جٹ کا حکم ملا تاکہ بحاری جنگی سامان بھیجنے کا انتظام کریں۔ فقط

شهباز بیک غازی عثمان پاشا شیرلنقا



(از ترکی اخبار شروت فنون) از دیوید میسلیان را با جود

کوہ الپس کی تیغ بستہ چوٹیاں وہ بہار دیتی ہیں جس سے اس شہر کے منظر کو خوش ہوا اور
پر کیفیت کہنا واجب ہوتا ہے۔ یہاں سے کوہ پنڈوس جو گھنٹہ گھر کی طرح ۶ ہزار فٹ بلند ہے
گیا ہے اور جیسے شہر ٹرناؤ واقع ہے نظر آتا ہے۔

قریہ اور انا لپس کے گرد لڑائی کی شروعات

۱۶۔ اپریل کی شام کو ترکوں نے انا لپس کو قبضہ کر مورچہ کرنے کی غرض سے حملہ کی ابتدا کی۔
یونان کے اسٹس سٹے فوجی جسے جو نیزیروس سے پہنچی اس ارادہ کو روکا اور دونوں میں
نہایت سخت معرکہ برپا ہوا۔ ترکوں نے پھاڑی پر سے دشمن کے حملوں کو بخوبی روک لیا۔
لیکن یونانیوں کے زبردست دھماکے کو علی التواتر نہ روک سکے اور تھوڑی دیر کے لئے شاہ
جان کے سپاہی۔ کانٹرونی۔ قرا دیدہ بھیاس۔ ایٹھنے سیاس اور الیاس پر متصرف
ہو گئے۔ یہ تمام مقامات نیزیروس کے گرد واقع ہیں۔ تھوڑی دیر لڑائی بند رہ کر صبح کو
پھر شروع ہو گئی۔

۱۷۔ اپریل ۱۹۱۷ء روز شنبہ کو صبح ہوتے ہی مارشل دھم پاشا نے سلطان کو بذریعہ
اطلاع دی کہ کوہ الپس پر جو نیزیروس کے مغرب میں واقع ہے فوج مقابل میں سخت لڑائی ہوئی
اس کے بعد ہی پرنس اور دبلیسکو کی بلندیوں پر ترکی فوج نے سیرین اور الاسونا کے گرد گرد
دور تک مخالف سپاہ میں معرکہ آرا کیاں ہیں گویہ ہنگامے دس میل سرحد پر برابر پھیلے ہوئے
تھے اور ان کی آگ کی طرح برابر پھیلتے جاتے تھے لیکن زیادہ زور اس لڑائی کا قریہ رشتا
سمدی پاشا کا انیر چچی ڈوینز اپنے اسٹاف کے ساتھ موقع مناسب سے فوج کی نقل و
حرکت کا انتظام کرتے تھے اور نہایت خوش اسلوبی سے دشمن کی چالوں کا جواب دیتے تھے۔
دونوں حریف مقابل دو پہاڑیوں کی ڈھال پر آمنے سامنے ایک میل کے فاصلہ پر بہر

بیکار تھے۔ اسی صبح کے یونانی رگرفوج نے سرحد سے گزر کر گھائی میں ٹرہنا شروع کیا
 کہ ترکوں کی صرف چار پلٹنوں نے چشم زدن میں ان کو اسطرح لیا کہ جیسے شیر مکرہوں پر گرتا ہے
 حمادی پاشا کا تو بچا نہ ایک چھوٹی سی پھاڑی سے یونانی توپوں پر دو ہزار گرنے کے فاصلہ سے
 غضبناک گولہ باری کر تا رہا حتیٰ کہ یونانی تاب مقاومت نہ لاسکے اور کافی سے بھٹکر جمناط
 بن پڑا۔ سرحد پار بھاگ کر جان بچاتی اور اسطرح اس معرکہ عظیم میں یونانی فوج کے حق میں
 پہلی بسم اللہ تھی جو سراسر غلط ہوتی۔ بھگورٹوں نے پہاڑیوں کی پشت پر پناہ لی اور گھنٹہ
 دم لے کر پھر از سر نو ترکی مورچہ پر حملہ کیا۔ ترکوں نے باوجودیکہ اس محاربہ میں نقصان اٹھا
 لیکن انکی بہادریوں نے اس موقع پر جو استقلال ظاہر کیا وہ مستحق داد اور قابل یاد ہے۔
 گولہ باری اس شدت کے ساتھ کچھ عرصہ تک قائم رہی اور یونانیوں نے اپنا مورچہ ایسے بڑے
 موقع پر قائم کیا کہ ترک اسوقت آگے بڑھنا خلاف مصلحت سمجھے۔ لڑائی بڑھتے بڑھتے
 نیز یروس کے مغرب میں دور تک پسپائی یہاں تک کہ مورچہ جات ریفیوری ریسچوری۔
 اتنی نیسایس اس۔ حسن سیلوز۔ گریز ویلی اور بوخاری نے ایک دوسری فوج مقابل کو تباہی
 سے جواب دینا شروع کر دیا لیکن دوسری دور سے یہ تمام کارروائی جاری رہی تا آنکہ درہ بوخاری
 کے وہاں سے داہنی جانب کے ایک بلند چٹان کے دہسے کو یونانی گولہ باری نے صدمہ
 پہونچایا۔ اسی طرح ہنگامہ کارزار زوریہ شور سے گرم تھا اور صدامے توپ تفنگ سے
 زمین زلزلہ کی صورت کانپ رہی تھی کہ دوہم پاشا نے عام اعلان کر کے اپنی فوجوں کو
 مطلع کیا کہ کل صبح یونانیوں پر عام طور سے حملہ کیا جاوے گا۔ اس حکم کا اس جوش و خروش
 کے ساتھ سپاہیوں نے خیر مقدم کیا اور یکدم لغو ہاتے جنگ اس شدت سے لگائے
 کہ قریب تھا آسمان ٹوٹ پڑے۔ ہر سپاہی دوسرے سپاہی سے دوڑ دوڑ کر یہ خوشخبری پہنچا
 رہا تھا کہ اب آگے بڑھنے کا حکم ہو گیا ہے۔ گو موسم صاف اور گرم تھا مگر اسے پاکی تھا

لیکن جاڑے کی بے انتہا شدت تھی۔ رات چونکہ شبِ ماہ تھی اسکی صاف روشنی میں جہاں
 ہو سکا خوب آگ برسانی گئی جسکا پلہ انور آدھی رات کے وقت کمال پر تھا۔ دونوں فوجوں
 کے درمیان پہلے دریا جاسُخا اور تمام رات میانِ کارزار معمول سے زیادہ گرم رہا
 رات ہی رات میں آتش لایا پٹا کھانیر ڈویرن دوم نے کوہِ پارنا پر قبضہ کر لیا اور منیر پاشا
 کھانیر ڈویرن دیگر نے درہ تہ صہارین داخلہ کی تملہ بان کین۔ حیدر پاشا کھانیر ڈویرن
 چھام نے ملونا کو قریب قریب مسخر کر لیا اور مالپس کے گرد ترک اور یونانیوں کے متواتر
 حملے نہایت ہی تیزی اور چالاکدستی سے ہوئے لیکن صورت حال کے کسی قدر یہ ترشح ہو چکا
 کہ یونانی ترکوں سے اچھے رہیں گے۔

قریب کے عارضی ہسپتال عارضی ترکی ہسپتال اس موقع پر اب عملہ کام کر رہے تھے اور انکا
 ایسا حسن انتظام تھا کہ بیان نہیں ہو سکتا انہیں تمام کام نہایت ہی سحر طریقے سے
 انجام پذیر ہوتے تھے ڈاکٹر لوگ ہمہ تن مصروف۔ پلنگ موجود۔ بستر صاف اور بکثرت تھے۔

معمر کہ درہ ملونا

سینچر کی چاندنی رات قیامت خیز گولہ باری میں بسر ہو کر ۱۰ اپریل یعنی اتوار کی صبح نماز
 ہوئی اور آفتاب عالمنا ب نے خونِ شفق سے ابھی آسمان نہ رنگا تھا کہ مارشل اوہم پاشا گھوڑے
 پر سوار ہو کر لڑائی کا حکم عامینے کے لئے اپنی فوجوں سے گذرے اور دیکھے دس بیٹھے پائے
 تھے کہ حیرتناک تیزی سے پاشاے موصوفے اپنی محفوظ فوج کا ایک سستہ درہ ملونا کے دین
 میں جا جمایا جسکے کھانیر خفیہ پاشا پر گیدیر نے جھکو جنگ کر لیا اور جنگ روم و روس شہ
 تجربہ تھا۔ مقام اکہیا میں جو مغرب کی طرف واقع ہے بڑی سخت معرکہ آرائی تھی۔ تو پھلنے
 اس موقع پر ایک منٹ میں چھ فیر کرتے تھے لیکن سپاہی لوگ گولے بارود نہایت افراط سے

اُڑاتے رہے جسکا گمان بھی تھا تاہم مقولین کی تعداد نہایت کم ہی یعنی جانبین کے صر
ڈیڑہ سو آدمی کا آئے۔

یونانی فوج کی بہادری کے صلہ میں شراب کے پیسے لٹھہائے جاتے تھے اور فوج
میں گلاس پر گلاس ہل رہا تھا بڑے بڑے افسر بڑا دوسرے کے نصے لگا کر سپاہیوں کا
ہوا جبر ہارے تھے کہ اسی جوش خروش میں شیرون کا شیر مارشل اوہم پاشا اپنے
رجیمنٹ کو آگے رکھ کر اور اپنے دونوں طرف سواروں کا رسالہ لے بہرے زور زور سے ابلکہ
کا نعرہ لگاتے ہیں دہن کوہ میں جاہو نچا جسکے مقابل یونانیوں نے نچینا پندرہ ہزار دیر فوج
اپنے سردار کی ماتمی میں صف بستہ ڈٹی ہوئی کھڑی تھی۔ اوہم پاشا اس جگہ اپنے
گھوڑے سے اتر کر مش معمولی سپاہی کے زمین پر بیٹھ گئے اور اونکا اسٹاف اپنی اپنی جگہ
چار طرف استادہ رہا۔ سپہ سالار موصوف کے بشور سے آثار مستطال و اوالغری صاف
نمایاں تھی انکے چہرے سے بناشت اور فحشندی کی مہلک ٹپکی پڑتی تھی۔

ہالی نشان فتح و نصرت کی خبر دے رہا تھا۔ یونانیوں کے لئے یہ موقع جان لڑا دینے کا
تھا کیونکہ اس دھم سے گذر کر پھر ترکوں کی روک تھام کرنا ناممکن بات تھی اور یونانیوں نے
کیا بھی ایسا ہی اذغون نے موت کی مطلق پرواہ نہ کی اپنے ساتھیوں کے گرنے پر ذرا
دھیان نہ دیا اور اس گھمان لڑائی میں وہ دل کھول کر مقابلہ کیا کہ اس سے زیادہ سپہ
نہیں ہو سکتی۔ تو پونکے فیر اور بند و فونچی ہارٹھ پر باٹھ و غنے سے تمام جنگل میں ایک
شعور قیامت برپا تھا جو پہاڑوں سے لگا لگا کر اور بھی ہولناک ہو گیا تھا آواز بازگشت کے
باعث ایک فیر کے چار فیر اور ایک لغوم کے چار لغومے سنائی دیتے تھے۔ سارا میدان کا زلزلہ
دھوان دھار ہو رہا تھا۔ اسی آسمان میں یکایک رضا پاشا سپہ سالار توپخانہ جنگی جو نہایت
شکیل اور قوی الجتہ میں کچھ توپیں لیکر عین وقت پر آہو نچے۔ رضا پاشا نے اہل سے

آخر تک تو بچ نہ گئے، سرانجام میں وہ نکال دیا جا جس سے یہاں کسی یونانی بھی تو بچنا سے امید نہیں ہو سکتی۔ انھوں نے موقع پر شاہت کروا کر تو بچ نہ گئے کا جہیز ایسا ترک کر دیا تو تین۔ اگرچہ میدانِ ہینار ہیاٹرون کی جدتِ ہدایت ہی تاجدارِ اوقافِ اقدس گذر تھا تاہم چھٹے ممکن ہوا تو بچ نہ گئے کو بھیج کر موقع مناسب پر چھوڑ دیا اور یونانی میں کہہ حاصل سے وہ وہ نشانے لگائے شروع کیے کہ ایک گولہ بھی بیکار نہ جاتا تھا اور ٹھیکہ صدفون میں جا کر رہتا تھا حتیٰ کہ یونانی تو بچ نہ گئے سر دھڑکتے اور تمام فوج منتشر اور پریشان ہو گئی۔ چار ہینار ترکوں کی جو اس ڈویژن سے متعلق تھیں جن کی کمانیر مجموع پاشا تھے۔ سرحدی تھانوں پر بڑھیں جو اسی بخت چھین لئے گئے۔ گولہ باری نے وہ زور دکھایا کہ یونانی فوج کو ایک لمحہ کے لئے ٹھہرنا مشغل ہو گیا اور چند منٹ نہ گزرے پائے تھے کہ تمام میدان سپاہین سے خالی نظر آئے لگا جو بھاگ گئے وہ بچ گئے جو ٹھہرے وہ نہ گئے۔

ادیم پاشا نے فوراً درہ پر قبضہ کر کے ان مغرورین کا تعاقب کیا جو درہ کے اس طرف ایک چھوٹی سی بھاری کی آڑ میں پناہ گزین ہوئے اور پورے وہ پر تسلط کر کے دیکھے تمام کو فتح و نصرت کا پر رعب ہالی چرپم بھاری کے سب سے اونچی چوٹی پر اڑا دیا جس کے عظمتِ سایہ میں تمام لشکر کو دیکھا دشمنانِ ترک ایک دوسرے کا مونہ باس مہر اس سے نہ گئے لگے اور باوجود اس شرمناک ہزیمت کے حرمانِ نصیب یونانی پھر چند ترکی مورچوں پر حملہ آور ہوئے لیکن ترکوں کے منظم نشانِ اندازوں نے پھر ان کو پس پا کیا اور کھل خراب آفتان و خیزانِ جہان جب کاسینگ سما یا جان بچانے کی خاطر جا لگا۔

ترک باوجود اس کے کہ کامل ۶۳ گھنٹے سے جھوکے تھے اور مارنے مارتے ان کے ہاتھ اور چلتے چلتے ان کے پاؤں ٹل ہو گئے تھے مگر ممکن نہ تھا کہ خرن و طلل کے آثار ان کے دلیر چہروں سے ذرا بھی ظاہر ہو سکیں۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کی برات ہی اور خوشی خوشی یہاں

براتی دوپٹن کے بیاہنے کو جارتے ہیں مگر اس دوبارہ چھپر خانی نے اونکو اور بھی آری فر
 تازہ کر دیا اور شل شیرخان لشہر جنگ میں مست اور جوش مذہب اور شوق جہاد میں
 محو ہو کر دھدا اور جذبہ کی حالت میں میا ختمہ اللہ اکبر کے نعرے مار کر دشمنوں پر حملہ پر حملہ
 کرتے اور انکے حملوں کا جواب دیتے رہے جب تک کہ یونانیوں کو قطعی نہریت نہ دیکھیں
 نقصان جانین کا زیادہ ہوا۔ غیر سرکاری رپورٹ سے صرف اس قدر ظاہر ہوا کہ ترک شہید
 ہوئے اور پچاس شہری۔ لیکن یونانیوں میں ایک مولا شین صرف ایک پہاڑی پر پڑی ہوئی
 تھیں۔ ترکی رپورٹ کے بموجب یونانی ایک ہزار اور ترک دو سو کا آہستہ۔ زخمیوں کی تعداد
 ٹھیک نہیں معلوم ہوئی۔ شام کے وقت الاسوناس تازہ جمیعت سوار اور پیدل اور پوچھا
 کی کمک کے لئے آہوئی اور آخری مرتبہ پھر یونانی ترکوں سے اس قدر قرب اگر مقابل ہوئے
 کہ دونوں فوجیں دست و گریبان ہوئیں۔ یونانیوں کے سرو نہر قضا کیلئے لگی اور بہادر تر کن
 سنے انکو سنگینو پیر رکھا اس سرے سے اس سرے تک وہ خالی کر لیا۔ درمے کے علاوہ جب
 چھوٹی چھوٹی گھاسیاں جن میں دشمن پناہ گیر ہوئے ابھی فتح کرنا باقی تھیں۔ اور ۶ گھنٹہ کی
 پیہم لڑائی سے فوج بے انتہا تھک گئی تھی لیکن دباوا کرتے وقت دیکھنے والوں کو کسی کم کا
 انضام لال مطلقاً محسوس نہ ہوا تھا وہ علی التواتر اپنے کمانڈروں کے احکام کی نہایت خوشی اور
 جوش کے ساتھ تعمیل کرتے تھے ان گھاسیوں کو بھی لگے ہاتھ بیلنے کی عرض سے تین ترکی
 تو پہلے نہر میدان میں لائے گئے چونکہ پہاڑیوں اور شیبہ فرانکی جب سے زمین نہایت ہی اچھا
 اور پتھر خلی تھی تو تین سپاہیوں نے اپنے ہاتھوں سے پتھریں اور بلند سے بلند مقامات پر
 چڑھا کر فوراً گولہ باری شروع کر دی گئی ہم کے گولوں نے جو یونانی فوج پر پھٹ پھٹ کر قیامت ڈھا
 رہے تھے باوجود انکے صبر و استقلال کے اپنی جگہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور اطلاع اور نقصان کے
 ساتھ انکو نہریت ہوئی۔ اس وقت ایک عجیب و غریب فوج سے ترکوں کی لاثانی بہادی اور

جنگ آوری اور لڑائی متانت اور قواعد رانی کا عین گرمی ہنگامہ کارزار کے وقت قابل یاد
ثبوت ملتا ہے یعنی یہ کہ اسی معرکہ میں کس طرح چار ترک سپاہی پلٹنے کے دباؤ سے کسے وقت تک
فائل سے جدا ہو گئے اور انھوں نے اپنی تہائی اور علیحدگی کا مطلق ہراس نہ کیا اور برابر اپنی
معمولی حیرتناک مستقل فراہمی اور دلیہی سے ہولناک گونیوکی ہوجھار میں بقاعدہ ہتھیار
گھسے پھسے گئے یہاں تک کہ ایک سپاہی گولی کھا کر گرائیوں کی پیش قدمی میں فرق نہ آیا۔
پھر ایک اور موت کا نشانہ بنا دونوں اسی طرح دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہاں تک کہ تیسرا
بہادر بھی اس کے سامنے ڈھیر ہو گیا۔ چوتھے باقی ماندہ نے جیسے متواتر تین ہولناک صدے
گذر چکے تھے ان واقعات کی مطلق پرواہ نہ کی اور برابر اپنے غلی جوش میں بڑے استقلال
عمل کے ساتھ دشمن پر زور سے فیر کرتا ہوا بڑھتا ہوا گیا وہ خود سب کو ہلاک کر دیگا۔ حتیٰ کہ ترکی
فوج نے دشمن کو زیر کیا اور فاتحوں میں یہ جنگی بہادر بھی جانشیرک ہوا۔ اس لڑائی میں ترکی بہادروں
نے بے انتہا گولہ بارود صرف کیا جسکی مہبت نہ تھی۔

یونس آفندی کا حملہ

مغرب کے وقت یونس آفندی کی دو پلٹوں کو حکم ہوا کہ یونانیوں سے دست و گریبان ہجرت
اور کلہ بکلہ لڑ کر انکو مقابل سے ہٹا دیں اور حال یہ تھا کہ پلٹیں بہیم بے غور و نوش لڑنے اور
گھسٹوں نہ سونے سے مضمحل۔ زخمیوں سے چور اور گرد و غبار سے خستہ ہو رہی تھیں۔ یونس
آفندی جو ترکوں میں نہایت ہی ہر دل عزیز افسر میں اس جنگی سے ناواقف نہ تھے کیونکہ وہ
خود اسی حال میں مبتلا تھے مفصلے وقت سمجھ کر اپنے خود پیش قدمی کی اور با آواز بلند نعرہ
مار کر فوج سے مخاطب ہوئے کہ ”اے اولا العزم بہادریں ترک میں تم کو حکم نہیں دیتا کہ
دشمن پر حملہ کرو مگر ان جیو دل میں خدائی محبت ہو وہ خود ان کفار کے مقابلہ میں آکر لڑیں“

یہ آواز تھی یا بجی کا کڑکا تھا سنستے ہی ایک عظیم حرکت دلوں میں پیدا ہوئی اور اس شور و زشتہ شجاعت سے جو ہو کر جھومتے اور حمد الہی کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھے کہ کوئی اس سے ہاروے کو نہ روک سکتا تھا۔ حملہ تھا بلکہ برقی بلا تھی جو یونانیوں پر گری۔ دباوا نہ تھا بلکہ ایک طوفان خیر سمندر تھا جو زور شور کے ساتھ دشمن پر پڑا۔ نہ صرف سپاہی بیکار جوش میں آگئے بلکہ حمیت و غیرت اسلام اور اس سچی محبت نے جو ان نیک بندوں کو اپنی مالک برحق کے ساتھ ہی مسلمان ساربان کا ڈیربان اور مزدوروں کو جوش مردانگی کی مسرت کر دیا اور سبکدوشی سے باز رہے کہ اگر پہاڑ بھی ہوتا تو ٹکڑے نہ ہتھال سکتا۔ یونانیوں نے مٹی اور پتھر کے ڈیفینس بنائے تھے جو کا فوج کرنا نہایت ہی دشوار تھا۔ لیکن ترک بقاعدہ اسکرش آگے بڑھے اور اودان کے پیچھے تو پچانہ نے رستہ نکالا۔ بہادر حملہ آور گرد کے تیرہ و مار بادل اور تیرہ دھوپ میں برابر بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ مورچوں کے قریب پہنچ کر دست بستہ لڑائی شروع کر دی اور یونانی فوج سہاگہ بھی نہ ہٹنے پائی تھی کہ ترکی تواریں اوسکے سر و پیر شرفشاں کر کے لگیں۔ ایک ایک وازین پیدل دو اور چار ٹکڑے ہو ہو کر گرے لگا۔ ترک نہایت عمدہ یہودی سے مسلح تھے اور دھوسہ پیر غرہ فوج مار کر گاتے ہوئے اور جھومتے ہوئے چڑھتے تھے۔ اب ترکی تو پچانہ بند ہو گئے لیکن نیلیں نے اپنا خطرناک کام انجام دیکر یونانیوں کو تباہ کر ڈالا پس اونکی فوج کے پیر اکھر گئے یونانی الامان ڈاں حفظ چاکر کر چین بول گئے گو اونھوں نے چندے اس حملہ کے روکنے میں بہت کچھ استقلال اور ثابت قدمی دکھائی اور تمام دن اوسکے آس پاس رہے لڑتے رہے مگر یہ اوسکے اودان کے مددگاروں کے سبک روگ نہ تھا جو دفع ہو سکتا۔ آنا فانا سارا میدان اونکی منتشر فوج سے بھر گیا اور جہان تہاں ہر یونانی سپاہی اپنی جان بچانیکی فکر میں بھاگتا نظر آیا۔ رہی سہی گھانٹیاں قبضہ میں آگئیں اور تمام مورچہ پیر ترکی پر چھم لہرائے لگا۔ ترکی تو پچانہ نے اس موقع پر نمایاں کام کیا۔ دشمن کی توپیں سر و کو دی گئیں۔

بیان یہ اختیار حاصل تھا کہ شل گاؤں کو جہان جاسپتے آتارے اور دشمنوں کے پرنچے اڑاتے تھے
تین مہر پہے بڑو گاؤں باری لے گئے اور دو خاک سیاہ کر دے گئے۔ اس محاربہ عظیم میں لاکھوں
ترک شہید اور بے ارنجی ہوئے۔ دشمنوں کے قودوں اور زخمیوں کی شمار نہ تھی تمام پہاڑیاں اور گھاٹیاں
خون سے لبریز تھیں جا بجا لاشوں کا بچھو نا تھا۔ یونانی اس گھبرائے سے بھاگے کہ اپنے بہتے
مردے بھی زمین چھوڑ گئے جسکے ساتھ ترکوں نے اپنی دریا دلی سے قابلِ تحسین برتاؤ کیا۔

دشمن کے مقتولین کے ساتھ رحمدل ترکوں کا سلوک

سامنے یونانی لوگ شہداء اور ترک کے ساتھ بد سلوکی کرتے تھے اور دیکھ کر
برہمنہ چھوڑ جاتے تھے لیکن ترکوں نے عیسائیوں کو دکھایا دیا کہ اسلام میں باوجود غنی و غنی
انسانی ہمدردی قائم رہتی ہے وہ کبھی ایسی کارروائی جو فطرت انسانی کے خلاف ہو کر نہیں کرتے
انہوں نے ان دشمنوں کی لاشوں کو جنکو خود انکے ہندو مذہب حرم طمع کی وجہ سے برہمنہ کر
تھے اور سوائے ایک تیلوں اور کرتے کے سب وردی آمار لی گئی تھی خدا سایہ میں جمع کیا اور پھر
سے ڈھک کر بے حرمت نہونے دیا اور جیسا سلوک اپنے شہیدوں کی لاشوں سے کرتے تھے
وہی برتاؤ ان مقتولوں کے ساتھ برتتے تھے۔

برہمنیہ رخصت پاشا کی شہادت

اس لڑائی میں ترکوں کا عظیم نقصان یہ ہوا کہ انکے پرانے تجویہ کار افسر نے جسے ہرنو
کر گیا۔ اور دو مہر دوس کی لڑائیوں میں بڑی ناموری حاصل کی تھی شہادت نوش
فرمایا۔ یہ اپنے جوش میں تنگے سر پہاڑیوں کے آگے جا رہے تھے اور باوجودیکہ ان کا سن پچاس
اٹھ برس کا تھا مگر اونچی گرجوٹی اور مستعدی میں وہ بھر پور فرق نہ آیا تھا۔ انکے اہل
آگے بڑھ کر عرض کیا کہ گولیاں برس رہی ہیں اور دشمن اپنی ہندو قون کو ادنیٰ طرف چھینائے

ہوئے ہی حضور گھڑی سے آئیں پاشا مدوح نے جواب دیا کہ میں : جب میں رسولِ مہدی
 لڑائی میں گھوڑے سے نہیں اترتا تو اب جھلا کیونکر اتر سکتا ہوں۔ بڑھو میرے بچو آگے
 بڑھو اور یہ کہو کہ آگے بڑھے یہاں تک کہ ان کی پٹیاں بازو پر گولی لگی۔ پھر اسٹاف نے عرض کیا
 کہ اب گھوڑے سے اتر لیں اور فوج کے عقب میں چلے جائیں اتنے میں ایک دوسری گولی نے
 شاز کو توڑا۔ بزرگ بہادر اب بھی نہ رکا اور اپنے آدمیوں کو جوش دلاتا اور بڑھتا ہوا چلا گیا
 یہاں تک کہ تیسری گولی جو پیامِ اہلِ غمی آپکا حلقہ میں ٹوٹ کر نرغہ کے پار ہو گئی اور اس دلیری
 سے گھوڑے سے گر کر یہ کہ اوڑھ کر وہیں ہی ہوئے کہ ساری فوج بلکہ تمام مسلمانان دنیا کے توبہ کو کی
 درجہ بڑھا دیا۔

مصر کہ کارزار میں ادھم پاشا اور ان کے

اسٹاف کا چشمہِ بد حال

ایک نامہ نگار جو ترکی فوج کے ساتھ تھا ادھم پاشا کا لڑائی کے وقت یوں حال بیان کرتا ہے کہ
 جس جگہ میں اپنے اسٹاف کے پاشاے موصوف کھڑے تھے وہ جگہ تیشہ کا سامرہ دے رہی
 تھی مختصر یہ کہ پاشا موصوف نے اپنے اسٹاف کے ایک حیرت انگیز اور لطف خیز مرقع بنے ہوئے
 تھے۔ اسٹاف افسرین کی زرق برق دیباچہ اسلو مختلفہ سے آراستہ و پیراستہ وہ لطف کھا
 رہی تھیں کہ دیکھنے سے متعلق تھا۔ بہادر ترک سپاہ ننگی تلواروں کا حلقہ باندھے ہوئے
 اسٹاف کے ارد گرد جان نثاری کے لئے مہذب ایستادہ تھے۔ ڈولی بردار آدمی کام میں مشغول
 اور بارولی کے سپاہی ہر بریدان جنگ سے خبریں لالا کر دے رہے تھے اور اپنے سپہ سالار کے
 احکام لڑائی میں فیسروں تک پہنچاتے تھے۔ اس متواتر آمد و رفت نے اس سپہن کو ادب بھی
 دلکش بنادیا تھا ادھر رنجیوں کی مددگار فوج اور محال نہایت انتظام اور خاموشی کے ساتھ

زخمیوں کے لانے میں مصروف تھے چمکے چمکے گرو وغیرہ اور بارود کے دھوئیں سے ہاتھوں کو سیاہ ہو گئے تھے یا خن آلودہ تھے۔ ادھم پاشا نہایت صبر و استقلال رکھتے تھے انہما خیر جنگ کے ساتھ دوبرہن سے میدان جنگ کی کیفیت ملاحظہ کرتے اور باقاعدہ احکام صادر فرماتے جلتے تھے جنہیں آخر تک ایک ہی عیب و سقم ثابت نہوا اور جنکے بہادر ارادوں اور باقاعدہ تنظیم نے یورپ کے جنگی حلقوں میں ایک دوسرے عثمان کی موجودگی کی دلیل بٹھادی۔

حکم جاری کرنے میں جو تیزی اور ذہانت اور جنگی قابلیت کا اظہار کرتے تھے حالانکہ ہر ایک نقشہ جنگ اور ہر مجوزہ نقل و حرکت کی منظوری قسطنطنیہ سے منگانی پڑتی تھی وہ غیر ملکی نامہ نگاروں کو جنہوں نے صد ہا اربابان دیکھی ہیں جبرت میں ڈالتا تھا۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ میں نے بہت سے کاغذوں کی ایسی چھپان دیکھی ہیں جو اردلی کارزار کے افسر کے پاس سے لاتے تھے کہ جنہر جنگ دھبے پڑے ہوتے تھے نہ صرف سپاہی بلکہ تمام فسر بھی دو دن سے برابر جاگ رہے تھے انکو کپڑا بدلنا اور منہ تک دھونا نصیب نہوا تھا اسلئے انکے گویے چہرے سیاہ پڑ گئے تھے۔

درہ لوناکے معرکہ کا اختتام

غرض شام کا حملہ یونس آفندی کا کامیابی کے ساتھ ختم ہو کر سپاہیوں کو آرام کے لئے حکم دیا گیا جو دونوں برابر میدان میں کام نہ رہے تھے۔ تھکے ماندوں نے نشہ فتوحات سے مست ہو کر رات بھر بڑے سرور کے ساتھ آرام کیا۔ باقی لشکر نے خوشی میں رات بھر حمد الہی کے پرجوش آوازے اداس انتظار میں کہ کس وقت حکم آگے بڑھنے کا ملتا ہے گا تب بجاتے رہے۔ آدھے رات کے ترک درہ کے علاوہ ان تمام راستوں پر قابض تھے جو جلازیہ اور ترناؤ کو جلتے ہیں تمام سپاہ اور خصوصاً توپخانہ تمام سامان سے اس قدر لیس تھا کہ جو وقت حکم ملے فوگ گولہ باری شروع ہو جائے۔ یونانیوں نے اپنے دیہات چھوڑ دیے اور ترک انکے دوبرہن مقیم ہوئے صبح کو

زمرہ کوں پر حملہ کرینکا ارادہ کیا گیا مقررین یونانیوں میں سے گیارہ گرفتار ہوئے جن میں ایک اٹلی کا باشندہ تھا جو یونانی زبان تک نہ جانتا تھا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس معرکہ میں ایک ہزار یونانی قتل ہوئے۔ زخمی بھی تعداد معلوم نہ ہو سکی ترکوں کا بھی کچھ نقصان ہوا لیکن یونانیوں کے مقابل وہ ہیم تھا۔ یونانی لڑائی کی جانب پاموشے۔ میدان جنگ اس خونریز لڑائی کے بعد نہایت کریمہ منظر ہو گیا تھا۔ جہاں تک نظر مانی ہو جہاں قتل کے مدد سے زمین بھری ہوئی تھی خالی اور بھرسے ہوئے کار توں۔ در دیونکی دیجیان اور ہم کے گونے ٹکڑے جا بجا پڑے ہوئے تھے زمین کوں کے پھٹنے سے خراب ہو گئی تھی ترکی تو پچانہ نہ جھقد نقصان پہنچایا وہ اندازہ میں نہیں آ سکتا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ایک غار اشکاف طوفان تھا یا کوی موج بلا تھی جو یونانیوں پر سے گزری اور سب کو ان کی آن میں زیر و زبر کر دیا۔ میدان جنگ میں جہاں تک نگاہ کام کرتی یونانی پٹین (خوشنما طقیہ سے) لڑائی کی طرف بدحواس بھاگتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ ہم کے گولے یونانی سپاہیوں کے اندر گرے تھے اور گرتے ہی دھوئیں کا ایک خفیف بادل اٹھ پڑا تھا اور معزورین میں سے افسر اور سپاہیوں کے اعصاب کٹ کر اسطرح گرے تھے جیسے مینہ ک جھڑی گئی ہو۔ اس معرکہ میں ۲۴ ہزار ترکی اور ۳۵ ہزار یونانی فوج شریک تھی۔

دولتِ عاری عثمان شا کا میدانِ حرب کو جانا

سردی فوج کی رونگی اور دعایک لڑائی ان سرسبز کے بعد باہرین ہمایون شاہ کے مشیر الدولہ عاری عثمان پاشا حضرت ظل الہی اور جناب خلافت پناہی کی طرف سے معزور متعین ہو کر اور ۱۲ اپریل کی شام کو سرکاری انشیشن سے سوار ہو کر سلونیکا روانہ ہوئے۔ اپنی دعائی کے متعلق طرح طرح کی افواہیں شہور میں اور عموماً ایسی اخبارات کے نامہ نگاروں نے بالقصد شہر میں جن میں سب سے زیادہ شہر تیز خبر جو غیر ترکی ذرائع سے ملک ملک پہنچائی گئی یہ تھی کہ چونکہ

دور و فرمتو اتر بعد افتتاح جنگ ترکون کا قصد اپا ہونا۔ اور یونانیوں کو دو بھاری چوٹیں
 اور دو ایک فوجی تھانوں پر قابض ہو جانے دینا مارشل ادیم پاشا کی نسبت شک ڈالنے
 والا تھا اس لئے غازی عثمان پاشا کو بذاتِ خود کمان لینے کا حکم ہوا۔ کسی نے لکھا کہ وہ
 اس شک پر رفع کرنے گئے تھے کہ آیا ادیم پاشا ایسا نداری سے کام کرتے ہیں یا نہیں۔ حالانکہ اس
 قسم کی جملہ افواہیں محض خیالی ڈھکوسلے تھیں بلکہ دراصل بات یہ تھی کہ ادیم پاشا شریف بجا نا فوج متعینہ
 سرحد یونان کی عام حالت سے اطمینان حاصل کرنے اور ذخیرہ رسد کی کافی مقدار کو جمع کرنے
 اور کمینڈر انچیف مارشل ادیم پاشا اور انکی فوج اور انکی تمام جان نثار ماتحت کمان شہر کو
 اور نئے شہنشاہ کا سلام پہنچانے کی غرض سے تھا ان افواجوں سے بھی عجیب تر وہاں آئے
 کے متعلق مجوزہ نامہ تخیلات تھے جو ریوٹر انجینی کے ذریعے سے شہر بشہر شائع کئے اور آپ کے
 محقق اور مستباز نامہ نگار صاحب نہایت وثوق کے ساتھ خبر سے بیٹھے کہ عثمان پاشا
 کی فوجی دہشت اور سپہ سالار مقرر کئے جانے کی حکم کی تسبیح اسوجہ سے عمل میں لائی گئی کہ سلوونیا
 میں غازی موصوف کا نہایت تپاک اور جوشِ خروش سے استقبال ہوا اور انکی آواز
 میں اس قدر گرجوشی کا اظہار سلطان المعظم کو دل سے ناگوار گذرنا اور فوراً بذریعہ فرمان تار برقی
 وہاں ہٹائے گئے۔ اسکے یہ معنی کہ اگر غازی عثمان پاشا پر بروقت پہنچنے سلوونیا کے
 لغزہ ہائے تھخیرارے جاتے یا اہل سلوونیا کا سرد و معری سے انکے ساتھ ہر تباہ کرنے تو یہ
 باعثِ تفریح و مسرت حضرت سلطان کے ہوتے۔ کیا اس سے بھی زیادہ نامعقول اور
 قابلِ تضحیک دلیل کبھی تراشی گئی ہوگی۔ گو غازی محمد رستہ میں سے لوٹ آئے تاہم
 انکے فوجی اقبال نے ایپائرس کی ایک لڑائی صرف اس خوف سے سرگرداں کر دیا
 کہ انکے سپہ سالار پہنچنے کی خبر پہنچی تو بہادر فوج اور کماندے ہی نظروں سے اسی
 غائب ہوئی جسے کسی تھخیر کا طلسمی پردہ۔

مارشل ادھم اپشالی طشہ سے ابتدائی فتح کی رپورٹ سنجمت حضرت سلطان المعظم

۱۹ اپریل کے ہیڈ کوارٹر آلسونا سے مارشل غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج عثمانیہ متعینہ سرحد یونان نے اپنی اقلے نامدار کی خدمت میں حسب ذیل تاریخ روانہ کیا۔ خدا کے فضل و کرم اور علیحدگی کے اقبال سے افواج قاہرہ نے یونانیوں پر نمایاں فتح حاصل کی ہے اور ٹرناؤ کے مقابل جن جن بہادر یونانیوں نے مورچہ بندی کی تھی وہ سب تسخیر کئے گئے ہیں اور فتح عثمانیہ بے دھڑکے آگے بڑھ رہی ہے۔ مین مغرب فتح فرید کی خبر ارسال خدمت کر دینگا۔ افواج قاہرہ کی شجاعت اور افواہی بے بدل نہر دازنائی سے دشمن کے چھلکے چھوٹ گئے اور انھوں نے اپنے اپنے ناکوں کو خالی چھوڑ کر پس پا ہونا شروع کر دیا ہے۔ ہنواں مقام پانچو ایک یونانی سپاہی گرفتار کیا اور دو ہندو تین مونسنگین اور تیس صندوق سامان حرب ہمارے ہاتھ آئے۔ کوہ ارشکولی چوٹی جیسے دشمن قابض ہو گیا تھا دوبارہ فتح کی گئی اور مجھے کامل یقین ہے کہ کل کے روز اور بھی نمایاں فتوحات حاصل ہونگی۔ درہ لوننا اور گریز و ویلی کی لڑائی میں ۲۴ ہزار ترک اور ۵۳ ہزار یونانی شریک تھے۔

شکست گریز والی کیوں ہوئی؟ یونانیوں کی سرکاری رپورٹ

(عذر گناہ بدتر از گناہ)

اس غیر متوقع شکست میں ہونے پر شاہزادہ ولعیہ و لیک آف اسپارٹانے سرکاری طور پر حسب ذیل محضرت کی (کرنیل مسٹر) جو گریز والی کے مورچہ یونانی پر تو ہنجانے کی لگ کر تھا ولعیہ بہادر کے ایک حکم کا حال اٹا سمجھا اور اس نے بڑی غلط فہمی سے سپاہیوں کو جانکا اور دیکھا

* غلطی - گریز والی درہ لوننا کے دوسری جانب مقام کا نام ہے جس پر یونانی مورچہ بندی نہایت مستحکم تھی اس کے فتح ہوجانے کو یونانیوں کے لئے نقصان کی تمام شرائطوں پر قابو حاصل ہو گیا ۱۰

اور ایسا کرنے کے بعد یونانی زبان بولنا شروع کر دی۔ پھر ہسٹاکس اور ترکوں نے اس جنگ کو ختم کر دیا۔
قبضہ کر لیا اور مائوٹاؤن کو قابض کر لیا۔ جس میں حبشہ اور یونان کے مابین کے مارے گئے اور دو سو تالیس
ہوئے کرنل مشرپانے پھر ایک مرتبہ جو افروزی، بھجائی اور دشمن کا سامنا کیا۔ ساتھ ہی شہزادہ
ادادی فوج روانہ کی اور کرنل اسمبلی تین سو تالیس ہسٹاکس کے تین کامیاب ہوا۔ ہزاروں امیس
شہزادہ ولیم نے کرنل مشرپا کو سپریم ٹائی کر دیا ہے۔

فتوحات درہ لوناسے ترکوں کو کیا فائدہ پہنچا؟

علاوہ اس غیر معمولی پرجوش اور فائزہ خیالات کے جو ابک محمد فوج کے دلیمن اسٹاکر نے بن
اس ابتدائی فتوحات سے ترکوں کو بشمار اخلاقی اور تمدنی اور جنگی فوائد حاصل ہوئے۔ اول عام طور
پر فوج کا اعتبار اور ان کا اعزاز سلطنت بھر میں تازہ ہو گیا۔ دوسرے ہر سپاہی کے دل میں خواہ وہ
میدان جنگ میں ہو یا اس سے دور ایک سیاہ دولہ اور جوش جنگ پیدا ہو گیا جو کسی دوسرے درجہ
سے ممکن نہیں۔ تیسرے اندرونی نسبت سے باغیہ خیالات اور شیطانی حرکات جو وہ دوسری
صورت میں کرنے کو تیار تھے یکسر دب گئے اور انکو ذرا بھی سر ہلانے کا موقع نہ ملا۔ چوتھے
سردی رہتین (سردیہ بگلیا وغیرہ) گو وہ بظاہر روس کے اشارہ سے غیر فدا دین لیکن
اونچی خاموشی کی دراصل وجہ ترکوں کی یہی غیر معمولی قوت اور جنگی لیاقت ثابت ہوئی۔
ممکن تھا کہ بحال شکستہ یونان خاموش بیٹھے رہتے۔ پانچویں غیر ملکی دانیوں کے ارادوں
میں لغزش آگئی جنہوں نے صلیبی جہاد کے لئے اپنی سپاہی بیبیون اور (شاید) مان باپون
سے اجازت و دانگی حاصل کر لی تھی لیکن انہی گھر سے روانہ نہ ہوئے تھے اور دشمن دین غذا
بینی پٹ پٹ منے جو ایک لاکھ جانوں کی امداد کا وعدہ شاہ یونان سے کیا تھا اس میں بڑی کٹیر پٹیر
چوکی اور وہ غالباً ہزار سے زیادہ پہنچ سکا۔ چھ ترکوں کے لئے تمام تھیلی کی شاہراہوں اور

سُرکون کا رستہ کھلیا سائیں تمام کو ہستانی سورچوں برقا بوجھل ہو گیا اور بائیں دھبہ
 تمام گرد و نواح کے میدان یونانیوں کو خود بخود خالی کر دیا پڑے۔ جہاں تک ترکی توپوں کی زد
 پہنچ سکتی تھی۔ آٹھویں۔ افسران فوج کو بلا خوف خطر کافی موقع ملا کہ وہ دن بھر پوری پوری
 اور ٹھیک ٹھیک انتظام کرنا اور حملے کا کرلین اور ایسی فرصت ہمیشہ فاسح کو از حد مفید پڑا کرتی ہے
 یونین قریہ کی شکست سے یونانیوں کو اب کبھی موقع نہ رہا کہ وہ دیو یا گھائی کے ذریعہ سے آلاسونا
 پکڑی قوت میں چڑھائی کر سکیں۔ دسویں۔ افسران ترکی کو یونانی سرواوی کی قابلیتوں کا پورا
 اندازہ ہو گیا اور یونانی فوج کے دل میں ترکوں کی شجاعت اور دلیری کی ایسی دہل مچ گئی کہ وہ کوئی
 خطرناپولی تک ضرورت سے زیادہ کام آتی رہا اور یونان کے صدر مقام اتھنز میں عام رعایا کے
 خیالات برہم ہونا شروع ہو گئے۔

محاربہ سُرناؤ

درہ ملونا اور اوس کے اندرونی جانب کے تمام مورچہ بند چوٹیوں پر قابض ہو جانے کے بعد
 ترکوں کا ایسا خوبصورت نقشہ چاہا ہوا تھا جسے بعینہ اس سطح کا ہوتا ہے جسکی ایک فریق شاہر
 مات کی۔ صرف تین چار عاقلانہ چالیں چکر شہ بولدی ہو اور بادشاہ سلامت کو سبز ایک
 پیچھے ہٹ کر بچ جانے کے اور کوئی صورت نہ پھنکی نہ ہو حالانکہ اس کے بیادوں فیصل اس پر
 اور وزیر نے بساط کے تمام قانون کو گھیر رکھا ہو۔ اس سطح ایک ایسا تصویرنا لطیف اور
 مگر کیفیت سہان میدان جنگ اور اس کے اطراف جوانب میں بند ہوا تھا جسکی نظیر صرف
 اسی حالت میں ملنا ممکن ہے جب ترک پھر سے ہی کوہستانی دشوار گذار درون کو فتح کریں اور
 دشمن کی فوج پھر اسی طرح سنگینوں کے نور سے نوک دم ہو گئی جاوے اور رعایا سورج کی طرح
 فاسح کے خوف سے گھر چھوڑ چھوڑ کر تمام جنگل میں منتشر ہو اور ترکی ہلال بندی ہو این
 ہر چوٹی پر اڑ رہا ہو اور ترکی طویل اقامت اور قوی الجھت افسر زرق برق فوجی لباس میں

اپنے اپنے مورچہ پر دوڑیں۔ مانتھ میں لئے ہوئے صد و احکام اور عامر تظار انھرم میں
معروف ہوں اور اونی دلیر فرج اپنے ننان کے گرد جان نزاری کے لئے صف
بستہ تیار ہوا اور توپوں کے مونہ دشمن کے ملک کی طرف پھیرے ہوئے ہیں اور ان کے
خوف سے اسکی فوج اور عام باشندے بدحواسی کے عالم میں بان بچوں کو شان کشان سے
ہوئے چہرے طرف بھل گئے ہوئے نظر آتے ہوں۔ یہ ایک معمولی سین نہیں ہے جو ہر فتح
پر لڑائی لینے کے بعد بدستور ہے اگر مسائل کی ایک چارٹی پر پٹی دشمن کا قوی سورجہ باقی ہو
تو اس منظر کا نقشہ بالکل ہی مختلف نظر آتا۔

خاصکر ٹرناؤ پر حملہ کرنا دو بیچے سے زیادہ ضروری سمجھا گیا۔ اسلئے یہ کہ اس کے نچ جانے
سے یونانی سپاہ کو خواہ مخواہ ڈھائی اور نیز ووس کا چھوڑنا ایک امر لازمی ہو جاوے گا
اور دوسرے یہ کہ ٹرناؤ خود ایک ایسا ضروری اور سرسبز چھوٹا مختلف الاقوام باشندہ ملک ہے
جس میں باغات انگور بکثرت اور شجاریہ دار بافراط موجود تھے۔ دیہاتے یوٹس اسکی سرسبز
کا باعث ہے اور طبع طرح کے تجارتی کارخانجات اس میں ہیں۔ یہاں تک کہ ایک ترکی حکام نے
سرکاری ٹیجی شائع کی کہ ٹرناؤ لے لیا گیا۔ لیکن یونانی ہمد کو اسلئے اسکی تردید کی کہ بعض
وہ مقام یونانیوں کے قبضہ میں ہے اور ان متعنا و خبروں سے یورپ بھر میں نہایت اضطراب
کے ساتھ تشویش پھیل گئی۔ لیکن جلد اس امر کی تصدیق ہو گئی کہ یونانی جھوٹے اور فریبی ہیں
اور ترکوں کی روایت فتح جرفا حفا صحیح ہے۔ ٹرناؤ حقیقتاً فتح کر لیا گیا۔ مارشل ادھم ہاش
حرفیں ایک نامہ حضرت سلطان کی خدمت میں پہنچا جسکی خبر انگلستان میں ۲۳۔ اپریل
جمعہ کے روز صبح کے وقت پہنچی اور وہاں اس خیال سے کہ ترک لڑیا کو اپنے دلے
میں سخت تشویش اور بے چینی پھیل گئی۔ تارکامصلوب یہ تھا۔

”اب ہم لڑیا سے صرف ایک گھنٹہ کی راہ پر ہیں۔ ہم نے ایک نہایت خونخوار جنگ“

کی ہے۔ ۳۵ ہزار جرار ترک چلیں ہزار یونانیوں کے مقابل صف بستہ ہیں۔ سپاہ
سپاہی نہایت تعجب خیز بہادری کے ساتھ لڑائی لڑتے ہیں۔ اور ہماری تمام
موقعے ہمارے حق میں نہایت سودمند اور کارآمد ہیں۔ مجھے خدا کے فضل کرم
امید ہے کہ بہت جلد کسی اقعہ عظیم کی اطلاع خدمت عالی میں بھیجنے کی عزت حاصل کر دوں گا۔

افواج قاہرہ کا میدان محسلی میں ٹھہرنا

۲۰۔ اپریل ۱۸۸۲ء کو درہ لونہ کے کامل تحیر نے ادم پاشا کو بہت جلد موقع اس بات کا دیا
کہ وہ اپنی فوجوں کو ٹرناؤ کی طرف بڑھنے اور اس میدان محسلی کے فتح کرنے کا
حکم دین جو لونہ اور ٹرناؤ کی شرک سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ چنانچہ فوج کے چند دستوں
مقام لگیا اور کاراسولی پر جو شرک سے دور مشرق کی طرف واقع ہیں قبضہ کر لیا اور افواج
عثمانیہ بحر مواج کی طرح اطراف الاسونا سے درہ لونہ میں گذر کر محسلی میں بلا فراحت داخل
ہونا شروع ہو گئیں۔ درہ سے گزر کر ایک ٹیلہ پر صرف ایک ترکی توپخانہ نصب تھا اور اس کے
مقابل یونانیوں نے چار توپخانے دیس اور ۵ سو گرو کے فاصلہ پر قائم تھے جن میں برابر فائدہ
ہوتی رہی۔ ترکی توپخانہ کا چار توپخانوں سے مقابلہ کرنا اس مصلحت سے تھا کہ یونانی
مجبور ہو کر اپنی پوری قوت کو کام میں لاویں اور ترک اس قوت کا اندازہ کر لیں۔ گو ٹرناؤ
ابھی دستھا لیکن البانیوں کی جھنڈوں نے یونان کے تین زبردست مورچوں کو جو ٹرناؤ
کے سامنے بلند محفوظ پہاڑوں پر قائم تھے گولہ باری کر کے ادکھا ڈر دیا۔ مارشل ادم پاشا
ہر موقع پر تجربہ اور عجیب غریب جنگی احتیاط اور قابلیت کا اظہار کرتے تھے۔ اونچی کوئی گولہ باری
قابل اعتراض تھی۔ انھوں نے ایک بھی ایسا موقع نہ دیا جس پر خطہ ماقدم کا پورا پورا
بندوبست اور خیال نہ کر لیا گیا ہو۔ غرض انکی کاروائیاں قطعاً سہو اور سقم سے مبرا

حقین۔ وہ ہرگز حملہ کا حکم اسوقت تک نہ دیتے تھے جب تک یہ نہ کیجھ لیتے تھے کہ فوج کا ہر کسب اور ہر مرکب سامانِ حرب سے بخوبی پیس ہو گیا ہو۔

۲۱۔ اپریل ۱۹۱۷ء شیع جنگ کرٹیری اور

میجر جنرل جلال پاشا کی شہادت

۲۰۔ تاریخ کو یونانیوں نے کوئی سخت مقابلہ نہیں کیا وہ برابر صبح سے شام اور شام سے صبح تک قلعہ کرٹیری کی قلع بندی میں مصروف رہے۔ لیکن دن نکلنے ہی میدانِ جدالِ قتال گرم ہونا شروع ہوا۔ ہر دو مقابل افواج میں حملہ کے گجل بجھنے لگے اور آسنے سانسے پھاڑ لین پر سے گونجی بھر مار ہونے لگی۔

ان پھاڑ لین کے درمیان ایک ذراخ دورہ واقع تھا اور اس لئے پیادہ افواج کا ایک دم مقابل ہونا دراصل مشکل بات تھی۔ تاہم توپوں کی وہ سخت اور خفیناک لڑائی رہی کہ العظیمہ اللہ۔ رنجاک پر رنجاک اڑنے اور کئی توپوں کی آدائیں ایک ساتھ ہونے سے پورے طوفانِ رعد و برق کا خوفناک سمان بند ہا ہوا تھا۔ آخر کار یونانیوں نے چل چل کر پنجائے کی پوری قوت صرف کرنا شروع کر دی اور ترکی مورچہ بندیوں کے اوڑا دینے کا قصد کر لیا لیکن وہ ترکی گولوں کی تاب لا سکے اور نقصانِ کمیر کے ساتھ جکی ٹھیک تعداد و شمار نہ ہو سکی اور کچھ ہونا پڑا۔ ترکی ریزرو فوج کی ادلوکی اس نہز کو ہی ضرورت نہ پڑی۔ بلکہ موجودہ متعینہ سپاہ نے مردی اور مردانگی کے طل کھول کر جو ہر دکھلائے جو کچھ روز تک زبانِ مذ و فلان میں ہیں گے تاہم منظرِ احتیاط چند دستے فوج کے ہر وقت ملک پہنچانے کے منتظر رہے۔ یہ ڈوڈیزن نشاط پاشا کی لکان میں تھا اسوقت تک اس حصہ فوج نے بماتحتی کما نڈر نشاط پاشا سب سے زیادہ کام دیا۔



Bugadun General Raptis
Pasha the martyr.

برگیا۔ یہ خط پاشا شہید اسی ڈوین کے ایک دست کے کمانڈر تھے جو بڑی بہادری کے
ساتھ دہ لوانا کی جنگ میں شہید ہوئے اور اسی جنگ میں جو کٹریری کے نام سے مشہور
ہے گی میو جنرل جلال پاشا جو دوسرے دست کے برگیاڈیر تھے شہید ہوئے اور اس لئے
ان دوزبردست مہادفوں سے ثابت ہو گیا کہ جنرل نشاط پاشا کی فوج نے کس المہمی اور
سخت ترین ثابت قدمی کے ساتھ اول سے آخر تک جنگ دوم یونان میں کام دیا۔

لریسا میں غیر ملکی امدادی جگ کون کا ختم

۲۰۔ اپریل ۱۹۱۵ء کو لریسا میں ایک خاص قسم کا جوش و خروش پھیلا ہوا تھا وہ اس لئے کہ جارج
غیر ملکی والینٹیر جارجن مین پوپ کی اوتومون سے علاوہ ۲۶۔ انگریزی شامل تھے بارادہ

استعانت و امداد افول یونانی لربا میں آہونچی۔ انکا استقبال نہایت دہم و نام سے
ہوا اور اُس سے بڑھ کر پرجوش سین وہ تھا جب وہ مجاہدین سپہ کوارس سے اجازت
پاکر سرحد کی طرف روانہ ہوئے۔ انگریز و ایشیائے جنگلی گیت گاتے ہوئے چلے جاتے
تھے اور ایسے ہی دوسری قومیں بھی اظہار جوش کرتی تھیں۔

گر نیز و والی کا ترکون کے ہاتھ سے شکست کا نا۔ اپریل

جبکہ ترک اسطرف مشغول تھے یونانیوں نے کوی موقع پا کر ان پہاڑوں پر جو سینٹ جارج نامی
سے جانب مشرق واقع ہیں چڑھ کر ترکوں کے بمبہ پر حملہ کر دیا۔ ترکوں نے بعد کئی گھنٹے کے
سخت مقابلہ اور قتال کے سپہ کوارس کو اڑا سونا سے ۳۸۰ کسپیشین سوار اپنی ٹماک کے لٹو
چلائے۔ یہ بہادر سوار میدانِ فحش کی طرف کو اور ترک بڑھنا چاہتے تھے کہ یونانی کربیل
مسٹر ایما کے خونخوار توپخانہ نے انکو آگے قدم بڑانے سے روک دیا اور کسپیشین سوار نقصان
عظیم اٹھا کر لگیں یا کی طرف پسپا ہوئے اور دباؤ سے آسونا و پس گئے۔ اسطرح سے
مقبوضہ مقام گر نیز و والی عارضی طور سے ترکوں کے قبضہ سے نکل گیا۔ یہ محرکہ تمام دن
جاری رہا اور یونانی فوج پیدل نے جو ٹرناؤ سے براہی تک برابریم دائرہ کی شکل میں
پہیلی ہوئی تھی اپنی توپخانہ کے سہارے سے ترکوں کے پسپا کرنے میں بہت بڑا کام دیا۔

(ایڈلٹھوئناک سیدین)

ترکوں کی دہل اور یونانی رعایا میں بھاگڑ

درہ طونا اور اس کے گرد و نواح کے محرکہ جات میں ترکوں کے خلاف توقع جنگی قابلیت
وہ دہم و عجبی کہ تمام سرحدی رعایا میں موجود انکی فوج کے بالاستقلال موجود ہونے کے
ایک عام بل چل چکی اور ہر سرحدی باشندہ نے جعفر جلد ممکن ہوا لربا کی طرف بھاگ

جانبیکا بند دہست کر لیا۔ جگوڑوں اور اوروں کے عیال و اطفال اور ان کے اسباب خانہ داری اور
 مویشیوں کی کثرت سے تمام سرزمین کھج کھج بھری چلی جاتی تھیں نہایت ترساک منظر تھا
 بھڑونے لگے بکروں کے ریوڑ جلد جلد چلنے کے لئے کھدیرے جاتے تھے۔ بکران گدھوں میں
 اور گدھے گھوڑوں میں پھنسے جاتے تھے اور ہر ایک اپنے مرگ ہی چاہتا تھا کہ
 اس کی آن میں لربا میں جا کر ڈال دے اور ہر مالک اپنے مملوک اسباب اور بکریوں کے
 ریوڑ کو بھی چاہتا تھا کہ کسی کسی طرح غول یا بانی بن کر چشم زدن میں دشمن کی نظروں سے
 غائب ہو جائے۔ اس کشمکش میں عام گزند گاہیں ایسی بھر پور چلی جاتی تھیں کہ نکلنے کو جگہ بھی
 اس سے زیادہ قابلِ رحم ان عقیقہ و ضعیفہ عورات اور کم سن بچوں اور بیمار مرد و عورتوں کا حال تھا
 جن کو سواری نہ ملنے کی وجہ سے پایادہ بھاگنا پڑا تھا۔ کسی کی پشت پر بلیگ کے پی پائے
 کسی پر گھڑی بچے۔ کسی کے کندھوں پر دو بچے اور گھٹے میں اسباب منقولہ کا بوجھ۔ بیماروں کا
 اونٹے پیٹھے گھسنا۔ حب الوطنی کے فطری دلولہ میں بار بار گروں پہیر کر اپنے مکانوں
 سرسبز باغوں اور مہمانے نیا کھیتوں کی طرف مایوسانہ نظر ڈالتے جانا اور بہت سے
 دنیا داروں کا تمام اسباب خانگی باہر لا کر رکھنا اور بے قابو پاکر آسٹو بھڑانا۔ بلکہ مغیبت
 عورت کے صدمہ مفارقت نہ اٹھا سکنے پر بے اختیار چیخ کا نکلیا اور سب چیز کو چھوڑ کر
 بقدر امکان اضطراب پریشانی میں تھوڑے تھوڑے اسباب کا سر اور کمر پر لا کر لے چلنا
 بکریوں کا مہیا نا۔ کتوں کا ہونکنا۔ گدھوں کا رینگنا۔ مردوں کا اُچک اُچک کر بھاڑیوں کی طرف
 دشمن کے خوف سے نظر ڈالنا۔ عورتوں کا رونا۔ بیماروں کا کراہنا۔ بچوں کا چیخنا۔ پناہ بخانا۔
 وہ پردہشت اور سخت ہولناک اضطراب اور پریشانی کا سماں تھا کہ خدا کسی ملک کو نصیب
 نہ کرے۔ براہین ملک کے نوجوان لوگ جنھوں نے آغوش مادری میں چپ چاپ راحت و آرام
 سے زندگی بسر کی اور جو جنگ سے صرف اسی قدر وقف ہیں کہ وہ صرف بن حروف و ج

ن اور گ سے مرکب ایک لفظ ہے جو گاہے گاہے میدانِ قرطاس پر نظر آجاتا ہے۔ بیشک
 لڑائی کی تمنا کیا کرتے ہیں لیکن اگر وہ کسی ملک کے انقلابِ حکومت یا زماہِ جنگ میں غوطہ
 صوبجات کی تباہی اور بربادی کے دھڑائیں اسبابِ خطرناک حالات کو بخشم خود دیکھنے کا
 ایک مرتبہ بھی موقع پاویں تو ضروری کہ قیام امن کو خدا کی سب سے بڑی دی ہوئی نعمت اور بڑی
 برکت سمجھ کر حاکمِ حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر بخالادین۔ غرض کہ تمام سرحدی دیہات اور قصبہ کے
 عام دفاتر باشندے گاڑیوں اور گھوڑوں پر اندر پیدل جھڑپوں سے بن پڑا لڑیا کی طرف
 چلے جاتے تھے۔ اسوقت کاسین بالکل اس نمونہ کے موافق تھا جو پلینی نے پامپلیائی
 کے شہر کے کوہِ وسوولیس کی بربادی بخش آتش فشانے سے برباد ہونیکا دکھلایا ہے۔
 لڑیا گو شہر ہی لیکن وہ بھی آدمیوں اور جانوروں کی کثرت سے بدل پڑا۔
 چارہ ناپیدا اور خوراک نہایت کمیاب ہو گئی۔ سفاحانے زخمیوں کی تعداد سے بھر گئے اور
 زخمیوں کا ہر ہر گھٹنے میں تاننا بندھ گیا۔ حکام نے دارِ سلطنت آئینہ کو سخت تاکید
 عرضداشت روانہ کی کہ فوراً قابضہ عورت اور جراحی کے سامان اور ڈاکٹر روانہ کئے جائیں۔
 آلات اور ادویات کی کوٹاہی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت مل سکا ہے کہ غریب زخمی سپاہیوں
 کے خستہ جسم میں بلا کلور فارم لگھائے نشتر بھونک بھونک کر دنا زہر زخموں میں اوٹھ گھٹیاں
 اور چپٹیاں ڈال ڈال کر گولیوں اور گولوں کے ٹکڑے نکالے جاتے تھے اور اونچی فریاد و زاری
 کے کم کر نیکا کوئی ذلیلہ نہ تھا۔

ترکی فوج کی پیش قدمی کا منظر اورنگا

چالِ چلن

یوں تو ایک ہی رنگ کے یونی فام مینی وردی اور ایک ہی شکل کی بندوق تلواریں

اور ہر پر یہ دارنیزون سے مسلح فوج جہاں بھی صف بستہ ہوں نہایت پُر رونق اور خوشنما معلوم ہوا کرتی ہے۔ لیکن ترکی فوج کا بالکل نئی وردی پٹی اور نئے نئے چمکدار نیزون اور تلواروں اور ماسٹر افیل سے مسلح ہو کر نہایت ضابطہ استقلال اور پوری فرمانبرداری کے ساتھ سرخ ٹوپیاں اور مے ہوئے کوستانی درون سے گذرنا اور میدان میں منتشر ہو کر پھر ریگستانی شکر کون پر ایڈوانس مارچ کرنا در سے ایک سو بڑا بھاری لہر رہے ہوئے سانپ کی صورت پیدا کرنا تھا۔

سپاہی قومی اور وطنی جوش میں بھر کر اشعار رزمیہ پڑھتے ہوئے پہاڑوں سے اُتاتے تھے اور وقتاً فوقتاً فحش کی گیت گاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے تھے۔ اونکی صورت اور وضع سے دلیری اور جنگجوی کے آثار ٹپکتے تھے اور وہ اپنے سرخ روں کے احکام بجالانے میں ایسی جیتی اور تیزی دکھلاتے تھے جسے یورپ کے تمام شاہیہ فوجوں کو حیران کر دیا۔ کچھ ہی نہیں کہ صرف حملہ آور فوج کے دستے میں جوش جنگ پیدا ہو جاتا تھا۔ بلکہ ہر درجے اور ہر طبقے کے افسروں۔ سپاہیوں۔ اور لیون اور قلیون تک میں ایک طرح کا ولولہ اور زندہ دلی صاف صاف محسوس ہوتی تھی۔ کیا معنی کہ اردنی کے سوار جنگ کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے کمانڈر کے احکام فوج کے بریگیڈیروں اور کمانڈروں تک پہنچا دیں۔ اور انکے جواب یا استفساری چھپان ہیڈ کوارٹر لیا دیں۔ جب اپنا نفاذ افسروں کو دے کر انکے جواب کے انتظام میں کھڑے ہوتے تھے تو بھلے اس کے کہ وہ گولوں اور ہندو توپ کی زور سے ہچکچا کھڑے ہوں فوراً اپنے اپنے ریفیل سیدھے کر کے دشمن کے فیر کرتے اور جب جواب لیا جاتا تھا تب ہیڈ کوارٹر کو واپس جاتے تھے +

ایک عجیب واقعہ

۲۰۔ یاسیح کی جنگ جہل میں یونانی توپخانہ نے بہت اچھی شوق دکھائی جسکی نشانہ باری میں ایک عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جو قوت البانیہ رجسٹ کا کمانڈر سپر سپاہیوں کو ایک یونانی مورچہ پر حملہ کرنے کو لئے جاتا تھا تو ایک گولہ جو یونانی توپخانہ سے اوسپر چلا یا گیا تھا ٹھیک گھوڑے کے سر پر پڑا۔ گھوڑا فوراً ہلاک ہوا۔ اور فسر ملا کسی ضرر کے بجلیا ایسا اتفاق کلم ہوتا ہے۔

جنگ مانی اور کرٹیری کے تفصیلی حالات

مانی۔ یونانی حدود میں اُس رستہ پر جو درہ ملونا سے ترناؤ کو جاتا ہے ایک جگہ کا نام ہے اور کرٹیری ایک چھوٹی پھاڑی ہے جو قریب ۵۰ فیٹ کے بلند اور سو فیٹ کے طویل ہے اس پھاڑی کے پس پشت یونانی پیدل فوج علی الصبح اگرچہ ہی جو حملہ آوروں کو نظر نہ آتی تھی۔ یہ جمہرات کا دوز اور تاریخ ۲۳۔ اپریل تھی۔ سچ نکلتے ہی ایک عظیم الشان لڑائی شروع ہو گئی۔ صبح کے وقت ترک ۱۲ ہزار اور یونانی ۷ ہزار تھے۔ شام کے وقت مزید ملکی فوج بقدر پانچ ہزار یونانیوں کی امداد کو پہنچ گئی لیکن وقت ضرورت پر نہ پہنچے اسکا آنا اس تاریخ بیکار رہا۔ پہاڑی کے مقابل یونانی پیادہ سپاہ نے قریب پانچ سو فاصلہ پر خندقیں کھود لی تھیں۔ اور ان کے توپخانے پہاڑی کے دونوں دہانہ اطراف پر قائم تھے۔ ترکوں نے اہل سواروں اور پیدل فوجی جمعیت سے بھاری حملہ کیا لیکن برسانی سپاہ کو دے گئے۔ اسکے بعد توپخانوں نے آگ برسانی شروع کر دی جو بخیر ٹھوڑے ٹھوڑے وقفوں کے برابر ہر بجے صبح سے لے کر پانچ بجے شام تک جاتی رہی ترکی توپخانوں نے

اس قدر بھگے گویوں کا مینہ برسا یا کہ جس سے تمام کھیت اس طرح کھد گئے کہ شاید اس سال
اُن چلانے کی ضرورت نہ رہی۔

یونانی توپخانوں میں تین میدائی اور ایک پجپار کو ہی توپخانہ تھا اونچی خوش قسمتی سے
بسنڈی دسغالی سے یونانی کملی فوج جس میں ڈوبائی ہزار آدمی اور دو کو ہی توپیں
اُتر کر ترکوں کے مینہ پر گولہ بادی میں شرکت کی۔ گھنٹوں تک ہوا میں شاہنشاہ گویوں کے
پھٹنے کی جھبب اُٹھ گونجتی رہی۔ اور جس اتفاق سے ترکی گولہ اندازوں کے نشانوں نے
ابھی بہیم خطا کی کہ ایک ہزار گویوں نے صرف میں جیس آدمیوں سے زیادہ نہ ہلاک کئے۔
جن میں ایک فسر ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

تین جو ترکی توپخانہ درہ لیگریہ میں پسپا ہوتا ہوا معلوم ہوا لیکن یونانی پجپار کو ہی توپخانہ
جو گریو والی کی طرف لگ برسا۔ اٹھا ترکی توپچیوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور باوجودیکہ
ترکوں نے اس جماعت پر گویوں کا مینہ برسا دالا لیکن یونانیوں نے حیرت انگیز استقلال اور
ثبات دہی سے اپنا کام جاری رکھا اور حالانکہ گولے اُن کے گرد اور اُن کے بیچ میں گر کر پھٹتے
تھے لیکن نہ کوئی سپاہی چونکا نظر آتا تھا اور نہ کوئی ٹھوڑا اچھلتا کودتا دکھلائی دیتا تھا۔
میں نے پہرے کے وقت چونکہ ترکی توپچی آواز سوائے لیگریہ کے اور کسی طرف سے نہ آتی
تھی۔ اس لئے تمام یونانی توپخانوں کے منہ بھی اُسی سمت کو پھیر دئے گئے اور شاہنشاہ
سے کہ دشمن بہ نسبت مجموعی توپبار کے اُس ٹھلاؤ پر جمع ہوگا توپوں کی بارہیں مارنا شروع
کر لیں۔ لیکن دشمن کوئی نادان دشمن نہ تھا اُسکی جانوں کا اُتر اُسکی جان سے ظفر نہ
بادشاہ کے اقبال کی طرح سو سو کوس آگے بڑھتا تھا۔ گویا ہر یونان کے اس دشمن جاننے
پئے توپخانہ کو محفوظ مقام میں پسپا کر دیا لیکن صرف ہی چال نے قرناؤ اور لریا کی فوج کی
بنیاد ڈال دی۔ تب ماضی کہ جب یونانی توپخانوں نے پہار کے ڈھلاد پر فوج کی موجودگی سمجھ کر اونچی

بارہین مازنا شریعہ کین تو فوراً پیادہ ٹپن جھپٹ کر بہاڑ سے نیچے اور بڑی اور درہ ٹپن
 گزر کر ڈیلیر یا کاؤن پر ٹھیک اس وقت قبضہ کر لیا جبکہ ایک یونانی کرنل دو کلاہ پادوں
 اور ۱۳ سکوادرین رسالوں کے ساتھ اُس جگہ داخل ہونا چاہتا تھا۔ کرنل موصوف ترکوں کی
 صورت دیکھتے ہی یہ جاوہ جا : اور بغیر ایک گولی چلائے کر ٹپری پہاڑی کی طرف
 لگا۔ اتفاق سے اُنہی وقت کمانیر لوسفا کی نے بذریعہ ہیلو گراف آریا کو مار ہیجا کہ ترک
 حلقہ باندہ کر کے بڑھنے کا بندوبست کر رہے ہیں اور اس لئے فوراً عقب سے امداد فوج
 نہ آئی تو راہ فرار مسدود ہو کر کل فوج یونانی محصور ہو جائے گی۔ پس ترکوں کی اس ادنیٰ
 حرکت نے مائی کے ہر دو مینہ اور میسرہ افواج کو دھماکا ڈالا۔ اور ہیلو گراف کے افسران نے
 عام طور پر یقین کر لیا کہ ترک دونوں جانب سے گھوم کر مائی کی کل سپاہ کو ضرور محاصرہ میں
 کر لیں گے۔ اس لئے صدر مقام آریا سے جہان شہزادہ ولیم ہد باد یعنی ڈیلوک آف
 اسپارٹا تعینات حکم نازل ہوا کہ تمام شکر و نمان مائی کو چھوڑ کر واپس آجائے اور باوجودیکہ
 چنگی بلنڈین اور مین میدانی تو پچانے مع اس تو پچانے کے جسکی کمان براہ رہت پرشکوس
 کے ماتھ میں ہی مغرب سے پیشتر ٹرناؤ کی طرف مائی کی جانب آتے نظر پڑتے تھے۔
 لیکن حکم فرار کے آنے کے بعد کون کسی کی سستا کر۔ کیونکہ جس سپاہ کو فتحیدی کا یقین
 اگر ظن غالب ہی ہو گیا ہوا اور وہ صدر مقام سے کسی نامعلوم وجہ کے ساتھ فوری واپسی کا
 حکم پاوے تو خیال میں نہیں اسکا کہ اسپرٹمن کا کس قدر خوف اور ہراس طاری ہو سکتا ہے
 اور سپرٹم یہ کہ شام کا ٹھنڈا وقت۔ تاریکی بڑھی ہوئی اور کسی کا یہ مشہور کر دینا کہ ترک
 درہ بوغازی سے داخل ہو کر عقب سے راہ فرار مسدود کرنے والے ہیں : اس قدر خوف
 اور دہشت کا باعث ہو گیا کہ بیان سے باہر ہے۔ یونانیوں کی مصنفین نوٹ گئیں کہ ہم جھپٹ گئے
 تمام میدان میں فوج تشریر ہو کر آریا کی طرف لو کہ ہم جھاگنا شریعہ ہوگی نفسی نفسی کا

عالم تھا۔ کسی کسی کی خبر نہ تھی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوش پوشاک پاگل خانہ ٹوٹ گیا ہے۔ حکم ہو سکنے کے وقت مختلف رنگ کی جھنڈیں کپڑوں میں منقسم ہو کر تمام میدان جنگ تک پہنچی ہوئی تھیں اور چونکہ حکم نہایت سخت اور پر عملت واجب انعمیل تھا اس لئے کھیر مٹ میں بجائے اسکے کہ ہر فوج کی کپڑیاں اپنی اپنی رجمنٹوں میں شامل ہو کر راہ گزیر اختیار کریں۔ ایک عام ہتھار کی حالت میں جہاں جسکا سینک سمایا اسی طرف کو ہولیا اور سپر طرہ یہ ہوا کہ جب تمام سپاہ فوج اور سوار اور باد بردار کی گاڈیان اور چار اور ستر چھوٹے ٹرناؤس لڑیا کو پلے بار پڑے تھے کہ بجایک شور مچا ہوا کہ ترک سوار فوج آ پونچے !! اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انڈھیرے میں ایک کپڑی خوف میں دوسرے کی طرف پھر پڑی اور بیشتر اس سے کہ افسروں اور کواں حرکت سے باز رکھیں اور ہونے بیستہ اپنے عقب کی جانب بند و فوٹے فکرنا شروع کر دے حکایہ میچ ہوا کہ دوسرا ہی قتل اور زخمی ہوئے اور اس شعلہ ناک طریقے سے تمام یونانی فوج مقاتلات مائی۔ رسفا کی۔ اور کوہ الیاس سے اپنا اپنا مورچہ اور میدان چھوڑ چھوڑ کر ٹرناؤ کی طرف پسپا ہو گئے اور ایک کشیدہ فساد زمین کی ٹرناؤ سے بھی گدڑ کر براہ راست لڑیا کی جانب چھپ چھپتی چلی گئی۔ لہذا جو اس خوف کے کہ ٹرناؤ بہت جلد ترکوں کے بیچہ آہنی میں آنوالا ہے جمعہ (۳۰۔ اپریل) کی رات کو تمام سپاہ اور باشندے اس جگہ کو چھوڑ کر لڑیا کی طرف چلتے ہوئے اور یہ کارروائی اس نیزی کے ساتھ عمل میں لائی گئی کہ سینچہ (۲۴۔ اپریل) کے روز تمام ترکمن گرد و فوج کی بالکل سنان پڑی تھیں اور ایک تنفس جی ادنیہر طرہ ہوا نظر نہ آتا تھا۔

انہی سے باشندے جن کو ترکوں کی قوت کا صحیح اندازہ تھا ہفتوں پہلے سے ٹرناؤ چھوڑ کر جمعہ اپنے اسباب منقولہ کے لڑیا چلے گئے تھے اور بعضہ اس فوجی بھاگنے کے

ساتھ ایک رات تیریا کا غور جوئے۔ اور اس دہشت اور خوف کی وجہ یہ تھی کہ عام یونانیوں اور نیز غیر ملکی باشندوں کا پختہ خیال اس طرف تھا کہ ترک جن جن شہروں اور دیہات کو فتح کر لیں گے انکو بغیر حلابے اور تباہ کئے نہ چھوڑے۔ حالانکہ سب کیمخون کا خیال اور وہم ہی وہم تھا۔ ترکوں نے جو کچھ اوسے برتاؤ کیا اوسکی نظیر تاریخ عالم میں کم سے گی۔

لریا میں قبل از مرگ داویلا

حالانکہ لریا فرناؤسے دور ایسا محفوظ مقام تھا کہ وہاں یونانی فوج سعدی کے ساتھ اپنے دشمن سے مقابلہ کے لئے تیار یاں کر سکتی تھی لیکن کمانڈروں کی کسی بے موقع دور اندیشی نے لریا کے جنوب میں ایک دوسرے زبردست مقام فارسالہ ترکوں کا حملہ کرنے کے لئے بخوز کیا اور اس لئے لریا کے باشندوں اور فوج مقیمین وہ خطرہ اور پریشانی اور مایوسی پہلی جو ایک بادشاہت کے لئے نہایت ہی شرمناک اور فکری غیرت ہے۔

فوجین ہر جہدی مورچوں سے پہلے در پہ چلی آئی تھیں۔ سامان بار برداری اور سامان حرب یعنی میگزین کی گاڑیوں سے تمام سکرین اوگلی کوچے پٹے ہوئے تھے تاکہ فارسالہ کی طرف روانہ ہوں۔

باشندے بڑے بڑے گرد ہونکے ساتھ کچا ہو کر شہر سے بھاگتے تھے اور اسکے ساتھ گاڑیوں اور ٹھوڈوں پر اسباب خانہ داری لے کر اوجھلا جاتا تھا۔ تندرست اور جوان لوگ اور نیز مسن مرد اور بیچارے عورتیں نہایت غمگین اور فسر کی حالت میں با تو دو دو یا فارسالہ کی طرف اٹھتے بیٹھتے اور گھسٹتے ہوئے چلے جاتے تھے۔

یہ منظر اس خوفناک تھا کہ سخت سے سخت تماشاائی کا دل بھی اُن غریب الوطن حرمانِ نصیب
یونانیوں کو اس خستگی و بیماری اور سرسبکی کے عالم میں اپنے وطنِ مالوف سے جدا
ہوتے ہوئے دیکھ کر بھڑا تھا۔ خصوصاً انگلستان کے اُن اخباروں کے نامہ نگاروں
ہم دردی کا کچھ ٹھکانا ہی نہ تھا جو واقعاتِ غمبند کرنے کی غرض سے ترکوں کو چھوڑ کر
یونانی فوج کے ساتھ مرگِ اجوہ میں جا کر شامل ہوئے تھے اور انکا انصاف پسند
دل اس خیال سے اور بھی بیٹھا جاتا تھا کہ افسوس یہ بچا ہے یونانی ترکی جابرانہ حکومت
سے خلاص ہو کر آج پھر سرہریں کے بعد ان کے شکنجے میں دبے والے ہیں۔
درہل یہ سارا تصور افسرانِ فوج کا تھا جنکی ناقابتِ اندیشی۔ نا تجربہ کاری اور بزدلی
فوج اور رعایا میں اس قدر بد امنی اور نفوس پھیلا دی۔

بھاگنے کے متعلق ایک انگریز والیئر کی نہایت پڑ دستان اور ۲۲-۲۳ کے معرکوں کی تفصیل

ایک مضروب انگریز والیئر نے اخبارِ ٹائمز کے نامہ نگار کو شفا خانہ ایجنٹسٹریٹ سٹراؤ
کی جمعہ والی بھاگڑ کی نسب نہایت پچھ طریقے سے جو تفصیل بھیجی تھی اسکا اس
تاریخ میں نقل کر دینا خالی از لطف نہوگا۔ اس والیئر نے اسی کشمکش اور دوڑ بھاگ میں
ایک بھاگتے ہوئے کو تل گھوڑے کی لات کھائی تھی۔ جس سے اسکی ایک ٹانگ
سخت مالت ہو گئی اور وہ بچا رہے بشکل تمام لڑیا پہنچا اور وہاں سے بدقت تمام
براہِ دلوں پہنچ کر وہاں سے براہِ کشتی ایجنٹسٹریٹ داخل ہو کر شفا خانہ میں جا پڑا۔
اُس نے لکھا کہ :-

”غیر ملکی امدادی جماعت رہنمیں انگریز دانشور بھی شامل تھے (بقیہ نام لڑا)
 ۲۱۔ اپریل کی رات تک بارگولن میں قیام ہے۔ اور چونکہ اندر کچا لڑیا میں
 خالی چڑے چڑے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس لئے طبیعت میں بے صبری
 اور اضطراب پیدا ہو گیا تھا کہ کب حکم ہو اور کب سرحد کی طرف بڑھیں۔
 چنانچہ خدا خدا کر کے ۱۱۔ اپریل کی رات کو نصف شب گزرنے وقت اونٹوں
 کو بچ کرنے کا حکم ملا اور وہ نمایاں شادان اور فرمان بلا کسی خیال کے
 کہ کہان جاری ہیں برابر بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ یونانی سپاہی
 میسر پر پانی کے قریب صبح ہوتے ہی جا پہنچے۔ سرک لڑیا سے
 سرحد تک برابر اس قدر نا کارہ اور نا ہوا رختی کہ چھوٹے چھوٹے پتھر
 اور سنگریزوں پر چلتے چلتے ایک بھی ایسا نہ تھا جسکے پاؤں چھانوں سے
 بھر نہ گئے ہوں بلکہ بہت سے لوگ تو ایسے پست ہو گئے تھے کہ دوسرا
 قدم بھی نہیں اڑھا سکتے تھے اور اس لئے راستہ میں کچھ بیان اور
 کچھ وہاں سرک کے ادھر ادھر چڑھے۔

۲۲۔ اپریل روز پنجشنبہ کو دن نکلنے وقت وہ لوگ ایک مقام
 پر پہنچے جو یونانی مورچہ مالی کے بائیں طرف واقع تھا اور جسے پہنچنے
 کے بعد ہی ہی دیر کے بعد ترکی نوچانوں سے آگ برنا شروع ہو گئی۔
 غیر ملکی امدادی جماعت خوش نفسی سے چند پہاڑیوں کے پس پشت ہوا
 محض خاص مقام میں متعین کی گئی تھی۔ ترکی بم کے گولے اوپر سے برابر گذر
 رہے تھے اور عقب میں گر کر پھٹتے تھے۔ ۲۲۔ اپریل کو تک امدادیں
 برابر گولوں کی لڑائی میں گزرا۔ ایک بھی فیرندوق کا ہوا۔ ہم کو تعجب ہوا

تھا کہ افسر مسقر کیون مارے جاتے ہیں یعنی یہ امر لازمی طور پر واقع ہوتا تھا کہ ہر چھ یا سات مقتولین میں ایک یا دو افسر ضرور شامل ہوتے تھے شام کے وقت پیادہ پلٹنوں کی رجمنٹ نہایت مضبوط اور محفوظ مقامات میں معین کی گئی اس لئے کہ رات کے وقت ترکوں کی جانب حملہ کا گمان نہ تھا۔ اندھیرا پڑتے ہی گولہ باری بند ہو گئی۔ اور ہم کمپ میں واپس آئے۔ کمپ میں شگرینو کا قدرتی فرش اور نیلے مسع آسمان کا بہت بڑا خیمہ نصب تھا۔ سب اسی ایک فرش پر کمبل بچھاؤ اسی ایک نچل خیمہ اطلسی کے سایہ میں ایسے آرام سے آکر لیٹے کہ صبح کے وقت سردی اور ٹھنہن کے مارے اٹھنا چاہا تو بیٹھنا تک محال ہو گیا۔ بدن تھکلی زمین پر اکر گیا اور سارا جسم سردی کے اثر سے کانپنے اور تھرانے لگا۔ رات میں دو دفعہ الارم دیا گیا کہ ترک پیادہ فوج پر حملہ آور ہوئے۔ پہلے حملہ کے جواب میں بڑی تیزی سے کام لیا گیا یعنی ذرا دیر میں بیس ہزار کارتوس خالی کر دیے گئے اور دوسری مرتبہ بھی ترکوں کو پسپا ہونا پڑا۔

جمعہ کی صبح تک ہماری مورچہ بندیوں اور عام حالت میں مطلق فرق یا تبدیلی کسی طرح کی واقع نہ ہوئی تھی لیکن بقول پیرانو کے ”محبوبت شاہ خاور شمعائے کائنات“ سرافور پر رکھ کر تخت مشرق پر صبح آج تاب جلوہ گر ہوا ”وہی کل والی تو پونجی لڑائی شروع ہو گئی لیکن اس مرتبہ کی گولہ باری یونانیوں کا زیادہ نقصان نہ کر سکی اور سپہ سالار نے برابر اپنی اپنی جگہوں کو بدستور قائم رکھا۔ البتہ سہ پہر کے بعد ترکوں نے

استقد رکا میابی جس کمرلی کر سچا رے مقابل جو ہارڈیان واقع تھیں اور کسی
 نہ کسی طرح قابض ہو گئے۔ ہم دیکھتے تھے کہ سواروں نے رے برابر جھڑپ کر
 ہیں اور پچھے ہٹ جاتے ہیں لیکن وجہ فاصلہ بعید کے صاف معلوم ہو نہ تھا
 کہ اونکے بڑھنے اور ہٹنے سے کیا نتیجہ پیش آتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اگر
 کو مقابل کی پادریاں ٹھکانا جو رے قریب مت بڑا اثر رکھتا تھا اور اس لئے
 بنے اپنے دلہن ملے کر لیا کہ آج رات کو یہ تھکوان دینگے یا نہیں گے۔

چنانچہ شام کے قریب ترکوں نے ہماری پہل سپاہ پر ہم پھینکا شروع لے
 اور اس سے مجھ کو اسکو اپنی جگہ چھوڑنا پڑی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ہمارے
 جو اس سپاہیوں کے ساتھ دس ہزار تھکوان ترکوں کے مقابل میں ۲۵ ہزار سے کم رہے
 رات ہونے سے پہلے جو لوگ گویہ جانتے تھے کہ بغیر سخت ترین نقصان
 جانے ملے وہاں اپنے موہجے تو یہ نہیں رکھ سکتے تھے تب بھی نہایت
 اطمینان سے فرما رہے تھے کہ ہمارے ہونے کے بعد سے ایک میل کی
 رے سے کہ دوا اندر میرے پاس ہی رہے گا حکم ملے۔

ہم سمجھ کر ترکوں کو چون پر ہمارے کسی بھی جی وہ ٹکڑے کی صرف
 مانع کرنے کا نہ تھا بلکہ پچھے ہٹنے کی طرف بھی ہمارے ٹکڑے بھاگ جانے کا
 اسے معنی یہ ہوتا کہ بلا ایک گولی ہمارے نہایت بڑی کے ساتھ دشمن کے
 رے سے بھاگ جانے کی بدستوری۔ تاریکی ہونے پر سپاہ ہوا شروع کیا
 گیا اور کل فوج دشمن سے پشت کر کے تریالی جانب چل پڑی۔ دس
 بارہ میل تک یہ بازگشت نہایت باقاعدہ اور امن امان سے ہی لیکن
 بہت سے لوگ دن رات کام کرتے کرتے آرام کے وقت بھاگنے سے نہایت

خستہ اور کمزور ہو گئے تھے۔ اہل برطانیہ کے دل اس واقعہ سے قریب قریب
 ٹوٹ گئے وہ رات کے وقت بھاگنے سے لڑنا بہتر سمجھتے تھے۔ آریاض
 چند میل باقی تھا کہ کسی نے یہ شور مچایا کہ ترک آہوئے۔ یہ سننا تھا کہ
 سپاہیوں نے ٹوٹ ٹوٹ کر بلا خیال اس امر کے کہ ان کے پیچھے اونٹین کے
 ہونٹ سپاہی ہیں غیر کرنا شروع کر دیے۔

غیر ہوتے ہی ہر شخص نے اپنے آپ کو وحشتناک ترک کے چوہن میں گرفتار سمجھا اور اس خیال
 خوف سے کانپ کر تمام دنیا میں اپنی اور اپنی قوم کی مہضیت کی کہ توبہ ہی توبہ۔ مارے
 ڈر کے سوار اور توپخانہ والے پیدل سپاہی۔ غور سے گاربان خچر اور ٹٹو۔ ایک پر ایک
 ٹوٹ پڑے اور وہ گھسٹ گھسٹ مچھی کہ توبہ ہی مچھی۔ سوار پیدل پر اور پیدل پیون میں۔
 اور پیونے گد پیون میں۔ ادھر سے گھوڑا بھاگا اور دھڑے ٹوٹ بھڑکے۔ پیچھے سے دن
 غیر ہوا۔ اور سواروں کے گھوڑے بڑکراؤ چلتے کودتے لاتین پھینکتے کچھ پادوں کو کپتے
 ہوئے گار یون میں، جانکے۔ کچھ کمٹیوں کی طرف دوڑے تھہرے۔ اندھیری رات۔
 نہ دوست کی شناخت نہ دشمن کی پہچان۔ ادھر سے ترک آگے آگے کا شور اور دھڑے
 جانوروں کے سیاختہ دوڑنے کی چاروہ دنیا مت خیر نہ رہا جبکہ پورا خاکہ نظموں میں لکھ
 نہیں سکتا۔

کہنیاں برج نے (جو انگریزی دانشور دن پر سردار تھے) انگریزوں کو حکم دیا کہ وہ ایک لائن
 باندھ کر چلیں اور انہیں سے ایک درجن شخصوں نے جنہوں نے یہ حکم سنا فوراً انہیں حکم کی
 لیکن مجبور!

جب ہی کہ ہم نے ایک صف بنا کر آگے بڑھنا چاہا کہ فراریوں کے ایک ہشتناک
 مجمع نے دیکھیں کہ فوراً پھر ہم سب کو تتر تتر کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ ہر شخص

نفسی نفسی کے حال میں مبتلا تھا ہر تنفس اپنے بچاؤ کی تدبیر میں کسی کوشش کی
 کمی نہ کرتا تھا (خوف اس قدر غالب تھا گو یا موت کا سنجہ ہر ذبیحیات کو مجسم ہوتا
 میں سامنے نظر آتا تھا) یہ پُر آشوب حالت دیکھ کر میں نے بھی دُور اندیشی سے
 کام لینا شروع کر دیا اور ہلکا ہونے کی غرض سے اپنے کتے۔ والٹر روف۔
 تلوار اور کارتوس ان سب کو ہینک دیا اور صرف ایک ریفل اور کارتوس کی ٹپٹی
 جبین ساتھ عدد کارتوس بھرے ہوئے تھے اپنے قبضہ میں رکھے بیٹھ گیا
 دیکھا میں سے ہم سڑک سے اس قدر دُور جا پڑے کہ + + +
 + + + چکر چلی سڑک کا مان ممکن نہوا اور برابر کو ہستانی قطعات
 اور پتھریلی نامہوار زمین پر پائے سے جتے ہوئے کستیوں پر سے گزرنا پڑا۔
 اس کشمکش میں میں بھی ہزار خرابی چند جا گزنا پڑتا ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ
 لریا صرف ایک میل رہ گیا۔ اس مقام پر ایک آفتِ ناگہانی نازل ہوئی یعنی
 ایک بھڑکے ہوئے گھوڑے نے جو بے سرو پا عام شورش سے جھانکنا پڑتا
 میرے اس زور سے لاتا ماری کہ میں ایک خشک نالے میں جا کر گر کر بھجوتہ
 اور جوت محسوس ہوئی لیکن وہاں پڑے رہنے کے یہ معنی تھے کہ یا تو نوپے
 گولہ کا فرہ چکھا جاوے یا سوار دن اور کوئی گھوڑی ٹاپلن میں اپنے آپ کو
 رو نہا جائے۔ اس لئے میں بہت یاد دہان اور چوکمے چوٹ ابھی گرمی
 ٹھسٹا ہوا لریا جا ہونچا۔ وہاں دیکھا تو وہ عالم شہر آشوب تھا کہ دیکھا نہ سنا
 آدمیوں اور سپاہیوں کی کثرت نے مجھے بے قابو کر دیا اور بلا خبریت سے
 فوجی آدمیوں کی رد میں محض بے اعتیادانہ طور پر ایک شراب فروش کی دکان
 پر جا پڑا۔ موقع اچھا ملا کہ تھوڑی سی رہبر نو شراب خرید لیا۔ بعد اوس

اُس دوکان کو چھوڑ کر پھر سڑک پر ہولیا اور ایک دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل
 ہوا۔ وہ ایک گلی سی تھی چونکہ چوٹ اور دوڑ دھوپ کی وجہ سے بالکل ہی بچان
 ہو گیا تھا اس لئے وہیں گر کر سو گیا۔ بعد چپ سے اُنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ اب
 پتہ نہ ملتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ حسن اتفاق سے میں نے دیکھا کہ ایک انگریز نامیگر دروازہ
 میں کھڑا ہے وہ میرے حال سے واقف ہو کر فوراً ایک سرجن کو بلانے گیا لیکن
 ذرا ہی میں نے وہ گھوڑا جگ لگے آہونچا اور کہا کہ ترک فریب آہونچے۔ اب زیادہ
 بیان قیام کرنا محال ہے میں اُسکو گھوڑے کی گردن سے لٹک کر روانہ ہوا اور
 میں ایک اور انگریز نامیگر بائیکل پر سوار ملا اسی نے فوراً اپنی مشین پر مجھے
 سوار کر دیا اور اس طرح صرف ایک پاولن سے بائیکل چلا کر ایک اسٹیشن تک
 جا آئیں۔ اسٹیشن سے میرے ہمراہی انگریز دن نے مجھ کو چھوڑ کر خیر باد کہی اور
 واقعی اونچی دعا میرے حق میں مفید پڑی اس لئے کہ یہ بڑی بھاری خوش نصیبی
 تھی کہ مجھ کو اجار اور بے بس شخص مل گیا میں بیٹھ کے اس لئے کہ اسٹیشن جیسا اس
 وقت محنت اور پریشانی کا منظر تھا۔ اچھا اوکی نظیر ملتی تھی۔ سپاہی اور
 عہدہ داران فوجی اور ملکی عورتیں اور بچے از حد شور مچا رہے تھے اور ٹرین میں
 بیٹھ جانے کی غرض سے اپنا سر دے دیتے تھے۔ مرد نہایت بزدلانہ طریق سے
 برتاؤ کر رہے تھے۔ میں نے بخشم خود دیکھا کہ افسر نے کہنے کے بعد کرنے کی غرض سے
 عورتوں اور بچوں کو کچھ کچھ کر گاریوں سے باہر پھینک دیا گیا۔ بہت سے فوجی
 عہدہ دار جنکو اسٹیشن کی حفاظت کے لئے مامور کیا گیا تھا اچھے اس کے کہ ملے پٹے نام
 پر رہیں اور اس علم شدہ شعبہ کے فرد کرنے میں کچھ مدد کریں گا ڈیوٹی جتنوں پر
 کو کو ذکر جا بیٹھے اور غضب یہ ہوا کہ اُس کے ہمراہیوں نے جو گاڑی پر نہ چڑھ سکے

اپنے دوستوں اور ہمیشہ سپاہیوں کو چھوڑ کر چھ گئے تھے گولین سے ہلاک یا
 زخمی کیا۔ اسکے جواب میں اوپر والوں نے شیخ زادوں کے گولیاں ماریں اور اسکی
 کشت و خون کی گرم بازاری میں شریک بن گئے تھے۔ اسوقت کی جانب روانہ ہو گئی۔ اسوقت
 ان کو نئی آواز آئی اور ایسا نہ تھا کہ وہ اس وقت پر وہ گئے تھے دلوں کا
 دبتا تھا۔ اور خصوصاً ان کے حضور پر وقت جبکہ شہر کے ایک سمت گولیاں
 کے چلنے کی آوازیں سنائی دین جس سے ثابت ہوا کہ ترک شہر چاہوئے۔ گزرتے
 معرض بیان میں نہیں آسکتا۔ بہت سے افسر و سپاہی فاس کا جائے
 کی غرض سے ویسٹون میں اتر پڑے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک بڑے
 آدمی جمع ہیں کہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کے مرنے یا زخمی ہونے کے
 حالات دریافت کر سکیں۔ میں دیکر اس ماشہ کو روانہ کیا اور فطرتاً ہی
 ملنے جلنے کے لیے میں اس مہربانی اور آرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میرا

یونان اور اپنے ہاتھ اپنا نقصان

بوجب حالات مذکورہ بالا اس نقصان کا صحیح اندازہ کرنا جو اس تاریک رات کے خوفناک
 گھڑیوں میں واقع ہوا نہایت مشکل ہی تاہم ایک دوسرے پر اس میں فکر کرنے اور گولین
 اور آدمیوں کے جوہر سے کچلے جانے سے جو قدر لاشیں دستیاب ہو سکیں انکی تعداد
 پانچ سو اور چھ سو کے درمیان تھی۔ یہ تھوڑا سا گولین کے گرنے اور ایک دوسرے میں
 پھنس جانے اور اس میں سے اسباب غارتگری سامان۔ خوراک اور ذخیرہ ہائے سرد
 کے نکل پڑنے سے رک گیا تھا اس نے تاہم میں کچھ نہ سمجھتا تھا اور جانوں مار برداری
 اور نہیں ہوئے کر اچھے تھے اور بھوکے ہوئے گولین ہوا جوف ہانسنے تھے۔ اور

فیرونگی آواز سنکر اور فیر کرنے والوں کو ترک سمجھ کر سپاہی اپنے ہی آدیوں کو گویاں
 دیتے تھے اس لئے اس عام ہل چل اور آشوب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اور
 چونکہ نامہ نگار خود اس بلا میں مبتلا تھے اس لئے وہ سب حال نگاہ سے اور جو کچھ اونٹوں
 نے لکھا وہ قابل تحسین اور نگارگری قوم کی ہمت و جرات کا اچھا ثبوت ہے۔

اس عام گڑبڑ میں افسر نکا برتاؤ بالکل بزدلانہ اور سپاہیوں کی مانند راہ وہ انتظام کرنا بالکل
 گئے اونکے جسو پر عرصہ پڑ گیا۔ اُنکے دماغ ترکوئی آمد کی چار سنکر بالکل اپنی جگہ سے
 ہل گئے۔ انکو سوائے اپنی جان بچانے کے اور کوئی چارہ نہ بن پڑا۔ اور غالباً باضابطہ
 بھاگ کر سب سے پہلے لیبیا میں وہی داخل ہوئے۔ ان میں سب میں ایک کرنل جسکا نام
 سیرمی کیس *Sermiakis* تھا اس نے ضرور کچھ ہمت کی یعنی وہ ٹھوڑی
 دُور تک ٹوٹ کر آیا اور وہاں قائم کرنے کی غرض سے بہت کچھ چنچا چلایا۔ لیکن نقاشا
 میں غلطی کی آواز کون سنتا تھا اسکی ایک نہ چلی اور مجبور ہو کر لیبیا کی طرف آخر کار
 وہ پیچھا رہی بھاگتا نظر آیا۔ اس محرکہ میں یہ بات قابل نوٹ کرنے کے ہے کہ غیر ملکوں کے
 والیٹروں نے غالباً کوئی فیئر نہیں کیا اور نہ وہ اس قدر مضطرب و معنوط تھے اس جو حقدار کہ یونانی

خاتمہ محاربہ ٹرناؤ اور ادم پاشا کا

برتاؤ

تفصیلاً ذکر ہو چکا کہ یونانی فوج اور عیالیا ترکوں کے خوف سے ٹرناؤ چھوڑ کر بید پریشانی
 اور بھگتاہٹ کے عالم میں لیبیا کو بھاگی۔ وہ ۲۳۔ اپریل شہداء روز جمعہ وقت شب کا
 واقعہ ہے اور اس لئے ۲۴۔ اپریل کی صبح کو سنیچر کے روز عاکر عثمانیہ بلا کسی مزاحمت اور
 روک ٹوک کے ٹرناؤ میں داخل ہو گئی۔ مارشل ادھم پاشا نے نصیب میں داخل ہوتے ہی

اولیٰ کام کیا وہ ایک اجراء حکم تھا جسکی رو سے ممانعت کی گئی یا کوئی شہر گزرنے جلالی سے
اور نہ قتل کی جائے۔ اور خون نے ایک گورہ مقرر کیا اور تمام گرجا گھروں۔ کھلی ہوئی کھانوں
کشادہ دروازوں کے۔ دہرو جنگو باشندے ویسے ہی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے سنہ ۱۲۷۰ء قمر کے
تاکہ ایک جہ کسی کا نقصان نہ ہوئے پاوے۔ اسی روز ادیم اپنا کوچ چلی کہ یونانی جنگی ہمارے
سے جھون نے کٹر نیا پر گولہ باری کی تھی۔ یونانی سپاہی اور ترانا چاہتے تھے لیکن وہ ایسا
کرسٹ سے ہار چکے گئے اور چند چھوٹی کشتیاں اور کئی غرق کر دی گئیں۔ ۲۴۔ اپریل کو ایک
یونانی ہی ترکی سرحد پر باقی نہیں رہا اور مطلع بالکل صاف ہو گیا۔

سوقیدیونکی گرفتاری اور انکو ساتھ ترکی افسر کسکو

صبح کے وقت سوقیدی گرفتار ہو کر آئے اور مین سے ایک شخص ترکی فسر کی خدمت میں لایا
گیا وہ اسقدر خوف زدہ تھا کہ برابر پھر پھر کانپ رہا تھا اور دہشت سے ایک بات بھی
اوسکی زبان سے نہ نکل سکتی تھی پہلی بات جو وہ گڑ گڑا کر کر سکا یہ تھی کہ :-
”اوسکی جان امان میں رہی“ اور اُسکو قتل سے محفوظ رکھا جائے۔ ترکی افسر نے جواب دیا
کہ اُسے شخص تو کیوں اس طرح ایسی منت دینا کرتا ہے تو تو جنگی قیدی ہے۔ ہم لوگ جنگی
قیدیوں کی جان سے نہیں مارتے ہیں۔“

اسپر قیدی ذرا ہوش میں آیا اور اُس نے عرض کیا کہ یونانی فوج میں تو یہ بات نہیں
عام ہو کہ ترک قیدی کو خود اٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ یہ سنکر افسر موصوف نے دوبارہ
اسکی تسکین کی اور اس بیچارہ نے نہایت ممنونی اور قابلِ رحم شکر گزاری کے ساتھ اونیچھ تیس
دو کرم کا شکر یہ ادا کیا۔ سردار محمد نے اُسکو سگریٹ دے اور قہوہ پلایا اور حکم دیا کہ خود اٹکڑے
بیجا کر کھانا کھلایا جاوے۔

یوٹر کے نامہ نگار کی ادھم پاشا سی ملقا

نامہ نگار یوٹریسٹ ۲۵۔ اپریل ۱۹۷۱ء کو تیرہ ماہ سے ادھم پاشا کی غفلت کا تذکرہ کیا۔
 ترکی کی کانٹریبلز اور ادھم پاشا ایک یونانی جنرل کے مجھ میں رجسٹرڈ ہونے پر
 بھاگے تھے، فوٹو آفٹ اور یہ خیمہ ایک نہایت پر فضا مقام پر فضا تھا جس کے
 قریب ایک نہایت صاف و شفاف پانی کا چشمہ جاری تھا۔ وہ میرے ساتھ
 نہایت اخلاق اور اوسیت کے ساتھ پیش آئے اور ہونے لگے کہ نہ جی
 کارروائی کا ہنس کر حال بیان کرتے ہوئے یون کہہ کہ ”میں یونانی نہیں بلکہ
 بل مغربی ملکوں میں کہ اس نے ایسا سہرا اور پر فضا مقام میرے قیام کے لئے
 چھوڑ دیا۔ اس کے بعد یونانی فوج کی بنیاد پر وہاں کی بابت یون فرمایا کہ وہاں
 نہ تھی بلکہ عام ہمارے تھی۔ اور انہوں نے ہر چیز بیچنے چھوڑ دی جس میں تو پختہ کا
 بڑا میگزین، جو ہماری توپوں کے کام میں بخوبی آسکتا ہے، کھولا۔ علاوہ اسکے
 بہت بڑا ڈیمو، ہسپتال، سارڈین، شراب، گوری، بولڈی اور دیگر مختلف
 اشیاء فروخت کا چھوڑا ہے۔“

ادھم پاشا کی خود بخود یہ نہیں آیا کہ بلکہ ایک فرسے ہوئے ہیں، جسے سرور ہوا
 کی کیا صورت، اس وقت ہوتی تھی۔ تاہم انہوں نے یقین کے ساتھ کہا کہ یہ سب کچھ
 اس فوجی آرگنایزیشن اور بلا سٹریکٹ کا نہیں ہے جو بعد فتح و بیلر ()
 کے عمل میں آیا تھا، یعنی اس بات کا نتیجہ کہ آیا تھا کہ دور سے فوج یونانی سپاہ کے
 جس کو مہم کر لیا جاوے اور اسی بنا پر اس کے وقت کو شروع کر دیا گیا لیکن
 موراثہ تھا۔ چند سالانی جھڑپوں کے بعد فوج میں شامل نہیں ہوئی تھی اور اس کے

کوچ کرنے وقت گاتے ہوئے چلتے ہیں اور اسی لئے ناممکن تھا کہ اونکو نہ سوس کیا جائے
یونانی اس عارت سے ناواقف تھے ایک گھنٹے کے اندر یونانی صغین اولٹ
دیجاتین لیکن اوفون نے اونکے گیتوں کی آواز سن لی اور اس لئے یونانی
کے مرکز تاسمین ایل میں پڑ گئی اور عام طور پر کل فوج کو وہی حکم دیا گیا اور یہ
کاروائی اس سرعت سے عمل میں لائی گئی کہ صبح کے وقت جب ہم کیمپ میں داخل ہوئے
تو ایک یونانی بھی ہمدردانہ نظر نہ آیا البتہ کوہ مشہور کے سنگین مورچہ کو یونانی
دستہ فوج نے ابھی تک قبضہ میں کر رکھا تھا جبکہ انزورہ ملونا پر پڑا ہے۔

اس مورچہ پر صبح ہونے وقت حملہ کیا گیا اور چونکہ ان سپاہیوں کو یونانی فوج کی ذرا
کی خبر بھی تھی اس لئے اونہوں نے بہت کم مقابلہ کیا اور نہایت تعب کے ساتھ
اُس جگہ کو چھوڑ کر اپنے ہمراہیوں سے ملاتی ہونے کی غرض سے آریاک طرف
بھاگ گئے اور اسطرح ٹرناؤ کے لینے میں بھی اب کوئی روک نہیں رہی اور ہم
بلا مروت فوراً قبضہ میں داخل ہو گئے۔ لاریہ ترناؤ سے دو گھنٹہ کی مسافت پر تھے۔

یونانی نہریت کی دلچسپیت زبانی دوسرے کا سپاہی

(لندن ٹائمز اور ریوٹر کے نامہ نگاروں کا بال بال بیان)

ٹرناؤ اور سک لاری سکون کے اتصال پر فراری فوج کے دونوں ڈویژن بیشمار صغین میں
منتشر ہو کر کھیتوں اور راستوں پر ہر دو جانب جمع ہو گئے شہر داخل نہ ہو سکے۔ مابو تا
بہت باختم سپاہی اپنے افسروں کے منطعن اور سبب شرمین اپنا اپنا کسل راہ بھول گئے اور
نہریت گویا ایک طرح کی شکست ہو گئی۔

”نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی اُن مایوس مردوں اور چمٹنے والی عورتوں اور

روئے ہوئے بچوں اور گھوڑوں اور خچروں میں جو بھاری بھاری بوجھ سے لدا
 ہوئے آہستہ آہستہ چل رہے تھے ایسی اچانک شور و غل سے کو د کو دپڑتے
 تھے راستہ نکال رہی تھی کہ بچا ایک اس بدحواس ہجوم میں غیب سے
 ایک بڑا شور مچا کہ ”ترک ہمپر آہو پئے“ ”ترک ہمپر آہو پئے“ اور کسی شخص کو
 اتنا موقع نہ ملا کہ حقیقت حال دریافت کرنے کی کوشش کرنا کرتے ہیں
 سوار بہن طرف نظر آئے جو سر پہ گھوڑے دوڑاے ہوئے بھاگو بھاگو
 اور ”ترک آئے“ کا جھوننا نہ نعرہ مارتے ہوئے بڑی تیزی سے گزرتے۔

رات کی تاسک اور خاموش فضا میں خوف زدہ دلون پر یہ نعرے
 ایسے محسوس ہوئے جو ہمیشہ قوت حافظہ میں برقرار رہیں گے۔ اس آواز کے
 ساتھ ہی بڑی ہل چل مچ گئی۔ جانوروں پر کڑے پڑنے لگے۔ سپاہی عورتیں
 اور بچے ہر طرف کو بھاگنے لگے۔ یہاں تک کہ بیشمار آدمی اس بھاگڑ میں کھلکھل
 مر گئے۔ تمام گاڑیاں اولٹ گئیں۔ بعض کا ٹوٹ کر چورا ہو گیا۔ اور اس عالم
 انتشار میں خچر بیل بھیسے۔ اور گوسے بارود کی گاڑیاں اور ہر قسم کا سامان
 اس اندھیری رات میں گڈ بڈ ہو گیا۔

وہ لکھتا کہ گاڑی کے قریب رو پیدل سپاہی منور ہوئے جنکے چہرے پر
 خوف کے آثار نمایاں تھے وہ بیباک گاڑی کے پائیاں پر کودے ہنسنے
 روکنے کی کوشش کی جس پر ایک شخص نے اپنی بندوق چھتائی۔ لیکن کچھ
 بوجھ زیادہ ہو جانے سے گاڑی ٹوٹ گئی اور اس کے پڑے پڑے ہو گئے
 ہر سب بچے آ رہے اور میری ناگ ٹوٹی ہوئی ہم میں اور کچھ گئی جس سے
 بعض تمام میں نے غلامی پائی۔ اتفاقاً نامہ کار کا نام نہ لگایا اور ہم سب

کے سمندر میں غرق ہو کر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور اسوقت ایک عام
کھلبلی پڑ گئی۔ خوف زدہ سپاہیوں اور مسلح کانون نے فیر کرنا شروع کر دیا۔
آگے پیچھے دہسنے پائیں گولیاں چلے گئیں اور اسقدر شور و شغب اور غل غبا
ہوا کہ کان پڑی آواز نہ آتی تھی۔ دورہ قہقہا کی لڑائی میں اور زمین معرکہ ہونا کی
گرگرجی میں میں موجود نہا لیکن میں نے کبھی ایسی وحشیانہ فضاگ انداز ہی نہیں
دیکھی کہ تمام میدان شعلوں سے بھر گیا۔ بیسیوں آدمی ہم کو روندتے ہوئے
گہرے اوچب میں اڑھا تو دفعۃً ایک آری گولہ سپاہی نے دوڑ کر محلو اپنی بند
کا نشانہ بنایا اور زمین انچھ کے فاصلہ سے میرے سر میں گولی اری گولہ میں
زمین پر لٹ گیا اور اسطرح اپنی جان بچائی۔ وہاں سے فروون۔ قریب الملک
جانبورون اور عورتوں کی لاشوں کو کھوندتا ہوا سٹک پرواہس آیا۔ منظر نہایت
ہولناک تھا۔ راستہ میں گولی بارود کے صندوق منتشر ٹپے ہوئے تھے۔
جا بجا ٹوٹی ہوئی گاڑیاں۔ اسباب فریجیر۔ بچھونے اور کتلوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا
اور گورون کی مچالوں سے اونچی دھجیاں اور ٹپے نہیں۔ خالی گھوڑے اس حالت
ہوئی عامت میں بے تحاشہ دوڑتے تھے اور توپوں اور اسکی میگزین اور گارن
اور پھلکروں سے رہتہ بند ہو جانے کی وجہ سے جگہ انک کر اور بھرتے تھے۔
سوار اور پیادے تیز چلنا چاہتے تھے لیکن وہی رکاوٹیں انکے سدا رہا ہوا
تھیں۔ جن لوگوں کے گھوڑے گم ہو گئے تھے وہ اونچی گھوڑوں کی فکر میں
جنہر دوسرے لوگ سوار تھے اور بعض وقت زبردستی چھین کر غائب ہو چکے تھے
بعض دوانی فسر تری مستعدی سے اس ہنگامہ کے فرو کرنے کی کوشش کرتے
تھے۔ اور اکثر خوف زدہ سپاہیوں کی طرح جھلگتے پھرتے تھے۔ افسر و فوجی تھرو

ٹھیکرو کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا تھا۔
 بائیں جہازس حواس باختگی کے باعث ناحق ضائع ہوئے اور کٹا ٹھیندہ پانچ اونچے سو
 کے درمیان پر۔ اسی ہی جہاز پر اس وقت طلع ہوئی جبکہ آریسا کو خالی کر دینا
 حکم دیا گیا۔ (اسکا مفصل ذکر اوراق سابق میں لکھا گیا۔ سولف)
 بگڑے ہوئے فرسار اور دو لو جہاز پر پناہ لی۔ ترکوں کو غور و حیرت ہوئی کہ دنیا
 بغیر مقابلہ کے کیوں خوار ہو گیا۔ ۱۱

یونانی کرنل اسمولسکی

اگر یونانی ان معرکوں میں گھبرا سچاتے تو نتیجہ جنگ کیا ہوتا؟
 اسکا جواب گو سہل نہیں ہے تاہم صورت معاملات پر اور نقشہ مقامات جنگ اور چشمہ مطالعات
 سے جوئے ماہرین فن جنگ نے قائم کی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ ادم پاشا نے اعلیٰ ترین مشائخ
 اصولوں پر نقشہ جنگ جمایا تھا اور وہ بے انتہا خبرداری اور خبرگیری کے ساتھ اپنا نایک
 کام انجام دیتے تھے۔ مگر یونانیوں کے پاس بھی لشکر اور فوجی کئی نہ تھی اگر تھی تو دیگر
 اور بہت مردانہ کی کوتاہی تھی بلکہ وہ نہایت محفوظ کوہستانی مورچوں اور ناقابل گزار
 دروں میں سگی اور آہنی انگریزوں اور پشتونوں کے پیچھے پناہ گزین تھے اور کابل
 گولہ ترکوں کے سپاس گو یوں کا جواب رکھنا تھا۔ مگر محض قدرتی پشتے اور مصنوعی انگریز
 غنیمت اور کی پیشقدمی کو نہیں روک سکتے تھے۔

مائی سے ڈبیلر تک ترکوں کی بائیں توپیں دو ہزار پادے اور تین ہزار سوار تھے اور
 اوس کے مقابل میں یونانیوں کی ۳۶ توپیں ۸ ہزار پادے اور پانچ ہزار سوار موجود
 اگر اوپر ترکوں کا اس قدر عب نہ چھا گیا ہوتا تو شکست کھانے میں نہ اس قدر جلد کہ چار

مین درہ لوناسے نکال باہر کر دئے گئے۔ تیرتاؤ مین اگر دم نہ لینے پائے تھے کہ مایوسی نے
 وہاں بھی نہ ٹھہرنے دیا اور لو کہ دم لے لیا کی طرف بھلے گئے پر مجبور کر دیا۔ پھر ارب ایک ایسا
 زبردست اور مضبوط قلعہ بند مقام تھا کہ ایک مدت کے سخت محاصرہ کے بعد ادھم پاشکے قابو نہ
 آسکتا لیکن بغیر اس کے کہ مدافعت اور مقاومت کی غرض سے ایک گولی بھی چلائی جاتی
 کل یونانی فوج منتشر اور پریشان ہو کر عالم دلوائی مین لے لیا، اسے محفوظ مقام بھی چھوڑ کر بھاگ
 کھڑی ہوئی اور ترک آبائی آدمی قسبی کے مانگ ہو گئے۔ یہ بھاگ کر کل فوج کے حق مین مہلک
 ثابت ہوئی اس لئے کہ اسکا ڈویرن کر نسل اسمولنسکی کے تحت جو جانب چپ مین تھا
 اب تک درہ ریونیسی مین نمایاں کارروائیاں کر رہا تھا اگر قلب شکر جو لے لیا کو بھاگ گیا اور
 بھی ترکوں کے مقابل مین استقامت کرنا تو وہ ڈویرن درہ لوناسے کی طرف بن کھانا ہوا
 چاہو نہ چننا۔ اور ترکوں کی پیش قدمی کو نہ صرف عارضی طور پر روک ہی دیتا بلکہ انکو خطرہ
 مین ڈال سکتا۔ اور کم سے کم اگر اس ڈویرن کو اپنی جگہ ٹھہرنے کی مہلت ملتی بھی نہ کی
 فوج کے لئے کچھ کم دقت نہ تھی لیکن جب ہی کہ گولوں اور گولوں کی بارش سے یونانی
 قلب شکر پیچھے ہٹنے لگا تو اس کے نقشہ جنگ کی صورت ہی بدلتی اور اس اسمولنسکی والے
 ڈویرن کو لامحالہ ان بھگورون سے بچ کر اپنے بچاؤ کی فکر پر لگتی۔

کر نسل اسمولنسکی بظاہر ایک بہادر اور لائق جنرل معلوم ہوا تھا۔ اعلیٰ مرتبہ جب اونکو
 حکم بازگشت دیا گیا اونھوں نے اسکی کچھ پروا نہ کی لیکن دوسری مرتبہ کے نامیدی کی وجہ سے
 روگردانی نہ کر سکے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ ایک عمدہ موقع تک اپنا سر پہلا
 چونکہ بھاگنے والا قلب شکر خود شاہزادہ ولیم کے زیر کمان تھا اس لئے ظاہر ہے کہ اسکی
 دیکھا دیکھی اونکے ڈویرن کے بھی پاؤں اوکھٹا کر نا کوئی تعجب نہ تھا لیکن کر نسل مذکور نے
 بڑی دہانائی سے اسکو بھلے گئے سے روک لیا۔

فتحِ ٹرناؤ۔ کپتان عثمان بے کا تار اور مالِ غنیمت

۲۴۔ اپریل ۱۹۱۹ء کو سرکاری طور پر کپتان عثمان بے ایڈمیکالگ مارشل کیمپاٹانے اس مضمون کا تار دیا۔

” دشمن کو نشاط پاشا کے ڈویرن نے سخت شملکہ میں ڈال دیا جو بسواہٹیا سے تھوڑا مقابلہ کر کے بھاگے۔ اور جو وقت چھڑی مذکورہ ترکی بھٹلا ہرائے لگا تو اس کے پائلن ٹرناؤ سے بھی اوکھڑ گئے۔ کچھ نے بھی حصار اور کچھ نے لاریسہ جا کر دم لیا۔

پانچ بجے نشاط پاشا نے ایڈوانس مارچ (آگے کی طرف کوچ) شروع کیا اور حمادی پاشا کا ڈویرن اور فوج کا سمینہ بلا کسی مزاحمت کے شہر میں داخل ہوا۔ قصبہ کو باطل ویران پایا۔ بجز چند بوڑھے انجمن کے اور کوئی باقی نہ تھا۔ اشیائے تجارتی۔ سامانِ فروخ (ملنگ۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ) کے علاوہ کچھ توپیں۔ رائفل۔ بندوقین اور بت سامان جنگ خوراک اشیاء۔ اور کپڑے شکر سلطانی کے ہاتھ آتے۔ بعض یونانی بھی گرفتار ہوئے جنکو لاسونا بھیج دیا گیا۔ ایک ایک سپاہی میں کچھ اسیا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی جان کو فرق سلطان پر سے نصیب کرنے کو تیار ہوا ہے۔

سواروں کا دستہ لاریسہ کے گرد و فواح میں پھیل گیا ہے۔ ممالک اجنبیہ کے لوگ (نامہ نگار) جو ترکی عساکر کے ہمراہ ہیں وہ ترکوں کی فوجی قابلیت اور تعلیم تربیت کے بلی تلاح ہیں بغرض حفظ امن ٹرناؤ کے اطراف میں

کچھ فوج ہیلادی گئی تھی۔ اور بازاروں میں فوجی سواروں کی گشت تھی؟
 تاہم الہی سے کامل مہربانی کہ کل صبح ہم کو اس سے بھی زیادہ
 کامیابی نصیب ہوگی۔»

فتح ٹرناؤ۔ جنرل احمد غازی پاشا کا تار

۲۵۔ اپریل کو جنرل موصوف نے اسطرح تار دیا کہ :-

” جنگ دیروزہ (۲۴۔ اپریل) کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ قلعہ بشونز قلعہ
 ہو گیا۔ یونانی فوج نے راہ گوزرا اختیار کی اور ان کے تین سو مقتول اور
 مجروح ہوئے۔ ۱۲۔ یونانی گرفتار کئے گئے۔ ہمارے لشکر کے اہل
 مارے گئے اور ۳۷ زخمی ہوئے۔ دو گھوڑے مجروح اور دو کاٹے
 یونانی سپہ سالار کا گھوڑا۔ کثیر تعداد گراس ریفز۔ بہت کچھ سامان جنگ
 اور دیگر اشیاء ہمارے ہاتھ آئیں۔

دومہ دار افسران یونانی متعینہ سرحد

کمانڈر ایلی ڈیوک آف اسپارٹا ولیمہ تخت یونان دیکھا نڈر فام فلش کر متعینہ
 درہ ملونا۔ کرنیل اسموئسکی کمانڈر ڈویرن متعینہ ڈامی۔
 کرنیل ڈیموویو۔ متعینہ بوزغازی اور ٹرناؤ۔ کرنیل ماسٹرف متعینہ آئی۔
 کرنیل میناس کمانڈر افواج یونان متعینہ آفا و سرحد آفا پارس۔
 کرنیل وساس کمانڈر افواج متعینہ کرٹ۔

دومہ دار افسران ترکی متعینہ سرحد جنگ یونان کے لئے ترکی فوج کی تقسیم

ساکر عثمانیہ کی تقسیم قبل از جنگ نہایت دوراندیشی سے اسطرح کی گئی تھی۔

(۱) افواج متعینہ صوبہ ایپاترل کی قوت چالیس جہت۔ پیادہ و تھوار و توپخانہ۔
فرض منصبی صرف مدافعت دشمن رکھا گیا۔ اور یونان میں مداخلت کا خیال
نہیں دیا گیا تھا۔

(۲) دوسرا حصہ صوبہ قسطنطنیہ میں سرگرم بیکار ہونے کے لئے متعین ہوا۔ زیر کمان
سپہ سالار رائیل ادم پاشا میر سکر۔ اس حصہ کی تقسیم چھ ڈویژنوں میں کی گئی۔
(۱) اول ڈویژن۔ ہیڈ کوارٹر دوسمک جو الاسونہ سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر پنجاب
جنوب مغرب واقع ہے۔ کمانڈر جنرل حاجی خیری پاشا۔ اس ڈویژن کے دو بٹلی
کئے گئے۔ یمن باشمقی طاہر پاشا۔ اور سیار زیر کمان جلالی پاشا تعداد لشکر
پیادہ ۱۲ ہزار۔ سوار سولہ سو۔ توپ میدانی ۱۶ ضرب۔ توپ کچی ضرب۔
جانوران بار برداری۔ ۲۶۲۸۔

(۲) دوسرا ڈویژن ہیڈ کوارٹر اکیبا۔ کمانڈر جنرل نشاط پاشا تھت کمانیر۔
۱۔ محمد پاشا ۲۔ عبد الغنی پاشا۔ میجر جنرل جلال پاشا۔ ایجوٹ جنرل
علی فونی پاشا۔ ایک دستہ فوج کے کمانیر بریگیڈیر حفیظ پاشا (جو جنگ کریمیا
میں شہید ہوئے) شمار لشکر میں بریگیڈیر نمبر ۱۔

(۳) تیسرا ڈویژن ہیڈ کوارٹر الاسونا کمانڈر جنرل مسیح پاشا تھت کمانیر

شیخ کرامت حسن خیری پاشا حضرت تری



Jalal

(منقول از تری اخبار)

برگید نمبر ۱۔ طاہر پاشا نمبر ۲۔ میرعلائی اسحاق بے وقت برابر برگید نمبر ۳۔
 (۴) چوٹھا دویرن۔ ہیڈ کوارٹر انا سونا۔ کمانڈر۔ جنرل حمید پاشا ماتحت کمانیر
 برگید نمین۔ نعیم پاشا۔ سار۔ میرعلائی رستہ بیک۔ شمار شکرش برگید نمبر ۴۔
 (۵) پانچواں دویرن۔ ہیڈ کوارٹر۔ ویش خاٹہ کمانڈر جنرل حنی پاشا۔ ماتحت کمانیر
 کمانیر حصہ نمین۔ جنرل شکر پاشا حصہ سار۔ اسلام بیک۔ طاقت۔ پیدل باہ
 ہزار لوسو۔ سوار ۶۱ سو۔ سیدانی اتواب ۴۴ ضرب۔ کوہی اتواب ضرب۔ اس برگید
 میں پوری تعداد نقشہ نویسن اور انجینئرنگی شام ہے۔

(۶) چھٹا برگید۔ ہیڈ کوارٹر۔ لافقاریہ۔ کمانڈر جنرل حمی پاشا ماتحت کمانیر ان برگید
 اول۔ حسن نمین پاشا برگید دوم۔ حنی پاشا۔ شمار سکر برابر برگید نمبر ۱۔
 علاوہ برین چار سالے سوار دیکھی فی رسالہ ۱۲ سو سوار۔ آٹھ باٹری نوخانہ۔ فی باٹری ۱۰ توپ
 اعداد کے لئے ہر تین۔ اسکے کمانڈ میرعلائی شوکت بے مقرر کئے گئے۔
 توپخانہ جنگی کے سپہ سالار ایک مرنیکس قوی بیکل رضا پاشا بے جو نہایت ہمت کا شخص
 مشہورین۔ امیر البحر حسن پاشا وزیر حربہ۔

اسٹاف مارشل جنرل ادھم پاشا

مارشل مدح کے اسٹاف میں عمر شیدی پاشا۔ میرعلائی سیف اللہ بے۔ نادر بے۔
 ثابت بے۔ انور بے۔ کاظم بے۔ حسن حمیدی بے۔ شوکت بے تھے اور علاوہ انکے چند
 نامہ نگاران اخبار افسران تار برقی و کسرٹ و ناغان ڈاکخانہ وغیرہ شامل تھے۔

افسران افواج

جلا افسر اتو قسطنطنیہ کے کالج حربیہ کی تعلیم پاتے ہوئے ہیں یا برلن کے کالجوں میں پڑھائے

استحانات جنگی پاس کیا ہو۔ انہیں سے اکثر وہ ہیں جنہوں نے جرمنی فوج پر افسری کی ہے اور ہر کلمہ ان کے لایح زبانیں جانتا ہو۔ یونانی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور فرانسیسی۔ یاعربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور روسی۔ یاعربی۔ ترکی۔ فرانسیسی۔ اور روسی اور فارسی۔

فتح لریا اور ولیعہد بہادر کی فراری

۲۵۔ اپریل ۱۹۱۷ء شیعہ رو رکیشہ

پہلی جنگ کے بعد یونانیوں نے ترکوں کے اقبال سے لریا شہر کو بھی جو نہایت محفوظ اور قلعہ بند مورچہ تھا چھوڑ دیا۔ میدان میں برابر انکی سنگین اور کمپنی پناہیں اور آرڈر کے بنے تھے اور کچھ بھی چھوڑ گئے۔ درحقیقت ترکوں کے بڑے ہی اونچی تمام لاشیں دہن پائیں سپاہیوں کو بھاگ کھڑی ہوئیں اور انین تاب مقاومت باطل رہی۔ ترک ہمارا حمت برتنے چلے گئے۔ بندوقین۔ تلوارین۔ سنگین۔ پیٹیاں۔ گولے۔ کارتوس اور قہرم کا سامان جنگ لریا کی سڑک پر جا بجا پھیلا ہوا تھا۔ بہانہ کہ بعض سپاہیوں نے اپنے ہوش تک پہنچنے سے تھے اس لئے کہ اونچی وجہ سے بھگنے میں دقت ہوتی تھی۔ علاوہ برین بعض لاشیں نہایت ذیل اور زبون حالت میں پڑی تھیں جنکے دیکھنے سے عبرت ہوتی تھی۔

غرض تین روز ٹھہران لڑائی کے بعد ترکی فوج لریا کی طرف برسی اور داخلہ سے بیشتر شہر کے قلعوں کو گولہ باری کی گئی تاکہ دشمن کی موجودگی اور غیر موجودگی کا علم ہو سکے۔ لیکن اسکا کچھ جواب نہ ملا۔ تو منظر اور منظر شہر میں داخل ہوئے۔ دو اسکو اور ان کے بڑے اور ایک برابر گولے چلاتا رہا تاکہ داخلہ نہیں کو پھونک دیا اور ادھر سے اپنی اور پڑی اور العزم فوج کی قابلیت اور ثابت قدمی کی دہل یورپ بھر میں بٹھادی۔ شہر لریا پر لعنہ فرامحت کے قبضہ ہونا ترکی خبر کے خرم اور اعتبار اور تعجب انگیز خاموش انتظام کامل پر

دلائل کرتا ہے۔ کل کارروائی من اولہ تا آخرہ اس قدر عجلت۔ صفائی۔ اور خوبصورتی سے کی گئی کہ یونان کو سخت نہایت ہوئی اور بمقابلہ فائدہ کے اپنا نہایت خفیف نقصان ہوا اور جو نقشے مقامات جنگ کے تیار کئے گئے اور جن اصولوں اور جنگی قواعدوں اور مشنری مضابطوں کا برتاؤ کیا گیا وہ تمام یورپی ماہرین فن جنگ کے پسند آیا اور ایک بھی اولمپین کا ادنیٰ سے ادنیٰ نقص اور ہم پاشا کی عاقلانہ تدابیر میں نہ نکال سکا۔

جب ایک ساتھ یہ خیال کیا جاوے کہ حملہ آفرین کے ہتھے ڈویژنوں کے حملوں اور رسد انتظام۔ سامان جنگ کی فراہمی کا انصرام۔ مدافعت اور فراہمیت کا بندوبست۔ سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ میں تھا اور وہ کسی دوراندیشی اور خوش لیاقتی سے ایسی برتری و مہارت کے بارگراں کو کامیابی سے عمل میں لایا تو معلوم ہوتا ہے کہ مشاہیر عہد میں اور ہم پاشا کس بڑے عروج کا آدمی ہے اور اس کے ہمعصر کیا انداز ان افواج یوہ کس عسارت کی نگاہ سے اونکو دیکھتے پہنچتے۔

بھاگڑے ذکر میں بیان ہو چکا ہے کہ یونانیوں نے فوج کے داخلہ سے پیشتر ہی شہر کو چھوڑ دیا اور وحشت زدہ ہو کر نہایت ابتری اور بے ترتیبی کے ساتھ پہلے ہی بھاگ چکے تھے اور اب اونکا گمیر لینا اور باغیاقب کرنا ترکی اُلو العزمی سے بالکل عبید تھا اس لئے کہ اونکی حد درجہ کی بزدلی نے ترکوں کو اندر دھم کرنے پر مجبور کیا۔ توہین۔ بندوبست۔ گولہ بارود۔ چھکڑے۔ میگنیں۔ اسٹ۔ بسکٹ۔ سازین اور برانڈی کے بڑے بڑے ذخائر تھے آئے۔ اور برانڈی تو اس کثرت سے پائی گئی کہ ایک ترکی افسر نے ازراہ مسح لہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانیوں کی زندگی کس لئے برانڈی کا استعمال پانی سے بھی زیادہ لالچ ہے ہزاروں مائیس ولیمہد بہادر دیوک آف اسپاٹا ۱۸۴۸ کی دوہر کو (دونہے دنگے) فوج کے داخلہ سے ایک روز پہلے ہی سخت خوف زدہ ہو کر ایسے بھاگے کہ خبر و خبر کا وحشی

پارچہا سے پوشیدہ اور شاید بوٹ کے بوٹے بھی چھوڑ گئے۔ لیکن سامانِ عشرت سب ہمراہ لیا۔ ریل گاڑیوں میں سے عورتیں اور بچے نکالے گئے اور زندہ بچا اور مر غائبان کباب بنانے کے لئے بھری گئیں (خبلے بغیر شراب کا کچھ بچا نہیں) خوف بہشت کے کہ ترکی رسالہ انکو نہ گرفتار کر لے اور واقعی اگر وہ آدھ گھنٹہ کی بھی دیر کرتے تو رسالہ اون کے سر پر پہنچ ہی چکا ہوتا۔ اور یہی بڑا مدعا تھا جس کے نہ حاصل ہونیکا اوصم اپنا کو فوس رہا۔

ریل گاڑی تمام متحرک سامان یعنی انجن اور گاڑیاں اور ٹیلے سب وولو کو دستِ تمام ہوتا کر دے گئے اور ترکی رسالہ اونکو نہ بول سکا۔

یونانیوں نے ترکی کے مسلمان یعنی ترک باشندوں سے اس سخت بڑا وکر نہ شروع کیا کہ وہ بچا پس ہفتوں پہلے سے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ اور اکثر دن کو جان تک کا خطرہ ہو گیا ہوتا۔ افسوس جو کہ ترکوں کا اپنے مغلوب دشمن سے یہ سلوک اور یونانیوں کا اپنی مسلمان رعایا سے یہ بڑا وکر ہو۔ بھلا گئے یہلے اونہوں نے دوکانوں کو لوٹ لیا اور دو سو سو مجرم جو قید خانہ میں مقید تھے آزاد کر دے گئے اور وہ ہزار بد معاشرین کو ہتھیار کے جھونپٹے شہر کو آگ لگا دینا چاہا اور بے ترتیبی سے گویاں چلائیں اور طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا کرنے کی دھمکی دی۔

یونانی سپاہیوں نے شہر کی مسلمان رعایا پر گولی چلائی جو اونکو بھاگنا ہوا دیکھنے کی غرض سے ایک جگہ جمع ہو گئی تھی لیکن ترکوں کے پوسٹے ہی یہ تمام بد نظمی کا فورہ معافی اور ان بے ادب سپاہیوں نے شہر کے بقیہ باشندوں سے وہ انسائیت کا بڑا وکر کیا جس سے نہایت کمزور کیا کہ تنگ فتنہ لبریا میں دوستوں کے ہاں میں داخل ہوئی نہ کہ فتح مندی کے نشین جیسا کہ عام قاعدہ کے لحاظ سے ہونا چاہئے تھا۔

ترکی سپاہی ہر ایک بازار کی موڈ پر ہر بڑی دوکان اور مکان کے سامنے ہر گرجا گھر

اور دیگر معاہدے کے روبرو معین کر دے گئے تاکہ بھاگنے والے جیسے اپنی چیزیں جہاں چھوڑ گئے ہیں اوستی میں محفوظ رہیں۔ عام یونانیوں سے جو جنگ میں شریک نہ تھے کسی قسم کا تعزیر نہیں کیا گیا اور جب گھر گھر یہ خبر پھیل گئی تو اسی روز بازاروں میں جلت پھرت شروع ہو گئی۔

ترکی فوج کا داخلہ شہر میں اور ان کا خیر مقدم

دو پہر تک صرف ترکی جہازوں - رسالہ شہر میں داخل ہوئے لیکن یہی کی ہزار کی شاہ کو پیدل فوج بھی شہر کے دروازوں پر آ پہنچی اس وقت کا نظارہ قابل دید تھا۔ مسلمان باشندے سلطان فوج اور سلطان کو دعائیں دیتے چہے سیاہ سے لے کر باہر نکل آئے اور اس قدر انہماک سے کہ اس جوش کی نظیر شاہ نو نادر جہاں نیکی۔ ایک دوسرے کا بڑھ بڑھ کر سلام کرنا اور بڑے تباک سے اٹھ ملنا۔ محبت سے کھلے لگانا۔ گریہ شادی برپا ہونا۔ ایک دوسرے کے چہرہ پر ہنس دینا اس شہر سے جاری عمارت دیکھنے والوں کے دلیہ اس کا گہرا اثر بیٹھا تھا۔ باشندوں نے کسی کی کوئی دالے کو بلا پیار کے نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ ایک لائق نامہ نگار انگریزی کے بھی دواؤں رضا چوم لئے گئے کیونکہ اس کے سر پر ترکی ٹوپی تھی اور ابتدا سے حالات جنگ تلخ بند کر کے لئے اس نے ترکی ہی فوج میں رہنا پسند کیا تھا۔ اسکے بعد قومہ قانون میں بلا قیمت کافی پلائی گئی۔

اس خوشی کے ساتھ ہی ان جنگجو بہادروں میں حیرت آمیز خصہ کسی قدر باؤسی شہ نظر آتی تھی اس لئے کہ یونانیوں کے جاگ جلنے سے ان کو ایک بڑی لڑائی کا موقع نہ ملا جس کے لئے وہ مستعد اور طیار ہو کر آئے تھے پس لڑائی نہ ہونے پر باؤسی چھا جانے سے فوج میں اعلیٰ درجہ کا حوصلہ اور بہت موجود ہونے کا ثبوت ملتا تھا۔ اور ہم اپنا

لے کر ایک ادنیٰ سپاہی تک یہی کہتا تھا کہ یونانیوں نے رُائی کچھ بھاگ جانے ہی کے واسطے چھپری تھی۔

شہرین داخل ہونیکے بعد ترکوں کا حسن نظام

کوئی امر اس سے زیادہ حیرت انگیز نہیں ہو سکتا کہ ایک فحش فوج کے درمیان باوجود اہل غنیمت کے جا بجا نظر آنے کے تمام دودان جنگ میں کیونکر کامل طور پر انتظام رہا اور کیونکر مفتوحہ ملک اور مغلوب دشمن کے ساتھ اس قدر ضبط اور محض کا برتاؤ ہو سکا اور کتنے بڑے دل ان لوگوں کے بین جنین فحش و ظفر کا کوئی نشہ نہ پیدا ہو سکا۔ مخالف اور موافق طرح سے یہ امر مسلم الثبوت ہو چکا ہے کہ ترکوں کی طرف اہل سے آخر تک ایسی متقیانہ ہرگز ہرگز کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوئی۔ ولایت کے نامہ نگار جا بجا شہرین گشت لگاتے پھرتے اور انکو ایک نظیر بھی جبر و تعدی کی نہ ملے۔

معزز نامہ نگار ڈی ملی میل لکھتے ہیں کہ دنیا کی کوئی فوج انتظام و اعتدال میں ترکوں پر برتری نہیں جاسکتی تھی کہ ڈربی میں ایک انگریزی مجمع کین زیادہ تیز اور ناقابل انتظام ہوتا ہے۔

اگر کچھ کسی ترکی سپاہی سے کوئی نامناسب حرکت ظہور میں آتی تھی تو افسر نہایت سختی سے اسکو روکتے۔ چنانچہ دو سپاہی جو ایک مکان میں آگ لگاتے ہوئے پکے گئے تھے کورٹ مارشل نے انکو گولی سے اڑا دیئے کا حکم دیا۔ مگر بعد کو فتویٰ موت دوسری منزل سے تبدیل ہوا۔ بیس سپاہی چھوٹے چھوٹے جرموں کی وجہ سے کورٹوں سے چٹوڑے گئے۔ شہر بھر میں ہر طرح سے امن رہی۔ ذخائر رسد بھر پور تھے اور کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ لوگ جلد اپنی دکانیں کھولنے لگے۔ یونانیوں میں ترکی ٹوپی

کی بیسی مانگ ہو گئی اور کسی سپاہی کی طرف سے کسی قسم کی چھیر چھار کبین نہ سنی گئی۔
جب قدر روپہ سرکاری بنک غیرہ کا ترکون کے ہاتھ لگا وہ مفصل مسند وقون میں شہرہ
کر کے پہرہ میں دیدیا گیا۔

ترکون کے داخلہ لریا سے پہلے یونانیوں کی نالایق حرکات اپنی رعایا سے

مذہ نے اپنی مخلوق کو کس قدر جہاد اہل باطن عطا فرمائی ہیں کتنی وہ حوصلہ دیا ہے کہ بعد
کے عوض نیکی اور ظلم کے بدلے رحم کرتا ہے اور کسی بن کبینہ بن موجود ہے۔ کہ وہ بنکی کا خوش
بدی کر کے نکالتا ہے اور خود اپنے ہی دوستوں پر ظلم و زیادتی کر کے بھی غصہ اکرنا ہے۔ جو کام کہ
ترک (اگر وہ اسے عالی ظرف اور حوصلہ در نہ ہوئے) کرتے وہ خود یونانیوں نے اپنی رعایا
اپنی غیر خواہ قوم کے ساتھ کر دکھایا۔ فتح لریا سے تین روز پہلے سے بازاروں اور
مکانات کی ٹوٹ مار شروع کر دی۔ اور بعض نے یہاں تک پامی بن کیا کہ عورت کی محنت
و عصمت تک خضرہ میں پڑ گئی۔ بلا خیال ہم نہ ہی وہم مشربی وہ اس بن کے مرتے تھے
جب اپنے عیسائی بھائیوں سے یہ برتاؤ سنا تو ہر شخص غصہ کر سکتا ہے کہ مسلمان رعایا
جو اکثر ترک تھے کیا سلوک کرتے ہو گئے جنہوں نے سلطان کے قبضہ سے فصلی نکل جاتے
کے بعد وہیں سکونت اختیار کر لی تھی اسکی کیفیت خود عیسائی اخباروں کے بعض مستصیب ہرگز ان
نے لکھی کہ ان بھاروں کا بازار دہن اور شہر کے راستوں پر چلنا پھرنا بند کر دیا گیا جسکے
سہرہ ترکی ٹوپی دیکھنے فوراً مار لیتے اور شہر دکرنا شروع کر دیتے اور توہینوں اور توہینوں
میں ملتے اعداؤ کا اپنا باہمی برتاؤ و مشرہ طرہ پر علالت مابین میں اُس جگہ لکھا جا چکا
جہاں یونانی لریا کے دشمن سے دو کو کو ہما گئے ہیں اور اپنی اپنی خاطر مردوں نے

چیختی ہوئی عورتوں اور بچوں کو ٹانگیں کینچ کینچ کر گاڑیوں میں سے نکال بیٹھا ہے۔
سنسٹروپین سنسٹروپین گولی چلی ہے۔ اور اس جگہ اور کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

ترک سپاہی

ولایت کے ارننگ پوسٹ کے نامہ نگار نے خاص ایک تار ترک سپاہی کی طرف سے لکھی
میں روانہ کیا اُس نے لکھا کہ :-

”وہ ایک شخص عالی ظرف اور مالیشان ہے۔ حکم مجلس نے پر بغیر چون چرا
کئے اور بغیر ایک ذرہ بھر خوف و ہراس کے وہ آگے بڑھتا ہے۔ رفائیل
تبریزی نہیں ہوتی لیکن عزم باجزم ہر ہر قدم سے نکلتا ہے وہ لکھتا ہے کہ میں
میدان میں زخمی اور قرب الملک سپاہی دیکھے مگر کسی کے مدینہ سے آتے ہیں
کی آواز نہ سنی۔ تربیت کا سوال کرنا حماقت ہے۔ کوئی قوم بے تربیتی کے
ساتھ فتح مند نہیں ہو سکتی انہوں نے اپنے فیلڈوں کو (جو کچھ سوزا دے تھے)
چھوٹا کر نہیں۔ بلکہ نہایت حفاظت سے ہیڈ کو اڑھ کو بھیجے گئے اور قتل
ہے کہ بوجہ مصالحت صحیح و سلامت چھوڑ دے جائینگے۔

دہلی میں کے لایق نامہ نگار مسٹر جی۔ ڈبلیو اسٹیونز کا اوجھ پاشا

کومب ارکا دونا

۲۵۔ اپریل بمذبح شنبہ کی صبح کو مسٹر موصوف اوجھ پاشا سے ملاقات کرنے گئے اور انہوں نے
پاشا کو ایک بونانی غیبہ میں مقیم پایا۔ قریب پہونچکر انہوں نے مخاطب ہو کر کہا کہ :-
”کارروائی تمام شد“ اور کسی طرح سے اس لاثانی کامیابی پر انہوں نے فخر و مباہات

انفاظ استعمال نہیں کئے۔ اور فرانسیسی زبان میں کہا کہ میری سمجھ میں یونانیوں کا اس طرح بولنا کسی طرح آتا نہیں۔ خصوصاً اس میں بہت سے جو قدرتی طور پر محفوظ اور مومن خیال اور حس کے مضبوط کرنے میں اور انھوں نے بہت سادہ وقت اور لا تعداد روپہ صرف کیا تھا۔

ادھر ہم پانی سے کہا کہ ہم تمہارا چاہتے ہیں اور ہم کہہ گئے تیار ہوئے تھے سمجھ میں نہیں آتا کہ انھوں نے راہ گیر کیوں اختیار کی۔ مجھے اس بات سے شمع ہوتا ہی کاش وہ چھٹکے اور کہتے تاکہ میں ان کو کامل طور پر شاہ اور بڑا کر دیتا۔

”مہنگا مونیف لکھتے ہیں کہ ادھر پاشا کے محل سے یہ ایک جبری لمبی چوڑی تقریبی کیونکہ وہ کام کرنا بالآخر ہی نہ کہ باتیں بناتے والے۔ آسمان نے یونانیوں کے چنلے کے لئے جو جان بچایا تھا اس سے ان کا بچہ بچا تھا اور اس کے دل پر شاک گذرا اور انھوں نے نہایت متانت اور سہولت سے اپنی اربابیا دانوشی جھنجھوٹ کی شکایت کی کہ وہ کوٹج کرنے وقت گلے کی بدعات کے مشتاق ہوتے ہیں۔ پس جب حب الحکمر آئے چھ پلٹنوں نے ایک گانوشکی طرف کوچ کیا جس سے یہ منظور تھا کہ وہ یونانی فوج کے حتب میں پہنچا اور پیچھے سے ان کو گھیر کر راہ فرار مند و گردین تو وہ حب العاوت زور سے گاتے ہوئے گذرے۔ اور ایک یونانی پادری نے اونکی آواز سن لی اور افسرین کو عین وقت پر خبر دی۔ ورنہ ولعید صاحب (ڈیوگ آف اسپارٹا) اس وقت ہمارے ساتھ کہاں اتنا دل فرماتے ہوتے (یعنی ہمارے قیدی ہوتے) یہ لکھ پاشاے معدوح نے تاسف سے سر ہلایا اور ہم چلے آئے“

۲۶۔ اپریل کی کارروائی اور فرید سلطانی فوج

اور تونچانہ کا داخلہ لیبیان

کرنیل سیف اللہ بے کے تار سے معلوم ہوا کہ سپکے روز جمع کو دوبارہ سری توپخانہ کی
 ٹرناؤ سے لڑیا کو روانہ ہوئیں۔ جسوقت یہ فوج لارسیہ پہونچی اور پیر برابر ۵۴ منٹ تک
 کچھ فاصلہ سے اُن قیدیوں نے جنکو یونانی فرار ہونے سے پہلے رہا کر گئے تھے فیکے۔
 باوجود اسکے سپاہ شہر میں داخل ہو گئی۔ قصبہ کے مسلمان اور تھوڑے باشندوں نے
 خیر مقدم کیا اور مبارکباد دینے ہوئے مارے خوشی کے اونکی آنکھوں میں سے آنسو جاری
 ہو گئے۔ اسکے بعد مسلمان۔ نصاریٰ۔ اور یہودیوں نے ملکر محل کناک کے چوک میں سلطان
 کی درازی عہد اقبال کی دعا مانگی اور مجمع نے تین مرتبہ زور سے لغزہ لگا کر کہا کہ
 ”خدا ہر امپریل جیٹی سلطان کے وزیر تک زندہ و سلامت رکھے“

حق پاشا کا ڈویرن فوج ہراول میں شامل ہو گیا اور نشاط پاشا کا ڈویرن گرد و فوج ٹرناؤ
 پر قبضہ کرنے میں مصروف ہے۔

مارشل ادھم پاشا کا تار

روز یکشنبہ ۲۵۔ اپریل کو مارشل موصوف نے آباب عالی کو تار دیا کہ فوج ہراول نے باھتلا
 الہی با قبال سلطانی آکر سامین قبضہ کر لیا ہے۔

مارشل ادھم پاشا اور ان کے مصاحبین پر عا سلطانی

۲۵۔ اپریل کی نشانات ذیل سپہ سالار اور ان کے اسٹاف کو اونکی سرکار علی تبار سے ہاين
 الفاظ عطا فرماتے گئے۔ آلاسونیہ شکر ہا یوں کے کمانڈر انچیف۔ مارشل ادھم
 پاشا کو بوجہ اونکی بہادری۔ غیرت مندی۔ عاقلانہ خدمات اور صداقت شعاری کے
 نشان امتیاز۔ اور بوجہ غیرت و شجاعت اور عاقلانہ خدمات کے آلاسونیہ شکر ہا یوں کے
 پہلے ڈویرن کے کمانڈر جنرل بخیری پاشا اور دوسرے ڈویرن کے جنرل

نشاط پاشا اور تیسرے ڈوین کے کمانڈر جنرل محمود پاشا اور چوتھے
ڈوین کے کمانڈر جنرل حسین پاشا اور پانچویں ڈوین کے کمانڈر جنرل تھیں پاشا
اور چھٹے ڈوین کے کمانڈر جنرل حمیدی پاشا کو مصری نشان عثمانی عطا فرمائے گئے

سپہ ارادہم پاشا کا داخلہ لیبیا میں

۲۷ اپریل ۱۹۱۹ء بروز جمعہ ۱۱ ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ کو سپہ سالار کے بھائی
آلبا میں داخل ہوئے۔ خاموشی اور غل غل شور نہ مچانے کی اس قدر تاکید تھی کہ ایسے پرست
داخلہ کے وقت بھی کسی قسم کا اظہار جوش و خروش نہیں کیا گیا۔ ڈیڑھ گھنٹے کے بعد
ہوئے اور نہ چیرندے گئے۔ سیف اللہ بے اور گروپ کاف پاشا جو اسکو اور ان
در سالہا کے آگے آگے تھے۔ جو قوت شہر کے نزدیک پل پر سے گزرنے لگے تو مسلمان
باشندوں نے غل مچایا کہ خبردار پل کے نیچے سڑک ہو۔ لیکن ان پر جوش بہا و رون کی وجہ
ایسے کمزور اندیشہ بھی ظاف کب مبذول ہو سکتی تھی۔ گھوڑے بڑا کر خطرناک تیزی سے
آن کی آن میں شہر میں داخل ہو گئے۔

گروپ کاف پاشا نے پل پر عثمانی سپہ سالار کو مبارکباد دی۔ مسلمان رعایا نے بڑے
تپاک سے شہر کے باہر خیر مقدم کیا اور جو قوت ترکی سپاہ شہر کے بازار میں سے
گزری تو سب نے نہایت ادب و آداب سے سلام کہے بے ہاتھ اوتھائے لیکن کسی طرح غل
شور نہ ہونے پایا اور ہر ایک طرف پُرجہ ب خاموشی طاری ہو گئی۔

ادھم پاشا محل کناک کے چوک میں گھوڑے پر سے اترے اور نرم آواز سے تمام سردار
فوج اور سپاہ کو اونچی کامیابی پر مبارکباد دی۔ محل کناک وہ محل تھا جس میں کروڑوں پرنس
دیوک آف اسپارٹا قیام پذیر تھے اور اس لئے محل کے تمام کمرے شامانہ طریقے سے

آہستہ اور سامان ضروری سے مکمل تھے۔ سینون اور الما دین بن عیش عشرت کے سال
مہیا اور موجود پاسے گئے۔ برانڈی اور دیگر اقسام کی شرابیں بکثرت بھری ہوئی تھیں۔
جس سے معلوم ہوا کہ یونانی ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ تک بڑے شرابی اور میخوار عیاش تھے
ہیں۔ میخا نوں میں شراب پینا اور شیخی جگسا رنا افسر نکاشا ہے اور اس لئے سپاہی کے
اقوال انصاف پر اعتبار نہیں کرتے۔ بخلاف اسکے ترکی سپاہ اور افسرین میں باپ بیٹے کا
سالکا ظاہر ہے۔

سیف اللہ بے اسی روز پاشا بنائے گئے جس عہدہ کے وہ ہر طرح مستحق تھے اس
کہ جن جن معرکوں میں انھوں نے حصہ لیا اس میں نہایت بہادری اور سرگرمی کے ساتھ
شرکت کی اور جانبازی پر ہمیشہ تھے رہے اور اعلیٰ درجہ کے فوجی جو بہرہ کھاتے رہے۔
۲۸۔ اپریل کو وہ لاریس کے گورنر مقرر کئے گئے۔

شہنشاہ جرمن نے ادبہم پاشا کو مبارکباد کا تار دیا کہ انھوں نے نہایت بہادری
سے جنگ کی۔ فرار شدہ لوگ آپس آئے شروع ہو گئے اور کاروبار بازاری میں بوکھلی دن
سے سرد پڑا تھا اگر می آئی شروع ہو گئی۔

شہر کے خاص ہونٹ لیمپس نامی پر زبردست بہرہ مقرر تھا۔ چند قومہ خانے پر سوار
سابقہ قائم ہو گئے۔ ترک سپاہیوں نے جو نہایت سادہ فراح اور خوش خلق ہیں سپاہیانہ
زندگی مانعیت پر چھوڑ کر شہر کو بیچ بھر رہے تھے۔ سرکشی کے سوار تبدیل لباس کرکے
باشندوں کے نظروں میں ایک تماشا بن گئے جنکی وردیاں میدان جنگ میں جلی یا شکستہ حال
ہو گئی تھیں انھوں نے یونانی کارخانہ کی پڑی ہوئی وردیاں پہن لیکن ڈوبوٹی پر
وہ اپنے ہی آلات حرب سے مسلح ہو جاتے تھے۔

مال غنیمت اور رعایا کے اسباب انتظام

فقدہ کے (۴۴ سٹیٹس) سارے پانچ انجی توپوں کے علاوہ ایک بجے دوپہر کے گیارہ توپیں شرک پر تین اور قمر کا غصہ لقا، ارمان جنگ اس کے ساتھ اٹھ آیا۔ لاریہ کے سول گورنر نے انتظام کر دیا کہ عام لوگوں کا ماں جیکو وہ صبر بٹ مین چھوڑ گئے تھے بھلائی تمام بچا کر کے اونکی دہی کے دفت نوٹا دیا جائے۔

ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فام پر صد ہا من اسباب ساز و سامان اور دو آؤ کو ذخائر بڑے پائے پلٹن اسٹیشن کی حفاظت پر متعین کی گئیں نار کا سلسلہ دوبارہ قائم ہوا۔ ترکوں نے یونانی تار کو نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ لوٹ لٹوٹ کی رک کا سخت بھلا انتظام تھا۔ بہانہ کہ خوراک اور اسلحہ بڑی سپاہی تصرف نہیں کر سکتے تھے جس کو یورپی نامہ نگاروں نے بھی کہا کہ یہ سختی نامناسب تھی لیکن وہ شاید اس سے لاعلم تھے کہ مشرقی فرمانروا اس شعر پر عین کہتے ہیں ۵ سر حشمہ شاید گرفتیں پر ہیں ۶ چوہ پر شد نہ شاید گرفتیں پر ہیں۔ (صدی) ادھم پاشا نے منادی کر دی کہ رعایا بلا تکلف اپنے گھروں کو واپس آوے۔ اونکو فوج یونان سے تعرض ہے۔ رعایا سے کوئی مخالفت نہیں اور اسپرانا اعتبار کیا گیا کہ گاڑیوں پر گاڑیاں عورتوں بچوں اور اسباب سے بھری ہوئی آنا شروع ہو گئیں۔ بازار کھل گئے۔ میخانے بند ہو گئے۔ بیشمار سدا کے ذخائر گہیوں، کئی۔ سارڈین اور برانڈی کی بوتلیں کی بوتلیں دستاباب ہوئیں۔

یونانیوں کی توپوں کو بیکار کر جانے کی غلطی

ولایت کے تاروں نے خبر پیلادی کہ یونانی جو قوت لاریہ سے بھاگے تمام توپوں کو

آہنی میخوں سے بند کر کے بیکار کر گئے لیکن یہ محض بناوٹ تھی اور کو اپنی جان بچانے کا تو وقت ہی نہ تھا وہ تو یونین کو قوت بیٹھے یہ معین چڑا گئے۔ یہ وہ خبرن ہیں جو یونانی ذرائع سے یورپ میں پہنچتی تھیں اور جہاں سے آؤنگ سراسر جھوٹی اور کذب افواہ سے پُر تکلیف اور جھجھکیاں بھاری کا خیال یورپ کے دل سے ناپید ہو گیا اچانک ادنیٰ سی رکھی اور راست بازی کا وثوق بھی جاتا رہا۔ ان چند تو یون کو گدھوں میں ضرور آدھا دیا پایا۔ شاید اسی کے معنی سنہ بند کر دینے کے سمجھے گئے ہونگے۔

شہر لیبیا

شہر لیبیا جبکہ نقشہ مقابل صفحہ ۶۸ سے ظاہر ہے صوبہ غنسی میں سب سے بڑا شہر ہے اس کے قریب دیا سے پنس سینی سلامبر یا ہوتا ہے جو تہلی کا سب سے بڑا دریا ہے۔ سرحد ترکی سے اس شہر کا فاصلہ دس میل اور ٹراؤسے بھی دس میل سے کچھ زیادہ ہے۔ یہ غنسی کی ریلوں کا صدر مقام ہے۔ یہاں سے تین طرف گورلیین جاتی ہیں۔ جانب شمال مشرق وہاں دریا پنس تک جو سمندر سے ملتی ہے۔ دوسری لیں جانب جنوب مغرب ولیسٹنواو۔ وولوتانج تیسری جانب جنوب مغرب جاتی ہے جو فارسالہ تریقال ریلوے کو قطع کرتی ہوئی ڈوموکو۔ لاسیہ غرہ میں گذرتی ہے وہی خاص یونان کے شہروں کو چلی جاتی ہے۔ شہر قطع بند مقام ہے اور قریب جہاز کے میدان سرسبز اور نہایت زرخیز ہیں۔ آبادی شہر کی پائیس ہزار کے قریب ہے شاہی محل کا نام کناک ہے۔ جس میں شاہزادہ ولیعہد یونان اکثر مقیم ہوا کرتے تھے۔ شہر میں ۱۶ مسجدیں۔ ۴ کلیسا اور ۴۰۰ یہودیوں کے مسجد ہیں۔ باشندوں میں سے آدھ سے کچھ زیادہ مسلمان اور باقی میں یونانی اور یہودی اور دوسرے کلیسا والے پیر و میانی ہیں۔

رومی وغیرہ کے بشمار کارخانے شہر میں جاری ہیں۔ قسطنطنیہ میں فتح آربا کی تاریخ

والسید خیر الناصرین اور اعداد پیغمبری یادگار کے لئے نکالی گئی۔
 ۱۳ ۱۳ ۱۳

فیلڈ مارشل ادھم پاشا سیالار افواج قاہرہ سلطانیہ متعینہ مدہم یونان کی مختصر سوانح عمری

اس موقع پر جبکہ مارشل ادھم پاشا کے کارناموں نے تمام یورپ میں ہل چلا دی ہے
 نامناسب ہے کہ اونکا مختصر حال ناظرین و لائیکین کے گوش زد کیا جائے۔

افریقہ کی اندرونی فحشی اقوام اور اسٹریٹیشیا کے مردم خوار باشندوں کے علاوہ شاہد کی
 قوم اور کوئی ملت ایسی ہوگی جسکی زبان پر ادھم پاشا کا نام دن میں دو چار مرتبہ نہ آتا ہو۔
 اور خصوصاً اخباری دنیا میں تو ایسی شہرت کسی شخص کو بوجہ سیرت انگیز فوجی خدمات کے آپ
 زمانہ میں نہیں ہوئی۔ ابھی تو ذرا عرصہ گزرا ہے کہ صبح جاپان کی لڑائی بہت بڑے
 پیمانہ پر ہوئی تھی لیکن کسی ایک جہل کی بھی اس درجہ تک شہرت نہ پہنچی تھی جبکہ نام کج
 کسی شخص کو بخوبی یاد رہا ہو۔ آج ہے کہ انسان خواہ کیسا ہی لائق و فائق شخص کیوں نہ ہو
 جب تک کہ اُسکو اظہار لیاقت کا موقع نہ ملے تب تک اسکی شہرت ہونا ناممکن ہے۔ معلوم
 کتنے ہیرے کوہ نور سے کہیں بڑے بڑے خاک میں دبے پڑے ہونگے۔ لیکن جب تک
 وہ آغوش مادر سے باہر نہ آویں گے وہ اس کوڑی سے بھی زیادہ بچکا رہیں گے عوض چار
 جوار کے دانے خریدے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح ادھم پاشا جنہوں نے اپنی عمر کے پورے ادھم
 محکمہ جنگی میں گزار دیے اور معمولی موقع پر فوج کی سرکردگی کی لیکن کوئی ایسی شہرت حاصل
 نہ کر سکے جو اونکو معاصر پاشاؤں میں ممتاز کر دیتی اور ممالک تو درکنار خود اس کے ہمعصر ملکوں
 کو علم نہ تھا کہ ادھم سا فرزانہ روزگار جہل ادنین موجود ہے۔ حالانکہ ادنین قابلیتیں ہر طرف

موجود تھیں لیکن پورا موقع نہ ملنے سے وہ سب اونکی ذات ہی میں خفی رہیں تا آنکہ یونان سے لڑائی شروع ہوئی جو اس زمانہ میں جبکہ سلاطین کے ڈپلومیٹک کارروائی اور انٹرنیشنل (قانون بین الاقوام) نہایت خوفناک اور سخت گیر خیرین ہیں بہت بڑی لڑائی سمجھی جاسکتی ہے اور اس لئے کم سے کم ترکوں کو اس جنگ سے اس قدر فائدہ ضرور حاصل ہوا۔ کہ ایک شیرملونا (عثمان غازی) کے ہمپلہ دوسرا شیرملونا اور فاتح یونان اونکی قوم میں پیدا ہو کر ساری قوم اور تمام مجذہب قوم کے لئے باعث فخر و مبارکات کا ہو گیا ادھم پاشا اور اونکے ماتحت ترک افسرین نے وہ وردی اور مردانگی کا کام کیا ہے اور ایسی استبازی دینت داری اور فاشعاری کا بڑا و بڑا ہوا کہ جس سے میں برس گزشتہ کے سخت کریم نظر دہنوں کو جو عبد الکرم سے نکل کر افسرین نے عام ترک افسرین کی قیدی ناموری پر لگا دئے تھے محمدی نہیں کر دیا بلکہ ان کو رملکین کی پاجیانہ حرکات محض ذاتی ناقابلیت اور خلقی عیب ثابت ہوئیں اور یہ کہ جیسے دلیر اور جاندار ترک سپاہی ہیں ویسے اونکے افسرین، محض خیالی ڈکھو سلاخا اور اونکا بیش پسند اور مغرور اور طامع ہونا دشمنوں کے من گھڑت الزام تھے جو صرف ادھم پاشا کی عاقلانہ تدبیر سے نقش بر آب کی طرح صفحہ تاریخ سے محو ہو گئے۔

ادھم پاشا ۱۷۷۴ء میں پیدا ہوئے اسلئے جنگ یونان کے زمانہ میں اونکی عمر ۲۷ برس کی تھی۔ غازی عثمان پاشا اونسے میں برس بڑے ہیں گو باہر میں غازی محمد ص نے روم و روس کی جنگ میں لازوال شہرت حاصل کی ہے اسی سن و سال میں ادھم پاشا نے جنگ یونان سے ناموری پائی اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ترکی افسرین کی شہرت کے لئے ۱۷۷۴ء کی عمر نہایت ہی موافق اور مبارک وقت ہوتا ہے۔

اور بعد پاشا صحر کبابا میں آگیا۔ اس کے شہر میں ایک بڑا بازار تھا۔
 اور اس کے باہر ایک بڑا بازار تھا۔ یہاں سے پورے ہندوستان کے لوگ آتے تھے۔
 اور ان کے ہاں ایک بڑا بازار تھا۔ یہاں سے پورے ہندوستان کے لوگ آتے تھے۔
 نے ہر برسرِ قرون ترقی کی چیز پہنچا دی۔ ایک شہر آباد۔ ہر جہان پر
 جو ایسے باشندے تھے۔ ان کے زیرِ تسلیم ہوئے۔ یہ امید اہم پاشا کی خوش نصیب
 کا رہا۔ ان سے پوری ہوئی۔

۱۸۔ پاشا نے ایک عہدہ پر ایک بڑے بڑے کے جملہ تھے۔
 ۱۸۔ پاشا نے ایک عہدہ پر ایک بڑے بڑے کے جملہ تھے۔
 سے بغیر کسی کمک پہنکی طرف ہرے۔ ۲۱۔ ۲۲۔ تاریخ کو اس سے فوج
 اور روسی سیاہی ہو سکتی تھی۔ مگر کرائی ہوئی لکھنؤ اور
 گئے۔ اس کا راز ان کے صلہ میں حضرت سلطان المعظم سے انکو فوج پر لگاؤ
 کا ذمہ و فرائض عطا ہوئے۔ ۲۲۔ سنہ ۱۲۰۵ھ کو روسی خزانہ سے سالانہ
 پاشا نے کورج کو نوا ملک میں سخت مقابلہ ہوا جس میں وہ شدید طور پر زخمی ہوئے
 تاہم اس نے اپنے آپ کو حرکت اور جان بھر کر ان سے وہ بہادری کی جو ہر دھڑلے
 میں نہ ہوتی تھی۔ سالانہ میں نہ لگتی نہ لگتی ہو گئی۔ ۲۴۔ سنہ ۱۲۰۵ھ کو روسی فوج
 نہایت تیز سے پانچ دن داخل ہوئی اور اس پلٹا کی مست بہ خونریزی کی
 اہم پاشا سب سے یکساں رہے۔ اس نے اس میں عثمان پاشا اور سید کی
 مدد دی۔ دل نواز۔ یہ منصوبہ ہو گیا۔ اس کے بعد اگلے خیمہ ہو جانے پر اپنی فوج ترک کر دی
 کو نصیل قلعہ باہر کر کے پیشانہ تھے۔ روسیوں کے گئے لشکر کی مدد کو
 چیرنے ہوئے اگلے گئے تھے۔ اور مجروح ہو جانے کے باعث رہیں انہوں

مے ہاتھ آگئے تھے۔ چنانچہ جیوت یہ لڑائی نہایت شد و سر سے مہربانی اور اس ہنگامہ رستخیزین جبکہ ”سروین برس“ تھے کہ جیسے جھڑی لگے، اور ادھم پاشا اپنی جان پر کھیل کر بخوبی داد شجاعت دے رہے تھے کہ یکایک مائین نے جو ادھم پاشا سے مقابلہ کر رہے تھے اطلاع دی کہ لڑائی موقوف ہو اس لئے کہ عثمان پاشا نے صلح کا سفیر بھیرا اور ڈا دیا ہے۔

اس بیان پر اوہنوں نے ہاتھ روک لیا۔ لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اکو ایک بڑا دھوکہ دیا گیا جہین وہ نادانستہ اگر قابل اعتراض ہوئے۔ اس وقت عثمان پاشا ایسے ہنگامہ رستخیزین ۲۰ گھنٹے کے بھوکے پیاسے منہ زور مشغول تھے کہ انہیں بجائے علم صلح بلند کرنے کے یہ بھی اطلاع تھی کہ ماتحت کا ٹکر لکڑی فوج کے ساتھ کہاں کہاں مقیم ہیں اور کس کس سے لڑ رہے ہیں۔ روسیوں کی کٹر فوج سے یہ حال تھا کہ ایک ایک ترک کے مقابلہ میں دس دس روسیوں کا حساب تھا۔ لیکن غازی عثمان اس قلت کے ساتھ اپنی کثیر التعداد و دشمنوں سے برابر کد کد لڑ رہا تھا۔ اور اس لئے انکی طرف سے کہہ باغت افسر کو حکام پہنچنے کی کوئی سبیل تھی لہذا ادھم پاشا کو اس آسانی سے دھوکہ مین آجانی اور عثمان پاشا سے پیشتر لڑائی بسند کردی کا سخت افسوس اور نہایت قلق ہوا۔

حرکہ پلونا کے بعد ادھم پاشا فوجی عہد دن مین برابر ترقی کرتے رہے۔ لیکن یہ ترقیاں ایسی آہستہ اور خاموشی کے ساتھ عمل مین آتی رہیں یہاں تک کہ فیلڈ مارشل کے معزز عہد سے ممتاز ہوئے کہ اس وقت سے لیکر ۲۰ برس تک جب تک کہ یہ جنگ یونان شروع نہ ہوئی۔ کوئی خاص نیک نامی

شہرت اٹھو حاکم بنو مکی۔ حتیٰ کہ یہ خیر گوش زو عوام ہوئی کہ سلطان المعظم
 نے ایک معتد بہ براءت کرو۔ فواج کی سرحد یونان کو روانہ کر دی۔ علاوہ اس کے
 اور خیر المتقاد شہر بیدر و فادہ ہو رہا ہو اور یہ کہ اس کل سپاہ کے سپہ سالار
 فیئدہ رشل اذیمہ پاشا مقرر کئے گئے ہیں۔ پس اس تقرر کے بعد جو کچھ انہوں
 نے صرف ایسے کے فیصلہ سے ہی پیش کرتے ہوئے۔ مائی۔ حرناؤ۔ لریا۔ فارسیا
 بلرستہ۔ ورو۔ زریہ۔ بالار۔ ورو و موکوسے دنیا کو تماشہ دکھایا اور اسکا
 سچا پیر۔ اور ہتھیار حاصل ہو۔ اصل یون ہو کہ یہ تاریخ تمام و کمال انہیں
 اور پاشا نے۔ بحری جو۔ درایت لئی حالات پڑکے جو اوپر مذکور ہوئے ان
 کل صفحات کو پڑھ کر تاریخ جنگ شمع دیوان کے نام سے موسوم ہوئی سلو
 عمری کو تکمیل کے لئے لازمی ہو۔

دوران اوقات میں بہت سی چیز کے متعصب اخباروں کو برا معلوم ہوا کہ ایک سلاخزل کی
 کانگہا یا اسطرح دیکھتے ہیں۔ لہذا انہوں نے شہر کیا کہ ادیم پاشا یونانی کی نسل
 میں ان کے باپ رادھیمان تھے وہ صغیر شی بن بطور غلام کے ایک ترکی پاشا کے پاس ہی
 رہے۔ رفتہ رفتہ تنوں بننے کی تعلیم حاصل کر کے اس مرتبہ کو بچہ گویا ان اجناس میں ثابت کر لیا
 بجز ہتھیار نہ ہاں۔ نہ کین۔ اور جو جولی قبطن ائین موجود ہیں وہ اس عیسوی خون کے
 میں جو عیسائی نسل میں ہوئے۔ اسکی رنگ نہیں دھڑ رہا ہو۔ لیکن یہ سب فقرہ بتدی ٹپا
 اور ایسا جتنا عظیم تھا جو ابھرا تھا انسانی ذات پر کیا گیا تھا۔

ادیم پاشا سلاخزل نسل میں۔ انکے مورثان اعلیٰ کو یونانیت اور
 عیسویت سے کسی طرح کا تعلق نہیں رہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نامہ لونی
 اور ہمارے مسلم کی فوج میں ہوا۔ اسکی سولہ عمری میں یونان کا دارمھا پایا گیا

پیشتر اس سیکہ دگن کو اس امر کا یقین ہو معاہدہ شدت اور نام ہو گیا اور اس کے
 ترمیزین شیعہ پختہ ہیں۔ آپ خاص قصبہ مائینہ بن برابو گیا اور مائینہ بن برابو کے
 جنگی در سے تھیندہ پار فاع ہوئے چلے گئے یوں کہ باغبانان اس کے پانچ چار
 آدمی شاہ کے دست و پاؤں کے لئے جو شیعہ تھے اور کوئی نہ پانچ ان کے
 پیشتر سے۔ اور اس کو من ظاہر ہو گیا ہوتا چاہے۔ اور پانچ نہ ہو کہ
 کوئی شیعہ ہو۔ اور پانچ نہ ہو کہ کوئی شیعہ ہو۔ اور پانچ نہ ہو کہ
 ہندو ہو۔ اور پانچ نہ ہو کہ کوئی شیعہ ہو۔ اور پانچ نہ ہو کہ
 اس کے لئے ہندو تھے۔ اور پانچ نہ ہو کہ کوئی شیعہ ہو۔ اور پانچ نہ ہو کہ
 کیفیت ہو کہ ساری لڑائی میں کسی موقع پر یہی حکم ادا ہونے لیا نہیں
 دیا جبکہ ساریں یورپ کے تجربہ کار جنرل کسی قسم کی کج فہمی کر سکتے یا اس سے
 بہتر طریقہ بتا سکتے جس طریقہ سے انہوں نے جنگی کارروائیوں پر پیش قدمی کی۔

جمعہ کی لڑائی کی کیفیت زبانِ مشرقی اور ہندوستانی نامہ نگار اخبار دہلی

سٹرجی۔ ڈبلیو۔ اسٹینس ڈبلیو میل کے لائق و مشہور نامہ نگار ہیں جو اخبار کی طرف سے
 جنگ کے حالات قلب بند کرنے کی غرض سے موقع پر پہنچے۔ اور حینہ سے مصلحتاً بن واپس
 نے آدھم پاشا کے لشکر کے ساتھ رہنا بہ نسبت ڈلوک آت اسپاٹا کے ہمارے کہ بہتر ہو گیا
 انہوں نے بذات خود اس لڑائی کی چشم دید کیفیت کو خوب فہم و رسا۔ سے پیشتر ۲۰۰۰ پر یہ کہ
 جمعہ کے دن ہوئی تھی۔ اس پر اثر الفاظ میں لکھا تھا کہ مجھے ان عبات کو تاریخ میں جاننا
 نہایت اظہار خیر معلوم ہوا۔ یہ کیفیت انہوں نے یہاں گاری کے ساتھ اور وقت شام کی جبکہ تری

ابر کی طرح اڑھا۔ اور پھر وہی فنادن کی مہیب آواز سنی اور وہ لوہے کی مانند ہوا
 اور سین چھوٹی چھوٹی شکلیں توپوں کے جڑ سے جڑ سے سیاہ نشانوں کے گرد گزرتی
 تھیں۔ ہر ایک دن کی آواز کے ساتھ سن کی آواز آتی تھی۔ اور بھی
 اس گرج کی گونج کی آواز خستہ نہ ہو چکی تھی کہ یونانی سفینوں کے گیسے پھینکا
 کر اکا گوش زد ہوتا تھا پھر وہی سلسل فنادن کی آواز آتی رہتی تھی مہیب
 صد اکانو کو گنگا کے دیتی تھی۔ توپوں کے غنٹے غنٹے ابر کی طرح گھیرے
 تھا۔ دور دور سے بھی ایک نقطہ سیاہ کی طرح کوئی شخص آہستہ آہستہ ہماری جانب
 آتا ہوا دکھائی دیتا تھا یہ کوئی تو خیمہ نہ کاغذی سیاہی ہوتا تھا۔

یونانی ہماری طرف کی گولہ باری کا جواب دے رہے تھے۔ اور دونوں توپوں کی آواز
 کی آواز کا ملکہ ہوا ایک پہلے آواز کے طوفان سے مشابہ تھا۔ یونانی توپوں
 اچھی طرح گولہ نہیں پھینکتے تھے۔ اُن کے ہم کے گولے یا تو ہماری توپوں کے
 اوپر سے گزرتے تھے یا ایک طرف تھوڑے فاصلے پر گر کر کھپت جاتے تھے
 ایک گولہ نہایت ناپسندیدہ طریق سے ہماری قرب بھٹا جب وہ گرا تو
 چند لمحہ تک زمین میں پڑا رہا۔ لیکن ہم لوہے کی طرح پڑے تھے کہ اس گولہ
 کی بارود کس قدر خراب ہو کہ وہ ایسی بڑی مہیب آواز نہ پھینکا کہ تھوڑی دیر کے
 لئے میری جنگ کی دلچسپی کر لری ہوگی۔ سامنے توپوں کو چلتے چلتے بہت
 گزر گیا اور چھوٹی چھوٹی شکلیں خاک اور دھوئیں میں چھپی رہیں۔ گولوں کے چلتے
 اور ہلکے گولے پھٹنے کی برابر آواز آتی تھی۔ مگر رفتہ رفتہ یونانی توپوں کی آواز
 فشانہ کم ہوتی گئی۔ اور ہماری پیادہ فوج ایک آخری حملہ کرنے کے لئے تیار
 ہو گئی۔ ہماری توپوں کی آواز پچھلے ترقی کرتی گئی۔ ترکی کو یہ یونانی

فوج کی صفوں پر منیضہ کی طرح برسرِ رہی تھے اور اون دو گاونوں پر جا کر گرتے تھے
 جو دور فاصلہ پر واقع تھے چھوٹی چھوٹی شطلین جو کھونون کے سپاہیوں کی طرح
 معلوم ہوتی تھیں دور میں سے درخت سے تلے بان باندھے کھاتے ہوئے نظر آتے تھے
 اسے میں جملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ترکی نوچیں گل بجھنے لگے۔ اور ہم سو رہے ہو کر اپنی
 اونچانکے نزدیک ایک مقام پر جا کر کھستے ہوئے۔ وہاں سے ہم نے پھل
 طرف دیکھا کہ پیادہ فوج کی صفیں ابھی تک وہاں اوجھال ہی میں بند تھیں
 چمک رہی تھیں اور سرگرم سپاہی ہونے کی طرف سے غور سے باندھ کر رہیں
 یہ نظارہ نہایت عالیشان معاصر ہوتا تھا۔ یہاں سے سامنے پشت کی طرف ہلو
 ضبط واقع تھا اور اس کی داہنی طرف وہ دیوار تھی جس سے ہوتے تھے جبکہ حملہ کی
 تیاریاں لگائی تھیں سرسبز جنگل کے تحتہ نہریں بہا جانیے وہ زمین کے ٹکڑے
 لکڑے ہائے ابر کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دونوں اُن بن و تون کی بارگاہی تھیں
 تھا جو یونانی پیدل فوج ہار رہی تھی۔ سی ہندسہ میں ایک گاونوں کے کسی کچھ زمین
 شعلے بلند ہوتے نظر آئے۔ یونانی فوج کے کتبے میں ایک وسیع مربع مکان تھا جو
 وہ وہاں میں بخوبی چمک رہا تھا۔ اور منبر حمار کے مقابلہ میں نہایت خوش منظرہ بلکہ
 اس کے متصل ایک سفید مینار صاف نظر آتا تھا۔ اس مکان اور مینار کے گرد
 یونانی سپاہی جو بیڑیوں کی طرح رینگتے معلوم ہوتے تھے۔ اور ہماری پیش قدمی
 کرنے والی سپاہ (ترک) نہایت تیزی سے بندوقین مار رہی تھے۔ ہمارے قادیار
 انداز نشا پچی کھٹے میاں میں پھیل گئے تھے۔ اور اون کے عقب میں باوجود فوجیں
 بستہ برہر ہی تھیں اور ایسی خوبصورتی سے ایڈوائس پان کر رہی تھیں جس
 سے معلوم ہوتا تھا کہ کئی مشینیں چوگانوں جیسے باقاعدہ قدم بجا رہی ہیں جو فوج

ہیں اور کسی قسم کا اندیشہ ان سپاہیوں کے نزدیک تاک بچھٹکا تھا وہ پیچھے پیچھے
 اور باہر ہوتے دھواں ابر غلیظ کی طرح اُنکے اُنکے آگے چلتا جاتا تھا۔ اور گرد گرد
 پاؤں کی رونم سے خاک اُڑ رہی تھی اُنکے پیچھے کمزور آدمیوں کا سلسلہ تھا اور کبھی
 علحدہ ہو جاتے تھے اور کبھی دو تین اکٹھے ہو کر چلنے لگتے تھے بعض وقت ہم
 کا گولہ پھٹ جانے سے بعض غلط فہمی لگے بڑھنے سے رگ جاتی تھیں بلکہ اُنکی سے
 پیچھے آجاتی تھیں یہ ہونا تک معرکہ تھا جسے جنگ کہتے ہیں۔ اور یہ آدمیوں کے تلوے
 خونریزی کا پھل تھا جو میری پیش نظر تھا۔ ہم آگے بڑھنے سے نہیں کہتے تھے اور شہ
 بڑھتے چلے جاتے تھے وہ چوڑا ٹھکان جو مذکور بالا لکھ کے گرجا میں تھیں اُنکے پیچھے
 کطرف حرکت کرتی مٹی نظر آتے تھے مگر حقیقتاً ان کے پاؤں بچے ہوئے تھے
 بندہ دونوں کی آواز میراٹ میں ترقی کرتی جاتی تھی۔ اور مدتی شعلے ہی دیاں
 وہی ناک اور وہی چھوٹی چھوٹی ٹانگوں پیچھے لپیٹ دھانی دی جاتی تھیں
 رفتہ رفتہ ہمارے تلوے سبھا ہی بڑھتے ہوئے اس سرسبز چھوٹی پہاڑی کو
 دامن کیا جا پہنچے تھے یہ مکان دل سے تھا۔ اور اب وہ اس مٹان سی ہمت
 مستقل ہوئے اسی خوبصورتی کے ساتھ جیسے کوئی انکے ہاں ہی پر چڑھا ہی ہو
 اور ان چوٹی پر راونیوں ہمیں اب پھل اور جو اسی کے آگے پائے جاتی ہیں
 ایسی ادھر ادھر بھاگتے ہیں اور کبھی پیچھے کہہ دیتے ہوئے نظر سے اور آخر کار وہ
 زیر اختیار کی۔ اب ہمارا قبضہ یونانی مرکز پر ہو چکا تھا۔ اور سکینوں کی لڑائی شروع
 کر تین کوئی نامل کرنے کی وجہ سے پس رہا تھا کلام آواز ہوا۔ ڈولیاں خمیوں کا
 کوٹھا نیکے خاص سے آگے بڑھیں اور اُدھم پاشا بنی فوج نظر میں آئی پیچھے بڑھا گیا
 میں ایک ترک سپاہی کے پاس سے بول کر لڑا۔ جسکی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں تھیں اور وہ

درد سے ہر سبک رہا تھا مجھے اس وقت جنگ سے بالطبع نفرت معلوم ہوئی۔
 ہمارا نقصان غیر معمولی طور پر بہت تھوڑا ہوا یعنی صحت ۱۰۔ آدمی ہلاک
 اور ۳۸ زخمی ہوئے جنہیں سے بہت ہی کم ایسے تھے جنکے زخم کچھ زیادہ
 تھے یونانیوں کی صفوں میں مقتول اور مجروح سپاہیوں کی تعداد زیادہ تھی۔
 بعض حکمہ ہمارے توپخانے کے فیروں کے نتائج نہایت مہیبت ناک نظر
 آتے تھے خیموں کے پرزے پرزے اوڑ گئے تھے۔ ہاتھ پانوں کٹ ٹکڑے
 پڑے تھے۔ دریاں جلی ہوئی اور ٹکرے ٹکرے ہو گئے تھیں۔ بندوق کا ہم
 نہایت صفائی اور تیز دستی کار کیا۔ ہمیں چاس یونانی قیدی گرفتار کئے جو ہتھ
 ذیل اور بیدی کی حالت میں پائے گئے لیکن ہمارے آدمیوں کو ان کے
 ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔“ ۴

ایٹھن میں ناکرپولیسکل حالت

وزیر اعظم ایم۔ ڈیلیانی کی معزولی اور وزارت کی بحالی

۲۶۔ اپریل کے دوپہر سے ایٹھن دار الحکومت یونان میں نہایت مضطرب کیفیت تھی۔ یہ وجہ
 پے درپے اُن شکستوں کے ہوئی جو ملونا۔ ٹرناؤ۔ مائی۔ اور لریا پر حاصل ہوئیں۔ افغان
 ذمہ دار اور غیر ذمہ دار کے خلاف جو شورش و فتنہ مچ رہا تھا وہ اس سبب تک پہنچ گیا تھا جس کا نتیجہ قائم کر کے
 نے کوئی بڑے قائم کرنا ممکن تھی کہ کب کیا حادثہ پیش آجائے چنانچہ ۲۔ اپریل کو مخالفوں کو
 کے تعلقات بہت ہی زیادہ شدید بنائے ہوئے تھے۔ عوام انسان کا خیال جم گیا تھا کہ افواج یونان
 کا شکست پانا محال ہی نہیں بلکہ غیر ممکن ہے۔ اور اس لئے شکستوں کی خبروں کو اور کمزور کر دیا گیا

کہ ضرور کہہ دو کہ بازی کو کام میں لایا گیا ہے۔ اور اس یہودہ خیال کو یہاں تک ترقی ہوئی کہ لریسا سے جو نوچین بھاگین اذکی نسبت یقین کر لیا گیا کہ یہ ناموزون اور تباہ کن کارروائی حکام کی سازش کا نتیجہ ہے اسلئے مقتولین کی فہرست ناما کافی اور بہت ہی قلیل تھی۔ اور انکی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ایسی لڑائی میں جبین اس قدر کم آدمی مارے جا دیں بھاگنا کیونکر ممکن ہے۔ ان خیالات پر موجودہ وزارت اور موجودہ حکام کے خلاف ایک بہت بڑی جماعت پیدا ہو گئی جبین بنان کے بڑے بڑے لوگ شریک تھے انہوں نے یہاں تک شور و غل کیا کہ شاہ یونان کو فیصلہ کرنا پڑا کہ موجودہ وزارت جسکے صدر اعظم ایم ڈیلیانی ہیں معزول کر دیا جائے۔ یہ فیصلہ نامناسب نہیں تھا اسلئے کہ اگر اس وزارت اور اس کے مخالفوں کی موجودگی میں وہ تباہی اور بربادی یونان کو نصیب ہوتی جو نئی وزارت کے بعد بھی اذکی تقدیر میں لکھی تھی تو سخت ترین بدنتائج اندرون ملک میں پیدا ہو جاتے اور مخالف یہ فرقہ یہ سمجھ کر جیسا کہ اسکو پہلے سے خیال تھا کہ ان لوگوں کی سازش نے ملک کا استیصال کر دیا ہو خراج نے کیا آفتیں برپا کرتا۔ اور کس درجہ تک قتل عام اور خورجی اٹھنے اور اور شہر و دیہات کی کوچوں میں ہوتی۔ چنانچہ شاہ نے ۲۶ کی دوپہر کو جو شنبہ کا دن تھا ایم ڈیلیانی صدر اعظم کو مجلس سے شاہی میں طلب کیا۔ اور انکو اطلاع دی کہ بمصواب دیحالات موجودہ بمقتضائے مصلحت معقول انکے جلسہ وزارت کو مستعفی ہونا لازم ہے۔ نہر ممبئی شاہ نے اس وجوہات بیان کیں جنکی بنا پر انکو جلسہ وزارت کے استعفا لینے کی خواہش ہوئی اور کہا کہ اس بارہ میں مجھ کو زیادہ بحث اور مباحثہ کی ضرورت نہیں۔

ایم ڈیلیانی نے استعفا دینے سے انکار کیا اور درخواست کی کہ مجھ کو شاہی فرمان کے ذریعہ سے برخواست کر دیا جائے۔ اور اس فرمان میں کوئی لفظ ایسا نہ ہو جس سے کچھ شاہی اس امر کا ترشح ہو کہ میں عہدہ وزارت سے بخوشی خاطر کنارہ کش ہوتا ہوں اور یہ کہ جو کارروائی شاہ نے کی یہ وہ سوائے طوعا کرہا کے میں نے کسی اور طریق سے منظور کی ہے۔ شاہ نے انکو یقین

دلایا کہ کوئی بات ادھین ایسی نہوگی جس سے عوام یہ باور کر سکیں کہ تاج اور وزارت میں سائل
حکمت عملی پر کوئی نقیض واقع ہے۔

ایم ڈیلیا نے اپنا خیال عام طور پر ظاہر کیا کہ آئندہ گورنمنٹ یونان کے ساتھ بوجہ حوصلہ
کئے جانے پسندیدہ وزارت ہو، میرا تعلق ہرگز مخالفانہ نہوگا۔ بلکہ معہ اپنے ہمسرین اور رفیقوں
کے جسکی تعداد جلسہ نزاریں کشیدہ ہے۔ اپنا اثر و اقتدار کام میں لا کر جدید گورنمنٹ اور نوجو جلسہ
وزراء کی حتی المقدور معادلت کرونگا۔ اور سب کو ترغیب دینگے کہ وہ کسی طرح کی مخالفت
نہ کریں۔ اور جدید وزارت کے کامیاب بننے کوئی وقت نہالیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالت
یونان کی اس قابل ہرگز نہیں کہ کسی قسم کا نزع پیدا کر کے نازک حالت کو ابھی نازک تر
کر دیا جائے۔ بلکہ ایسی خطرناک حالت میں جو یونان کی قومی تباہی میں پیش آئی ہو ہر متفلس کا فرض
ہے کہ اس جلسہ وزارت کے جسکو شاہ اختیار دینا پسند کریں ہر طرح کی استعانت کی جائے۔ جب
ان سے دریافت کیا گیا کہ تھے شاہ کی خواہش پر استعفا دینے سے کیوں انکار کیا۔ تو انہوں
نے جواب دیا کہ مجھے ایسا کرنے سے یہ خیال ہوا کہ ایسی حرکت گورنمنٹ کی جانب سے ہو دلانہ اور
نالایق شمار کیوایدگی۔ کیا معنی کہ ایسی نازک حالت میں انتظام امور سلطنت کو چھوڑ کر علیحدہ جانا
میرے دوست میں ایک بڑی بیجا اور ناموزون حرکت معلوم ہوئی۔ گورنمنٹ نے چاہا کہ میں
برستور عہدہ وزارت عظمیٰ پر قائم رہوں اور اس کے افعال کے نتائج کو برداشت کروں
اور اسکی حکمت عملیوں کا حتی الوسع تحفظ کروں لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ شاہ نے کن وجوہ
سے مجھ پر ہو کہ میرے جلسہ وزراء کو برخاست کرنا مناسب سمجھا۔ شاید ہر محبشی پر ملک
نے زور دیا ہو۔ ایم ڈیلیا نے اپنا خیال آئندہ تعلقات کے لحاظ سے بغیر اس واقعہ کو ملحوظ
ملاحظہ کو پیش آیا جتنا نہایت دلچسپ ہے۔ یہ اس زمانہ میں وزیر جنگ تھے۔
اس شاہ نے ان سے انکا اختیار چھین لئے تھے لیکن انکی مغربی اسباب پر منحصر تھی کہ آیا یونان کی

فوج شاہ کے احکام کی تعمیل کرتی ہی ایم ڈیلیانی کا حکم بجالاتی رہی۔ فوج نے شاہ کا اتباع
حکم کیا اور تاج محفوظ کر لیا۔

(ایم ڈیلیانی کی مغزولی کی ایک وجہ)

اگرچہ ایم ڈیلیانی نے ایک نامہ نگار سے بیان کیا کہ اُن کے اور شاہ کے مابین مسائل حکمت
عملی کے سبب کوئی اختلاف نہیں ہو مگر بعض اور لوگوں سے انہوں نے ذکر کیا کہ انہوں نے
ایک تجویز مصالحت کی ٹرکی کے ساتھ تھی جسکی رو سے یونان دول یورپ کی اُن خواہشات
کی تعمیل کرتا جو کرنیل واساس اور یونانی افواج کرٹ کی واپسی پر معمول تھیں۔ برخلاف اسکو
شاہ کا مصمم قصیدہ تھا کہ کرنیل دلس کو کرٹ سے ہرگز طلب نہ کرے اور اس اختلاف کے
باعث شاہ نے وزیر اعظم سے فوراً استعفا طلب کر لیا۔

۲۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مخالف جماعت کے سرغنایان ایوان شاہی میں طلب کئے گئے
اور شاہ نے اُنکو اپنے ارادہ کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ وہ ایک جدید جلسہ وزارت میں
ایم رالی جو یونانیوں میں ایک بدو مغز شخص ہیں عہدہ وزیر اعظمی کے لئے تجویز کئے گئے۔ بیچم
کے وقت شاہ نے ایم ڈیلیانی کو بلایا۔ اور اُن سے درخواست کی کہ جدید وزارت کے فرمان
تقریر پر دستخط کریں

جدید جلسہ وزراء

جدید جلسہ وزراء کے تعین سے پیشتر لوگوں میں نہایت متوثری اور اضطراب پایا جاتا تھا مجمع
بسے کثیر شہر کی گلیوں میں پھرتے تھے۔ اور مضطرب الحالی اور کئی حرکات سے نمایان
تھی مجمع ایوان کے روبرو جمع ہوا۔ اور اس نے دن کو لوگوں کو جو اسی جماعت مخالف کے
سرغیہ تھے بلکہ حالات دریافت کرنا چاہے اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایم بہر
خاصہ طلب کئے گئے لیکن جلسے اُنکو اہل جو شخص نمودار ہوا وہ ایم ڈیلیانی تھے

اُس نے ایک اوسپنچے زینہ پر چڑھ کر جو پارلیمنٹ کے مکان کو جاتا تھا یہ بیان کیا کہ گورنمنٹ کی تباہی کے لحاظ سے سابق جلسہ وزرا اور پبلک نے شاہ سے چاہا کہ وہ اپنا فرض ادا کریں اور عام امن و امان کے برقرار رکھنے کی کوشش کریں اور ہدایت کی کہ جماعتِ نفا کے ممبروں پر بھروسہ رکھنا لایمی ہو جو اعلیٰ ترین پولیٹیکل حقوق کی نگرانی میں مصروف ہو ان الفاظ پر زور سے نعرہ ہاؤ خوشی بلند ہوئے، اور جب تھوڑی دیر بعد ایم رالی ہنودار ہو کر تو پھر ان نعرہ ہاؤ خوشی کی زور سے تجدید کی گئی اور اس مجمع نے ان امور سے فرقہ مخالف کی متمندی خیال کی چنانچہ پر جوش لوگوں میں کچھ ہزار اشخاص نے ایم دیٹا اور ایم رالی کے مکان تک انکی مشایعت کی۔ اور یہاں پہونچ کر ایم رالی پھر ہنودار ہوئے اور مجمع کو مخاطب کر کے کہا کہ گورنمنٹ نے خود کشی کر لی ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ امن و امان کو قائم کریں اور اپنی وطن کے لئے زمینِ مجمع نے اسی نہایت پر جوش نعرہ لگائے اور اوس کے بعد منتشر ہو گئے دوسرے روز شاہ نے سرعنا یا ان فرقہ مخالف کو جدید جلسہ زر کے تشکیل کے اختیار عطا فرمائے۔ چنانچہ یہ لوگ براہ راست پارلیمنٹ ہوس کو گئے۔ اور وہاں فوراً ایک جلسہ منعقد کیا جو عین بحث و مباحثہ کے بعد یہ امر قرار پایا کہ ایک ذراہ کی فہرست تیار ہوئی اور تین ہر آوردہ ممبر اسکو شاہ کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے لے گئے۔ شاہ نے انتخاب پسند کیا اور حضرت اسقدر زمین کی کہ ایم تھیوٹا کی جو عنقریب ایجنسٹین آئین لے تھے جلسہ وزرا میں شامل کیے گئے بعد منظوری شاہ مندرجہ فہرست وزراہ جدید کی شہر کی گئی ایم رالی وزیر اعظم و وزیر بحری کرنیل سہاد و وزیر جنگ ایم سیمو پو لو وزیر مال ایم کراپو لو وزیر سرشتہ تعلیم ایم تھیوٹا کی وزیر صیغہ داخلہ۔ ایم ڈیلی جاری نے جدید جلسہ وزراہ میں داخل ہونے سے انکار کیا اور اعتراض کیا کہ اس میں صرف وہی لوگ شریک ہونا چاہئیں جو پولیٹیکل جماعتوں سے ملحدہ ہیں۔ امیر البھو کناری اور ایم سوٹو روپو لو نے بھی وزارت کے بستے قبول نہ کیے

سے انکار کیا اور اس طرح اس جلسہ وزرا میں صرف ٹرے کوپسٹ اور اسٹ لوگ شریک ہوئے۔ وزیر اعظم اور وزیر جنگ فوراً ایک جلسہ میں نشست کر کے فرسالہ کو مدافعت ہو گئے تاکہ میدان جنگ کے نقصان کا ملاحظہ کر کے اسکی اصلاح کریں۔

یکم مئی کو جدید جمیئر لین مسٹر ہالہی وزیر اعظم نے بیان کیا کہ ہماری پہلی کوشش یہ ہوگی کہ فوجی طاقت کو سنبھالا جاوے۔ اور اسنو اسکی آراستگی ہو جسکے بغیر جنگ جاری رکھنا یا آخر کے ساتھ صلح کرنا غیر ممکن ہو گا۔

جنگ ایپائرس

نوٹ۔ چونکہ جنگ ایپائرس برابر ابتدا سے جاری ہو اور بوجہ سلسلہ معرکے میدان تقسلی اسوقت کہ تاریخ کے ۱۱ صفر چھپ چکے اسکا کوئی تذکرہ احاطہ تحریر میں نہیں آیا۔

اور زیادہ التوا مناسب ہے۔ بدینوجہ مزید فتوحات میدان تقسلی کو برے چندے چھوڑ کر ہم صوبہ ایپائرس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

صوبہ ایپائرس

یہ صوبہ یورپی روم کے مغرب میں سرحدیں آناج سے ملحق واقع ہے اسکا قدیمی نام ایپائرس ہے لیکن فی زمانہ ٹرکش صوبجات میں جلیقہ کے نام سے موسوم ہے جو دراصل ملک البانیہ کا جنوبی حصہ ہے اس کے شمال میں رومیلیا۔ مشرق میں مقدونیا اور تقسلی۔ جنوب میں خلیج آٹا۔ اور مغرب میں بحر روم واقع ہے۔ پورے صوبہ کا طول شمالاً جنوباً ڈیڑھ سو میل۔ اور عرض شرقاً غرباً زیادہ سے زیادہ ۵۰ میل ہے۔ بڑا دریا آٹا ہے جو جنگ سے پیشتر تقسلی اور ایپائرس کے درمیان حد فاصل تھا۔ اس کے جنوبی کنارہ پر شہر آٹا واقع ہے جو یونانی عملداری میں شامل ہے۔ دوسرے بڑے دریا ڈیوسا اور چروشا ہیں جو مشرق سے مغرب کی طرف بہ کر بحر اوقیانوس میں گرتے ہیں۔ صوبہ کے عین وسط میں شرقاً غرباً ایک مکمل سلسلہ پہاڑوں کا حامل ہے جو شمالی اور

شرقی حصہ ملک سے افواج کے داخل ہونے میں سدا رہا ہوتا ہے۔ اس پہاڑ کے مشرقی حصہ کے جنوب میں چند میل کے فاصلہ سے ایک بڑی جھیل شروع ہوئی ہے جو شمالاً جنوباً ۸۰ میل کے قریب طولانی ہے۔ جسکا نام جلیٹنا ہے۔

اس جھیل کے جنوب و مغرب کے کنارہ پر بڑا شہر جلیٹنا واقع ہے۔ جو صوبہ کا صدر مقام ہے اور شہر آٹا سے جو دوران جنگ میں یونانی فوج کا ہیڈ کوارٹر رہا اسکا فاصلہ بچا مستقیم ۴۰ میل ہے مغربی ساحل کے قریب ایک بڑا جزیرہ کارفو واقع ہے جو صوبہ بھٹلی کے ساتھ یونانی سلطنت سے ملحق کر دیا گیا ہے۔ صوبہ کے جنوبی نقطہ اختتام پر اور خلیج آٹا کے دہانہ پر سلطان المعظم کا ایک زبردست فوجی قلعہ بند مقام پر پورا ہے جو پوری پوری طرح پورے یونانی فوجی بندرگاہ واقع خلیج آٹا کی نگہداشت رکھتا ہے آٹا اور جینیوا کے درمیان راستہ پر دو چار چھوٹے چھوٹے قصبے واقع ہیں حسین فلیپا ڈیس اور قلعہ پٹی لگیڈیا کا ذکر جنگ ایپائرس میں اکثر آویگا فلیپا ڈیس آٹا سے ۴۰ میل اور پٹی لگیڈیا ۲۰ میل ہے۔

ایپائرس میں جنگ

اول سے آخر تک گو مرکز جنگ میدان میں رہا جسکو درہ ملونا سے گذر کر ترکوں نے فتح کیا تاہم مغربی اضلاع میں ایپائرس کی لڑائیاں بھی جن میں ابتداً یونانیوں کو کس قدر کامیابی رہی نظر انداز کرنے کے لائق نہیں بلکہ ایک لحاظ سے وہ سب سے زیادہ ضروری حصہ جنگ کا جو اس لئے کہ بطرح ترکوں نے ملونا کے راستہ سے بھٹلی پر قدم بڑھائے اسی طرح یونانیوں نے آٹا کی راہ سے ایپائرس میں پیش قدمی کی اور اگر اوسکو مستقل کامیابی ان اضلاع میں اسی طرح آخر تک تھی بطرح کہ اول میں ہوئی تو وہ بھٹلی کے بڑے قطع زمین پر ترکی عسکری ایپائرس میں قابض ہو کر بھٹلی کا نعم البدل حاصل کر لیتا لیکن ایک نمایان جنگی قوت اور ہتھیار محض معقول سے جو ترکی افسران نے میلان جنگ میں تین نہ صرف

یونانی ایپائرس کو خالی کر کے بھاگے بلکہ ادخا نقصان جان مال بھی بہت زیادہ ہوا صوبہ
ایپائرس میں آڑا کی طرف سے بڑھنے کی وجہ یہ تھی کہ یونانیوں کو اس طرف کوئی روک نہ تھی
اونکی فوجیں تیس ہزار خود آڑا میں جمع تھیں اور ادخا سے غری بیڑہ جہازات ہر وقت تازہ افواج
کے لانے اور ترکی قلعجات ساحل سمندر کے اوڑا دینے کے لئے بہمہ وجہ مستعد اور تیار
تھا۔ برخلاف اسکے ترکی مید کو اڑا فوجی جس مقام پر تھا اس کے اور ایپائرس کے درمیان
میں نہایت دشوار گزار پہاڑوں کے سلسلے اور نامہ واقعات زمین اور خیل اور ندیان
واقع تھیں مزید برآں فاصلہ بھی اس قدر تھا کہ فوجی امداد ہفتوں کے اندر مشکل سے آسکتی تھی
یہ ترکوں کے سرداروں کی نہایت ہی عالمانہ اور کامل تدبیریں تھیں جنکی قدرت اتمام سے
کافی تعداد افواج قاہرہ کے موصمان حرب و رسد میں وقت پر پہنچ گئے اور اسی وقت سو
یونانیوں کو شکست پر شکست اور نہایت پر نہایت ملتی گئی۔

۱۷ اپریل کی صبح کو ترکوں کی طرف سے نہایت تیزی کے ساتھ جنگ شروع ہوئی۔ بجے
صبح کے قلعہ پر یوزا سے بیڑہ جہازات پر گولہ باری شروع ہوئی اور یونانی جہاز مقدونیہ
نام جیکہ وہ خلیج احریشیا کے تنگ دیاہ سے گذر رہا تھا گولوں نے اس کو غرق کر دیا۔ کپتان
رنجی ہوا اور ملحق بیر کو بچ گئے قلعہ سے یونانی جنگی مقام انہم پر بھی گئے برسائے گئے لیکن بیڑہ
کے یونانیوں نے بھی تیزی کے ساتھ کام دیا جس سے ترکوں کا کسب قدر نقصان ہوا۔

بیخبر نکر ایتھنز سے شاہی رو بکار جاری ہوئی جسکی رو سے مغربی ڈویرن کے بیڑہ جہازات
یونان کو قلعہ پر یوزا پر گولہ باری کا حکم ملا اور جہاز مقدونیہ کے ڈوب جانے سے جو راستہ بند ہو
گیا تھا اس کو ڈوٹاٹا میٹ سے اڑا کر صاف کر نیکی بخور ہوئی۔ نیز جنگی جہاز اسپٹ مٹی کو
حکم ملا کہ وہ بھی پٹروس سے پر یوزا کو جائے۔

غرض آغا جنگ پر ہی تمام سرحد اس سرے سے اس سرے تک مغرب میں پر یوزا

وسط میں گریونیا اور مشرق میں کرائینا تک میدان کا زائرنگی۔ اور سطح ترکوں نے اپنی تمام قوت کرائینا کے متصل درہ لونا پر جمع کی اس طرح مقامی فواید کے لحاظ اور ایسا رس پر پانی صرف ہونے کے خوش آئند خیال سے یونان نے اپنی پوری پوری طاقت کا اجتماع آرتا پر کیا بمقابلہ ترکی۔ کسے یونان کو ایسا پائرس میں کامیابی نہایت آسان تھی۔ اگر آخر الذکر قوم میں کچھ بھی جوش قوت ہوتی اسلئے کہ مابین ایسا پائرس اور یونان کے کوئی کوشستانی سرحد جو قبضہ میں نہ رہا ہوتی حال نہ تھی۔ بجز ایک دریا کے جو ایک نہی ہوا اور کوئی حفاصل نہیں۔ یونانی فوج بامقصد جانتی تاکہ جاسکتی تھی اسلئے کہ ترکی فوج نہ بدل میں سے کوئی دست اس صوبہ میں مصروف کا رہ نہ تھا۔ زیادہ تر دروین فوج کا کچھ حصہ بھیجا گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ بوجہ جد مسافت اور نہ ہونے ریل اور حال ہونے نہایت عجیبہ اور دشوار گذار پہاڑی سلسلہ کی ترکی فوجی صدر مقاموں سے کایک نہ فوج اور سردکانا آسان نہ تھا اور انہیں دیات پر نظر کر کے وزارت یونان کو فیصلہ کیا تھا کہ اگر ترکوں نے متصل میں سے کوئی حصہ لیا تو ہم اس سے بچ چکا پائرس میں لین گئے تیسرے یونانیوں کے غیہ طلبیہ امر بھی تھا کہ ترکی افواج متعین ایسا پائرس کو صرف حفاظتی جنگ کا حکم تھا اور پیش قدمی کی اجازت نہ دینی تھی چہرہ کوئی شاہانہ رمز اور حرکت ہوگی۔ غالباً اس لئے ایسا حکم دیا گیا ہو گا کہ یونانی فوج جو بقصد تیس ہزار آرتا پر جمع ہوئی تھی بوجہ موجود ہونے ترکی افواج مقابل کی اپنی جگہ سے نہ ہل سکے اور ایک دن کے لئے بھی وہ آگاہ نہ چھو سکے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہوا جبکہ ترکی فوج برابر آرتا کے مقابل ڈٹی ہوئی رہی۔ اور نہ آگے بڑھی اور نہ اس فوج یونانی کو بڑھنے دیا۔

یونانی بحری طاقت کے بھروسہ پر مخالفین کی کی
دل خوشکن امیدیں

یونان کی بحری قوت جسکی اس قدر تعریف و توصیف ہوتی تھی بالآخر اس شعر کے مصداق ہوئی

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرہ تو ایک قطرہ خون نکلا

جنگ سے پشتر اور اوس کے مابعد یونانی جہازوں کی طاقت اور اوس کے کہتا تو انکی جنگی لیاقت کی وہ پکا تھی کہ جسکی کچل نہتا نہیں۔ کوئی صاحب الراے تجویز کرتا تھا کہ ادھر خشکی میں ترکی فتح پڑھی اور ہر خوشخواریونانی پڑھ پڑھ کر مخرورہ عثمانی جہازات کو تباہ کر کے دل کا بخار نکالے کوئی اس خیال سے خوش تھا کہ اب کوئی دم میں خبر آتی ہے کہ ساحل لیوانٹ سے لیکر ساحل اسود تک کے تمام بنادر اور ساحلی قلعجات مسمار ہوئے جارہے ہیں۔ کوئی حضرت یہ صلح بتاتے تھے کہ سب سے اول اس قضیہ کا بیڑہ سے دہانہ ڈارڈنیلز کو عبور کر کے قسطنطنیہ پر گولہ باری کرنا لازم ہے تاکہ سلطان دیاؤکھا کر سین اسٹیفنو کی طبع فوراً صلح پر آمادہ ہو جائیں اور یونان مانتی اپنی خواہشات کی تکمیل کر اے۔ اور اگر اس میں کچھ دقت ہو تو کم سے کم اتنا تو کرے کہ بندرگاہ ڈیڈی خلیج کو جہان سے بیجاں مشرق قسطنطنیہ اور بیجاں مغرب ایڈریا نوبل کے راستہ اور سیلوتی کا کوریلوی لائن جاری بن گولہ باری سے تباہ کر دیا جاوے اسکو کہ دیکھو یہ خلیج وہ ضروری مقام ہے جہاں ہر کمرے سے زیادہ فوجیں گزری ہیں۔ اور جہاں پانچ غیر ملکی جہاز دقت مقرر پڑتے اور جلعہ میں۔ پس اس بندرگاہ کے ضیاع ہو جائیے ترکی فوج متعینہ بھتسل بھی تباہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ اوس کے لئے رسد قسطنطنیہ سے صرف اسی راستہ ہو کر آتی ہے اور یونانی بیڑہ کے خوف سے براہ تری نہیں بھیجی جاتی۔ غرض تمام یورپ اور مخالفین تک کے لئے جو امر سکین بخش تھا وہ زیادہ ہی بھری تھی۔ اور یونان نے ان اصول پر کار بند ہونکی کوشش بھی کی۔ لیکن اسکے چند چہا کیونکہ بناؤ ڈارڈنیلز میں گزرنے کی جرأت کر سکتے تھے جسکے کناروں پر عالیشان قلعہ کلیہ البحر قلعہ سید محمدیہ قلعہ سقارہ قلعہ سلطانیہ۔ قوم قلعہ۔ سید البحر۔ ارخانہ۔ اور قلعہ طغرل وغیرہ ہوں جنکی قلعہ شکن اور قیامت خیز توپوں کے نالوں کے قطر دس دس۔ اور چودہ چودہ انچہ کے ہوں جنکا ایک گولہ سوا گز کے محیط کا ایک تہائی جہاز کو خرق کر سکتا ہے۔ بیچارہ یونانی

بڑھ تو بخیر صد توپوں کے دس توپوں کے فیر کا بھی متحمل نہ ہو سکتا تھا اور جب وہ دروئیاں
 میں بھی گذرنے کا خیال نہ کر سکتا تھا تو ظاہر ہے کہ محفوظ قسطنطنیہ تو وہاں سے فاصلہ بعید تر
 واقع ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ڈیڑھی غاج گو سمندر کے کنارہ واقع ہو لیکن وہ بے ریل فوجی ہیڈ
 کوارٹر ایڈریاٹول سے صرف ۹۲ میل کے فاصلہ پر ہے جہاں اسی ہزار رگڑ فوج ہمیشہ تیار رہتی ہے
 علاوہ برین ڈیڑھی غاج سے سلونیکا یا قسطنطنیہ کو سمندر کے کنارہ ریل نہیں جاتی ہے
 بلکہ ترکی دور اندیش عاملوں نے ڈیڑھی غاج سے شمال کی طرف فاصلہ دیکر ساحل سمندر سے
 دور لیوا کر لین نکالی ہے۔ پس بندر مذکور پر یونان کا قابو حاصل کرنا اور پھر ملک کے اندرونی
 جانب فوج اوتار کر لیجانا اس کے حق میں کامل بربادی بخش تھا چنانچہ ۲۰ اپریل سے پیشتر
 جو ایک گردہ یونانیوں کا جہاز سے اتر کر قسطنطنیہ سلونیکا ریلوی کی پٹری اوکھاڑنے میں مصروف
 تھا بے اتہارک پاکر ساپا ہوا اور پھر اس حرکت کی تجدید نہ کی گئی۔ یہ گردہ جزیرہ تھیراس کے مقابل
 ساحل پر اترتا تھا۔

نوٹ ۴ ایک فرانسیسی اخبار کے ذریعے سے جو افواج ممالک دنیا کی تعداد سے کامل واقفیت رکھتا ہے
 حسب ذیل شمار دیا جاتا ہے۔

انظام فوجی کے لئے سلطنت عظمیٰ سات حصوں پر تقسیم کی گئی ہے اور ان کے ہیڈ کوارٹر قسطنطنیہ۔
 اٹریاٹول۔ ازربجان۔ دمشق۔ بغداد۔ مواسط۔ اور صغایین ہیں۔ اردو کی علیٰ ترین قسم کی فوج ہو
 مک ہے۔ نظام ردیف۔ سخط اور اسمن ۱۲ سے لیکر ۴ سالہ تک جوان ہیں۔ گویا ہر آدمی کو ہر سال تک
 فوجی ملازمت بھگتنا پڑتی ہے۔ رنگروٹ دو قسم کے ہوتے ہیں قسم اول چھ برس ۱۰ چار برس زیر علم اور دوسرے
 ریزرو نظام آٹھ سال ۱۰ چار برس ۱۰ زیر علم اور چار برس دوم ردیف ۱۰ اور چھ سال مستعطفین اسطرح
 کل بیس سال رہنا پڑتا ہے۔ قسم دوم میں وہ جوان بھرتی ہیں۔ جو قسم اول کے لئے نہیں لئے گئے اور اس
 بھرتی کو ترتیب ثانی کہتے ہیں یہ لوگ ملازمت کے پہلے سال چھ برس سے نو مہینے تک بارگن میں رہ کر فوج
 سے کھینچتے ہیں۔ اور پھر ہر برس صرف ایک مہینے کی فوجوں میں ہی فواد کیا کرتے ہیں۔ فوج نظام
 حسب دستور۔ فرانستان۔ کینیون۔ جینیون۔ بیالین۔ بریگیڈ۔ اور ڈوٹرون پر تقسیم ہے

بقسطنطنیہ
 اور اس کے قریب
 دیگر علاقوں
 میں

یونانی بیڑہ کی ناقابلیت محض انتہی سے صاف روشن ہے کہ ڈارڈنیلز اور ڈیڈی خلیج کو چھوڑ کر اُن صدامچھوٹے بیڑے ترکی جزیرون میں سے بھی ایک پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ جو بحر اربعین میں بھرے بیڑے میں اور بحر اس کے مشرقی ساحل پر کثیر نیلے کے مقابل جہاز لاکھ کچھ سامان رسد ضائع کر دیا۔ اور پلاٹا مونا۔ اور لغتوری غوری قصبہ پر حملہ کیا۔ قلعہ پر یونان پر مفید گولہ باری کچھ اور کر تار یا ایک مصری آگہوٹ کو گرفتار کیا۔ اور سرائیمید یا ملیٹ کو پکڑ لیا۔ جو سلطان کی جانب دار ملنے جاتے ہیں۔ اور کوئی کارروائی بحری اُس سے ایسی ظہور میں نہیں آئی جو قابل بیان ہو۔ البتہ مہری حکم لیکر یہ بیڑہ واسطنت استغفر سے ضرور روانہ ہوا تھا لیکن اوس سب پر

۲۶ جمادی الثانی میں ایک بین بائین میں۔ لیکن کچھ ایسے ہی ہیں جس میں صرف بین بائین میں افراط میں ۲۶ اپنیان انجینہ کی ہیں جن میں ۷۰۰ آدمی ہیں۔ ایک جمیٹ اگل بچھانے والوں کی اور پندرہ بائین اٹل کے بھی ہیں۔ تھالیس میں ۱۲ بائین ہیں کہ جو فوج محاذ کریش کی طرف سے اطل و دوم و تھم یعنی مسقطیہ اڈیا پول وغیرہ سے بھرتی ہوتی ہیں۔

ہر بائین میں بمبوتہ جنگ ۹۲۰ جان اور ۵ گھوڑے ہوتے ہیں۔ گویا ہر جمیٹ میں ۴۷۶ آدمی اور ۲۰ گھوڑے دو دو جو کچھ ایک بریگیڈ ہوتا ہے۔ دو بریگیڈ سے ایک بائین اٹل کے ڈوین میں کہلاتا ہے۔ اور دو ڈوین ملا ایک اردو بنتا ہے۔ پیدل فوج تھری لی باؤی بندوق سے مسلح ہے بعض رجیمین کو ماسٹرنگ نالی والی بھی دی گئی ہے۔ علاوہ اس کے دو لاکھ بیس ہزار کشادہ ہاتھ

سلجانی میں موجود ہیں اور انہی کی کوئین دیگنی (فوج رویت ۸۸ رجیمین پر تقسیم ہے۔ اور اس کی ترتیب نظام ہی کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ نظام میں ہر بائین میں ۹۲۲۔ اور رویت میں ۱۲۰۰۔ آدمی ہوتے ہیں۔ رسالہ میں ۲۰۲۔ اسکو اڈن میں۔ علاوہ اس کے ایک فوج سوا جان کر دون کی کھڑی کی گئی ہے۔ اور سید کہلاتی ہے۔ وہ اپنے گھوڑے لالتے ہیں۔ اور اذکار و وار

بھی اپنی ہی ہیں۔ سرکار عالی کو صرف ہتھیار مہیا کرنے پڑے ہیں۔ تو پتہ اند میں نظام ۱۹۷۶ کے موافق ۵۸۷۰۰ آدمی۔ اور ۱۲۵۶۰۰ توپیں ہیں۔ سب ۱۷۴۱ سیدائی ۱۲ چارہ توپیں ہیں تقسیم ہیں۔ کل فوج قاہرہ کی تعداد اسطرح سمجھ میں آسکتی۔

تفصیلات صفحہ ۱۱۵

تفصیلات صفحہ ۱۱۵

۴۰ فوج	کامل قواعد دان	کم قواعد دان	کم دیس قواعد دان	میزائل
۲۵۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰	۵۳۰۰۰۰	نظام
۲۸۰۰۰۰	۳۲۰۰۰۰	۰	۶۰۰۰۰۰	رویت
۱۸۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰	۰	۳۶۰۰۰۰	مسقط

شاہی حکم کا اس وقت تک کچھ حال نہ کھلا کہ آیا اٹمین قسطنطنیہ نے لینے کا حکم تھا یا سلونیکا پر قابض ہو جانے کی ہدایت تھی۔ چنانچہ اول لکڑ تو ہر طرح ناقابل قیام اور دشوار گزار راستہ پر واقع ہے اور سلونیکا آزاد بندرگاہ ہے۔ جس کا تجارتی تعلق تمام دول یورپ سے ہے اور چونکہ اس کے نقصان پہنچانے سے غیر ملک کی تجارت گاہوں کو بھی نقصان پہنچتا تھا اسلئے سلونیکا پر بھی گولہ باری نہ ہو سکی۔ غرض سولے مذکورہ بالا کارناموں کے اور دین گاہوں اڑا دینے کے دوران جنگ میں سارا بیڑہ بے نیل و مرام چاروں طرف گھومتا پھرا اولیک موقع بھی اسکو اپنے نام اوچھلنے کا نہ ملا۔

سلطانی بیڑہ ہزار کی کاروائی

گو یورپ بھر میں سلطانی جہازوں کو بظہر حقارت دیکھا جاتا تھا۔ اس کے متعلق طرح طرح کے تمسخر آمیز مین گھڑت خبریں شایع ہوئی تھیں لیکن بالآخر معلوم ہوا کہ وہ ترکی کے حق میں بہت کچھ کارآمد ثابت ہوا۔ حالانکہ یورپ میں ٹھٹھہ باز اسی بھر دسہ پر رہے کہ سارا عثمانی بیڑہ ہزاروں اور ابلے ڈارڈنیلز میں محفوظ پڑا ہے اور اس کے کپتانوں نے نوٹس دیا ہے کہ جہاز سمندر میں چلانے کے قابل نہیں ہیں۔ گو درحقیقت ایسے ناکارہ چند جہاز ضرور تھے کہ قلعجات ڈارڈنیلز کی پناہ میں ننگر زن رہے۔ تاہم باقی بیڑہ کے ایک بہت بڑے حصہ نے وہ کام کیا کہ ہر سلطنت ایسی سرعت سے ایسا اہم کام سر انجام نہیں دے سکتی یعنی تمام ریف نو جو کچھ غیر متحد مین ایشیائے کوچک اور اناطولیا سے طلب کی گئی تھی انہیں جہازوں نے ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ کو منتقل کیا۔ اور پھر انکے لئے لاکھوں من سامان رسد اور سامان ہزار سلونیکا کے اسٹیشن ہر جہاز طرف سے لے جا کر ڈھو ڈالا۔ اور اس آمد و رفت میں وہ وہ

احتیاطین اور حفاظتی کام عمل میں لائے گئے کہ یونانی بیڑہ جہاز تو درکنار کسی کشتی کو بھی محض
 خطرہ میں نہ ڈال سکا۔ عثمانی بیڑہ کے سب جہاز پر اسے نہیں ہیں۔ اور جو قابل مرمت ہیں انکی
 درستی نہایت جا بجا دستی سے عمل میں لائی گئی۔ چنانچہ آہن پوش جہاز حمید علی بیڑہ
 میں تیار ہو کر قسطنطنیہ میں داخل ہوا۔ اسکا وزن ۶۰۰۰ ٹن یعنی ۱۴۰۰ من ہے۔ اسپر علاوہ چند
 جلد چلنے والی مشینیں تو پون کے دو تو میں ۳۰۰ اس انچ قطر کی اور دو کرب تو میں ۶۰۰۔ انچ قطر
 کی چڑھی ہیں۔ انجنوں کی طاقت چھ ہزار ۸ سو گھوڑوں کی ہے اور رفتار سے گھنٹہ ۱۲ ناٹ یعنی ۱۵
 میل ہے۔ ناٹ = ۱۵ میل، دو بیڑہ آہنی جنگی جہاز حسین عثمانی امیر البحر جو فی الحال حسن رمی
 پاشا ہیں، مقیم رہتے ہیں مسعود بیڑہ ۸۰۰ چوتھہ میں مکمل ہوا تھا۔ اسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن یعنی ۲۲۵
 سے بڑا ہے۔ جس پر ۱۲ تو میں ۳۰۰ اس انچ کے قطر کے موہنے کی چڑھی رہتی ہیں۔ تیسرا آہن پوش عثمانی
 اور چوتھا غریزہ۔ ہر ایک وزن میں ۶۴۰۰ ٹن ہیں۔ ۱۲۰۰ من آتا ہے۔ لیکن بجین
 تھوڑا عرصہ گذرانکی تجدید کی گئی۔ بحم شکت وزنی ۲۰۸۵ ٹن ۱۲۰۰ من آتا ہے۔

ہر بر آہن پوش اگن بوت وزنی ۴ سو ۱۰۰ ٹن ۱۲۰۰ من آتا ہے۔ تھایا واگ کا چارٹھہ ۱۲۵۰ ٹن
 اوتا ہے۔ از میسل جہاز بار برداری۔ پلنگ دریا۔ بار بیڈو تو پراہمہ از وزنی ۹۰۰ ٹن ۱۲۰۰
 میں آتا ہے۔ اجیر تار پیڈ کشتی وزنی ۵۰۰ ٹن ۱۲۰۰ من چار تار پیڈ کشتیاں ہر ایک
 وزنی ۸۵ - ۸۵ ٹن ہیں۔ علاوہ ۱۰۰ کے دیگر تار پیڈ کشتیاں ہر وقت تیار رہتی ہیں کہ
 جہان ضرورت ہو تو ہائی بخش متابع پیدا کرنے کو موجود ہیں۔ تجارتی اور ڈاک کے جہازات اس
 علاوہ ہیں۔ بیڑہ کمرانکی آخری ہفتہ مارچ میں جب یہ بیڑہ گولڈن ہارن سے روانہ ہوتا
 اسوقت لاکھون تماشا کی کنارہ دریا چھوٹا اور ہلون پر جمع تھے۔ روسی سفیر ایم نیلیوف
 اور فرانسیسی سفیر ایم کیس۔ حسن پاشا وزیر بحریہ کے ہمراہ روانہ ملاحظہ کرنے گئے۔

اور اعلیٰ حضرت امیر المؤمنین نے قصر بیڈ کو شک کے بالاخانہ سے اس نظارہ کو

معائنہ فرمایا۔ کریمٹ کے سمندر دین میں ایک ترکی آہن پوش نے شروع مارچ میں ایک یونانی جہاز آؤ قیا کو گرفتار کیا جو بعد کو نصوحی پاشا والی ہر دت کی تحویل میں رہا۔ پانچ کے تیسرے ہفتہ میں ترکی جہاز علی الدین نے ایک دوسرے یونانی جہاز موسومہ ہیرام کو سخت معرکہ لڑائی کے بعد حسین ۵۴ یونانی اور ترک قتل ہوئے گرفتار کر کے جرمنی جہاز کو حوالہ کر دیا۔

اس جہاز پر یونانی پارلیمنٹ کا نائب میر مجلس ایک ممبر اور ساٹھ یونانی مجاہدین علاوہ سامان حرب کے سوار تھے۔

دوران جنگ میں بحری جنگ کے نہیں بلکہ البتہ اس قدر ضرورت ثابت ہوا کہ عثمانی بیڑہ اوقوت اسلئے تیار نہ تھا کہ وہ یونانی بندر گاہوں اور ساحلوں کو حملہ کر کے تباہ کر ڈالتا۔

اور خود پیش قدمی کر کے یونانی بیڑہ کو دار الفنا کا راستہ دکھلاتا۔ تاہم یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اُسین اپنا اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی طاقت ضرور ہے اور چونکہ بیڑہ کے حملہ آور نہیں چند امور مانع تھے۔

مثلاً ترکی بری فرج کی پوری کامیابی کا نظور اور اس کے بحری حملہ کی ضرورت کا مفقود ہونا اور دول یورپ کے متحدہ بیڑہ جہازات کا سوال کریمٹ پر موجود ہونا، اس لئے یہ بھی کہا نہیں جاسکتا کہ ترکی جہازات حملہ کی طاقت رکھتے تھے یا نہ رکھتے تھے۔

حضرت سلطان المعظم کو یونانیوں کا تباہ برباد کرنا اگر منظور ہوتا تو وہ ایسا کرتے کہ اوہر بری فوجیں انکو نیست و نابود کرتی ہوتیں۔ ۱۔ دہر جہازوں کی آتش بازی سے ساحلی قلعہ اور بندر گاہ پائرس۔ اور ایتھنز کو ڈھیر کیا جاتا۔ لیکن منشا سلطانی ہرگز یہ نہ تھا اسلئے کہ جو کچھ ترحم ادیم پادشاہ نے نہایت درجہ کی انسانیت سے دشمن بڑھا کر کیا وہ منشا سلطانی کا وحقیقت پر تو تھا۔ ورنہ انکو کون امر مانع تھا کہ مفتوحہ شہروں میں ایک رعیت کا بھی

قتل نہونے دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوجوں کا ایک جگہ بھی تعاقب نہ کیا۔ اور اگر وہ ایسا کرتا تو یہ امر یقینی تھا کہ یونانی فوج آرتا اور لاریسا کے میدانوں میں چیل کوؤن کا شکار بنی ہوتی اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ترکی بیرہ بعد جنگ روم و روس کے اگر کسی یورپ کی بڑی سلطنت کا نہ مقابل بہنیں رہا تو وہ ایسا گیارہویں نہیں کہ یونانی بیرہ بھی اگلی بار

حسار ایپرسن طرفین کی فوج کا شمار

شروع ہفتہ جنگ میں ترکی اور یونانی افواج کی شمار حسب ذیل تھی۔ جو بعد کو زیادہ کمزوری

گئی۔
ترکی فوج انقسیمی فوج یعنی پیدل پٹن ۲۰ ہتالین۔ میدانی توپخانہ کی ۴ ہتیریاں کچھی توپخانہ کی ایک ہتیری، سواریادو کی جمیٹ میں شامل ہیں جیسا کہ نوٹ صفحہ ۱۱۵ میں مفصل طور پر درج کیا گیا۔ یہ تمام مجبیت دو ڈوٹرین یعنی حصوبہ منقسم تھی۔ ایک کا ہیڈ کوارٹر جانیٹا۔ اور دوسرے کا لوروس میں تھا۔ کمانڈر جنرل حمید افواج ایپارس کے جنرل احمد حقیقی پاشا اور جنرل صوبہ جانیٹا ہے۔ اول ڈوٹرین کے کمانڈر سعد الدین پاشا اور دوسرے ڈوٹرین کے سپہ سالار عثمان پاشا شیر ملونا نہیں، اور جانیٹا کی جندامری افواجی دوسرے کے منالار اسد پاشا تھے

جنرل احمد حقیقی پاشا والی صوبہ جانیٹا اور کمانڈر انچیف افواج ایپارس کا سن جنگ جولائی کے زمانہ میں ۶۴ سال کا تھا۔ یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی قابلیت اور لیاقت کو پہنچے تجربہ کار عہدہ دہین۔ کارگروگی اور استقلال و متانت و مستعدی و ذکاوت یعنی شہر میں۔ راستی و راستبازی آپکی خرابی اشل ہے۔ مونا سطرین پیدا ہوئی اور

اس لئے الباقی قوم میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ستر سال کی خونریزی بوسنیا میں پاشا محمد قزو
سروہ۔ بلگیریا۔ اور آٹائی نگر و۔ کی افواج کے سپہ سالار تھے۔ جس موقع پر انہوں نے
قزو جنگ میں اعلیٰ درجہ کا اظہار ریافت کیا۔ ستر سال کی جنگ پر روسی افواج کا
سخت نقصان کیا۔ مخالفین سلطان کا قول یہ کہ حضرت سلطان کو احمد قسطنطنیہ پاشا کی قیادت
کا کچھہ رشک ہے۔ اور اس لئے اذخو ڈوثرین کی جرنیلی (شیراز) سے فائزہ کوئی عہدہ
نہیں دیا ہے۔

سعد الدین پاشا کمانڈر اول ڈوثرین متعین ایپائرس ۷۴ سال کی عمر رکھتے ہیں۔ قدیم
زمانہ کے نہایت اعلیٰ اور منظم ترک سمجھے جاتے ہیں۔ درسد عربیہ سفغانیہ میں تعین پائی ہے
اور قزو اسٹاف میں کام کر چکے ہیں۔

ستر سال میں مقام سلیٹرہ کمانڈنگ انجیرہ چکے ہیں اور جنگ سروہ کی لڑائی میں شرکت
کے ہوئے ہیں۔ ستر سال میں مہدہ ناولا اور ستر سال سے عہدہ جلیہ فوق سے ممتاز رہے
جائنا پہونچنے سے قبل ان کی نسبت بے پناہ ذخیرہ شہرہ موتی تھی کہ وہ احمد قسطنطنیہ پاشا
کی جگہ جائینا کے گورنر اور قزو کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے۔

عثمان پاشا۔ کمانڈر ڈوثرین دوم عساکر ایپائرس۔ ولایت سیواس میں ستر سال میں پیدا
ہوئے (یہ شیر ملوہ نہیں ہیں) ستر سال میں حصہ بل تعینہ کی فرض سے سینٹ پٹربرگ بھیج
کئے اور ایک روسی بیٹن میں دو برس تک کام کیا۔ ستر سال میں عی پاشا کے لشکر سلیمان
آٹائی نگر و جیل اسود۔ نے ایک سستہ پیدل اور لشکر پہر اول کے بحیثیت کرنل کے کمان کی
جولائی میں بہرہی لشکر سلیمان پاشا اور لشکر میں اپنی فوجوں کے ہوئے۔ روسوں سے مقابلہ
کیا اور ان کے حملہ کو درہ ششیکہ پر کامیابی سے روکا جو ایک بہادری کا کام تھا۔
جب محمد علی پاشا کا قہر جلا افواج شعیہ جنوب کوہ بلقان کی کمانڈ انچیفی پر ہوا تو

عثمان پاشا محمد علی پاشا کے اسٹاف کے چیف مقرر ہوئے۔ اور ساتھ ہی برگیدیر جنرل کے معزز عہدہ سے سرفراز کئے گئے۔ بعدہ روسیوں سے مصالحت کی گفتگو میں نامہ و پیام کرنے پر متعین ہوئے۔ اور بعد اختتام جنگ درجہ اول کے اسٹاف میں چیف یعنی صدر اعلیٰ مقرر کئے گئے۔

۱۸۸۵ء میں عثمان پاشا صوبہ ایپائرس کی افواج کے کمانڈر مقرر ہوئے اور ۱۸۸۶ء میں تمام فوج طرابلس ڈیپوٹی کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے۔ جہاں سے ۱۸۹۰ء میں انکو واپس طلب کر لیا گیا۔ پاشا سے موصوف روسی اور فرانسیسی زبان بولتے ہیں اور جنگ کے زمانہ میں جمہور اسٹاف انگریز کے کام میں نہایت مشاق اور تجربہ کار ہیں۔ وہ بڑی سادگی اور راستبازانہ ہیں۔ انکی صحبت فنی اور خیر خواہی قوم و ملت زبان زد عام ہے۔

یونانی فوج متعینہ ایپائرس کی تعداد

۱۔ قائم ایپائرس میں یونانی فوج ابتداء جنگ میں اس قدر تھی۔ پیادہ فوج (۱۲۰۰) تین ہتھیارین (۳۰۰۰) انجینیر (۱۶۰۰) رسالہ سوار (۶۰۰) انفنٹری (۵۰۰۰) امدادی فوج (۴۰۰۰) توپخانہ (۲۵۰۰) اور فالٹیر (۴۰۰) ملکہ ۲۲ ہزار اس میں ۸ ہزار سپاہی اور آٹھ لاکھ سپاہی تاکہ پوری تعداد میں ہزار ہو جاوے۔ گرنیل میناس اس کل فوج کا کمانڈر انچیف تھا۔

نوٹ: یونان کی طاقت۔ یونانی فوج کا شمار صحیحہ کے لوٹ میں درج ہو چکا ہے۔ اس میں فوج نظام یعنی ریگولر رتوب کی تعداد دینی۔ بعد ازاں مزید تفصیل مندرجہ اخبار ٹیلی فون سے معلوم ہوا کہ یونانی فوج کی کچھ طاقت دوسرے فوج محفوظ حبشیہ ہے۔

پیدل فوج ۵۵ رجمنٹ جمین ۶۱۶۳۰ سپاہی ہیں۔ بار برداری کے گھوڑے ۱۵۵۵ رسالے تعداد میں دس ہزار جمین دو ہزار آٹھ سو اسی سوار ہیں۔ بائری توپخانہ ۲۹ جمین سپاہی ۴۲ ۱۸۰۰ رسالہ توپ ہیں توپخانے کے گھوڑے ۵۲۸۹۔ اور فوج پائیر کے سپاہی ۴۶۹۳ اور گھوڑے ۲۰۸۵ کل فوج کے ہر ای دو ہزار دو سو گھوڑے لشکری پولیس چار ہزار و ستر ان کا فخر کل فوج نظام اور محفوظ کی ۸۲۱۵ سپاہی امداد گھوڑے ۴۴۱۴ ہیں جن میں ۴۴۱۴ کے حصے میں ۲۰ ہزار آٹھ سو اسی سوار ہیں ان میں اکثر اوقات بکار گیری ہیں۔

پہلے کرسٹ میں یونان کی چیر دستی برقی فوج کی حفاظت

نوٹ چونکہ مغربی صوبہ ایپائرس کی جنگ کے حالات قلمبند کرنے میں جو ابتدا سے بیان ہونے چاہئیں جنگ کے اصلی درجہ اور ترکی انتظام پسندی کے اسباب کھنڈ لازمی ہیں اس لئے ہمیں کچھ دیر کے لئے مختصر طور پر وجہ محاصرت فمائن کا تحریر کرنا ہو گا جو اس تاریخ کے ابتدائی حصہ میں چھوڑے گئے تھے۔ اور اس موقع کے لئے محفوظ رکھے تھے محض اس خوف سے کہ شاید اہمیدی مضامین کا حصہ شروع کتاب میں زیادہ بڑے جاوے اور اصل حالات جنگ دیر سے ملاحظہ ہونا ناظرین والا تکلیف کو گران گذرے مگر وجہ و اسباب جنگ تحریر کے کوئی جنگی کارنامہ مکمل نہیں ہو سکتا اس لئے ادھکا نظر انداز کرنا ایک ناگزیر امر تھا اور یہ موقع ادھکی تفصیل کے لئے مختص سمجھایا اور چونکہ جنگ ایپائرس جنگ تھلی سے جدا ہوتی رہی ہے اس لئے شروع سے اس کے حالات بیان ہوتے ہیں۔

یونان کی مختصر تاریخ اور ترکی سے اس کے تعلقات یونان کی تاریخ سنہ ۸۹۰ قبل

مسیلی علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے۔ سنہ ۷۷۰ ق م یونان کا بڑا شرقی حصہ آئیکا

جسین شہر انہیں واقع ہوا ایک بڑے طوفان سے جو مثل طوفان نوع کے تھا ایسا

تباہ و برباد ہوا کہ دو تیس سے قبل اس کی حالت تبدیل نہ ہو سکی سنہ ۷۵۰ ق م میں بائیس

یعنی قدیم قسطنطنیہ تعمیر ہوا۔ سنہ ۵۴۴ ق م سے ایرانیوں کے حملے شروع ہو گئے۔

اگست سنہ ۴۸۰ ق م میں بزرگ پسر نے یونان پر حملہ کیا لیکن اسی وادی تھرائی میں جہاں

سنہ ۱۹۰ ق م کی جنگ میں مقدونہ یونانی سپاہ نے پناہ لی ہے اس کا حملہ روک دیا گیا۔

فتوحات فیلیپس پراسکندر اعظم سنہ ۳۳۵ ق م سکندر اعظم کا آغاز حکومت سنہ ۳۲۳ ق م

فتوحات سکندر اعظم برائے ان سنہ ۳۲۳ ق م سے سلی کے باشندگان یونان میں تباہ کاری

۱۸۲۶ء یسٹن لوگون نے (آٹلی کے باشندے) فتح کر کے چھوٹے چھوٹے صوبوں میں
یونان کو تقسیم کیا ۱۸۲۷ء میں اسلامی حکومت ترکی نے زیر حکم سلطان محمد ثانی ایجنٹ اور
دیگر حصص یونان فتح کئے ۱۸۲۹ء میں۔

۱۸۲۶ء یونان کی جہڑی ریاست نے پھر ایجنٹ اور موریا کو قبضہ میں لیا ... ۱۸۲۶ء
۱۸۲۶ء یونان ترکوں کے قبضہ اقتدار میں آگیا ... ۱۸۲۶ء

۱۸۲۷ء صوبہ توریا ونیس والوں کے تصرف میں رہا۔ ... ۱۸۲۷ء
۱۸۲۷ء روسیوں کی امداد سے ترکی کے بر خلاف آزادی یونان کی سخت کوششیں ۱۸۲۷ء
۱۸۲۷ء مالدیویا اور ویلیشیا کی بغاوت بمقابلہ ترکی فرو کی گئی جس میں یونانی معاون تھے ۱۸۲۷ء
۱۸۲۷ء تہزادہ الکزیٹڈ کا اعلان آزادی۔ پانچ ۱۸۲۷ء اسکا ہلالی پرچم کے مقابلہ

۱۸۲۷ء میں صلیبی جھنڈا اٹھ کرنا اور آزادی کے لئے لڑائی شروع کرنا ... ۱۸۲۷ء
۱۸۲۷ء یونانی میٹر ایک با قسطنطنیہ میں مارا جانا۔ ... ۱۸۲۷ء

۱۸۲۷ء آزادی یونان کا اعلان۔ ... ۱۸۲۷ء
۱۸۲۷ء توریا اور مسلوگلی کو یونانیوں کا فتح کر لینا۔ ... ۱۸۲۷ء

۱۸۲۷ء ترکوں کا محاصرو کا رفع۔ ... ۱۸۲۷ء
۱۸۲۷ء جزیرہ سیو (قریب ساحل اناطولیا) کا محاصرہ اس پر گولہ باری اور باشندہ نکا

۱۸۲۷ء قتل عام جو زمانہ حال کی تاریخ میں سب سے بڑا گنا جاتا ہو یعنی جس میں ترکوں کے
۱۸۲۷ء ہاتھ سے ۴ ہزار کس قتل ہوئے۔ ... ۱۸۲۷ء

۱۸۲۷ء جزیرہ صنوبر میں قتل عام۔ ... ۱۸۲۷ء
۱۸۲۷ء جزیرہ صنوبر میں قتل عام۔ ... ۱۸۲۷ء

۱۸۲۷ء جزیرہ صنوبر میں قتل عام۔ ... ۱۸۲۷ء
۱۸۲۷ء جزیرہ صنوبر میں قتل عام۔ ... ۱۸۲۷ء

- یونان انگلند کو کمک کے لئے طلب کرتا ہے جولائی ۱۸۲۵ء
- ابراہیم پاشا ہسلوٹگی کو بزور شمشیر فتح کرتے ہیں ۲۳۔ اپریل ۱۸۲۶ء
- شہر ہزاروٹز استعانت یونان کے لئے یوپیڈین چندہ ہونے .. ایضاً
- رستمید پاشا یقین کر دیا کہ فتح کرتے ہیں جون ۱۸۲۶ء
- میویر میتوین ترقی مصری بیڑہ کی تباہی ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۲۶ء
- عہد نامہ لندن بموافقت یونان جیسپر روس۔ فرانس اور انگلند کے دستخط ہوئے ۶ جولائی ۱۸۲۶ء
- ٹرکون کا موریا کو خالی کر دینا اکتوبر ۱۸۲۵ء
- ہسلوٹگی کا یونان کو دیا جانا۔ ۱۶ مئی ۱۸۲۹ء
- یونانی جلسہ قومی کا اجتماع اور آغاز جلسہ ۳ جولائی ۱۸۲۹ء
- بائیالی یونان کی آزادی کو بموجب عہد نامہ ایڈریاٹک کے قبول کرتا ہے ۲۴ ستمبر ۱۸۲۹ء
- بموجب ایک کنونشن کے اوتھوفاٹ میویر پاشا یونان مقرر ہوتا ہے ۷ مئی ۱۸۳۲ء
- مقتسلی اور ایپائرس میں برخلاف ترکی عذر کا ہونا اور دربار یونان کا اس سے
- موافقت کرنا اور بالآخر ترکی اور یونان میں تعلقات کی کشیدگی ۲۸۔ مارچ ۱۸۵۶ء
- انگلند اور فرانس کا بحری سپاہ بھیکر بندرگاہ پائرس کا محاصرہ کر دینا اور شاہ کا
- تجویرا بے تعلقی کہنے کا وعدہ کرنا اور تبدیل وزارت ۲۵۔ ۲۶ مئی ۱۸۵۷ء
- شاہ یونان کا کنارہ کش ہو کر اپنے وطن میویریا کو واپس چلا جانا۔ جولائی ۱۸۶۱ء
- شاہ ڈنمارک بڑے ایڈمرل کناری سے تاج یونان کو شہزادہ ولیم کے لئے
- قبول کرتا ہے ۶ جون ۱۸۶۲ء
- یونانی افواج جزیرہ کارفو پر داخل کرتے ہیں ۲۔ جون ۱۸۶۴ء
- خدر کریٹ کے بڑھانے کے لئے نہایت جوش و خروش کا ہونا۔ اگست تا دسمبر ۱۸۶۶ء

ایضاً۔ بار دیگر معاہدہ بحرہ ۱۸۶۷ء
 قسطنطین یعنی ڈیوک آف اسپارٹا۔ دلیحد یونان کی پیدائش ۱۸۶۷ء
 یونانی جہاز انوینس ترکی جہاز ونیرگولہ باری کرتا ہے اور بندرگاہ سیرین افلیوین ۱۲ اکتوبر ۱۸۶۸ء
 ترکی اور یونان میں قطع تعلقی ہو جاس کے کہ یونان ہتھیار بند ہو کر کریٹین ماضی کی ۱۸۶۹ء
 بعد کو ایک کانفرس کا منعقد ہونا جس میں سلطان یورپ کے وکیل جنوری ۱۸۶۹ء
 میں بمقام پیرس جمع ہوئے۔ انکی اصلاح منظور کی گئی۔ اور ڈپلوماتک تعلقات
 باہمی از سر نو تازہ کرا دئے گئے ۲۶ فروری ۱۸۷۹ء
 متجانب دول عظام بہ شرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریباً کل صوبہ اور
 صوبہ ایپائرس کا کچھ حصہ ترکی سے حیرا دلوا یا گیا۔ ۱۸۸۱ء
 مزید حرص و ہوس سے بغاوت مشرقی روسیلیا کا فائدہ اٹھا کر لشکر یونان کا ترکی
 سرحد کو عبور کرنا اور ترکوں کے ہاتھ سے سبکا صفایا ہو جانا۔ ۱۸۸۵ء

مندرجہ بالا واقعات کی فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک یونان پندرہویں صدی عیسوی کے
 وسط میں سلطنت عثمانیہ کی حدود میں داخل کیا گیا۔ اس وقت سے لیکر ۱۸۸۵ء تک کوئی
 عظیم الشان واقعہ ترکوں کے خلاف وقوع میں نہیں آیا۔ سب سے پہلی تاریخ حسین یونانیوں
 نے آزاد ہونے کے لئے بغاوت کی وہ ۱۸۸۵ء ہی جسکی دوبارہ ۱۸۸۹ء میں تجدید کی گئی
 اور آخر تیسری بغاوت میں جو ۱۸۸۵ء سے شروع ہو کر ۱۸۸۹ء میں ختم ہوئی۔ روس
 فرانس۔ اور انگلستان کی مدد سے یونان آزاد ہو گیا۔ اور ۱۸۸۵ء میں ایک علیحدہ بادشاہ
 بنادیا گیا۔ ۱۸۸۵ء میں پہلے بادشاہ کو جس نے ۲۹ برس حکومت کی تھی خارج کر کے دول
 ٹلاش نے ۱۸۸۵ء میں شاہ علی کے والد کو جو اب شاہ ڈنمارک ہے یونان کا بادشاہ بنایا

جس نے اپنی جگہ اپنی دوسرے بیٹے چارج (شاہ حال) کو یونان کا تخت سپرد کر دیا۔ اسکو خزانہ یونان سے ۱۱ لاکھ ہزار فرانک صرف خاص کے لئے ملتے ہیں اور فرانس و روس اور ایک تیسری سلطنت کی طرف سے بھی چار چار ہزار پونڈ سالانہ ملتا ہے۔

یونانیوں کو حسب تقاضائے فطرت انسانی آزاد ہونے کے وقت سے ہی اپنی ریاست کی توسیع کی خواہش رہی چنانچہ ۱۸۳۰ء میں دول عظام نے بشرکت انگلستان یونان کو قسطنطنیہ کا تقریباً نصف صوبہ اور صوبہ ایپائروس کا کچھ حصہ ترکی سے جبراً دلوایا۔ اس سے یونان کی آتش ملیح و مرص اور بھی زیادہ مشتعل ہو گئی۔ اور ۱۸۳۰ء میں جب صوبہ مشرقی رومیلیا بغاوت کر کے بلگاریا سے ملحق ہو گیا تو یونان کو توسیع حدود کا پھر خطا سوچا اور ترکی کو ملگیا کے معاملات میں مصروف اور پہلا ہی سال کمزور سمجھ کر ملکہ کرنے کی طیاریاں شروع کر دیں اور یورپ بھی چپکا بیٹھا تماشا دیکھتا رہا۔ مگر باعالی نے پندرہ دن کے اندر لاکھوں فوج سرحد یونان پر جمع کر دی اور اس نے تھوڑے ہی دنوں میں یونانی فوج کے اس حصہ کا جو سرحد کو عبور کر آیا تھا قلع قمع کر دیا۔ لیکن دول غظام نے پیچ بھاڑ کر کے مصالحت کرادی اس کے بعد یونان کو سوائے حال کے برسرِ فساد ہونے کی جرأت نہ پڑی۔ چنانچہ جب ان لوگوں نے جنہوں نے اپنی ذاتی اغراض کے پورا کرنے کے لئے آرمینیا کے یوقوف باشندوں سے محسن کشی اور منکھرامی کرائی تھی یہ دیکھ کر کہ اس شورش سے مطلب برآری نہیں ہوئی تو ۱۸۶۰ء میں کریٹ کے عیسائیوں سے بغاوت کرادی۔ یہ کئی مہینے رہی اور یونان کی گورنمنٹ نے خود بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور ملک اپنے ملک کے مجاہدین کے روکنے میں رہی لیکن شروع ۱۸۶۰ء کی بغاوت کریٹ پر یونان کا باوجود اس بے بساطی اور کمزوری کے جو نتیجہ جنگ سے ظاہر ہوئی یکایک مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جانا اور چند سلطنتوں کے سمجھنے پر انکو ٹکا سا جواب دیدینا کہ ہم مثل تمہارے عیسائیوں کریٹ کی مظلومی پر مہر سکوت

لگائے، نہیں بیٹھو رہ سکتے اور خود اپنی بھری فوج با تفتی کرنل و ساس کے کریٹ یعنی سرحد
گورنمنٹ عثمانیہ میں اوتارنا صاف ثابت کر رہا ہے کہ اس کو ماملے اپنی جمیعت کے
موتین دیگر عیسائی گورنمنٹوں کے مالی اور فوجی امداد کا بھروسہ ضرور تھا۔ جنہوں نے بھلا
بہر چند والٹر آجائپنے کی اجازت دیدیئے کی اور سیطرح کا سلوک اور ملک یونان کی
نہ کی اور ترکی فوجی عظمت دیکھ کر دور ہی دور سے تماشا دیکھنا پڑا۔ اور ہر چند کہ شاہ یونان
کے قریبی عزیز و اقارب میں سے چند بادشاہ اور شہزادے موجود تھے لیکن خلاف دور
انڈیشی اور کو سلطنت عثمانیہ سے اپنے اپنے ڈپلومیٹک تعلقات تو ریزئی کی کوئی وجہ
نہ تھی اور اس لئے نہایت سنجیدگی اور ہوشیاری کے ساتھ تمام غیر ملکی اُمراء بادشاہ اور
شہزادے جیسا کہ گورنمنٹ کا جزو سمجھنا تاہی صاف علیحدہ رہے۔ اور بجز اس کے کہ معاملات
صلح اور شرائط صلح میں نرمی کی خواہشات پیش کی گئیں کوئی ظاہری طور پر امداد یونان کا کسی کوئی پہلو
اختیار نہ کیا جس رویہ سے تمام دنیا کے مسلمان نکلے مشکو دین۔

جزیرہ کریٹ کا مختصر تاریخ حال جو اصلانی جنگ ہوا

یہ بڑا ترکی جزیرہ جزیرہ روم میں یونان کے جنوبی ساحل کے متصل اور اس میں لیا سے بجانب
جنوب و مشرق ساحل میلئے مصلیہ پر واقع ہوا۔ اس کا قدیمی نام کریٹ ہے جو زمانہ قدیم میں اپنی
سوشیون۔ کوہ اوڈا اور ایک بھول بھلیان کی وجہ سے نہایت مشہور رہ چکا ہر جی زمانہ
وہ کیننگڈیا کے نام سے موسوم ہو۔ جس نام کا شہر اس کا صدر مقام بھی ہے۔ عربی میں
سکو جزیرہ قریطہ یا قریطش کہتے ہیں۔ رومیوں نے اول مرتبہ ۱۶۷۱ء میں اس کو فتح
کیا تھا۔ جسے اہل عرب نے ۱۸۲۸ء میں چھین لیا۔ ۱۹۱۱ء میں وہ پھر یونانوں کے قبضہ

میں گیا۔ اور اگست ۱۸۷۷ء میں وینس کی جمہوری سلطنت کے فروخت کیا گیا ۱۸۷۷ء
 میں بہت بڑا عذر فرو کیا گیا ۱۸۷۷ء میں ترکوں نے اسکا محاصرہ کیا اور بعد ۲۴ برس کی محنت
 شاقہ اور متواتر محاصروں کے جس میں ۲ لاکھ سے زیادہ آدمی تباہ ہوئے ۱۸۷۷ء میں پورا
 جزیرہ فتح کیا۔ ۱۸۷۷ء سے ۱۸۷۸ء تک وہ نہایت نازک حالت میں رہا اور پے درپے
 لڑائیوں سے تباہ و برباد ہوا ۱۸۷۷ء میں مصری پاشا کے حوالہ کیا گیا۔ لیکن ۱۰ برس بعد وہ
 پھر براہ راست ترکی سلطنت میں لے لیا گیا اسی سال بغاوتیں ہوئیں جو ۱۸۷۷ء میں فرو کی
 گئیں۔ ۲۱ جولائی ۱۸۷۷ء کو عیسائیوں کا قتل عام ہوا جس نقصان کا معاوضہ جون ۱۸۷۷ء
 میں چاہا گیا۔ ۱۲۔ اگست ۱۸۷۷ء کو کریٹ کے عیسائیوں نے ایک اسٹیشن بنام ہذا مقدس ملین
 قائم کی ۳۔ ستمبر ۱۸۷۷ء کو قرطبی لوگوں نے عام جلسہ کر کے ترکی حکومت سے انکار کیا اور
 کریٹ کی یونانی بادشاہت سے الحاق کا اعلان کیا۔ سپہ جنگ کی نوبت پہنچی اور اکتوبر
 ۱۸۷۷ء کو افواج ترکی مصطفیٰ پاشا کے زیرِ کمان کی گئی۔ ستمبر اور اکتوبر ۱۸۷۷ء میں
 لڑائیوں میں یونانی فوجیں نظر آئے۔ اکتوبر کے مہینے میں یونانی سلطنت کا ایک جہاز والٹیر
 اور سامان حرب کو کیٹیڈیا پہنچا دیا۔ ۲۶ نومبر ۱۸۷۷ء کو خانقاہ ارتدی محصور کر لی گئی
 لیکن خود محصورین کے اسکو اڑا دینے سے طرفین کا نقصان عظیم ہوا۔ ۲۸ مارچ ۱۸۷۷ء
 کو۔ استریا۔ جرمنی۔ اٹلی۔ اور سوئزرلینڈ کی سلطنتوں کی طرف سے گینڈیا چھڑو دینے کے
 لئے سلطان کی خدمت میں متفقہ یادداشت بھیجی گئی جو ۳ مارچ کو استنبول کی گئی۔ ۲۱ جون ۱۸۷۷ء
 کو روس کی سرکردگی سے پھر ایک متفقہ یادداشت لڑائی بند کر دینے کے لئے باغالی میں پیش
 کی گئی۔ جولائی میں برابر غیر منفصلہ لڑائیاں جاری رہیں اور ۱۹۔ اگست ۱۸۷۷ء کو ترکی
 جہاز عمر الدین نے یونانی جہاز ارتدی کو جو یونانی والٹیر لئے اور جزیرہ سے عورتوں
 اور بچوں کو لیجاسنے میں مصروف تھا۔ بالکل تباہ کر دیا۔ ۲۲ ستمبر کو ڈیلیگیٹوں نے

وزیر اعظم سے ملاقات کی اور اسی مہینہ کی ۲۸۔ کو وزیر اعظم کے پہونچنے سے عذر فرما دیا
اس کا اعلان اور ترمیم قوانین کا وعدہ کیا گیا۔ نومبر میں کامیابی کے ساتھ یونانی لوگ
جزیرہ کا محاصرہ کرنے لگے۔ اور ترکی جنرل عمر پاشا جزیرہ کے کمانڈر نے اپنے عہدہ سے
استعفا دیا۔ چنانچہ فروری ۱۸۹۷ء میں جنگ از سر نو تازہ ہو گئی۔ ۱۰ دسمبر کو ۲ ہزار پانچ سو یونانی
جزیرہ کے مقابل اور سے لیکن بعد چند دست بدست محاربوں کے جن میں اون کے ۱۵ آدمی
ماری گئے سب نے اطاعت قبول کرنی۔ اور یہ سب ۲۶ دسمبر کو یونان واپس بھیج دیے گئے۔
۸۔ مارچ ۱۸۹۷ء کو نیا ترکی گورنر عمر آفندی داخل جزیرہ ہوا اور محاصرہ موقوف ہو کر امن قائم ہوا۔
اس مختصر تاریخ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آرمینیوں کی طرح یہاں کے باشندے بھی جو ایک
چہارم مسلمانوں کو چھو کر باقی تین چوتھائی یونانی عیسائی ہیں ہمیشہ اپنی شہنشاہی سلطنت سے
بغاوت پر آمادہ رہتے ہیں اور مشکل سے کوئی سال خالی جاتا ہے جس میں کوئی نہ کوئی حیلہ
کر کے علم بغاوت بلند نہ کرنے ہوں اور اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے کوئی دن ایسا نہیں
آتا کہ اپنے ہم وطن مسلمان باشندوں کے اس عافیت میں خلل انداز ہوتے ہوں چنانچہ
اس صدی میں آٹھویں مرتبہ شروع سال ۱۸۹۷ء سے پھر وہ ہی پیچیدہ جھگڑاں اور کیمچی
نہ تمام ہونے والی مفسدہ پردازیوں اور بغاوت کا زور شور سے آغاز ہو گیا۔ ان فساد دہش
اونکی غرض ہمیشہ یہ رہی ہے کہ سلطنت ترکی کو مجبور کر کے اور سلاطین بوسے زور ڈلو کر جزیرہ
کریٹ کا الحاق کسی کسی طرح یونان سے ہو جاوے جو انکی قومی سلطنت ہے

جزیرہ کریٹ کا جغرافیائی تذکرہ۔ یہ جزیرہ ۳۵ درجے اور ۳۵ درجہ ۴۵ دقیقہ عرض البلد
شمالی کے درمیان اور ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ طول البلد شرقی سے لیکر ۲۶ درجہ ۲۲ دقیقہ تک
پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کے طول کل جزیرہ کا ۱۶۰ میل اور عرض زیادہ سے زیادہ چوڑے مقام
پر ۴۰ میل اور تنگ سے تنگ جگہ ۱۵ یا ۱۶ میل ہے۔ رقبہ ۳۴۰۰ میل مربع کے قریب ہے۔ قریب ترین

ساحل ایشیائے کوچک سے جزیرہ کے صدر مقام کینڈیا کا فاصلہ ۱۶ میل اور ایتھین سے دراصل
یونان سے اس کے ایک ہند گاہ کینڈیا کا فاصلہ ۷۷ میل ہے۔ قسطنطنیہ سے سمندر کے
راستہ ٹھیک پانچ سو میل اور اسکندریہ بندرگاہ مصر سے ۵۰ میل کی دوری پر چارویں
روم کا انگریزی فوجی میٹشن یعنی جزیرہ مالٹا کو کریت کے غربی ساحل سے بخط مستقیم چار سو میل کا
فاصلہ ہے۔ صدر مقام جزیرہ کا شہر کینڈیا ہے جو شمالی ساحل پر واقع ہے۔ دوسرے شہر شہر اور
قصبے کینڈیا۔ ریٹی۔ مو۔ قطریہ۔ سیلینیہ۔ اسپناروگا۔ میٹیا۔ کسموس۔ اسپلیکیا۔ اور پیرا
ہن۔ کل جزیرہ میں شرفا غریبا ایک کوہستانی سلسلہ پھیلا ہوا ہے جس کے سب سے اونچی چوٹی وسط
جزیرہ کے قریب کوہ اٹھا کے نام سے مشہور چلی آتی ہے۔ زمین زرخیز اور چھوٹی ندیوں کی کثرت
سے خوب شاداب ہے۔ نارنگی۔ انگوریتوں کے درختوں کی کثرت سے تمام جزیرہ نہایت
خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

جزیرہ میں صوبہ نہیں منقسم ہے یعنی غربی حصہ کینڈیا درمیانی ریٹی مو اور شرقی
کینڈیا کا صوبہ ہے۔ ان سب پر ایک ترکی گورنر اور ایک فوجی نمائندہ باب عالی کی طرف سے
متعین رہتا ہے۔ معمولی تعداد فوج کی جو یہاں مقیم رہا کرتی ہے ۱۵ ہزار ہے۔ اس جزیرہ کو
پہاڑوں میں بہت سے دے اور گھاٹیاں اور گوبھائیں ایسی ہیں جو قدیمی واقعات کو دنانکی
یا دین اب تک تازہ رکھتے ہیں۔ خاص خاص پیداوار اور تجارتی اشیاء میانگی روغن دار
تیل۔ ریشم۔ شراب۔ صفیات۔ آدن۔ تارنگی۔ لیٹون۔ شہد۔ اور موم اسی اور
بادام ہیں۔ باقی تمام یونانی مجمع الجزائر کے باشندوں سے کریت کے باشندے زیادہ
تنومند اور طاقتور ہوتے ہیں۔ لیکن ذہن و ذکاوت میں یونانیوں کے ہم پلہ کہاں کہیں
بہت ہی کم ہیں۔

آبادی جزیرہ کی ۳ لاکھ کے قریب ہے جس میں ایک حصہ سے زائد مسلمان اور

کم یونانی عیسائی ہیں۔

فروری ۱۸۹۷ء میں مقدسہ پروانہ کی

زور شور اور یونانی مداخلت

اہل کریت جب شروع سال میں مجدد دست اندازبان کرتے کرتے مسلمانوں کی جان مال کا سخت نقصان کرنے لگے تو عنان صبر و تحمل اونکے ہاتھ سے بھی چھوٹ گئی اور اپنی دشمن پروانہ کو وہ بھی ترکی پر ترکی جواب دینے لگے۔ مسلمانین عظام کے جنگی جہازات نے اسن قائم کرنے کی غرض سے سواحل کریت کو محصور کر لیا۔ پچنانچہ فروری کے شروع میں باہمی خانہ جنگیوں میں ایک عیسائی جج اور چار مسلمان ہلاک ہوئے اسپر مسلح مسلمانوں کی جماعت نے کثیر العدد عیسائیوں کو بھانپا تک نچا دکھایا کہ وہ غیر طاقتوں کے جہازوں پر جا کر پناہ لینے لگے۔ اور زمین محاربین جب مکانات کے منہدم ہونے اور تین عیسائیوں کے قتل ہلاکت کی خبر مشہور ہوئی تو یونانی گورنمنٹ نے جنگی جہازوں کی روانگی کا حکم جاری کیا۔ اور بدامنی دیکھ کر انگریزی فرانسیسی۔ اور اطالین جنگی جہازوں کی سپاہیوں نے کیمیا کے بازوؤں میں پہرہ دینا شروع کر دیا۔ اسپر بھی عیسائی براہ غیر ملکی جنگی جہازوں پر جا کے چھپتے رہے تمام جزیرہ میں آتش عدا و مشتعل ہونا شروع ہو گئی۔ یونان میں بلیک جیسے منعقد ہو کر گورنمنٹ پر زور ڈالنے لگے کہ وہ فی الفور جزیرہ کو اپنی سلطنت سے ملحق کر لے۔

۱۲۔ فروری کو یونانی گورنمنٹ نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان کو ایک یادداشت روانہ کی جس میں یہ درخواست تھی کہ کریت میں ترکی سپاہ کو داخل ہونے سے روکا جاوے ورنہ خود یونان اس کے روکنے میں اس قدر کوشش کریگا جہاں تک اس کا مقدور

چلے گا

یہ یادداشت نہایت ہی مفرد آمیز تھی۔ لہذا اور سلاطین نے قصد کر لیا کہ یونان کو کرپٹ مین مصاد بڑھانے سے باز رکھیں گے۔ اور باغیوں کو بھی خاموش کرنے کی کوشش کریں گے۔ یونانی امیر البحر نے اطلاع دی کہ کینیا پر گولہ باری کرنے سے ۸ گھنٹہ پیشتر غیر ملکی جنگی جہازوں کو مطلع کیا جاویگا۔

انہیں تاریخوں میں ایک معمولی ترکی جہاز کو جو کینڈیا سے روانہ ہوا تھا یونانی جنگی جہاز نے گھیر کر اسپر گولے مارنے شروع کئے جس سے مجبور ہو کر وہ پھر کینڈیا کو واپس آگیا۔ عیسائیوں نے قلعہ کینیا پر گولہ باری کی جبر قسطنطنیہ کے سفراء دول نے سلاطین کو شہر دیا کہ مسلمانوں کے حفاظت کی غرض سے کینیا۔ رہائیمو۔ اور کینڈیا پر قبضہ کرنا لازم ہے انگریزی جنگی جہاز ڈریاڈ۔ ہاربر اور بلیوینس۔ اور ایک تاریہ و پرنے والی کشتی سٹی بہ آرمہنٹ مالٹا سے کرپٹ کو روانہ ہوئی۔

۱۴۔ فروری کو یونان کے تین جہاز فوج سے بھرے ہوئے کرپٹ کو روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کو پرنس نکوئس شاہزادہ دبیرہ کے چھوٹے بھائی نے جو تو پخانہ کے سپہ سالار ہیں مقتولی کی طرف کوچ کیا۔ سلاطین کے جواب طلب کرنے پر گورنرمنٹ یونان نے جواب دیا کہ جو کارروائی وہ کرپٹ کے معاملہ میں کر رہی ہو وہ اسکی خود ذمہ دار ہے۔ کینیا پر عیسوی گولہ باری ہونے سے تمام سفیر معطل و خیال جنگی جہازوں پر پناہ گزین ہو گئے۔ ۱۹ فروری کو مارآمدہ لندن سے ظاہر ہوا کہ سلیمینہ کے قریب ۱۰۴ مسلمان جن میں بیس عورتیں اور ۶۴ بچے تھے عیسائیوں کے ہاتھ سے قتل کئے گئے۔ اسی عرصہ میں یونانی فوج نے ۱۵ فروری کو پیشقدمی کر کے ایک ترکی قلعہ کو چھین کر ۲۵ ترک قید کر لئے اور ترکی فوج کو مجبوراً کینیا کو واپس آنا پڑا۔ ۱۴ فروری کو تمام دن شہنشاہ ولیم جرمن نے سفارت خانوں

اور مجلس وزرا میں معاملہ کرٹ کے مشورہ میں گزارا اور اسی طرح ایم مہوتا وزیر فرانس نے تاریخ مقدمہ کرٹ کے مشورہ میں سفر اردول کے ساتھ گزاری۔

شاہ یونان کا ایڈیٹنگ کرنل واساسا فرانسس یونانی متعینہ کرٹ کا سپہ سالار کیا گیا اس نے کیشیا کے قبضہ کی اہل کرٹ کو اطلاع دی۔ اور گورنمنٹ یونان نے دوسرے سلاطین کی صلاح کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ انکی دیکھو کن بھی اس کان سنا اور اس کان اور اڈا۔ آغاز اپر میں۔ سلاطین نے ایک متفقہ یادداشت دولت عثمانیہ میں پیش کی اور اسکی ایک نقل گورنمنٹ یونان کو بھی روانہ کی گئی اور میں برج تھا کہ کرٹ آئندہ سے سلطان ترکی کے زیر نگرانی ایک خود مختار دولت تصور کی جائے۔ اور یونانی سپاہ چھ دن کے اندر کرٹ کو فانی کر دے۔ ورنہ یونان سے نہایت سختی کا برتاؤ ہوگا۔

معاملہ کرٹ یونان کا جوش و خروش اور دیگر طاقتوں کی دست اندازی

تمام یونانی اخبار گورنمنٹ کو اسے دیئے گئے کہ کرٹ کے معاملہ میں ہرگز دوسرے سلاطین کی تجویز نہ منظور ہو اور اوقی سپاہی سے لیکر اعلیٰ درجہ کے عہدہ دار تک کو یہ جوش تھا کہ یونان سے مزید ملکی فوج کے نہ بھیجے جانے پر وزیر جنگ نے اپنی خدمت سے استعفا دیدیا اور ایجنٹ کے پیر بادی نے ارک بشپ آف کنسٹنٹن کو لکھا کہ عیسائی مسیح کے نام پر کرٹ کے عیسائیوں کے لئے ہر ملک سے امداد طلب کی جائے۔ (سیکن ارک بشپ موصوف نے اوپر توجہ نغمائی) اور سیکرٹری بیٹا طالین جمہور کا ایک ڈپٹی اپنے ملک کے والیٹر لیکر کرٹ جانے کے لئے ایجنٹ میں وارد ہو گیا۔ ۴ مارچ کو ایجنٹ میں

جوش و خروش کی کچھ انتہا نہ رہی۔ اور اسی تاریخ کی شام کو ایک مجمع کثیر جنگ جنت کی
 نعرے مارتا ہوا ایوان شاہی کے احاطہ میں گھس آیا۔ ولیعہد صاحب نے بالاخانہ کی کھڑکی
 سے اوکی طرف مخاطب ہو کر بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور نصیحت کی کہ ہر کام خموشی اور
 اسستگی سے کرنا لازم ہے۔ بجائے مستغنی وزیر جنگ کے دوسرا شخص وزیر مقرر ہوا جس نے
 فوج کے تمام افسروں کو ہمہ وجہ مستعد اور تیار رہنے کی ہدایت کی اور نہایت سرگرمی
 سے تیغ خانہ کی بٹریاں سرحد ترک کیطرت روانہ کرنے میں مصروف ہوا۔ اور لندن کے ہم پاج
 کے تار سے واضح ہوا کہ ہاؤس آف کامنس کے چند ممبروں نے جنین سرچارسٹ کی
 اور سسر ہر برٹ گلڈسٹون شریک تھے شاہ یونان کو ایک تار روانہ کیا جس میں اونکی بجد
 تعریف کی گئی۔ کیونکہ اونھوں نے کریٹ کو مہذب بنانے اور دمان اسن قائم کرنے میں
 بہت سعی کی۔ یہ تار محض پرايوٹ رعایا کی حیثیت سے تھا کہ بحیثیت سرکاری ممبر پارلیمنٹ
 ۷۔ پاج کو یونان نے گورنمنٹ عثمانیہ کو یادداشت بھیجی کہ اگر وہ ترکی فوج کو مقدونیا
 سے ہٹائے تو یونان بھی اپنی فوج وہاں سے واپس بلانے کے لئے تیار ہو۔ اسی تاریخ
 کو باب عالی نے سلاطین کی یادداشت کا جواب دیا کہ اسکو اکثر تجاویز اصلاح قبول ہیں
 لیکن آزادی کریٹ کے معاملہ میں بحث کی ضرورت ہے۔ اس کے دوسرے روز معلوم ہوا
 کہ سلاطین عظام کے امیر البحرین نے تجویز کیا جو کہ پانچ سس کھ درازی یونان اوپر
 سختی واجب ہے اور اس لئے بندرگاہ پائرس (یعنی تیغیر کا بندرگاہ ہے) اور کریٹ
 کی آمدورفت جہازات بند کر دیجادے۔ اور جو یونانی جہاز تعمیل حکم نہ کریں اونکو گرفتار
 کیا جائے لیکن ایڈمنٹونٹا وزیر فرانس نے اس سے اختلاف کیا۔
 اور کہا کہ جب تک جمہور آف ڈیپوٹیز میں مشورہ نہ کر لیا جادے گا تب تک یونان پر
 کوئی سختی روانہ رکھی جاوے گی

سلاطین کی یادداشت پر یونانی گورنمنٹ کا جواب اور سلاطین کی عملی دست اندازی

۹۔ مارچ کا تاثر نظر ہوا کہ یونانی گورنمنٹ نے جو جواب سلاطین کو دیا وہ یہ تھا کہ فقط کرپٹ کے خود مختار بنائے جانے سے موجودہ مشکلات کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے سبب بی جوش اور بغاوت ہرگز کم نہو گی۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ جزیرہ گورنمنٹ یونان کو دیدیا جاوے اور فوج کے واپس بلانے کی نسبت یہ جواب ہو کہ یونان ایسا کر کے دہان کے عیسائیوں کو مسئلہ کے اختیار میں دیدینا ہرگز نہیں چاہتا۔ ہاں بحری فوج اور بیڑہ جہاز کا حصہ کسی قدر واپس لیا جا سکتا ہے اور یہ امر کہ کرپٹ میں کس طرح کی گورنمنٹ قائم ہو دین کے باشندہ پر چھوڑ دینا چاہیے اس تہمیدانہ جواب سے گریٹ برٹن کو تشفی حاصل نہوئی اس لئے کہ یونانی فوج کے کرپٹ میں رہنے سے برابر عیسائی اور مسلمانوں میں کشت و خون جاری رہے گا احتمال تھا۔

۱۰۔ مارچ کو خبر ملی کہ روس کی گورنمنٹ نے ایک سرکلر سلاطین عظام کے ام چاری کین صین تجویز کی گئی کہ چھ بڑی سلطنتوں میں سے ہر ایک فوراً دو دو ہزار آدمی کرپٹ میں اتار کر جزیرہ کا قبضہ حاصل کریں تاکہ یونان اپنی فوجیں طلب کرنے پر مجبور ہو۔ جرمن اور آسٹریائیے حریف فوج کے بھیجنے سے اختلاف کیا اور جملہ سلاطین کے مشورہ سے یہ امر طے پایا کہ یونانی یادداشت کا کوئی جواب نہیں۔ بلکہ یونان و کرپٹ کا بھری راستہ فوراً بند کر دیں تاکہ آمد و رفت یونانی جہازات کی سدود ہو جاوے۔ یونان نے ایک اور یادداشت نافذ کی صین تحریک کی تھی۔ کہ کرپٹ میں اس پھیلائے کا کام یونانی فوجوں سے لیا جاوے اور یورپ طاقتیں ہمیں

اسکا ہاتھ بٹائیں اور یہ بھی تجویز کیا کہ اسن فایم ہو سنے کے بعد جب تک اہل کریت کی رائے صحیح نہ معلوم ہو کہ آئندہ انتظام حکومت کی بابتہ اوکی کیا مرضی ہے اسوقت تک ترکی بطور اسلئے حکومت کے جزیرہ کی سرپرست ہو۔

آخر ہفتہ پارچ میں عیسائیوں کی مسلمانوں پر سخت زیادتی اور قسطنطنیہ میں ترکوں کو جو شکوہ ترقی

۲۴ - اور ۲۵ - پارچ کو دن بھر کینٹا کے گرد و نواح میں نہایت خونریزی ہوتی رہی اور مسلمان مرد بچے اور عورتیں کا جرمولی کی طرح کاٹے گئے۔ اکثر مقامات پر باغیوں کا قبضہ ہو گیا یہاں تک کہ قلعہ ملاک کو بھی چھین کر خاک سیاہ کر ڈالا گیا حالانکہ اس منٹ تک جنگی جہازوں کو لہ باری ہوتی رہی مگر باغی لوگ کسی طرح ظلم و ستم سے باز نہ آئے۔ انہوں نے موجودہ قیل استعداد میں کچھ کا تعاقب کے کے خوب شکا کر کیا اور یہاں سے بھی ٹرک مقامات پلمیسا وغیرہ میں ترکوں کو چاروں طرف سے گھیر کر اسے میں مشغول ہوئے جس پر دوبارہ جنگی جہازوں کو لہ باری کی ضرورت درپیش ہوئی تو تین دو سو فسدین کے قریب ہلاک ہوئے۔ اب ان مسلمانوں کے پیہم کشت و خون نے تمام ایشیائی کوچک اور یورپی روم کے ترکوں کو بھر کا دیا۔ اوکی رگ حیت جوش میں آگئی اور یہ جوش ان کا کچھ بجا نہ تھا انھوں نے ایک عرصہ مدید تک دنیا کو اپنا صبر تحمل خوب نمایاں طور پر دکھلایا۔ چنانچہ ان ریحون میں یونانیوں کے خلاف قسطنطنیہ میں ایک آتش غمیض و غضب مشتعل ہوئی۔ لندن میں ۲۶ کی دہائی رات کے وقت اطلاعی تابریقیان روانہ کر کے ضرورت پڑی کہ قسطنطنیہ میں ترکوں کو یہ جوش ہی اور وہاں کی حالت نہایت نازک ہو رہی ہے۔ یونانی بوجہ خوف قتل ہتھیار بند ہوئے ہیں اس بنا پر کو غیر ملکی جہازوں نے پھر باغیوں پر گولہ اندازی کی جو طبع سوڈا کے سامنے قلعہ ملاک کے نیچے کو مورہ بندی میں معروض تھے۔ اسی اور جزیرہ غازی میں جو

کریٹ کے جنوب میں واقع ہے یونانیوں نے ترکوں پر دھاوا کر کے انکے بہت سے آدمی قتل دہلا کر ڈالے۔ اور بعض مفسدین نے ایک انگریزی دوغالی کشتی پر بھی گولے مارے۔ پانچ کو مالک اجنبیہ کے امیر البحر نے مسلمانین سے درخواست کی کہ ہر ایک سلطنت فوراً ایک ایک زاید ملٹن کریٹ کو بھیجے تاکہ جدید مقبوضہ شہر مفسدین کی حملہ آوری سے محفوظ رکھا جاوے۔ ۳۱ م مفسدون نے دروز کی جنگ کے بعد قلعہ اسپناونکا فتح کر لیا اور ایک ترکی جہاز جس میں سامان حرب تھا غرق کر دیا اور قلعہ نیریدین واقع خلیج سودا پر حملہ کیا جسکے فرو کرنے اور قلعہ پر قبضہ رکھنے کے لئے بڑے جہازات نے باغیوں پر گولہ باری کی اور کچھ مجموعی فوج قلعہ کی طرف بھیجی گئی۔

اپریل کی کارروائی متعلق بہ کریٹ

- ۲۔ اپریل کو سرکارِ بیلطانیہ نے ایک فرید پہاڑی نوچانہ اوزہ ا توپچی کریٹ کو روانہ کئے۔
- ۳۔ اپریل کو درہزار باشی ہزدقون نے کینیا سے نکل کر ایک دوسری باغیوں سے مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور نقصانِ عظیم اٹھایا۔ ترکی گورنر اور اطالین انسپرون نے جنگ بند کرائی۔ اور باشی باذوق کو کینیا میں واپس لیجا کر اوسم تہیار کھلائے۔
- ۵۔ اپریل کو کینیا کے امیر البحر نے حکم ہا کہ یونان کی جابرانہ زیادتی ہوئی وہ سے وہ سب ملکر بندرگاہ پانوس (ایٹھینہ کا بندرگاہ) کو بند کر دیں۔
- اسی عرصہ میں سرحد شمالی ترکی فوجوں سے لبریز ہو گئی اور جنگ کے لئے ترکی عساکر میں اسقدر جوش پھیل گیا کہ لوگ اشارہ ہوتے ہی وہ یونان کو دھون دھا کر دیں
- ۹۔ گو تائید و شورہ گورنمنٹ روس کے تمامی مسلمانین سے دولت عثمانیہ اور شاہ یونان کو اطلاع دی کہ یونان نے والون میں جو کوئی بھی فتیاب ہوگا

اوسکو فتح و تہ نہ سنے دیا جا بیگا۔ اسی تاریخ کو ایچیفونین جو شجرہ کوٹھا لوگ
 جو قیونقرہ بسے جنگ مارتے پھرتے تھے خلی گرساہین کی ایک ویلادہ میں
 جو مینتہ اول کے اختتام پر یونان کو بھیجی گئی کوئی توجہ ایچیفونین میں نہ لی گئی
ویش فینوزیلیر اور سیفور تھہ کی بقیہ فوج انکلیٹڈ کی طرف سے اور مزید
 سپاہ روس کی طرف سے کریمین داخل ہو گئی جہاں بڑا بڑا سرورہ جنگ جاری تھی
 ۹۔ اپریل کو باغیان کرپٹ نے کسموین کا محاصرہ شروع کیا۔ اور بحری سپہ سالاروں کو مطلع
 کیا کہ اگر وہ اوپرنگولہ باری کریں گے تو اوسکا جواب ترلی بہ ترکی دیا جاویگا

اسی تاریخ کو سلجیونانی بقاعدہ گرد ہون کے ۲۰ ہزار آدمیوں نے ترکی سے دستبردار
 لکڑیا کے قریب عبور کیا اور منکوجنل میں گھیر کر ترکوں نے شاست فاش دی دس
 سرحد کی کارروائیوں کا مفصل حال سلسلہ طور پر ابتدائی مین لکھا جاچکا اس حکم پر
 کرپٹ اور بائرس کے سرکون کی تفصیل تحریر کی جاتی ہے۔

۱۰۔ اپریل کو باغیوں نے غیر ملکی جہازیں زمین پناہ گزین مسلمان بھی سوار تھے گولہ باری کی
 اور اوسکا جواب جہاز سے دیا گیا۔ سلطان المعظم نے کرپٹ کے معاملہ میں صفائی
 دیر ہونے سے جو نقصانات عظیم واقع ہو رہے تھے سپاہ میں نظامت سے اسکی شکایت
 کی اور ۱۷۔ اپریل کو پھر دہانکی سلسلہ خوزیری کے امنوسناک نینج پرائگوتو کیس
 باقاعدہ ترکی اور یونان میں اعلان جنگ ہو گیا۔ سلطانین بین بنادریونانی اور
 بحری راستوں کے بند کر دینے کی کامل تجویز ہو گئی۔ اٹلی سے بھی ایک بحری فوج
 اور دلبٹینین کیانیہ میں پہونچ گئیں

۲۲۔ اپریل۔ کرنل داساس سپہ سالار افواج یونان مقیم کرپٹ نے امیر البحر دن سے
 استفسار کیا کہ سلطانین دولت عثمانیہ کے موافق بین یا مخالف کیونکہ اوس نے

کہا کہ ترکوں پر حملہ کر نیکا حکم ہوگا۔ ان تاجخون میں سرحد پر نہایت تیزی سے جنگ لڑی تھی اور ترک میدانِ محسلی میں بڑھ آئے تھے۔ شاہی خاندان کی وہ نازک حالت ہوئی کہ ایک جہاز اس لئے ہر وقت تیار رہتا تھا کہ ضرورت کے وقت فوراً اپنے شاہی مسافروں کو غالباً ڈنمارک میں آتا آوے جہاں خود شاہ جیارج کے بڑے والد اسٹون ایمان سے سریر حکومت پر جلوہ گر ہیں۔ ٹرناوا اور لڑسیا کی ہر میت سے کرنل واسٹن بھی دم نہیں رہا وہ چاہتا تھا کہ محسلی کا بدلہ کریٹ کے بے گناہ اور غیر مسلح مسلمانوں کا خون بہا کر نکالے اور اسی لئے اُس نے امیر البحر وں سے دریافت کیا کہ سلاطین کا تعلق ترکی سے کیا ہے۔

۲۹۔ کے تار سے معلوم ہوا کہ سلاطین نے تجویز کیا کہ کرنل واساس یونانی فوج کو کریٹ سے واپس لے آوے اور اگر گورنمنٹ یونان ایسا کرنے میں متاہل کرسے تو کوئی باوجود جنگ میں دخل نہ دے اور کھیر کر نیل واساس کو واپس بلالینا ثابت کر دیگا کہ یونان سلاطین کی اطاعت سے باہر نہیں ہو۔ علی ہذا شاہ جرمن نے سخت شرط کی کہ جب تک یونانیوں سے کریٹ نہ خالی ہو جاوے گا تب تک وہ جنگ کے معاملہ میں ہرگز دخل نہ کرے اور بالآخر محسلی میں شکست کھا کر یونان کو نہایت مجبوری اور شرمندگی کے ساتھ نیل واساس کو معہ فوج کے کریٹ سے واپس بلانا پڑا۔ چنانچہ ۹ مئی کے تار سے معلوم ہوا کہ وہ ایتھینس لوٹ کر آگیا۔ اور گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ رفتہ رفتہ کل یونانی افواج کریٹ سے واپس کر لی جاؤ گی۔ اور امید ظاہر کی کہ جنگ ترکی و یونان کے تعفیہ کرنے میں وہ جلد مدد دینگے لیکن سلاطین کو اس رفتہ رفتہ تسفی نہیں ہوئی سلطان المعظم نے جو کریٹ کو خود مختار کر دینے کا وعدہ کیا تھا وہ باوجود فتح محسلی کے بچتہ شرائط پر قائم رہے۔

۱۲۔ مئی۔ سلاطین کی تجویز یونان نے کامل اطاعت کا اظہار کیا اور شرط جو زرہ جرمی کے بموجب یونان کو ایک نوٹ دیا گیا جسکو اس نے بلا کم و کاست منظور کر لیا۔ اسی تاریخ کو کریٹ سے یونانی لشکر واپس ہونا شروع ہو گئے۔ اور ۲۲۔ مئی تک تمام بقیہ یونانی سپاہیوں سے جزیرہ بالکل خالی ہو گیا۔

واقعات مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ بناءً مخاصمت جزیرہ کریٹ ہوا اور چونکہ بوجہ بات چند و چند سلطان المعظم کو یونان کی بیجا مداخلت کا پہلے سے اندیشہ تھا اس لئے سامان جنگ کے متحرک کر نہیں انہوں نے وہ عاقلانہ تدبیر قبل از جنگ اختیار فرمائی جس سے بیترنامگی تھی اور اس حسن طریقہ سے جنگ کی تیاریاں ہوئیں کہ باوجود موجودگی لاتعداد سفراء دول خارجہ کے جو سلطنت کے ہر پڑے شہرین مقیم رہتے ہیں سلاطین یورپ اور پبلک کو کوئی خاص توجہ کرنی کویت نہ آئی اسوقت تک کہ درہ لوتا کے مقابل طویل جنگ نہ بج لیا۔ یونان نے اول پیش قدمی کی اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کیونکہ کریٹ میں کرنیل واساس کا داخل ہونا غنیمت کی فوج کاترکی صدر میں داخل ہونا تھا جسکی کی طرف ابھی کوئی چھیڑ چھاڑ نہ ہونے پائی تھی اور اسی بنا پر علان جنگ کا باضابطہ عمل میں لانا اختیار کیا گیا۔ حالانکہ جنگ اپریل کے دوسرے ہفتہ میں شروع ہوئی لیکن یونانی جہاز فوجیں لیکر ۱۵۔ فروری سے کریٹ کی جانب چل پڑے تھے جنہوں نے جزیرہ میں داخل ہو کر اوباعینوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں پر جو سختیاں کیں وہ ناکفہ پر ہیں انہوں نے جزیرہ کے تمام اندرونی آباد مقاموں کے مسلمانوں کو تہ تیغ کر کے قلعوں پر تسلط کر لیا انکی تمام جائداد مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ باغات اور لاکھوں زیتون کے درختوں کو کاٹ ڈالا۔ پس ترکوں کو سوائے ساحلی شہروں کے اور کہیں پناہ لینے کا ٹھکانہ نہ تھا۔ چنانچہ پلج کو ایک ساحلی قلعہ پر بھی جہان کون نے اپنی محصور کیا تھا حملہ کیا۔ غیر ملکی جہاز کچھ عرصہ تک ساکت رہے یہاں تک کہ یونانی قلعہ میں داخل ہو گئے۔ اور تمام محصور ترکوں کو قتل کر ڈالا

تب اسٹریا کے ایک جہاز نے یہ کھلم کھلا ظلم دیکھ کر گولہ باری شروع کر دی جس سے تھوڑے
 عرصہ میں قلعہ مسمار بھگیا۔ اور تمام یونانی کشتییں معدودی چند لوگوں کے اسی جگہ پہ ہلاک ہو گئیں
 تب بھی یونانی مقتولین کی تعداد قلیل تھی نیز اسٹریا کے ایک جنگی جہاز نے دو یونانی باربرداروں
 کے جہازوں کو جو سامان حرب اور غنیمت سبب یونان سے کرپٹ کو لا رہے تھے گرفتار کر لیا۔

ان اردن جزیرہ میں بعد ایک قتل عام کے صرف سو سو سو ترک باقی بچے تھے اور انہوں نے
 ایک قلعہ میں پناہ لی تھی وہ بھی یونانیوں کے دستِ ظلم سے بچے اور سب ہلاک کر دی گئے
 باوجود اس کے کہ سلطان نے اپنی مسلمان رعایا میں امن قائم رکھنے کی غرض سے کرپٹ
 کی خبروں کو مشہور نہ ہونے دیا تاہم رفتہ رفتہ ان مظالم کی خبروں نے مختلف ذرائع سے آشنا
 ہائی۔ مسلمانوں کی جوش مہر دی اور غصہ کا کچھ ٹھکانا نہ رہا۔ تاکہ مسلمان سلطان کی
 نرمی اور سہولت پر غم کھانے اور افسوس کرنے لگے حتیٰ کہ اگر بخت یونانیوں کو کافی سزا دی
 کی جاوے تو دکھائی جاتی تو کچھ بعید نہ تھا۔ کہ سلطان کا تاج و تخت تو درکنار مسلمانوں کے
 ہاتھ سے شاید وہ قیمتی جان بھی چونی زمانہ بائیس کر در مسلمانوں کی جان ہے معرض خطر
 میں پڑ جاتی۔ جوشِ حمیت کا کچھ ٹھکانا نہ رہا بلکہ عام خیال یہ پیدا ہو گیا تھا کہ اگر اسی طرح
 مسلمانوں کا قتل اور ان کی تباہی اور جزیرہ سے بیخ کنی رہی تو افواجِ عثمانیہ شاید خود عمان
 اختیار اپنی ہاتھ میں لیکر میسائیون سے بدلہ لینا شروع کر دیں گے۔ (افواجِ معینہ کثرت
 جواول سے آخر تک باوجود کشت و خون رعایا کے دستِ اندازی نہ کی وہ مسلمانوں کے
 روکنے سے ہوئی کیونکہ وہ انکی امن قائم کرنے کا ذمہ خود شاہانِ یورپ نے لے لیا تھا اس
 لئے کہ ترکی جو جنگی دستِ اندازی سے شاید مذہبی رنگ چڑھ کر بغاوت کو اور ترقی نہو
 اگر عثمانیہ فوج اس اخلاقی طور پر بے دست دہلے دیجاتی تو اس قدر طول نہ کھینچتا اور کم سے
 کم مسلمان تو اس افسوسناک حالت سے تباہ و برباد نہ ہوتے) لیکن خدا کے

نہیں ہے بلکہ ان کا کام سردیوں سے لینا چاہئے یعنی تلوار اور سنگین سے انکی مزاج برسی
 کر لینا کافی ہوگا پس البانی فوج کی طرف سے ایک فیر ہوا بلکہ ان بہادروں نے چشمزد
 میں مجاہدین یونانی کو سنگینوں پر ہلکے ہلکے ٹکڑے کر ڈالا چنانچہ دو ہزار میں سے مشکل تمام
 تین سو آدمی جان بچا کر بھاگے۔ اور باقی سب دین کھیت رہے۔ اس کے بعد باقاعدہ
 فوجوں میں زور شور سے لڑائی ہونا شروع ہو گئی۔ ۱۷۔ اپریل کی صبح کو ہجے کے وقت قلعہ
 پر یونان سے یونانی بیڑہ پر گولہ باری ہوئی جس کے صدمہ سے یونانی جہاز مقدونیہ خلیج امیشیا کی
 تنگ دہانہ میں غرق ہو گیا۔ نیز قلعہ مذکور سے یونانی جنگی مقام ڈیم پر گولے برسائے گئے
 جس کا جواب بیڑہ کی توپوں سے نہایت چابکدستی سے دیا گیا۔ اور ترکوں کا اس سے کسی قدر
 نقصان ہوا۔ یعنی بمخلہ ۳ توپخانوں کے دو چھوٹے توپخانے کچھ عرصہ کے لئے بند کرنا پڑے
 حالانکہ ٹیسرے ٹرا توپخانہ کی سی طرح خاموش ہو سکا۔ گورنمنٹ یونان نے مغربی حصہ کے بیڑہ جہازات
 کو حکم دیا کہ وہ قلعہ پر یونان پر گولہ باری کرے اور ایک معقول تعداد لشکر کی سمندر کے کنارے
 بیڑہ کو جزیرہ کارفو کے مقابل۔ سارا نہ پر جہاز سے اتریں اور اس مقام پر جو کچھ ترکی
 سامان رسد مختصر جمع تھا اسکو اڑانے اور جلادینے میں کامیابی حاصل کی اور یونانی فوج
 برقی کے ایک پہلو کو اپنے زور میں رکھا جو کرنیل ماناس کے زیرِ کمان جانیٹا پر بیڑہ جی جی
 کرنیل نہایت تیزی سے حملہ آور ہوا اور ترکوں کو ابتدائے مقام فلیپاڈیز سے متا دیا اور
 جنگ کو آگے بڑھ کر مقام اسٹروینیا بھی خالی کر دیا پڑا۔ جس کو کرنیل ماناس نے اپنا فوجی
 ہیڈ کوارٹر قرار دیا۔ دوسرا گروہ یونانیوں کا قلعہ نیپ پکروہ کے مقابل موجود ہوا۔
 یہ مقام اوس جگہ واقع ہے جہاں جانیٹا کی شرک آٹا اور پر یونان کی طرف بھڑکتی ہے لیکن
 بقول ایک انگریزی اخبار کے ”ترکی سپاہیوں کا دل دگروہ تمام فن جنگ کے کمال
 سے برتر اور اعلیٰ ہے۔“ انہوں نے اس حملہ آور فوج کا نہایت شجاعت سے

مقابلہ کیا اور ابھی اُدھی دیر بھی نہ پہنچنے پائی تھی کہ انہوں نے شکست فاش کھائی اور پھر اپنی علاقہ آرتا کی طرف مراجعت کرنا پڑی۔ اس عرصہ میں ترکی ملک جو تھسلی کو جا رہی تھی راستہ ہی سے ایسا برس کی طرف ٹوٹ گئی جہاں ملک کی زیادہ تر ضرورت بھی ۱۸-۱۹ اپریل کو یونان کے بیڑہ جہازات نے قلعہ پر یوزا اور ادون قلعہات پر نہایت زور شور سے گولہ باری کی جو دھڑا خلیج امریشیا پر واقع ہیں اور یہی ایک بڑی کارروائی تھی جو تمام دوران جنگ میں یونانی بحری طاقت سے نظربہ پذیر ہوئی۔ اس جہازی حملے کے جواب میں قلعہ پر یوزا نے نہایت مددگار شکن بلکہ کیا اور تمام جہازوں میں ایک کھلبلی ڈال دی۔ بیڑہ جہازات کو آخر کار تو یونان کے رز سے ڈر بیٹ جاتا پڑا اور وہ آہن پوش جہاز جو گولہ کھا کر نہ بھٹل سکا تھا بختی سے خلیج کے تنگ بانہ کے پیرچ میں دوبا جسکی وجہ سے دیگر جہازات کی آمدورفت میں بڑا خلل واقع ہو گیا تھا اس نے گورنمنٹ یونان سے حکم ہوا کہ ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے اوڑا کر راستہ صاف کیا جاوے۔ ہر بحری حملہ کی کیفیت خود جنرل حفظی پاشا کے تار سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ جو انہوں نے ۱۹ اپریل کو حضور سلطانی میں روانہ کیا۔

۱۹ اپریل جنرل حفظی پاشا کا قلعہ پر یوزا

کی گولہ باری کے احوال میں

جنرل مدوح الصدر اسطرح ۱۹ تاریخ کو تار دیتے ہیں کہ ۱-

ان ۱۳ جہازوں میں زمین سے ، نے یا اطلوا اور باقی ۶ نے خلیج فاروہ

کی طرف اگر شہر پر یوزا پر حملہ کیا تھا خاکا حال اول عرض کیا گیا ہے جب پر یوزا

کے قلعہ سے گولہ باری کی گئی تو حمیدیہ اور جدیدہ مددوں کی تو یونان میں

۵۔ سینٹی میٹر والی توپوں کے تین سخت گولوں نے دو جہازوں کو نقصان پہنچایا
مگر تحقیق یہ ہو سکا کہ نقصان کی مقدار کس قدر ہے مگر اسکی وجہ سے یونانی بیڑہ
ہٹ کر چلا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس ۱۶ گھنٹہ کی سخت جنگ میں ہمارے نقصان میں
اسی بحری جمالی خبر کو اخبار صبح نے اسطرح لکھا کہ:-

شہر پرپوز اور قلعجات پرپوز اور تر کی موجوں کو جلا حبسے کی غرض سے یونانی
بیڑہ نے جس میں - - آہن پونش اور تین چوبی بہار تھے دو سو گز کا قلعہ پتھریں
رکھ کر دو اسکواڈن مرتب کئے جنکے اگولے پتھریں ذیل اسطرح آکر لگے کہ قلعہ
حمیدہ موربہ سے خارج اطراف پر ایک اور دوس کے اندر دو۔ رینی قلعہ کے برقی
اطراف پر تین اور اندرونی حصہ میں ۵ گولے لگے۔ لیکن کوئی نقصان نہ پہنچا
ایک یونانی آہن پوش جہاز جبکہ حمیدہ موربہ کے مقابل گذر رہا تھا تو اس کے
اگلے حصہ میں ۵ سینٹی میٹر والی توپ کا ایک گولہ نہ کوہ بالا موربہ سے اور دوسرے
پچھلے حصہ میں ایک گولہ رینی قلعہ کے نوپ سے آکر لگا جس کے سبب جہاز لکڑی
طرف کو جھک گیا۔ اور ایک دوسرے آہنی جہاز کے اندر ایک گولہ پھٹا جس کے سبب
بیڑہ کو ہٹ جانا پڑا اور علاوہ اس کے ”واپی موربہ“ اور ”خضر قلعہ“ پر ۱۵۔ اوگیا
سینٹی میٹر والی توپوں کے گولوں نے ایک چوبی جہاز کو بالکل بیکا کر دیا جسکو
دو آہنی جہاز گھسیٹ کر لے گئے۔ اور یونانی بیڑہ کو بجز نقصان اٹھانے کے
کچھ اور بہتہ نہ آیا۔“

پرپوز کی گولہ باری یونانیوں نے ۲۱۔ اپریل ۱۹۱۹ء کو بالکل موقوف کر دی جسکا جاری رکھنا اس
ان کے بس کی بات نہ تھی۔ کیونکہ قلعہ کے استحکام کے باعث بیڑہ گولہ و بارود ضائع ہونے
کے اور کوئی فائدہ مترتب ہوتا معلوم نہ ہوا تھا

ترکی فوج متعینہ ایپائرس کی کیفیت

پاکستان نارین صاحب ولایت کے ایک مامور رسالہ میں ترکی فوج کی موجودہ حالت کا مشہدہ کی حالت سے بالوضاحت مقابلہ کرنے میں جنگی تجربہ بھراقت الفضل کا مشہدہ کی حالت کا مشہدہ بنات قان و ثوق ہو سکتی ہے۔ صاحب موصوفہ نے دو برس پہلے، سویت کی جنگی حالت پر ایک رسالہ شائع کیا تھا جس میں ادونہون نے یغین کے ساتھ تحریر کیا تھا کہ ترکی فوج ان اصلاحات کے طفیل جو علی جنگی کینسن کی نگرانی میں جسکے زیر مجلس خود پلچھت اعلان انہون میں ادوجو برابر بلڈز کو شک میں اجلاس کرتی رہتی ہو راج کی لگی میں کسی نینڈ لڑائی میں خواہ وہ کمال مقابلہ کوئی ہو اپنی شجاعت و کمال آزمہ وئی کالورا ثبوت دیگی وہ اب ہمارے دردم و یونان کی پیچیدگی خوش ہوئے انکا بیان بالکل درست ثابت ہوا۔ پاکستان موصوفہ اس جنگ میں ترکی فوج مضبوط صوبہ اپائرس کے ہر ایک کوارٹر کے ساتھ تھے اور ادونہون نے صوبہ مذکور کی لڑائیوں اور محابوں کے حالات نہایت شیع و نہایت کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں جس میں ادونہون نے ترکی فوج کی ترقی کا ذکر کیا ہے جو اس کو پہلے بیس برس میں حاصل ہوئی ہے۔ مشہدہ کی ترکی فوج کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔

ہمارے دردم و روس میں ترکی فوج کے اہم نقص یہ تھے کہ اسٹاف میں نام و نشان تک نہ تھا۔ اور اسٹاف بالکل ناقابل اور جاں تھے۔ مختار پاشا (پہ سالہ افواج آرمینیا) کے ساتھ کوئی اسٹاف نہ تھا اور نہ کوئی افیسر اسٹاف کے ساتھ تھا جو دشمن کی جمعیت اور فلک کی قدرتی کیفیت کو معائنہ کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ بہت تھوڑے اسٹاف نقشہ کو پڑھ سکتے تھے اور نقشہ بھی بہت تھوڑے تھے۔ اور جو تھے وہ بھی اسٹاف کے چھپے ہوئے سپاہی

جنگ میں ماربرنی سے کوئی کام نہ لیا گیا تھا۔ کسپ سے فاصلہ پر کھٹ
 اور پھر بٹھانے وہ جانتے ہی نہ تھے۔ ڈوئیزون برگنڈون اور جرنیون
 کے کمانڈر اپنی اپنی فوجوں سے کام لینے اور اوسو فوجی نقل و حرکت
 کرانے کے فن سے نا آشنا تھے۔ اور کیٹون کے صاف رکھنے کے لہو
 کوئی کوشش نہ کی جاتی تھی۔ میدان جنگ کے لئے تقریباً کوئی ہسپتال
 موجود نہ تھا۔ اور مجروح سپاہیوں کے اعضا قسطنطنیہ سے منطوری
 ملنے سے پہلے قطع نہیں کئے جاسکتے تھے۔ میدان جنگ میں فوجی جنازہ لے
 خالی تھا اور کسٹ کا انتظام نہیں دکھائی دیتا تھا۔ اس میں دیتا تھا جسے امین
 کل نقشہ بدلا ہوا ہے۔ ڈوئیزون کے کمانڈر عثمان پاشا ابراہیم پاشا دیہ
 دونوں افسر صوبہ ایسٹ کی فوج پر مامور تھے جبکہ مارشل اور جم پاشا سو
 کوئی نقل و حرکت اور جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور علمی و علمی دونوں طرح کو فن جنگ بن
 پورے ماہر تھے اسٹان افسر ایسے چالاک اور ذہین تھے کہ کسی فوج میں اوسو
 بہتر نہیں دکھائی دیتے تھے۔ فوج ایسٹ کے دونوں ڈوئیزون کے اعلیٰ
 اسٹان افسر مہجران اسد صالح کے کئی برس جرمنی فوج میں رہ چکے تھے
 اور ٹوپی کی جوئی سے لیکر بوت کی بیڑی تک ہر چیز بنیاد کی سپاہ گری
 کا شاہ تھا۔ تمام زمینوں کے افسر اور اسٹان افسر کو ملک کے تمام
 درست یعنی تقسیم کئے گئے تھے جو بیہ کے پیادہ پر تھے دھڑکن کو
 کمانڈروں کے پاس اس نقشہ کے علامہ ایک ایک نہایت ہی عمدہ نقشہ
 زمین کے پیادہ پر تھا۔ ان سے عمدہ نقشہ میں کبھی نہیں دیکھی
 محکمہ مار فوج کے ہمراہ تھا۔ اور گوبسائی باغی اکثر تاروں کو کاٹ جاتے

تھے تاہم محکمہ مذکور نہایت قابل تعریف درستی اور سرعت سے کام دیتا رہا
 بکٹ اور دو مکے پہرہ کے ذریعہ کو نظام نو صین بجوبی بھیجی تھیں اور صوبہ
 مذکور کے تینوں بریگیڈوں کے سب صفائی دیا کیز میں اپنی آپ ہی
 نظیر تھے آدمیوں اور گھوڑوں کے لئے پانی پینے کا الگ الگ انتظام تھا
 پاخانے نہایت احتیاط سے ہٹا سنے تھے اور ہر روز صاف کمرے جاتے تھے
 میدانی فوجی ہسپتال ہر ایک ڈوئیر کے میڈیکل وارٹرین موجود تھے ہر ایک
 بمقام بریوڑاتین نظام علیہا ولس۔ ایک بمقام بلانا اور باج جانبا میں تھے
 ان سب میں بالخصوص دو ہزار بیمار اور مجروح سہا سنے تھے مگر کوئی کھانا
 ہی کو کھیتی ڈاکٹروں پر بیماروں کی چنداں بھرانہ پڑی۔ قطع اعصاب کو کمر
 فلسطینیہ سے اجازت منگوانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ یہ امر ہسپتال
 کے اعلیٰ طبی افسر کی رائے پر سمجھتا تھا جانینا کے میڈیکل وارٹر کا فوجی خزانہ بھریا
 تھا اور عثمان ہاٹا ہر وقت نہ فقط ادیان و مفاہون کو جنگی جانور بار برداری
 واسطے لئے جلتے تھے کرایہ دی جاسکتے تھے بلکہ فوج کے لئے جو بھڑکیری
 خریدی جاتی تھیں انکی قیمت فی الفور ادا کر دیئے تھے۔ سپاہی بھی روپیہ
 خالی نہ رہتے تھے انکی بھی تنخواہ برابر ملتی رہتی تھی۔ اور گوالیا علیہا لوٹ
 مار کے عادی ہونے میں مگروم آرمی راؤدما کے سپاہی نہایت احتیاط
 والہ التزام کے ساتھ ہر ایک پیر کی جلی اوہین ضرورت ہونی تھی قیمت داکٹر
 تھے۔ مئی کے اخیر میں جاتینا سے آگے بڑھنے کے وقت فوج میں بار برداری
 کا انتظام نہایت مکمل تھا۔ ہر ایک بلٹن کے ساتھ دو سویا اور پانچ پین تھیں
 اور مقامات ہیر پوینا۔ فلیپا ڈیز۔ نرومون۔ کاروان۔ ہسرو اور جلیہا پین

ڈیپو قائم کر دئے گئے تھے۔

اس کے بعد کپتان نارمن تحریر فرماتے ہیں کہ۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے اس محاربہ میں عثمانیہ فوج کا بہترین درجہ بالترتیب حصہ
نہیں بھجوا تھا۔ چار محبتوں کے سوا اور کوئی محبت باقاعدہ فوج نظام کی
سلطان المعظم نے میدان جنگ کو روانہ نہ کی۔ یہ میدان اکیلی ردیف فوج
جیسا کہ نظام فوج اپنی اپنی چھالنیوں کی بارگاہ ہی میں مقیم رہی تھی
اگر سردیا۔ یا بلگیر یا بھی یونان کے ساتھ شامل ہو جاتے تو متبک ٹون
صوبہ مقدونیا کا دعویٰ رہے۔ یہ دونوں قومیں اسکی بجائے زیادہ تر سلطان کی
طرفدار تھیں، تو ترکی کو اسکی کچھ پرواہ نہ تھی۔ اس سے ان دونوں ملکوں کی
سرحد پر مندرجہ بالا اکیسویں پلٹن نظام فوج ڈال رکھی تھی جو سب کی سب
ماسٹر سیکرین رائفلوں سے مسلح تھیں۔ اور گوباب عالی کو ان دونوں ملکوں کو
ساکت رہی کا یقین تھا۔ مگر اسے یونان ایسے حقیر دشمن کے مقابلہ پر نظام
فوج روانہ کر لیں احتیاج نہ تھی۔

پس ترکی نے ثابت کر دیا کہ وہ یونان ایسے ملکوں کو صرف بائیں ہاتھ کی ضرب
سے تباہ کر سکتی ہو۔ کیونکہ ردیف اور نظام کی وہی نسبت ہے جو ہندوستان
گورنمنٹ فوج کو پولیس کے رنگ روٹ سے ہے۔ (منقول از وکیل)

جانیٹا کے قریب لڑائی

۲۲۔ اپریل کو جانیٹا سے کچھ فاصلہ پر اس یونانی فوج سے جو برابر اندرون ایجا پریس
میں بڑھتی چلی گئی تھی ترکوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا جس کا نتیجہ صرف یہی رہا

افسروں کے بیلانے چسلائے۔ دمھکانے۔ ڈرانے چھینے۔ اور چلانے کے کسی سپاہی نے اُنکے ارادوں کی تائید نہ کی اور کئی روز تک مقابلہ کا ارادہ تک نہ کیا۔

یورپی والیٹرون کا یہ حال تھا کہ جا بجا پہاڑوں کے محفوظ مقامات میں مسکن گزین تھی اور باطنیان تمام درختیں پاتا کو کے سگریٹ بنا کر پی رہے تھے اور اندھیرے اور جالے جو کوئی نظر آجائے تو ترک سمجھ کر شانہ موت بنا دیئے تھے۔ حالانکہ وہ شخص یونانی لباس میں ہوتا تھا وہ خیال کرتے تھے کہ ترک دھوکہ دیکر انکی زیر آنا چاہتا ہے۔ پٹی گپیڈیہ سے یونانیوں کی فراری عبیدہ لریسا کی مانند تھی۔ وجہ یہی کہ افسروں کی نالائقی اور سپاہ کی بزدلی اور گھبراہٹ سے انتظام اور ڈسپلن قائم نہ رہ سکا۔

نتیجہ جنگ پٹی گپیڈیہ

اس لڑائی کا نتیجہ ۲۹ اپریل یوم جمعہ کو ظاہر ہوا جس میں پانچویں یونانی مقتول و مجروح ہوئے والیٹرون میں انگریز والیٹریٹ ہیرس کے زخمی ہونے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا جو ایڈمرل ہیرس کا تھیجا ہے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ ہیرس والیٹریٹ بلکہ نامہ نگار تھا جو ترکوں کی قید میں پچھڑا ہوا رہا۔ ترک تعاقب کرتے کرتے آٹل کے سامنے جا پہنچے اور اس کے قریب دھواڑ کے گادوں قبضہ میں آ گئے۔ علاوہ اسی کے دوسری لڑائیوں میں لہتان برج درجوان میں گولی تلنے سے مجروح ہوئے، جیسے روڈ کنال کی گلین اور پاک صاحبان بھی زخمی ہو کر ہتھکڑیوں کو واپس گئے۔

آرمین مخالف جوش اپنی گورنمنٹ سے

پٹی گپیڈیہ سے فراری اور تھسلی کی پیہم شکستوں سے گورنمنٹ کو رعایا نے اپنا دشمن

تصور کر کے مخالفت کا اظہار شروع کیا۔ چنانچہ ۲۵۔ اپریل یوم کیشنبہ کو جب ہادی صاحب نے بادشاہ اور خاندان شاہی کے لئے دعا مانگی تو لوگوں میں سخت مخالفت جو شہ پیدا ہوا۔ اور گرجا کے قریب میں جو شاہی محل واقع تھا دہقانوں نے اسکو لوٹ لیا اور طرح طرح کی خنکی اور ناراضگی کا اظہار کرتے پھرے۔ باشندے شب روز نہایت بے چینی اور اضطراب سے بازاروں اور گلی کو چون میں پھرتے رہتے تھے۔ خوف سے انکے گھر سے منغیر اور عوام پریشان تھے کبھی ان فوجوں کے خیمہ قدم کی غرض سے ریل ٹرینیں بارگاہ مندر پر دوڑے جاتے تھے جو بذریعہ ریل یا بوسیدہ جہاز اس مقام پر اترتے تھے اور کبھی باہم جلیب منتقل کر کے واقعات جنگ پر مطبوع نکتہ چینیان کر کے خفیہ غضب کا اظہار کرتے اور بادشاہ سے لیکر فوجی سپہ سالارین اور جملہ افسروں اور گورنمنٹ کے تمام اہلکاروں اور منصفین کو حتی کہ اپنے سوا تمام ملک کو یونان کی مصیبت کا باعث ٹھہراتے تھے اور یہ جو شہ اسد رمہ بڑبھار ہا کر دور اندیش اشخاص کے نزدیک خانہ جنگی برپا ہونیکا احتمال تھا۔

یونانی مغربی بیڑہ جہازات کی کاروائی

۲۶۔ اپریل کو مغربی اسکو اڈرن نے سکایہ گاؤں پر حملہ کیا جس میں ترکوں کی فوج کے تھے سیکر سامان اور ذخیرہ جمع تھا۔ لیکن کچھ کامیابی شکل پذیر نہ ہوئی۔ کرنل ماناس بدستور فوج اپنا کرس کا سپہ سالار رہا لیکن بوجہ نالائقی کے اس کے اسٹاف کو بدل دینے کی تجویز ہوئی۔

پینیٹ گپیڈ یہ پر یونان ترکی قبضہ حاصل ہوا

۲۸۔ اپریل کو ترکوں نے وہ موقع جو اونکے ہاتھ سے نکل گیا تھا دوبارہ واپس لینے کے لئے جی توڑ کر کوشش کی۔ اور چار ہزار ترکی سپاہ نے سولاس تو سچانہ کے جواوئے

ہمراہ تھا یونانیوں کے مہڈ کو اڑ پر چمکے کیا۔ جنگ صرف لچھ سو یونانی سپاہیوں میں سو
 پیادوں اور دو سو والٹیروں نے بہت خوبی اور دلیری کے ساتھ روکا اور برابر اس وقت تک
 اپنی جگہ پر قابض رہے جب تک کہ امدادی فوج اپنے ساتھ دو توپ خانے لیکر آ پہنچی۔
 موقع چونکہ کوہستانی تھا اس لئے بعد وقت توپیں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھائی گئیں۔ ان موقع
 توپوں کی گولہ باری نے ترکوں کا بڑا نقصان کیا جس کے اثر سے ان کو پسپا ہونا پڑا۔ بقول ایک
 ولایتی نامہ نگار کے اس معرکہ میں یونانی صرف ایک مقتول اور چار مجروح ہوئے لیکن چاہے تو
 کہ اس غیر متوقع فتح اور خوش نصیب حملے سے آئندہ کس لئے یونانی متنبہ ہوتے اور بہت
 بڑھاکر اس ضروری مقام کو جو درمیان میں سو بہاؤ پر اس کی کبھی تھا اچھی طرح محفوظ اور مضبوط
 کرینکا اہتمام کرتے اور اوپر متصرف رہنے کی ضرورت سے واقف ہو جاتے۔ لیکن
 چون قضا آید طبیب ابلہ خود "یونانی فہرستوں نے ایسا ضروری مورچہ معدوم و چند آدمیوں پر
 چھوڑ دیا اور ان کے لئے کافی سامان رسد بھی نہ چھوڑا جو ایک ہی طرف سے مطمئن رہتے
 انکی تعداد اس قدر قلیل تھی کہ اگر وہ حد سے زیادہ بھی مستقل مزاج اور بہادر ہوتے تو بھی ترکی
 گولہ باری کی تاب لا سکتے تھے لہذا رات ہونے سے پیشتر ہی اس مستحکم مورچے کو تمام سپاہی جنگی
 شمار میں ہٹا دیا جھوڑ کر جلد سے اور اپنی موجودہ توپیں بھی اپنے ہاتھ لے گئے اور صرف
 ترکی اقبال سے بلا ایک فیر کئے ہوئے ساری فوج نے راہ فرار اختیار کر لی۔ بھاگنے والوں
 بے حد خوف ہراس طاری تھا اور ان کے چہروں سے حالت اضطراب اور طرز رفتار سے تپتی
 محسوس ہوتی تھی۔ انکا قیافہ ظاہر کر رہا تھا کہ مقابلہ کرنے کی امید انہوں نے قطعی ترک
 کر دی تھی۔ یہ تمام لوگ جو درہوں سے فوجی سپاہی معلوم ہوتے تھے ایک باقاعدہ بے نسب
 اور ناممکن الانداد صورت میں آرٹا کی جانب اور جسے جا رہے تھے پچاسے افسر جنگی پیشین
 سب منتشر ہو گئی تھیں اور انکا انہر کوئی قابو نہ رہا تھا وہ بھی پیچھے پیچھے دوڑتے پلے جا رہے

تھے۔ خونِ طلال اور شرم و غیرت کے آثار اوسکے بٹھرے سے صافی عیان تھے اور دوبارہ اپنے آدمیوں کو ترتیب میں لانے کی اوشکو کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔ ان سب بھائے والے سپاہیوں کی شمارِ قریب، ہزار کے پہنچ چکی تھی جنکے ساتھ دیہاتی لوگ بھی گرنیزین شریک ہو کر اوی بھی ہر لونگ کا سبب بن گئے تھے یہ دیہاتی لوگ سلطان کی رعایا تھی لیکن بدین خوف کہ ترک اُن سے یونانیوں کو مدد پہنچانے کا بدلہ لینے اپنے گھر چھوڑ کر آرٹا کی جانب بھاگے چلے جا رہے تھے۔ ہزاروں مرد عورتیں اور بچے جنکا نام اسباب گھروں میں بندھا ہوا اونی کپڑے بن پڑا ہوا تھا۔ افغان و خیزان کنیر لغا اونی بھیڑوں اور بکریوں کو آگے آگے ہنکائے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ بعض بعض جگہ جان سڑک تنگ ہوتی تھی وہ اس خوف زدہ بھیڑ بھاڑ اور اوسکے اسباب اور سامانِ شکاری سے ایسی بھیس باقی تھی کہ پیچھے سے آنے والے لوگ چیتے چلائے۔ شور و غل مچا دے ہو گیا نہ اور بیگانہ کو کچلتے ایک دوسرے کو ہال کرتے حتیٰ کہ جاں سے مارنے ہوئے لڑنے دو ان تھے۔ گاؤں والوں کی حالت ذرا اس کو سیقدر بہتر تھی۔ سخت شرمناک ہنگامہ بنا رہا۔ والدین کی آہ و زاری اور بیقراری کی چغین منائی دشمن جنکے پٹے کم ہو گئے تھے اور بچوں کے دائرے کی آواز گوش زد ہوتی تھی جو اپنے اپنے ماں باپ سے بچھ گئے تھے رات ہو جانے سے یہ ہولناک سین اور بھی پر خطر ہو گیا تھا۔ بعض بعض آدمیوں کے ہاتھ میں جولاٹینین تھیں وہ اس دزدناک سین کے کسی حصہ کو کبھی کبھی روشن کر دیتی تھیں یہ گروہ مقررین ڈھائی بجے رات کے آرٹا کے پل پر پہنچا۔ اور صبح ہونے ہی مطلع صاف ہو گیا۔ ایک یونانی بھی سرد کے اس پار باقی نہیں رہا۔ چنانچہ گیارہ ہزار فوج جزار جسکے ہمراہ چالیس ضرب توپ کا توپخانہ تھا اور جس نے شروع شروع میں ترکی میں جاہلانہ حملے کر کے خاص کامیابی حاصل کی تھی۔ اور اچھی طرح مستحکم اور مضبوط مقامات پر جمع گئے تھے۔

اے بے سرو پا طریقے سے ایک ایک کر کے وہیں گئے جسکی نظیر کسی تاریخ میں نہیں ملے گی۔

آرٹاکی حالت مفروین کے جمع ہو جانے کے بعد

بعد جمع ہو جانے کے مفرو اور موجودہ سپاہ کے اور بوجہ سپاہ گزین ہونے میں بارہا پیوں اور دیگر مفروین کے آرٹاکی حالت نہایت نازک ہو گئی۔ ہجوم خلافت کا وہاں کوئی ٹھکانہ نہ رہا اور انتظام صفائی کے بگڑ جانے سے شہر کی حالت نفرت انگیز اور گھٹونی ہو گئی یہاں تک کہ آج ہوا خراب ہو کر تپ محرقہ اور اسہال کے امراض و باکی طرح پھوٹ پڑے۔

بقول ایک غمزدہ اور پھر دوقوم نامہ نگار کے یونانیوں کی محض سستی اور ناقابلِ حفوظ کابلی اور بزدلی سے ایسے بُرے نتائج ظہور پذیر ہوئے جنکے لکھنے سے شرم آتی ہو اگر وہ دس روز پہلے جانتا پر حملہ کر دیتے جہاں البانیا سپاہ باغی ہو گئی تھی تو انکی کامیابی پر ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا تھا اسی طرح پریونیہ پر اگر مزید بحری قوت سے مدد پہونچائی جاتی تو کچھ عرصہ تک قبضہ ہو جانا ممکن تھا۔

ایساٹرس میں مزید ترکی فتوحات

علاوہ کالڈیے یونانیوں کے ترک سلاگورا۔ اور قلعہ حمزت پر بھی متصرف ہو گئے۔ ترکی سپہ سالار جانینا کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ یونانی تین ہزار افسلین۔ سامانِ جنگ کی تین سو بیٹیاں۔ ایک پہاڑی توپ اور ۷ لاشین میدانِ جنگ میں چھوڑ بھاگے۔

آرٹا کی بھاگ اور اسکی دھچپ

کیفیت

مطابق تحریر نامہ نگار اخبار نامہ

ہوتے سیرت سے ہیں مردانِ دلاور ممتاز، ورنہ صورت میں تو کچھ کہ نہیں شمار کریں
 اخبار نامہ کے خاص کار سپانڈرٹ نے مقامِ ٹپرس سے ۳۰ مئی کو تحریر کیا کہ :-
 میں اور میرا ایک رفیق اپنا اسباب موضع کو مارڈس میں جو ایک پہاڑی
 درہ کے راستہ پر واقع ہے چھوڑ گئے تھے۔ جب ہم اس گاؤں میں آئے
 تو لوگ سخت آفت میں مبتلا تھے۔ جب ہم سڑک پر پہنچے تو ہمیں موضع کو دھیرے
 اور بہت سے گاؤں دکھائی دئے جن میں اگل لگی ہوئی تھی اور مکانات
 یکے بعد دیگرے جل رہے تھے۔ یہ گاؤں دو مہینے سے زیادہ دور نہ تھے اس
 ہمنے یہ نتیجہ نکالا کہ ترک بہت قریب آگئے ہیں۔ اور عیسائی کاشتکاروں کے
 مکانات جلا رہے ہیں۔ اب اس گاؤں میں رہنا ہماری رائے میں آپ موت کے
 منہ میں جانا تھا۔ اس لئے ہمیں ان بچا رہے زمینداروں کو صلح دی کہ اپنا
 اپنا اسباب جوں کی بھلہ گران قیمت کا ہو لیکر راتوں رات آرٹا میں پہنچ جاؤ
 ہمنے اونسے یہ بھی وعدہ کر لیا کہ جب تک تم تیار نہ ہو جاؤ ہم تمہاری مدد کریں گے
 بلکہ اپنے گھوڑے بھی اونہیں عاریتاً دیدیتے۔ بیکس عورتیں روتی تھیں اور
 اسی الت میں اونسے جو کچھ ہو سکا انھوں نے کچھ اکو کے گھوڑوں میں باندھا
 جب اس سے فارغ ہوئیں تو اونھوں نے نہایت درد انگیز اور مایوسانہ

لگا ہوں سے اپنے مکاؤں اور باقی ماندہ ابواب معاشرت کی طرف دیکھا
 جنکی نسبت، اونہیں یقین کامل تھا کہ ابھی طرفۃ العین میں جگر ناکستر
 ہو جائیگا اور اونہیں پھر دیکھنا نصیب نہ گا۔ ایک جوان عورت کی مایوسی
 خاصہ قابل بیان ہے کیونکہ اسکی شادی مخترب ہوئے والی تھی اس
 سبب سے اسکا جیروغیر سب کچھ تیار تھا۔ اب چونکہ بہت گر ٹری پڑی
 اس میں ناچار اسے اپنے جامہ عروسی تک پہن چھوڑنے پڑے۔

چھوٹے چھوٹے بچے بستروں اوٹھائے گئے اور وہ اوتھتے ہی اہلیت
 سمجھ گئے اسکی وجہ یہ کہ بچپن ہی سے اونہیں جب کبھی وہ والدین کو تن
 تو اس فعل میں یہ کہ کچھ کرایا جاتا ہے کہ وہ ترکی پا ہی آئے۔

خیر جن فون کر کے ہم رشتی لیکر گھر سے باہر نکل آئے اور دروازے مقفل
 کر کے پہاڑوں کے درمیان اترے۔ ہمارے ساتھ بہت سے آدمی
 تھے جن میں بعض تو ضعیف العمر تھے۔ اور بعض معصوم بچے۔ ان میں سے
 اکثر جن میں خٹوڑی قوت بھی تھی، اباب کی ٹھہرائی سر پر اوٹھا ہے ہوئے
 تھے راستہ میں اور بھی آدمی ہمارے ساتھ شریک ہوئے اور رفتہ رفتہ
 ہماری تعداد ساتھ آدمیوں تک پہنچی۔ میں اور میرا رفیق سفر بہت دو
 تک پیادہ پا جاتے رہے۔ اور جب آخر کار ہم گھوڑوں پر سوار ہوئے تو
 پہننے اپنے ساتھ اپنے مالک خانہ کے دو شیر خوار بچے بھی لے لئے۔ رات
 بہت اندھیری تھی اور پہاڑی راستے بالکل ناموار تھے اس لئے ہم جلد بلب
 سفر نہ کر سکتے تھے۔ بہت سے آدمی مشعلیں اور لمپ لے کر ہمارے قافلے
 میں دور دور پہل گئے تاکہ اندھیرے میں کوئی پیچھے نہ رہ جائے اور راستہ

دکھائی ہے۔ ہمیں خوف تھا کہ درہ کے سرے پر ہمارے پہنچنے ہی پر
 جی نہ آن پہنچیں۔ مگر جب ہم پہنچے تو درہان کوئی منتفیس عام ہے
 کہ وہ دوست ہو یا دشمن موجود نہ تھا۔ یونانی بھگورے ہمارے آگے تھے
 اور ترک ہمارے پیچھے چلے آتے تھے۔ اسوقت جب میں نے اپنے
 دائیں طرف رخ دیا تو آگ مشتعل نظر آئی۔ کیونکہ ترکوں کی فرج اب
 مقام غلیباڈ پر تعاقب کرتے کرتے قابض ہو گئی تھی (یہ شہر اسی
 لڑائی میں تیسری بار ترکوں کے ہاتھ آیا ہے) اس شہر کا باقی حصہ جو سابقہ
 تاخت و تاراج سے باقی رہا تھا اب آگ کی نذر ہو رہا تھا۔ نصف شب
 ہو گئی تھی کہ ہمیں یونانیوں کی دو فوج ملی جو بھاگ رہی تھی انکی عجیب صورت
 ہو رہی تھی اور ہمیں اونکی حماقت پر سخت تعجب آیا کہ یہ کس دنیا پر وہاں
 بھاگ آئے ہیں نہ تو کوئی بے مذاہلی تھی نہ خوف و ہراس اور نہ کشت و خو
 تھا جو انکے بزدلانہ فرار کا موجب ہوا تھا بلکہ اگر باعث تھا تو یہ تھا کہ
 انھوں نے آپس میں پختہ عزم کر لیا تھا کہ ہم اپنے افسر کی متابعت کریں گے
 اور ترکوں کے مقابلے میں مطلق ہاتھ نہ اٹھائیں گے چنانچہ انھوں نے
 ایک گولی تک نہ چلائی اور بلا وجہ بھاگ گئے۔
 میں اور میرا رفیق دونوں حیرت میں تھے کہ انکو کیا ہو گیا یہ ہتھیار کس
 ہیں اور انہیں دیکھنے کو یہ قوت بخوبی موجود ہے کہ دشمن کا مقابلہ کریں
 مگر باوجود اسکے صورت یہ تھی کہ چپ چاپ ہتھیار بغل میں دبائے ہاتھیں
 خود کو کلانڈ افسر سپاہی اندھیری رات میں دبک کر چلے جا رہے تھے
 اور افسر بھی عالم بے بسی میں یہ دیکھ کر کہ سپاہیوں میں کمال ذلت و سلاطی

کے ساتھ اونکے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے سچر مین نہ آتا تھا کہ باوجود اس تن و توش کے انکے حوصلوں کو کیا ہو گیا۔“

یہ کارپانڈنٹ آرٹا سے پیٹرس کو بذریعہ ریل پہنچا اور وہاں سے اُس نے یہ تار دیا کہ

”پیٹرس کے لوگ بھی سخت اضطراب میں ہیں۔ غول کے غول ایک سخت اور گلیبر ہٹ کی حالت میں شہر کے بازاروں میں دیوانوں کی طرح پھرتے

اور جہاں کہیں دس پانچ اکٹھے ہو گئے وہیں ان متوش واقعات کے

موجب اپنے اپنے قیاسات کے مطابق بیان کرنے شروع کر دیتے ہیں

کوئی افسر پر الزام لگاتا ہے۔ کوئی شاہ کو گستاخ اور کوئی ادا کے

ارکین خاندان پر دل کا بخار نکالتا ہے۔ غرض کہ کوئی شخص ایسا نہیں

جو انکے لعن و طعن سے محفوظ رہ سکے۔ اکثر فہمیدہ آدمیوں کو خوف تھا

کہ کہیں انقلاب سلطنت ہی ہو جائے چنانچہ پچھلے اتوار (۲۵- اپریل ۱۹۴۸ء)

کو جب گرجن میں پادریوں نے شاہ کی فرید عمر اور قباے سلطنت کے

لئے دعا مانگی تو لوگ اسپر بہت بگڑے اور بادشاہ کے محل کو بھی جواں فلاح

میں واقع تھا۔ بدحواسی میں بعض دہقانوں نے لوٹ لیا۔“

کارپانڈنٹ پھر جمعہ کے روز (۳۰- اپریل) آرٹا میں واپس آیا اور سکا بیان یہ کہہ کر

راستہ میں ہزاروں باضابطہ فوج کے سپاہی اور رولف اور والٹیر دیکھے جو سر پر

جار ہے تھے ان میں حب قومی کا کچھ دولہ تھا۔ مگر آرٹا والوں کے دل سخت افسردہ اور

طبیعتیں بھٹی ہوئی تھیں کہ ترکوں سے لڑنے کو افسر بھیجتے تھے (ابھی ابھی ہی کارپانڈنٹ

کہتا آیا ہے کہ فوج بزدل ہے اور افسران کی بزدلی اور کم وصلگی کے ہاتھوں ناچار ہیں)

ترکون کی جمعیت یہاں اونکے مقابلہ میں بہت قلیل ہے اور انکی فوج دریا کے کنارے
پہنچی ہے یا موجودیکہ بار بار وہ انہیں اشتعالک بھی دیتے ہیں اور گاؤں پر گاؤں
جلا رہے ہیں مگر پھر بھی انہیں اتنی ہمت نہیں کہ آگے بڑھ کر اوتسے دو دو
ہاتھ کر لیں۔ چنانچہ ۱۲۔ اپریل جمعہ کے روز ترکون نے موضع گریشتر
کو جلا کر خاکستر کر ڈالا۔ حالانکہ دو میل کی مسافت پر سلتھ یونانیوں کے
تیس ہزار سپاہی اپنی آنکھوں سے یہ قیامت خیز حادثہ دیکھتے رہے مگر کسی نے چون
نہ کی۔

اب انرمین آئینی اور غیر آئینی فوج اور دیگر اطراف کے بھگوڑے بکثرت
جمع ہو گئے ہیں عام طور پر تپ محرقہ اور اسہال کا زور ہے۔ دوکانین سب بند
حجرات بلکہ کاروبار تک بالکل مسدود ہے۔ اب انہوں نے قلعہ عمرت
اور سیلگورا بھی چھوڑ دیا ہے اور ترکون نے اپنا تسلط وہاں بھی ٹھہرا لیا ہے
ترکون کا جنرل مقام جینٹلے اور دیتا ہے کہ یونانی یہاں سے شکست
کھا کر بھاگ گئے ہیں۔

”گرائی مین آٹا سٹی آدمی کام آئے اور ترکون کو تین ہزار ستر و قین اوتترن
مصدق گولہ اور بارود کے اور ایک پہاڑی توپ بطور غنیمت کے ہاتھ
آئی۔“

یونانیوں کے ایک بیڑہ جہازات نے پیر کے دن موضع سکیا پر گولہ اندازی
کی یہاں ترکون کا ذخیرہ خوراک ہے۔

البانیا و عیسائیا کا اشتہار

البانیا کے عیسائیوں نے ایک اشتہار دیا۔ جس میں عبارت ذیل درج تھی۔

”جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہو کہ مقدونیا اور صلی ہمارے ہیں وہ
غلطی پر ہیں۔ بھائیو! جو ہمیں یونان سمجھے وہ ہم سے دشمنی کرتا ہے
اور ہمیں برج دیتا ہے جو یہ خوب یاد کر لینا چاہو کہ اسلام اور
نصرانیت کے پیشواؤں نے ہمیں ایک دوسرے سے
علحہ کر لیا ہے یونان ملاقہ آراء اور تقسلی پر قبضہ
کر چکا ہے اور اب ایسا برس اور مقدونیا کی
ہوس میں مگر مانیتنگ و سنے سیتوں
اور اینڈیوسی دیا رکھے ہیں۔ ہمارے
باقی علاقہ پر آسٹریا۔ بلغاریہ اور سربیا
دانتین۔ بیرونی غنیم
ہماری نظروں میں ہے
انڈازی

باز
رجین نہ ہم تلواری سے اونکا مقابلہ کریں گے

خاتمہ۔ حصہ اول تاریخ جنگ روم و یونان - ۷ - دسمبر ۱۹۹۷ء -



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ ہذا کے حصہ اول میں ہم نے ترکی سپہ سالار زاد ہم پاشا کو اپنی نظر و منہ
 فوج کے ساتھ شہر لیبیا میں داخل ہوتے ہوئے پہونچا جو بخشی میں ایک بڑا قلعہ ہے۔
 شہر اور ریلوں کا صدر مقام بودا شہر ترکی سے لیکر یہاں تک تمام جنگی فورچو اور
 فوجی چوکیوں پر بجائے یونانی پھریوں کے سناٹائی پریم اڑتے نظر آتے ہیں۔ یونانیوں
 نے ڈوولو۔ ویسٹو اور فارسا لاین بھاگ کر پناہ حاصل کی ہے اور یہاں پر اس
 میں جو ابتدائے قہور اہست یونانی حوصلہ بندی کا نظروں پر چلتا ہے صرف ایک ہفتہ کی جنگ و جدل
 کے بعد پست ہمتی اور بزدلی سے تبدیل ہو گیا۔ خدا جانتے وہ ابو لغری بلور عالی حوصلی
 وہ جو شش و خروش چودس روز پیشتر ایتھنز کے جلسہ مجہوں اور عام سرکوں اور بازار و جامع
 میں بچا ہوا تھا کیوں اتنی جلدی خاک میں مل گیا۔ خدا کی بخشی نہ معلوم کیوں انا نانا کا فودہ گئی

ترکوں کی کس بات سے ایسے ڈر کر کہ محض اذکار کا نام ہی سے دینا افواج یونانی کے بھگا دینے کے لئے کافی ہو گیا۔ اور یہ خوف کچھ ایک ہی جگہ نہیں بلکہ تزار۔ لاریا۔ اور آرمینیا کی بھلائی کا حال دیکھ کر ثابت ہو گیا کہ ہر جگہ یکساں طور پر پھیل گیا تھا جو آخر تک کسی یونانی انسان کے دل سے دور نہ ہو سکا۔ اور یہی وہ غائبانہ پر عظمت خوف و حراس تھا جس کو مشرقی لوگ اقبال کہا کرتے تھے ذیل کی تصدیق سچو ایک معتد انگریزی نامہ نگار نے کی ہے جو بھی طرح واضح ہوتا ہے کہ اس اقبال کی دل کس حد تک پہنچ چکی تھی اور کیا کیا نتائج یونانیوں کے حق میں اس کے اثر سے پیدا ہوئے۔

یہاں سے تاریخ کا وہ سلسلہ شروع ہوتا ہے جو حصہ اول کے صفحہ ۲۷ و صفحہ ۲۸ پر چھوٹا گیا ہے

شہر لاریا کی توجہ کی گئی

ترانو کے قریب پہاڑی ڈھال پر ایک بڑے درخت کے سایہ میں ترکی گھوڑوں کے درمیان اخبار دہلی نیوز کا نامہ نگار جو اب بھیجنے پر معین تھا اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ کوئی خیر ملے تو ملے پراور دونوں کہ اتنی میں سلطان کا ایک ایڈیکانگ پہنچا جس کو سرخ اور نیلے لباس پر زربفتی کام اس قد آب و تاب سے چمک رہا تھا کہ نگاہ نہیں ٹھہرتی تھی اور اس نے کہا کہ ہیرا کی سیلنی۔ آدم پاشا اتہین مطلع کرتے ہیں کہ لاریا مسخر ہو گیا۔

نامہ نگار۔ مسخر ہو گیا! کس طرح؟ ہمیں تو یہ امید تھی کہ کل سے ایک لڑائی کا آغاز ہو گا جو بظاہر نہایت خونریز اور دیر طلب معلوم ہوتی تھی۔ کیا واقعی لاریا فتح ہو گیا؟ کیسے مسخر ہوا؟ اور کب؟ اور کس نے فتح کیا۔

ایڈیکانگ۔ بلا ایک گولی چلائے آج صبح لاریا پر قبضہ ہو گیا۔ اوپلر شہر کو دیکھیں

نامہ لگا رکھتا ہے نہ مین گھوڑے پر چڑھ کر روانہ ہوا۔ حالانکہ درمیان میں چند دیا حائل ہیں لیکن شوق اس قدر متقاضی تھا کہ اگر سمندر میں بھی راستہ پڑے تو تیر کر نکل جاؤں اور واقعی جلدی پہنچنے کی غرض سے ارادہ مصمم یہ ہی کر لیا کہ کچھ ہی کیون نہو آج ہی دریا کو تیر کر بسطرح بن پڑے لاریسا پہنچ جائیگا لیکن ایک دریا بالکل خشک ملا جس میں پانی نام کو نہ تھا دوسرا جس میں پانی جاری تھا اور سپرل صحیح و سلامت موجود تھا کیونکہ یونانیوں کو بوجہ اپنی خوفناک اس قدر مہلت ہی تھی کہ وہ اس کو توڑ دینے کا خیال بھی کرتے۔ البتہ پل کی دوسری جانب ڈاکٹرا کا ایک گولہ چھڑ گئے تھے جس کے اوٹھانے کی اپنی معمولی بے پروائی سے ترکوں نے ذرا بھی فکر نہ کی مین نے آج اسے سوسے جگہ پر پڑا دیکھا (جہاں غالباً یونانی چھڑ بھاگے تھے) لیکن اس کے یونانی اساخت ڈاکٹرا سمیٹ ہوئے کی وجہ سے مجھے شک تھا کہ وہ بھی مل سکتا ہے یا نہیں کیونکہ یہ صفت یونانی میگزین نے اپنے لئے مخصوص کر لی تھی۔

ٹرناؤ سے لاریسا جانے کے لئے ہمیں شاہراہ اعظم اختیار کی جو وسیع و کشادہ اور خوش منظر شہرک ہے اور جس سے بہتر کوئی دوسری شہرک قرب جوامین نہیں دیکھی گئی۔ ٹرناؤ کو ہستان کی شیریں واقعہ جو ایک ایسی ناقابل گندہ پھاڑی ہے جس میں چار سو تک ترکی سپاہ کا قیام نہ ہو سکا یہاں تک کہ انکی خوش نصیبی سے یونانیوں نے (ازراہ دوراندیشی یا۔ ازبلا مہربانی خود ٹرناؤ اور کریمیری کے دونوں (زبردست) موچوں کو چھڑ دیا۔ ٹرناؤ بالکل خالی اور ویران پایا گیا۔ باشندوں کے نہونے سے ہر طرف ایک سانسے ٹاٹا عالم نظر آتا تھا۔ سوئے چند مرغون کے جو صحن مکانات میں راجند کٹوں کے جھانڈا میں پھرتے دیکھائی دے کسی جڑیاں کا پتہ نہ تھا۔ مکانات خالی۔ دروازے اوکھڑکیاں چوہے کھلے ہوئے (جو اضطراب میں بند تاک نہو سکیں کی قیاس کرتے وغیرہ بازار زمین بھرے ہوئے پائے گئے۔ غرض ٹرناؤ میں اس قدر وحشتناک خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ گویا دھان قیامت آہو پو پو ہے۔ چوٹی پل کو

عجبو کر کے ہم شاہراہ پر پہنچے جس کی داہنی جانب ایک بڑی فوجی بارگ بنی ہوئی تھی جسکی طرف ایک ترکی انسر نے اشارہ سو کہا کہ یہ ہماری بنائی ہوئی ہے۔ جو جشت خنجر و اسی اس جگہ پائی جاتی تھی اس سے زیادہ کہیں دیکھی اور نہ سنی کیونکہ اس مایوسی بخش فراری کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ شترک کے اطراف و جوانب میں سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا تھا کہ زمین اور لگام کے انبار لگے ہوئے فوجی کاغذات ہلو میں اٹھتے ہوئے دور دور پھیلے پھرتے تھے یہاں سپاہی کا تھیلہ لٹک رہا ہے وہاں ٹوپی ٹھوکر میں کھا رہی ہے۔ ایک جگہ تو بچانے کے گولہ بارود کی گاڑی خندق میں گری ہوئی ملی۔

دوسری جگہ کار تو سون کا چھوٹا سا ڈھیر لگا ہوا پایا جو ایک فوجی ملک کے لئے نہایت شرم کی بات ہے

لاریا کی بربادی و اپر محافلین کے تھمت

ظہانگر کے نامہ نگار نے ۲۶۔ اپریل کو لاریا سے اس مضمون کی خبر بھیجی کہ جب میں ایک سہ سواران کی ہمراہ کل اس شہر میں داخل ہوا تو اس کی حالت نہایت خراب اور افسوسناک معلوم ہوئی ابھی دشمن کا ایک سپاہی تک شہر میں داخل نہ ہوا تھا کہ خود اس کے محاطوں نے لوٹ مار شروع کر دی اور دست اندازی کا کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ بانیو جہاں گندو کا تین ہند پائی گئے اور اکثر دن کے قفل ٹوٹے ہوئے دیکھے گئے۔ گھر دن کا یہ حال تھا کہ قدم بدم لوٹ اور غایک کے آثار ملتے جاتے تھے۔ اس سبب خانہ داری بڑی بے سلیقگی سے ادھر ادھر منتشر ہو گیا ابھی بعض نشانات اور آثار یہ بھی متروک ہوتا تھا کہ ایسی بے ترمیمی فراری کی وجہ سے ہوئی ہو لیکن دراصل اسکا سبب وہ ہی لوٹ مار تھی جو خود وہاں کے بر معاشین نے یکس اور خوف رہ رعایا پر ایسی بے بسی کے عالم میں اپنی ہاتھوں سے جائز تھی۔ کل شام سے رات بھر ترکی انسر نے ان فسادوں کے فز و کرنے میں بسیر کی جس میں انہیں بربادی کا میابی ہوئی۔ اس میں شبہ

نہیں کہ ابائیٹلے کے ایک دو ترکی سپاہیوں نے لوٹ مار پر نیت کی تھی لیکن اوسکا نتیجہ فوراً
یہ ہوا کہ وہ فوج سے علیحدہ کر دئے گئے اور سر باز درو سپاہیوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا
کیونکہ انہوں نے باوجود تاکید و اطلاع تعمیل احکام میں تساہل کیا تھا۔ پس اس کارروائی سے
تمام فوج کو عبرت ہو گئی اور ترکی جنرل کے اس فعل نے اُس کے ضابطوں کی تعمیل و پابندی
کا سکتہ بٹھا دیا اور اس سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ ترکی فوج میں کس حد تک انتظام اور قواعد
کو دخل ہے کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ ایک نیم وحشی اور جاہل جماعت کو جس نے ابھی ایک
شہر کو تروٹھ مشیر فتح کیا ہو اس فعل سے روکا جاسکے کہ وہ کسی ایسے مال پر ہاتھ نہ ڈالے جس کو وہ
شیر مادر سمجھ رہا ہو اور خاص کر اسی صورت میں جبکہ اپنا شہیم بھی اُس میں حصہ اچکا ہو۔ ایسی فوج کو
روکنا آسان بات نہیں ہے۔

یونانیوں کو خود اپنی بیضی بلی کا قتل

اکثر یونانیوں نے خود تسلیم کیا کہ ہماری فوج میں بے ضابطگی اور بے لگنی بے طرح پھیلی ہوئی ہے
اور ان رنجر و ٹون (ریجر وٹ) نے بجائے فائدہ کے ہمیں سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس
بے تکلی لڑائی کی جس طرح یہ لوگ عادی ہیں ایسے غنیم کے مقابلہ میں ذرا بھی نہیں چل سکتی جسکی ہمیں
آئینتی اور جس کے جنرل زمانہ حال کے قوتوں جنگ میں بدرجہ تم مشاق اور مددہ اکمل ماہر ہوں

لاریس اور آرٹس کی بھاگت میں امتیازی مقابلہ

یونانیوں کے طریقہ جنگ کی مختصر کیفیت ایسا نہیں

اس موقع پر یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ قریب قریب ایک ہی وقت میں ہر دو فوجیں
یونان مقیمہ ایسا کرکس اور متعینہ تھسلی کیونکر فرار ہوئیں اور یہ کہ دونوں مقامات میں قراچی
اسباب یکساں تھے یا مختلف اپنا نچہ حالات ذیل سے انکشان ان سبب اور چل کا ہو گیا

ہوتا ہی جو انگلش اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے موقع جنگ سے ارسال کیے تھے اس کی تحریر کا اقتباس یہ ہے کہ بدحواسی مین لاریسا اور آرٹھ کی دونوں فوجیں سی ایک سے ایک جڑا کھئی لیکن بے اثر بھڑے بھاگنے میں طریقہ فرار کو جانچا جاوے تو آرٹھ کی فوج زیادہ جوتھو اور صفت شکن ثابت ہوتی ہے۔ کیا معنی کہ آرٹھ کی فوج نے دو چار مقامات پر ترکوں سے مقابلہ کر کے اور انکی قوت کا اندازہ کر کے راہ گریز کو راہ ستیز پر ترجیح دی تھی۔

کبھت لاریسا کی بلٹین تو ترکی ہر اول تک کی صورت نہ دیکھتے پائین بلکہ صرف رایت اقبال و اجلال سلطانی سے متاثر ہو کر ایسی نوکرم بھاگین کہ خود فاقین کو انکی اس قدر پریشانی اور خوف کی وجہ تلاش کرنے میں ایک عرصہ صرف ہو لیکن اسکی وجہ کچھ ایسی شکل نہیں جو سمجھ کر باہر ہو سکیو نہ کہ لاریسا سے بھاگنے والی فوج میں وہ ہی سپاہی تھے جنہوں نے اول سرحد پر بڑا کمرشتہ مصالحت کو توڑ کر درہ ملو نہ پر قدم جمائے تھے اور تین چار روز انہیں گھاٹوں میں اپنی سقد و بھیر سینیہ پر ہو کر لڑے تھے اور باوجود پوری قوت صرف کر دینے کے انکو مجبوریت کھلا کر لڑاؤ میں پناہ گزین ہونا پڑا تھا اور پھر وہاں بھی راہ فرار اختیار کر کے لاریسا میں گر دم لیا تھا اور اس کے ترک تعداد میں زیادہ سخت ترین جنگی قاعدوں کے پابست اور مہیت بن اسلحہ سروساز پس ایک دفعہ سے زیادہ آزموہ کو آنا اپنی کو غیر محو اوقات میں بھسانا اور خود موت کو اپنوں میں جانا تھا اس لئے ”جان ہی تو جہان ہے“ کے مسئلہ پر پورا عمل کر کے انہوں نے گریختن کا صیغہ خوب نوک زبان کر لیا تھا جس میں سیک کو یہ دورانیش و حکمت اب قوم اسوقت تک دوسرا لئی جب تک کہ دوسو کو سے گزر کر اپنی مادری ملک میں نہ پہنچ گئی جہاں سلسلہ کوہ آتھس اور تھہر والی گھاٹی نے مثل آغوش مادر گو دین لیکر دشمنوں کو محفوظ کر لیا لیکن آٹھ میں صورت موافق اس کے خلاف تھی وہاں برابر اسوقت تک یونانی کامیاب رہے تھے یہاں تک کہ چند مقامات خصوصاً بیٹی گپیڈیا کئی دفعہ اور چھڑا۔ علاوہ ان میں اس مقابلہ میں ترکی تعداد بھی قلیل تھی

نہ وہ ترکی فوج بہ لحاظ اسلحہ نہ بلحاظ جنگی قواعد کے تفصیلی کی فوج کے ہمپہ تھی نہ اونکا سردار
 مثل ادیم پاشا کے مشہور و معروف سپہ سالار تھا اونکا بھانجا دانی جیرت سے خالی نہیں
 ساحل تھلی پر جہاز سیڑھ کو بہ نسبت مغربی سیڑھ کے زیادہ خوف نہ تھا۔ خلیج پر یونان
 اور کارٹو کے گرد کامنڈ اور اوس سمندر کے مہازات کی تمام بستیان یونانی جہازوں
 کے عین زبرد تھیں لیکن قلعہ پر یونان کے حمید یا توپوں کے چند گولوں نے یونانی جہازوں کی کسی
 مرمت کر دی کہ کچھ عرصہ کے لئے اوس سیڑھ کو بند لگا ہوا۔ پائرسین جاپس آتا پڑا اور تمام
 سمندر جو طوفان جنگ سے کچھ دیر کے لئے متلاطم اور موجزن ہو گیا تھا یکایک
 ساکت اور خاموش نظر آنے لگا۔

نامہ نگار موصوف کی قریب دیکھ کر آٹھ کی بج کر کا نقشہ اسطور پر کھینچتا ہے کہ اس جنگ
 مشعل ہوتے ہی دس ہزار لشکر یونان آ رہے سے اپائرس کے سد مقام جنینا کو فتح کرنے
 بڑھا اور ان کے ایڈوائس گارڈ یعنی زبردست ہر دل نے جنگی ہمراہ توپخانہ بھی تھا ترکی
 فوج کو جو تعداد میں بہت قلیل تھی اپنا آگے رکھ لیا۔ یہاں تک کہ جنینا کے مقابل پہنچ گئے اور
 ان کے سولہ سو یونروئس سپاہیوں نے پٹی گپیڈ کی گھاٹی کو ایک محفوظ مقام پر اپنے تمام
 جملے موقع کی عمدگی اس سے ظاہر ہے کہ ہر ترکوں نے اون کو دمان سے ہٹانا چاہا لیکن
 ہر کوشش میں ناکامی رونما ہوتی رہی ان کے چالی جاتے تھے اون کی ضرورت برابر ترکوں کے
 سربراہ تھیں وہ محفوظ بلند گھاٹی میں صف باندھ ہوئے تھے۔ ترکوں کا کھٹکے میں ان
 میں پہلچا ہوا تھا ان کی بنیاد میں ایک دیوار کوہ انکی اڑھین ایک پر کاہ تک نہ تھا تاہم مکن نہ تھا
 کہ قدم پیچھے ہٹالیں نہ یہاں تک کہ دوسرے دن کے طریق یونانی اس تمام میٹی پٹانج پہلچا
 گئے۔ یکایک ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے حالانکہ امدادی فوج میدان جنگ کے ہم گھنٹی کی آہ پر
 ہر دم تمام متعین تھی جس کی تعداد ۳ ہزار اور ساتھ میں ۶ توپیں تھیں اور علاوہ میں ایک دوسرا

دستہ فوج مادن کا اسی تعداد میں گھنٹے کی راہ پٹھانوں کا تھا لیکن انہوں نے کوبہر
 غایت درجہ منجھال اور سخت ترین بدحواسی کے انکو اپنی کشمکش کی خبر پہنچانے تک کانچال
 نہ ہونے کا اور وہ سپاہی مزے سے چرٹ سلا سلا کر پھرتے رہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ صرف اُن گھنٹے
 کے فاصلہ پر گھوڑے ہاتھ تو پڑنا نہ باگ ڈور اور توڑے سے لیس کھڑا رہا اور ایسے اڑھائی تین فرس
 کام نہ آیا چنانچہ ترکون پر حملہ آور ہو کر یونانیوں نے عاصی فتح کا دھنگا بجا یا تھا وہی ترک اب
 اونکی جان کا وبال ہو گئے۔ پو پھٹتے ہی طبل جنگ بجا اور چار گھنٹے تک خوب میدان ستیزہ گرم
 رہا۔ گو لوہی چلاب گولوں اور بندوقوں کا بندوبست کر دیا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ ترکون نے
 ایک سخت حملہ کی طیاری کا نقشہ جما۔ اور بھی وہ نقشہ تجیل کو نہ پہنچا تھا کہ خیر اندیش یونانی
 خبروں نے اپنی فوج میں طبل باز گشت بجا کر دشمن کے سامنے سے بھاگ جانے کا حکم دیدیا
 جسکی تعمیل اُن فوجوں نے سب سے پہلے کی جو دشمن کی زور سے چار اور سات گھنٹے کی راہ پر
 تھیں۔ چنانچہ مشہور معروف نل مارنے کے پیچھے بھاگتے کے آگے پر عمل کر کے آڑ میں سب
 سے پہلے وہی پہونچے اور چونکہ لشکر کے تین چاروں سے مختلف مقامات اور مختلف فاصلہ پر
 ہوئے تھے اس لئے بھاگنے میں وہ سخت ترین بد نظمی واقع نہیں ہوئی تھی جو ادریسہ سے تاملی
 اور عایا کے ایکسا تھا فراہ ہونے سے واقع ہوئی تھی۔

اُن فوجوں میں ہزار ہا سپاہی ایسے تھے جنکو آخر وقت تک ایک ذکر کرنے کا بھی موقع نہ ملا
 جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو انہوں نے ترکون کے مقابلہ میں بڑھنے کے حکم کی تعمیل کی لیکن اپنی
 لڑاکا کا ارادہ کسی کے دل میں نہ تھا۔

اس سب بد انتظامی اور ابتری کا الزام شہزادہ ولیم مدسوی لیکر چھوٹے سے چھوٹے طہنر
 پر عاید ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ حکمت علی اور سہ قتال کو کام فرماتے تو شکست ہونا تو ممکن تھا
 لیکن ایسی شرمناک ہزیمت یونان کو نہ ہوتی۔ باقاعدہ بازگشت ایسی تھی جنہیں جیسے بچاؤ تھا

عبرت ناک ہوا کرتی ہے۔

کلاہیسہ میں شہزادہ اسپارٹا کی جنگی تدابیر بالکل مہمل اور ناقص تھیں اور اس لئے کہ بجائے اس کے کہ مقابلہ میں قدم جا کر اپنا کام کرتے پھلگئے تھے وہ کام کیا کہ سارا سال حرب توپ و گولہ۔ بستہ دوق۔ میگزین۔ رسد۔ وغیرہ حتیٰ کہ اپنی پوشش تک ترک و نالو حوالہ کرنے کے چند اٹھ سے مرغی اور کھلتے پیٹے کا ضروری سامان اپنی ہمراہ لیکر فرسٹ کلاس کی گاڑی میں سب سے پہلے روانہ ہو کر پہلے ایسی بزدلی کا کام تھا کہ ان سب سرداروں کو الزام سے بچنے کے لئے کوئی جیلہ باقی نہ رہا۔

یونانی فوج کی حالت بعد حینکے بانی نامہ گاراجا میں

نامہ نگار موصوف جس نے اس سے پہلے بہت سی معرکے خیم خود دیکھے ہیں کہتا ہے کہ یونانی سپاہیوں کی حالت جو مجبوری فوج میں بھرتی کئے گئے تھے۔ ناگفتہ بہ ہو لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے جو عام یونانیوں میں جوش و خروش تھا اس سے مجبوری کر کہ فی علامت نمین پانی جاتی جیکہ بھنبی تک کے یونانی باشندے قومی حمیت کے جوش میں اپنا اپنا کاروبار بالائے طاق رکھ کر جان نثاری کے لئے میدان جنگ میں جامو جود ہوتا تھا۔ نامہ نگار کی رائے سے اتفاق نہیں ہو سکتا کہ کوئی یونانی سپاہی مجبوری بھرتی کیا گیا ہو۔ ہاں ایسا کہنے سے یہ ہو سکتے ہیں کہ بوجہ کمی فوج کے شاہ کو مجبوری ہوئی کہ وہ ناچہرہ کا لڑنے کے مزید فوج تیار کر کے مجبور ہوا مگر ہرچشم اور جو اخرو غازیوں کا یہ کام ہوتا آیا تو کہ وہ باضابطہ فوجوں کے سامنے بے ڈھنگے ہونے سے اپنی جانیں دیدین سیکن میدان جنگ سے پیچھے نہ پھریں۔

یونانیوں کا سی بزدلی اور ذلت خواری سے برتر قابل ترین پشت دکھلا دینا نہ انکی ہفتہ بھلی

پروال ہی نہ نا تجربہ کاری کا کوئی عذر ہے بلکہ صاف اور بے بہی ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ قوم
 غصہ ر تو ہے لیکن بے حد لچراؤ، نہایت بڑول اور جنگی سطح سے بہت ہی نیچے گری ہوئی اپنی
 جان و مال و آل کو عزت و آبرو پر ترجیح دینے والی۔ ملک ملت کا نام بدنام کرنے والی مادری
 وطن کی شان و شوکت کو خاک میں ملا دینے والی ہے۔ اب یونانی ہرگز وہ یونانی نہیں رہی جو سی
 میدان تھراپلی میں اگستس سے قبل عیسیٰ علیہ السلام میں ایرانیوں سے سینہ سپر کر
 انکی بے شکلا آور فوج کو روک دینے میں کامیاب ہوئے تھے۔ نہ وہ یونانی ہیں جو سکندر عظیم
 کے جھنڈے کے نیچے دنیا کو فتح کرنے پر تلے ہوئے تھے اور جنہوں نے مشرق و مغرب
 میں تہلکہ ڈال رکھا تھا۔

یہ لوگ انقراسند، نقصان رسان اور تفرقہ انداز ضرور ہیں۔ ان کا خاصہ یہ کہ
 بغاوت کو امن پر مقدم کریں جیسا کہ قادیانی تعلقات سلاطین روم سے ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ صفا
 کسی جوامزد، شیردل اور باغرت قوم میں نہیں پائے جلتے۔ یہ کامچھوڑوں اور ڈولپک ٹھڈوں
 کے ہلو کرتے ہیں دہاد و محبوب، فوج وہ کام کیا کرتی ہے جو غازی عثمان پاشا کے سپاہیوں نے
 پلوئین کیا تھا، نامہ نگار کہتا ہے کہ میں نے کسی معرکہ میں چھوٹے سے چھوٹے دستہ فوج کو بھی
 ایسے استاد اور اضطراب کے عالم میں بیٹھ دیکھا ہے کہ انہیں پایا اور زیادہ تعجب خیز یہ امر ہے کہ ان
 ہمسایہ قوم ہونے کے، ایسے نا تجربہ کار لشکر کو جس نے میدان جنگ کی صورت تک نہ دیکھی
 ہو اور جس کے کان ترکی توپوں کی آواز تک سے نا آشنا ہوں کیوں میدان میں لایا گیا
 اور کیوں اول سے ترکی شجاعت کا اندازہ نہ کیا گیا جن کے مقابل ہوتے ہی ایسا رعب و خوف
 ان پر طاری ہوا کہ جہاں تہاں سے وہ ہمیشہ بھلتے ہی نظر آتے رہے۔

تجمل کے یونانی جو ہمیشہ دوسری قوموں سے انہو کو موازنہ کرنے لگتے ہیں
 ہیں کیا انہیں یہ جرات ہوتی ہے کہ برابر تعداد کی اوس قوی فوج سے مقابلہ کر سکیں جنگی

تحریر و توصیف میں کتب تواریخ کے ہزار ہا صفحے بھرت پڑے ہیں۔ البتہ ان سب میں
یہ غور کرنے کا موقع ہو سکے گا کہ قصود ان کا تین ملکہ فوجی سرداروں کا ہر خصوصاً ان افسران
کا جو ولیعہد کے اسٹاف میں تھے جن کا تمام ایتھنصر کی رعایا نے تسخیر کیا اور بے حرمتی
کی اور جب ان سرداروں سے جواب لیا جاوے کہ کیوں تم نے ایسی بزدلانہ حرکات کیں
تو وہ صاف کہیں گے کہ یہ سرکار کا قصور ہے کہ اس نے ہمیں کافی فوجی تعلیم نہیں دی جس
سے تجربہ اور جنگی لیاقت حاصل ہوتی۔

سلطانی تار برفی دربارہ فتوحات تارو۔ لاریہ وغیرہ بنام غازی احمد مختار پاشا ہاکم شہر تری تہ تیغ مصر

بعد فتح لاریہ صحیحہ کامل بے کاتب امین ہالیون ملوکار کی جانب سے نمازی مختار پاشا
کے نام ایک تار روانہ ہوا جس کا مطلب حسب ذیل تھا۔

خداوند جل و علا کے فضل و کرم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح
کی مستعانت سے عساکر نصرت کا شرف تارو و لاریہ۔ اور اس کے کل حوالی کو تیراخی ۲۶
ذیقعدہ۔ بروز ہفتا شنبہ (۲۸۔ اپریل) فتح کر کے علم سلطانی جا بجا نصب کر دیا۔

فتح تریقالہ ۲۹۔ اپریل موقت یحشام

لاریہ کی کامل تسخیر کے بعد ایک دستہ فوج زیر کمان خلیل خیری پاشا قصبہ تریقالہ کو فتح
کرنے پڑا۔

یہ قصبہ بیسیا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۶۱ سے وضع ہوا ہے لاریہ سے ٹھیک مغرب میں
قریب چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں وہ ملی گزنی جو جس کا سلسلہ جنوب مشرق میں

فارسیا۔ ٹیسٹو اور دو ٹونک پہنچتا ہوا اور شمال و مغرب میں کھلا بکاٹک اور اس سے لے کر
کے بڑے شہر لاریہ اور ڈوموکو وغیرہ سے اور کاریلوی تعلق ہے۔

لاریہ کے مسافر کو ترقیالہ پہونچنے سے پہلے دریائے سلاویہ یا کو عبور کرنا پڑتا ہے
چنانچہ ترکوں کی آمد آمد کی خبر وشت اثر نے اس مقام پر بھی وہی اثر پیدا کیا جو ہر ملک عام
تھا یعنی اون کے داخلہ سے پیشتر ہی سب اعیان سلطنت اور عاں سرکاری شہر چھوڑ کر محفوظ
کی طرف فرار ہو گئے اور چلتے وقت اتنا بین و بست کرتے گئے کہ مفسدہ پر داری کے لئے
جیلانہ کے قیدی چھوڑ دئے گئے اور ہزار ہا بندوقین بارود اور کالتوس اہالیان شہر کو ویران
کہ ترکوں کے داخل ہوتے ہی وہ اون سے برسر پیکار ہوں لیکن جب فوج ہی ایسے حملہ آور
کے نام سے ڈر کر بھاگ نکلے تو بیچارے گھر گھرستی لوگ اور ہل جوتے ولے کسان کیا کھا کر
مقابلہ کرتے۔

چنانچہ خیری پاشا امن و امان سے ۲۹۔ اپریل کی شام کو داخل آبادی ہوئے اور تمام
ہتیار اور ذخیرہ ہائے سرد جو لوگوں کی تحویل میں تھے بذریعہ اشتہار عام ضبط کر لئے
گئے۔

فتح ترقیالہ کا تاریخ و سلطان المعظم

۲۹۔ اپریل ۱۸۷۸ء کو سپہ سالار ادھم پاشا نے بذریعہ تاریخی حضور سلطانی میں اطلاع دی
کہ آج ۲۹۔ اپریل کی شام کے بجے ترقیالہ کو فوج مظفر بیج نے فتح کر لیا اور شہر
میں داخل ہوئے سے پہلے خبر ملی کہ یونانیوں نے دو سو وایم لباس قیدیوں کو رہا کر دیا
اور ۲۰ ہزار ہندوق معہ سامان حرب کے اہالیان شہر کو بدین غرض حاکم کر کے چلتے
ہوئے کہ اون سے ترکوں کا مقابلہ کریں کمندان (کمانڈر) پہلے فریق کا خیری پاشا شہر میں
داخل ہوا وہ اشتہار شایع کیا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر جو شخص آلات حرب ہما

تخیل میں نہ دے گا وہ سزا پوسے گا اور نیز جس کے پاس فوجی ذخیرہ ہو یا جسکو اسکی اطلاع ہو وہ حاضر کرے ورنہ اتھا کرنے والا بھی مستوجب سزا ٹھہرے گا۔

(Ghazi Ahmad Mukhlis Pasha)



”غازی احمد مختار پاشا اعلیٰ لشکر کی متینہ دست“

ترقیالہ اور قاروچہ دکارڈیسا، کی عایا اور
اوس کی فریاد بخدمت شہر سلطین

بقول المویہ المصری ترقیالہ اور قاروچہ دکارڈیسا کے جنوب میں دیوبند

لائسنس واقع ہوا۔ کی یہودی۔ یونانی۔ آرمینی۔ اور دیگر۔ عیاسی نے سفر سے روس و فرانس و
جرمن و انٹلیٹھ و اٹلی کی خدمات میں ایک عریضہ ارسال کیا حسین انہوں نے یونانیوں کے
ہاتھ سے اپنی تباہی اور بربادی کا افسوسناک حال اسطرح لکھا کہ بندرہ سولہ
برس پہلے ہم لوگ یونان کے دستِ ظلم سے تنگ اور ان کے جور و تعدی سے سخت مجبور ہو گئے تھے
اوس پر ضرور کہ یونانی لشکر ترکوں کے ہاتھ سے ہر میت اٹھا کر فرار ہونے لگا تو بھاگتے بھاگتے
بھی ہمارے سرسبز بھٹیوں۔ اور ہر قسم کے مال و اسباب کو تباہ و برباد کر کے ہم کو میسر کیا
ہر قسم ہم چھتے چلاتے رہی لیکن ہماری فریاد و زاری پر کوئی متوجہ نہیں ہوتا تھا۔
یہاں تک کہ ترکی لشکر آپہنچا تب ہکوانان ملی۔

یہ قوم ہماری زراعت کی محافظ ہماری ننگے ناموس اوسال متاع کی نگہبان اور حفظ
صحت کی پوری پوری ساعی ہو۔ پس ہماری درخواست ہے کہ ہماری رومی مالت اور ترکی
مساکر کے ترحم اور معدت کی حکایت اپنی بادشاہ کو سنا دیں۔ اور عرض کریں کہ
آئینہ ہمیشہ کے لئے ہکوانانی گورنمنٹ کے نہ حوالہ کریں اور اوس کے دستِ تعدی
سے نجات دلانے میں ساعی ہوں۔

دارالخلافہ یونانین شاہی خاندان کی زکالت

۲۶ تا ۲۸۔ اپریل کی تاریخوں نے دارالخلافہ کی نازک مالت کا بہت کچھ اظہار کیا
عام جوش و خروش و خوف و گھبراہٹ کے علاوہ خود شہرِ محبٹی شاہ جابج کے متعلقین
کی مایوسی اس درجہ نازک حالت پر پہنچ گئی کہ بقول "سینڈرو"، اگر ضرورت واقع ہو
تو انھیں سے فرار ہو جانے کا پورا پورا بندوبست کر لیا گیا اور اس امر کے انجام دینے کو ایک
جہاز اسٹیم سے بھرا ہوا بندرگاہ پائرس میں ہر وقت کھڑا منتظر رہا کہ یہی طوفان کونسا

کارروائیان تمام ناقص ثابت ہوئیں واپس بلوایا جاوے اور کبھی یہ قرار پایا کہ ان شانہ
کو نہیں بلکہ اس کے استاف کو جو نہایت بزدل اور کم ہوشہ لوگوں کو مجمع ہو واپس بلایا جاوے
چنانچہ ان لوگوں کو طلب کر لیا گیا۔ اور کمرل اسماعیل اس استاف کا سردار مقرر ہوا۔ جو
بمقابلہ اور افسر کے تاحال جوانمرد ترین ثابت ہو چکا تھا۔ شہر میں جا بجا غضبناک انہو پھرتے
تھے اور شاہ کی تصویروں کو جو دوکانوں پر جا بجا آویزاں تھیں بے عزت کرنے میں بیغ
نکرتے تھے حتیٰ کہ ایک مجمع نے حملہ کر کے شاہی ریزرو میگزین کے اسٹیشن سے ہتھیار اور گولی
بارود وغیرہ باجبر چھین لئے اور ٹوپ ساری کے کارخانوں کو دین داڑے۔ دیا ورنے
آلات سے مسلح ہو کر شہر ہی ایوان کے روبرو جمع ہو کر آمادہ فساد ہوئے اور وہ یہ بیان کی
گئی کہ کیون نہیں انکو ترکوں کے مقابلہ میں لاکھ دہ انکو قلع قمع کر دیتے۔

۲۸۔ کی شام کو مغرب کے وقت دس ہزار آدمیوں نے وزارت خزانہ جیمس ہارڈن پر
ہیر لیا۔ اور ایم رالی ہونے والے وزیر اعظم کو بغلت کو بوجہ کمزوری اور احتیاج نہایت
برجھلایا۔ چنانچہ ۲۹ کو ایم ڈیلیان موجودہ وزیر اعظم کو برطرف کر کے ایم رالی کو اسکی جگہ
مقرر کیا گیا۔ اور تمام وزراء دیگر بھی مغرور ہو کر جلسے شخصوں سے مرتب ہوا جسکی تفصیل
حال حصہ اول کے صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۹ میں لکھا جا چکا ہے۔

۵۵۷ آغاز ماہ مئی و جنگ ویسٹنو۔ مارچ اپریل

جیسا کہ نقشہ صفحہ ۱۷۲ (حصہ ایک) سے ظاہر ہے ویسٹنو براہ راست لاریا سے بذریعہ ریل
لین مٹی ہے اور اس کے قریب ساحل سمندر پر وولو واقع ہے۔ یہ ہر دو مقامات قریب تین تین سو
فارسل (فرزانوں) کے جہان لاریا سے گھوم کر ریل جاتی ہے لہذا ویسٹنو اور وولو
کا فتح کرنا مقدم ہوا بہ نسبت فارسل کے۔ علاوہ برین ویسٹنو جاکشن ہے جہاں سے

بجانب مشرق دولو کو اور بجانب مغرب فارس لاکو اور بطرف شمال مغرب لاریسا کو ریل جاتی ہے جس اوسکو قبضہ میں کرنے سے گویا فارس لاکو اور دولو کا سلسلہ یونانی رسل و رسائل بند کر دینا تھا اور ریل پر متصرف ہونے سے یونانی امان کی فوج کی آمد و رفت بند ہو جانا ضرور تھا اور نیز یونانیوں کے مقابلہ کی اعلیٰ لائن میں سے صرف یہی ایک جگہ فتح کرنے کو باقی تھی جو سب سے زیادہ اہم اور یونانیوں کے حق میں نہایت کارآمد اور محفوظ مقام تھا کیونکہ اس شہر کے گرد دو پہاڑ بان ہلال کی شکل کی واقع ہیں اور بلندیوں پر یونانیوں کے زبردست مورچے اور دھتے بندھے ہوئے تھے اس لئے لاحالہ ادھم پاشا نے اس ضروری مقام کو قبضہ فتوحات کی کٹھی سمجھا اور فارس لاکو پر اسکو مقیم رکھا۔

چنانچہ ایک دست فوج دولو کے محاصرہ کے لئے روانہ کیا اور جنرل حتی پاشا کو دس ہزار پلٹنوں اور میدانی توپخانہ کی دو باٹریوں کے ساتھ ولیستون پر حملہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ جو دستہ فوج دولو کو جا رہا تھا اس سے ۳۰ اپریل کو یونانی فوج نے ولیستون نصف گھنٹے کی راہ پر مبارزت کی۔ دس بجے صبح سے شام تک لڑائی یہی حکم نصف کھیت خود مارشل موصوف کے تار سے معلوم ہوتی ہے جو وزیر جنگ کو بتایا کہ یکم مئی ۱۸۹۷ء کو یونانی

مارشل ادھم پاشا کا مار بحضو وزیر جنگ

یکم مئی ۱۸۹۷ء

یکم مئی کو وزیر صنیعہ جنگ ٹرکی کو بجانب مارشل ادھم پاشا حسب ذیل تار موصول ہوا۔
 ”جو سپاہ کا دستہ محاصرہ دولو کے لئے بھیجا گیا ہے اس کے کمانڈر کی رپورٹ ابھی میرے پاس پہنچی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل ساڑھے بارہ بجے صبح کے ولیستون سے نصف گھنٹے کی مسافت پر دشمنوں سے مقابلہ ہوا۔ لڑائی شام تک ہوئی رہی و دوسرے روز ۹ بجے

صبح کو جنگ پھر ہوئی۔ سپاہِ سلطانی نے تین قلعوں اور چار موچوں پر قبضہ کر لیا۔ اور دشمن نے ویسٹنوک کے قریب ایک قصبہ کے قلعہ میں پناہ لی۔ بروصہ ردیف پلٹنوں نے اسکا بھی محاصرہ کر لیا اور اسید کاں پر کہ یہ قلعہ بھی بہت جلد تصرف میں آجائیکا۔

میں نے جنرل حتی پاشا کو دس سپاہیہ پلٹنوں اور میدانی توپخانہ کی بارٹوں کے ساتھ ویسٹنوک پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ ویسٹنوک کے قلعہ پر غریب ترکی جھنڈا لہرا نا نظر آئیگا۔ اور دوسرے اسکی تمام خط و کتابت بند کر دی جائے گی۔

جنرل احمد خطی پاشا گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف جانیانے ہرنی کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ دوسرے ڈویژن کا کمانڈر رپورٹ کرتا ہے کہ فضل الہی و اقبال سلطانی سے ترکی فرج نئی اور پرانی دونوں لشکروں سے محروس کی جانب بڑھ رہی ہے اور سپاہ اول قصبہ مذکور میں پہنچ گئی ہے۔

جنگ ویسٹنوک میں ۱۸۹۷ء

اسی تاریخ جنرل حتی پاشا اپنی جمعیت کے ساتھ عین وقت پر ویسٹنوک کے سامنے آ پہنچا (رڑائی صبح سے شروع ہو گئی) یونانی مشحون مقامات پر پیر جائے ہوئے تھے اولکو دشمن کی توپوں سے ابھی خاصی آڑ تھی۔ حتی پاشا نے آہستگی سے بلکہ کامل استعلا اور مضبوطی سے اپنے مورچے جمائے۔ ایک توپخانہ جو نسبتاً کم نامور مقام پر لگا دیا گیا تھا حملہ آور فرج کی خطرات کے لئے مامور کیا گیا تھا ترکی فرج کا سینہ اور میسرہ آگے بڑھا اور قلب بٹ کر اونکی خطرات کے لئے اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔

ان دونوں بازوؤں نے نہایت تیز آتشباری کے ساتھ دبا دبا کرنا شروع کر دیا جبکہ آواز یونانی کمزوری سے دینے لگے۔ حتی کہ شجاءان ترک اس موقع پر پہنچے جہاں توپوں کی زو سخت ترین تیزی کے ساتھ ہو رہی تھی مگر وہ اس مقابلہ کے سامنے سینہ سپر کر کے ہو

برابر آگے بڑھے رہے اور یکے بعد دیگرے ہر ایک قلعہ کوہ اور بلند یوں کو فتح کرتے چلے گئے اور ایک مضبوط مورچے پر ملک کا انتظار کرتے رہے اس لئے کہ بازو سے میسرہ کو ایک سخت کام دپیش تھا دشمن مقابل میں ایک بلند عودی پہاڑ پر قابض تھا اونپر براہ راست حملہ کرنا نہایت دلیلی اور مردانگی کا کام تھا۔ چنانچہ ترکوں نے سانسے ہی سے حملہ کا خیال دلا کر یونانیوں کو ایسی ترکیب سے محصور کر لیا کہ اوسے سحر مورچہ چھوڑ کر بھاگ نکلنے کے اور کوئی پہلو نہ اختیار ہو سکا۔ چنانچہ اونھوں نے دوسرے مورچے پر جا کر پناہ لی اور وہاں سے آگ برس نے لگے لیکن تاب کیے۔ آخر ہلکی ہوتے ہوئے آتش باری بالکل بند ہو گئی اور اس لئے ظاہر ہے کہ ترکی فتح کے میسرہ نے اہل درجہ کی بہادری اور شجاعت اور قابل تحسین جوش و خروش کے ساتھ مقابلہ کیا۔ حالانکہ یونانی فتح کی امداد کے لئے ایک معقول تعداد میں کمک پہنچ چکی تھی اور اُس نے ملکر میسرہ پر جی توڑ توڑ کر حملہ کیا جس کا جواب نہایت کامیابی سے برابر دیا جاتا رہا۔

جب اونھوں نے دیکھا کہ میسرہ بے مضبوط اور ثابت قدم ہے تو اونھوں نے مینہ کا امتحان لینا شروع کر دیا۔ جنھوں نے اوسکے حملہ کی مطلق پرواہ نہ کی اور اونکو صحیح ^{طبع} جواب نہ سہج کر جواب تک دینا گوارا نہ کیا۔ آخر کار بجائے توپ تفنگ و نیزہ و سنان کے گر پھٹنے کے مشتقات چلنے لگے۔ گر پھٹنے اندہ۔ گر پھٹنے اندہ۔ بقیہ خواہند گزشت۔

الا : اے یونان بگریزید۔ اگر تاب مقاومت نہ دارید جہان ست تاجان ست این وقت نہ آنت کہ خود را بدست خود در معرض ہلاکت بیندازید و براسے چہ :

ننگ ناموس و قوم و ملک : جان خود را کہ از ہمہ جہان بہتر و از تمامی عالم و عالمیان خوشترست۔ قبل از وقت بخدا بسپارید۔

الا : اے یونانیان پاسے خود را بسر پیوستہ راہ فرار اختیار نکنید چرا کہ اگر یک ازما

کم شود با غم و الم شود و اگر یک صد پٹن از ہر بران ترک در ہوں ملک گیر می سر در خاک و خون
مضائق نیست۔

غرض طرح بھاگنے ہی میں فائدہ نظر آیا۔ واقعی یہ بہادر اگر بے فائدہ کٹ جاتے تو شاہ کو
ایسے جری اور آزمودہ کار سپاہی پھر کہاں ملتے جو سیکڑوں روپیہ خرچ کر کے تیار کئے گئے تھے چنانچہ
جنگ کی خبر سن کے ساتھ ہی دنیا بھر میں تار و ڈرنے لگے کہ یونانی و مسٹوں سے بھاگ
رہے ہیں اور رنجیون کی ایک بہت بڑی تعداد گارین میں سوار کر کے دو لوگوں کو لئے جا رہے ہیں۔
ریوٹر کے کارپانڈ نے کہا (جسکی تصدیق بمقابلہ ترکی حوالوں کے اکثر بلا دین زیادہ تر قابل
دوق ہے) کہ اٹالس جنگ میں ترکی فوج کا قلب ایک گھنے جنگ کی آڑ میں تھا کیوں نے
نہایت کامیابی سے یونانیوں کے حملہ کا مقابلہ کیا۔

دشمن کی فوج ترکوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی۔ صبح کے وقت ترکی رسالہ
دو اسکو اڈن یونانی فوج کے ایک حصہ پر حملہ آور ہوا اور انکو مار کر بھاگ دیا لیکن غیر متوقع
طور پر ایک بڑا لشکر سامنے آگیا جس نے نہایت مضبوطی کے ساتھ مورچہ بندی کر رکھی تھی۔
اس موقع پر ترکوں کا بڑا نقصان ہوا۔ ترکی فوج کی بہادری اور شجاعت کی تعریف کرنا ناممکن
امر ہے جو خوف اور خطرہ کے مطلق پرواہ نہ کرتی تھی۔ میں نے اُن مورچوں کو دیکھا جن پر ہر
میں دشمن کے ٹوٹ پڑنے کی امید تھی وہاں بحر جب دستبرد پائی ہوئے تمام فوج بآرام
تمام خواب راحت میں پڑی ہوئی تھی۔ گویا دشمن جنگ سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ فوج کے لو
روٹی ابھی سے گاؤں میں پاک رہی تھی۔ معام ہوتا ہے کہ کھ شام آٹھ بجے یونانی ملکی افواج دو
اور فارسالہ سے بذریعہ ریل بیان لائی گئی ہیں۔ ترکی فوج چونکہ اپنے دشمن کے مقابلہ میں خوا
لعدا بہت ہی کم تھی اور مینہ او میسرہ کے درمیان فاصلہ بہت بڑھ گیا تھا اس لئے سپہ سالار نے
انکو ایک بہتر صورت میں یکجا مقیم کرنا مناسب سمجھا۔

مقام ویسٹنوپر ۳۰۔ اپریل اور اس کے قبل کے معرکہ جات کے تفصیلی حالات

ویسٹنوپر فتح سے قبل شہر کے قریب جوار میں کئی روز تک معرکہ رہا۔ ۲۷۔ اپریل کو صبح ایک ہزار ترکی سواروں نے چھ میدانی توپیں لیکر ویسٹنوپر کے گرد نواح میں گشت لگایا۔ اگرچہ ۱۵ سو یونانیوں سے (جنکے پاس بھی چھ میدانی توپیں تھیں) وہ کوئی ڈیڑھ گھنٹے تک برابر جنگ کرتے رہی لیکن ریلوے کا ڈینے کے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ لڑائی ختم ہوجانے کے بعد یونانیوں کو فارسالا سے مدد پہنچی۔ تین یونانی فسر اور ۳۲ ترک مقتول ہوئے۔ ۲۹ کی شام کو ترکوں کی ۱۰ ہزار زیادہ فوج اور ایک رسالہ نے بارہ میدانی توپیں لیکر گشت کیا اس مرتبہ یونانیوں کی فوج زیادہ تھی لہذا ترکوں کو اب بھی ریلوے کا ڈینے میں کامیابی نہ میسر ہوئی اور دو گھنٹے کی لڑائی کے بعد وہ اپنے مقام پر پاپا ہوئے۔

۳۰۔ اپریل کی ترکی سپاہ فوج پھر دو کالموں میں منقسم ہو کر بدین عزم آگے بڑھی کہ ویسٹنوپر کی ریل گاڑی کو دو اور فارسالا کے مابین سلسلہ پیغام رسانی مسدود کر دیں۔ یونانیوں کی طرف بارہ ہزار سپاہ تھی۔ ترک تقریباً چار ہزار سے کم نہ تھے۔ انھوں نے بڑے قابل تعریف طریقے پر سنگینوں کے زور سے مقام کیفالو کو چھین لیا۔ اگرچہ اس موقع پر انکی تعداد یونانیوں سے کم تھی۔ جابھین کا نقصان بہت سخت ہوا۔

میدان میں ترکی رسالے اور یونانی پیادوں کے سب سے معروف کارزار تھے۔ نقصان زیادہ تر پیادوں کو پہنچا۔ افواج مقابل میں باہم گولیاں برابر پرتی رہیں وہ ایک دوسرے سے ۴۰۰ گز کے فاصلہ پر رہتی تھیں اور چھوٹی چھوٹی ہوا ٹیوں کے سلسلے سے منقسم رہتی تھیں۔ قریب شام کے ترکی سپاہ کا بڑا درمیانی حصہ تھوڑی دور پر آگے بڑھتا نظر آیا لیکن غروب

آفتاب کے باعث فاضی طور پر جنگ ملتوی ہو گئی۔ اب دو لوسے فارسلا جانے والے تھے
 میان سے گزر جانے کا بندوبست کیا۔ رات کو یونانی آگے نہیں بڑھے بلکہ اپنے موچوں
 پر قائم رہے اور ترک وہاں سے پانچ میل دور موضع غریب میں پہنچ گئے اور فوج کا انتظار
 کرنے لگے۔

یکم مئی روز شنبہ کو یونانیوں نے تقریباً اپنی تمام سپاہ متعینہ فارا ایان بلالی اور
 کی غیر نتیجہ خیز معرکہ ہوئے۔ رات کو بھی کئی بار کشمکش ہوتی رہی۔ لیکن یونانی اپنی جگہ
 قائم اور فاضل ہے۔ بالآخر حقیقی پاشا سے بنیت اور ٹاکر دلو وغیرہ کی طرف فرار ہونے
 لگے جو یکم مئی کے حالات میں الجی درج ہو چکا ہے۔

فتح ولسٹو اور ترکوں کا نقصان ۲۹ مئی

چونکہ اس جنگ میں یونانی بلند اور محفوظ مقام پر تھے اور ترک بچے میدان میں اس پہاڑی کے
 فتح کرنے پر تھے ہوئے تھے شکستے کسی قسم کی آڑ نہ تھی اس لئے ترکوں کا زیادہ
 نقصان ہوا جو اس وقت تک کسی لڑائی میں ایک جگہ اور ایک ہی وقت میں نہ ہوا تھا۔
 یونانی فوج باجی جبل سمونکی لڑی تھی۔ ترکوں نے ریوس سلسلہ مسدود کر کے ملک کا
 دروازہ بند کر دیا لیکن موجودہ کثیر السعداد فوج اور محفوظ جگہ سے گولہ باری ہونے کی وجہ سے
 کھلے میدان کی ترکی فوج کو صدمہ پہونچا۔ چنانچہ اول روز یعنی یکم مئی کو بتول نامہ نگر
 ریوس ترکوں کے بارہ سو سپاہی اس حملہ میں کام آئے ہیں۔ جن میں سے یکم و ۲۰ مئی کو خود یونانیوں
 نے چھ سو کے قریب دفن کئے۔ علاوہ برین چار سو رسل کے گھوڑے بھی مارے گئے اور
 یونانیوں کی فقط ۳۳ جانوں کا نقصان پہونچا۔ جسمین سے صرف ۸۵ مارے گئے اور باقی
 زخمی ہوئے۔ یہ یکم مئی کا واقعہ تھا۔ ۲۲ مئی کو حقیقی پاشا نے یونانیوں کے پہلے مورچے پر

یورٹش کی اور ایک سخت متابلے کے بعد یونانی فوج اُس کو چھوڑ دینے پر مجبور ہوئی مورچے سے لپک گیا۔ اور دشمن زبردستی لائن پر سہا ہو گئے۔ یہاں بھی امن چین سے گزرنے کی اور بانہ خراب مذاقت بہ پا کر دو لو کی طرف بھاگے جہاں سے جہاز میں بیٹھ کر سیدھے گھر کو جا سکتے تھے۔

یہ لڑائی اتنے سخت تھی کہ جہنم میں سے صرف ایک سوئیں سپاہی رتخون سے محفوظ رہ سکے باقی کس یا تو زخمی ہوئے یا اسے گئے۔ ترکوں کو یہ فتح میدانی توپوں کی بوجھ کی کہ باعث قرار دی گئی لیکن فوج جب کسی مقام کو فتح کرتی ہے تو آخر کچھ نہ کچھ ذریعہ ضرور ہوتا ہے اسکا اظہار کرنا نقلی بہت ہے کہ توپوں کے ذریعے سے ہونے والا یہ بدوق کے پر قدرت ہوئی دراصل فوج کے ذریعے سے جو مستحق مزاح سے توپ اور بدوق چلانے پر قدرت رکھتی تھی ورنہ خود بخود توپ نہیں چلا کرتی۔

یونانیوں کے پاس فقط کوہی توپ خانہ نہ تھا۔ علاوہ برین ایک یوین اخبار نے لکھا کہ فتح اسوجہ سے ہوئی کہ ان کے جنرل نے بڑی ہوشیاری اور تدبیر سے کام لیا اور خوب جہازات جنگ دکھلائی گویا اس کے نزدیک نامی فتح جب ہوتی جبکہ یوقنی اہل مل پنے سے کام کر کے شکست دیتے ورنہ عقلندی اور تدبیر سے کام لیکر فتح کرنا تو سب جانتے ہی ہیں۔

کرنل سمنسکی ہوا کا مخالف فتح دیکھ کر دو نو سے دور آئیں کوج کر گئے اور اپنی بھاری فوج کو سنجیر ساتھ لیتے گئے۔ اس ٹاپسی بن یہ امر البتہ قابل توجسیف ہے کہ کوئی بے ترتیبی اور لڑا اور آڑ کی سبھی گڑبڑ طرے نہیں ہوئی۔

امیر و سمنسکی کا فرار ہونا

جب کرنل سمنسکی کا امیر کی طرف پہنچ کر ٹھہرا معلوم ہوا تو ادا حم پانٹانے اس پر اوجی گئے۔ عملہ کی تیاری کی جسکی خبر پاتے ہی اسکو وہ جگہ بھی چھوڑنی پڑی اور امیر و سمنسکی ہٹ کر

مقام سواری میں جو اہمیر سے شاہ میں واقع ہوا جا کر سوچہ بندی کی۔ لیکن میان جی تلوار کا
خوف صحیح تھا کیونکہ اوجھر پاشا غصے کے ایک ایک کونہ سے بکوبی واقف تھے۔ گھانا پشیمپ
ٹکوں نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ میں ترکوں کے مقابلہ کے لئے کابل پہنچاؤں گی۔ اسے شکرت کا
لئے والا ہوں۔

حقی پاشا فاتح ولایت

حقی پاشا پہ سالار اودوے سوم (تفریق سوم) جن کا یہ سپہ سالار (جیندا امہ) (پشیمپ)
کشترا (سلطنت عثمانیہ) تھے۔ ان کا تعلق فوج میں داخل ہوئے۔ دیر سے جرمیہ
نیکم ہی خدمت افشانی پر ممتاز ہوئے۔

حقی پاشا اپنی نگاہوں کی لڑائی پر رواں کئے گئے تھے اور اپنی کینی سپہ سالار (جیندا امہ) پر
حمداور ہوئے جس کا زمانہ ان کے صلے میں عمدہ کن آئے تھے۔ اسی حقی ایچو کشترا سحر پر ترقی
پائی۔ تھوٹہ ان میں سلطان عبدالعزیز خان درجہ دوم کے اچھے نیاں مقرر ہوئے اور عمدہ
میر لائی (کشترا) کرنل کے ممتاز ہوئے۔ ان کے بعد ان حضرات سلطان المعظم کے درجہ
چیمبرلین مقرر ہوئے اور تھوٹہ میں نژاد کا بلطانی (ظفر علی خاں) اور پشیمپ میں شریک رہے۔ تھوٹہ
سے تھوٹہ تک ارض و دم کی کوشش کے جہاد درجہ کے درجہ رہے۔ تھوٹہ اور تھوٹہ
کے معرکے میں مقام قارص حقی پاشا نے جنگ الا جادغ میں نمایاں بہادری کا مظاہرہ
کی جس کے صلے میں تو اسے بگیدیر خاں کے عہدہ سے ممتاز ہوئے۔ تھوٹہ میں قسطنطنیہ
واپس آئے اور جیندا امہ (پشیمپ) کی صدارت سے سرفراز و عمدہ فوقی بھی تھوٹہ میں تھوٹہ
سے ممتاز ہوئے۔

حقی پاشا ایرانی وضع کے آدمی تھے لیکن اعلیٰ درجہ کے رنجی دل و ناظم و مامور تھوٹہ
کمال شجاع اور ہر دم کا قوم تھے۔ انہوں نے جنگ سے چند ماہ بعد مقام صلی کو تھوٹہ میں انشاء فرمایا۔

فرانس کی شاہی یونان

۲۰۔ اپریل کو نو بڑے ہاتھوں سے ترکی سے یونان کی اور وگتے تک گفتگو ہوتی رہی۔ اخبار ڈیپٹی نیڈ کو سولہ مہینہ پہلے ہاتھوں سے ترکی سے کوئٹہ دیکھا کہ اگر ترک اور آگے بڑھیں گے تو فرانس میں یونان کی حمایت کر سکا گا۔

دولتِ اٹلی یونان کی نازک حالت

۳۰۔ اپریل کو اٹلی میں ایک نہایت دردناک نظارہ پیش آیا۔ ڈیڑھ آٹھ اسد پانا ہسپتال سے زخمی نکالنا نہ کر سکے پہلے ڈاکٹر آرپی تھین کر ایک جم غفیر سے اونچے مٹوہ بڑانا اور مٹوہ بڑانا شروع کیا۔ چنانچہ اونکو پیرا اور ڈاکٹر ہسپتال میں پناہ دینی پڑی۔ اس کے بعد اٹلی کا مریض آئی جی سپریمار ہسپتال اور نہایت بڑے مٹوہ پیرا ہسپتال میں (یہودی یونان کی بیوی اور قیدیہ جن کی ہمیشہ بہن) ایتھنز کے گرجاؤں میں بھی جبکہ وہاں شاہ کی دفاتر کے آگے دھڑکے پڑی جاتی تھیں لوگوں میں برا بھلائی اور غصہ کا اظہار ہوا۔

غلام دولو یعنی دولو پیرسلہ اور یونانیوں کی فراری

(دورِ شنبہ ۱۰ مئی۔)

غلام دولو۔ پنج دولو کے قدرتی بندرگاہ پر یونانی مشرقی بیڑہ جہازان کا ہیڈ کوارٹر اور ان ریلوے لائنوں کا جنکشن ہے جو بھلی کے شمال اور شمال مغرب کی جانب دولو سے چلی گئی ہیں اور شمال مشرقی صوبہ ہلسی کو مغرب اور جنوب مشرق کی طرف سے محصور کر چکی ہیں۔ اس حصہ کے مشرق کی سمت وہی سمندر ہے جو شمال مشرق کی جانب بڑھ کر خلیج سلونیکا

کھلاتا ہی اور اس نے نقشہ دیکھتے ہی نوایہ یقین ہوتا ہی کہ یونان گورنمنٹ کے حق میں ضرور ایک
 نہایت ضروری مقام تھا جہاں سے سارونیکا اور قسطنطنیہ تک بحری قوت سے اور غریب آباد
 ترقیالہ اور ذرموکانک ریلوے ٹائین کے ذریعے سے بہت کچھ نہ بچس کی فلاحیت ہوتی
 تھی اور اس لئے کسی بیوپاری کو خیال نہ تھا کہ یونان اپنے جہازوں کے بندرگاہ اور بندر
 مضبوط ترین ریلوے جنکشن کو ترکان کی ایک گٹر کی بنیاد پر ڈال دینا چاہی انھوں نے سارونیکا
 سحر اور مسلط ہوتا ہوا دیکھ میں سے اور مشرقی ایشیا ترقی یافتہ اور ترقی یافتہ ریلوے کے
 اہلی آئینہ (الابے) وولو کو خیر باد کہہ دیا تھا کہ یہ ریلوے جو بحر ہند پر واقع ہے
 اور جہاں یقین تھا کہ فوجی اور تجارتی سفارتی ہوسے کی وجہ سے یونان بحرہ جہازات تک
 اس قدر آغاز جنگ سے دھوم مچا رہی تھی جو یونان کے ریلوے اور بحری قوت میں جہاز
 یونانیوں کو اس قدر قوت حاصل تھی کہ ان کے ریلوے کے بندرگاہوں اور بندرگاہوں اور یونان
 کی طرف سے چڑھائیوں اور بحری قوتوں کے ریلوے کے بندرگاہوں اور بندرگاہوں اور یونان
 مقام وولو پر ہرگز ناقص اور متصرف نہ ہو سکتے تھے اور یونان کے ریلوے کے بندرگاہوں
 ذرا لمبے سے آخر خبر تباہی میں مشورہ نہیں دیتے تھے اور یونان کے ریلوے کے بندرگاہوں
 کچھ ذکر سے یونان میں کیا کہ ترکی بحیرہ ہیرڈ ذریعہ یونان میں چریس جس سے شریا ہے
 جس سے جہازات ایسے پسیدہ اور گرم خوردہ ہیں کہ خود ترکی کے ریلوے کے بندرگاہوں
 سرکار کے ذریعے سے گورنمنٹ کو مطلع کیا کہ ترکی جہازات نقل و حرکت کے لئے یونان میں
 پس اس دولت میں ضرور تھا کہ یونانی جہازات اپنے مائیں مائیں اور مائیں مائیں
 سلطنت اس لئے کہ محض سمندر کی کشتیاں یونان کے اندرونی مائیں مائیں میں ہی نہ
 تک پہنچی ہیں اور بندرگاہ وولو بھی قریب قریب ہی طرح کے ایک کھاری پر واقع تھا
 کے ایک اہم بندرگاہ اور ریلوے جنکشن کو دشمن کے ہاتھ سے محفوظ رکھنے میں اپنی توجہ

لڑائی کے اور جیسا کہ تعین تھا اس کے مطابق ایک مشکم یونانی جہازی بیڑہ بندرگاہ میں
 موجود تھا لیکن خیال اور مکان سے دور اس کی کوہن اور قلعہ شکن توپیں ترک جہل کے
 محض ایک زبانی ڈانٹ میں سرور پر گئیں اور یونانی جہازات کا ططرانی بیڑہ ادھم پاشا اور
 اس کے ہمراہ دو توپوں کے دھڑ سے ہی وہاں سے دوڑنے کی طرف ہٹ گیا جس سے
 اہل فوج کیا سمجھتے تھے؟ اندازہ کر لیا کہ یونانی بحری قوت بھی کتنا ہی کمزور ہو چکی ہے اور دراصل ایک
 یونانی جہازات ایسے بھڑ اور بیڑے ہیں کہ برسی فوج کی گٹر کھین سے ڈر کر بغیر لڑے بھڑے
 ایک ایسے بے خبر بندرگاہ سے لڑاؤ تھا اور جو یونانی عملداری میں رہوے جنشن بھی
 تھا تو صاف ظاہری کہ یونان کے جہاز ترک جہازوں کے سامنے گروہ کیسے ہی کمزور
 کیوں نہ ہوں بحری مشرک اور یونان میں بھی کچھ نہ کر سکتے تھے اور ثابت ہو گیا کہ یونانی بحری
 قوت "بحری قوت" کی جو پکار تھی وہ محض بے اصل اور پر کاٹا مٹی ہوئی تھی۔ اگر دور
 جنگ میں یہ معلوم ہو جاتا کہ یونان کے شمال مشرقی سمندریوں اور قلعہ سلونیکا کے متصل
 واقعات کی اصلی حالت کیا ہے جہاں ایک برٹش جہاز سے ایک مشہور مسرپاٹینٹ سرٹیفیٹ
 بارٹلیٹ کے گرفتار ہو تو بھی بہت سی مشتبہ کار رانیاں بخوبی صاف ہو جاتیں تاہم عقل سلیم
 فوراً تسلیم کرتی ہے کہ اگر یونانیوں میں بحری قوت اور اس کے بحری ایٹم فوج اور جہازی کپتانوں
 میں کچھ بھی مادہ اور تمیز ہو تو وہ اس وقت بجائے ایمپارس کے یا سلونیکا کے سواں پر گولہ
 اندازی کرنے کی غاص اپنی عملداری کے اُن سواں پر اپنا قبضہ رکھنے میں جی توڑ کر دکھا
 کرتے اور کم سے کم اس ساحلی عملداری کے بڑے ضروری مقام کے چند سی قیہ کو تہ
 قابو رکھنے یا رکھنے کی کوشش کرتے جو آبائی اس کے ہاتھ سے نکل گیا اور جس سے
 مقام کا نام دو لوہی۔ اور اس سے صاف عیاں ہے کہ دو لو کا چھوڑ بھاگنا یونانی بحری قوت
 کی کامل شکست اور اس کے برائے نام ہونے کا کافی ثبوت ہے اور اس کے بیڑہ

جہازات کا ترکی سمندر میں اور خلیج سلونیکا میں موجود ہونا اور ساحلی قلعوں پر گولہ باری کرنا ایک عجیب غریب امر تھا اور اس کے ساتھ ترکی جہازوں کی نقل و حرکت کا ذکر ایک مرتبہ بھی ملے گی اخباروں میں نہ ہونا اس حیرت کو اور بھی زیادہ کرتا تھا جو برابر اہل سے آخر تک سالانہ رسد اور فوج کے لانے اور بچانے میں اہل سمندر میں مصروف رہے جان خوف کی یونانی بیڑہ "پٹرول کرتا تھا۔ لیکن فتح و دوسے ان سب باتوں کا انکشاف ہو گیا۔

ترکی جہازوں کی کامیابی اور یونانی بیڑہ کی ہچکچاہٹ بالآخر پوشیدہ نہ رہ سکی اور اس طرح مشہور حالات کے برعکس اصلی کیفیت خود بخود روز روشن کی طرح چمک اٹھی۔

دو لو کا قبضہ دہائی

پیشہ لکھا جا چکا ہے کہ لاریہ سے فوج کے دو دستے حتیٰ پاشا کے زیرِ نگرانی دو لو کو بھیجے گئے تھے جن میں سے ایک دستہ سے وابستہ دو دستے قریب گزشتہ ہفتوں کی نے معرکہ آرائی کر کے جنگ ویلستان پر پائی اور دوسرے دستہ دو لو پہنچ گیا جس نے بہانہ حتیٰ پاشا سنبھل کر صبح ہوئے ہی دو لو پر قبضہ کر لیا۔ میان مقابلہ کسی سے نہوا اس لئے کہ ترکی اقبال سے تمام یونانی فوجیں پہلے سے پیچھے روانہ ہو گئی تھیں۔ مگر باشندے برابر شہر میں سکن گزین رہے۔ نابارین برٹش اور فرانسیسی سفراء متعینہ دو لو سے بذریعہ دھم ادھم پاشا سے یا شدون کی جان کی امان مانگی جس پر جنرل موصوف نے وعدہ کیا کہ نہ صرف جان بلکہ مال اسباب بھی تمام باشندوں کا محفوظ و مامون رہے گا۔ اور کسی قسم کی دست اندازی رعایا سے نہ کی جاوے گی۔ در یہ واقعہ سنبھل کر ویلستانو جمعہ کے روز فتح کر لیا تھا اور یونانی حملہ روکنے والی فوج رات کے وقت ہی پسپا ہو گئی تھی۔ لیکن بشرط یہ ہے کہ یونانی امیر البحر اپنا بیڑہ جہازات و دو لو

دور ہٹا کر بچا دے۔ جو اس وقت تک چلیج و ولومین شہر کے سارے موجود تھا۔
چنانچہ امیر البحر نے بلا اظہار مخالفت فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور اپنا بیڑہ امیر کی
طرف پیچھے ہٹا کر لے گیا۔

یہ مایہ ناز بیڑہ غالباً رہی بیڑہ تھا جس کا ہی امیر البحر جو ادھم پاشا کی صرف
گھڑکی سے امیر کی طرف جان بچا کر بھاگا۔ سربراہ احکام نہ ماہ خارج سے حاصل
کر کے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے لئے اتھنر سے نکلا تھا۔

دو لوگے باشندہ رن نے اپنے ہمسایوں کے حالات سنا کر چھا سبقتی حاصل کیا اور
اور ان کے ساتھ ساتھ ہی کی کہ اپنے اپنے گھروں سے نہ بھاگے اور بجائے اسکے
مردوں کے دھندلے وقت اظہار خوشنودی کیا۔ اور سلطان اور اونکی افواج کو
خیریت نہ کر کے، مایہ الفاظ سے خلوص کا اظہار کیا۔

دو لوگے قبضہ دخل کا حال موافق شہر نیا مگر

اس قبضہ دخل ریوٹر کے اس نامہ نگار نے جو ترکی فوج کے ساتھ تھا۔ ہمسائی کو
اس طرح لکھا کہ پاشا ادھم پاشا کا ارادہ صبح ہوتے ہی چن۔ ایسے مقامات پر قبضہ
کرنے کا تھا جہاں سے شہر آبائی فتح ہو سکے مگر پوچھتے ہی جبکہ ہم سب نیچے میں
بٹھے ہوئے جا رہی رہے تھے تو ہمیں دو گاریاں دور سے آتی ہوئی دکھائی دینا۔
ان گاڑیوں میں روسی۔ فرانسیسی۔ آلمین اور انگریز قرض مستعینہ دو لو سوار۔ تھے۔
انکے ساتھ چار غلامی بھی تھے جنکے ہاتھوں میں اپنی اپنی گونجٹ کے نشان تھے۔
ہست سے آدمی اون سے ملنے باہر نکل آئے اونکی زبان معلوم ہوا کہ یونانی افواج نے دو لو

چھوڑ دیا ہے اور اب ہاں صرف امیر السجری جی جہازوں کے ساتھ بندرگاہ ذین موجود ہے
یہ قافلہ اس سے مل آئے تھے اور جب اونہوں نے اس سے پوچھا کہ اب نظر کیا ہے
موجودہ اوسکا کیا ارادہ ہے تو اسے اوسنے وعدہ کیا تھا کہ اگر مجھے سب کو چھینا
ہو جائے اور وعدہ دلا جائے کہ ترک شہر کو غارت اور تاخت کو بن سکے تو میں اپنے
جہاز ہٹا لوں گا۔

ان قافلوں کے ساتھ تین انگریزی اخباروں کے نامہ نگار بھی تھے۔ ان میں سے ایک
ماضی کی دھوڑ دی اور فرنگ طعام کے بعد اسے سفید کتھیت پر لٹا کر کھینچا گیا۔
بربادی کی سنی بواؤنیں مقام دولوپش آئی۔ یہ سارے حالات سارین نے ایشیائی
کرنے کے لئے کہا کیونکہ وہ پچھلے دنوں کی رحمت سے سخت شکے ہوئے تھے۔ بلکہ
ایک شب کا ل انگریزی سفارت خانہ میں پہرہ دیتے سب تھے۔ کئی غور ان کے لیے
مارشل ادھم پاشا نے اقرار کر لیا کہ میں شہر میں تاخت و تاراج نہ کروں گا۔

یہ وعدہ لیکر چاروں کونسل واپس چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد ان کے بھڑکے
چاروں خلاصی بھی عجیب بے کسے ہر کا ب امن کا سفید علم لیکر بھیج گئے۔ میں جی ان کے
ساتھ ہوا۔ قولو سے کس قدر سافت پر ہم اس امید میں کھڑے رہے کہ ان کے افسانوں
میں سے کوئی امیر السجری کا جواب لے کر آویگا وہاں سے کوئی بھی نہ آیا۔

یہ حال دیکھ کر ہم شہر میں چلے گئے تھوڑے تھوڑے آدمی جمع ہو کر ہمارے سامنے
آئے تھے اور نہایت ادب سے سلام کرتے تھے۔ شہر کے دروازے پر بھی تین آدھ
آدمی مل گئے۔ یہ سب ملکر ہمارے رکاب میں بہت سے آدمیوں کا ہجوم ہو گیا جسے سر
یکتہ نہ تھے اور جس کے چہروں پر بجائے غم کے خوشی کے آثار نظر آتے تھے۔

بقول اڈیٹر اخبار دیکل امرسٹر "وہ ترکوں کے قدیم ملک غارتھے اب کے آباد و آباد

تک اوسکے احسانوں کے ممنون تھے۔ علاوہ بران وہ اوسکے تازہ سالوں اور نشست کا شہرہ سن چکے تھے وہ بخوبی جانتے تھے کہ ایک سچا مسلمان اور حقیقی شجاع زبردستوں کے ساتھ عادتاً رفیق اور بلاست سے پیش آتا ہی نہیں اوسکا خوش ہونا حق بجانب تھا۔ ہم آہستہ آہستہ محلہ ڈیمبیڑی میں پہنچے جو شہر کاسپ سے بڑا محلہ ہے۔ اس موقع پر ہمارے ساتھ کئی ہزار آدمی کا ہجوم تھا۔ پہلے تو اس میں ٹاؤن ہال کا پتہ نہ لگا مگر بعد میں حقیقت تلاش کے بعد پتہ چلا۔ یہاں ہم نے میئر کی تلاش کی جو کہیں دستیاب نہوا۔ آخر کار مسٹر گیو جو میئر کی غیر حاضری میں اوسکی جگہ کام کرنا تھا ملا۔ نجیب بے نے اوسے بارش اور صدمہ ماننے کا اعلان دکھایا۔ جس میں مندرج تھا کہ =

”باشندگان وہ لوگ جس طرح غمانیہ کی منظر و امان میں لئے جاتے ہیں وہ اپنی جان اور ناموس و اہل و عیال کو محفوظ و مصنون سمجھیں اور یمن اختیار ہے کہ وہ اپنے کاروبار میں مصروف ہوں“

جب مسٹر گیو اس اعلان کے مطالعہ سے فارغ ہوا تو ہم سب کے سب ٹاؤن ہال کے برآمدے میں منتقل ہوئے تاکہ عوام الناس کو بھی اوس کے مصنفین سے اطلاع دی جائے کیونکہ ہزاروں آدمی باہر انتظار میں کھڑے تھے۔ میں نے مدت العمر میں یہ نقشہ اپنی آنکھوں کے نہیں دیکھا تھا ہزاروں آدمی باہر قیام دیوار بنکر اس جہم و رجا کی حالت میں کھڑے اور فقط ایک نفع کے سننے کے منظر تھے جو انکی قسمت کا فیصلہ کرنے والا تھا۔

مسٹر گیو کے اہل عمل نے جاکر اعلان کی تکرار کیجائے گا یہ کہ اوسکی آواز سب سے سنائی دے سنا سخت دشوار تھا لوگوں نے ہر چند کان لگا کر مگر سنائی کچھ نہ دیتا تھا اوسکے دل صر کرنے لگے اور وہی آواز گمان پیدا ہونے لگی جس پر اوسکے ہونٹوں نے آواز بلند کرنا کہا کہ ”وہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں کچھ سن نہیں سکتے“ اس وقت میں دوسرے

یونانی جہاز بندرگاہ میں دکھائی دیتے تھے اور امیر البحر کا جواب بھی ابھی تک نہ آیا تھا۔ آخر الامرجب لوگوں نے اعلان کا محصل معلوم کر لیا تو ان سب کے مونہ سے یہ صدا بدیانتہ نکلی ”کہ خدا سلطان کی ٹہن برکت کرے اور ترکوں کو دیر تک سلامت رکھے“ اب وقت تنگ ہو چلا تھا اور ترکی افواج کی آمد شروع ہو گئی تھی سپاہیوں نے شہر میں قدم رکھنا شروع کیا اور اگر یونانی جہاز اسیٹا ارادہ جنگ ظاہر کر دیتے تو ترک اسی وقت شہر میں مورچہ بندی قائم کر لیتے۔

تنجیب بے نے اب مجھے اور دیگر دو کارپانڈنٹوں کو یونانی امیر البحر کے پاس اوسکا دریافت کر کے کو بیجا کر اوسکا ارادہ آشتی یا جنگ کا پوچھا۔ جب ہم گئے تو ہمیں جہاز کے زین پر ایک کشتیان ملا جو آگے ہی اوسکا جواب لئے آ رہا تھا۔ اُس نے جواب میں یہ لکھا تھا کہ میں اس وقت تک یہاں ہوں جب تک کہ ترک ان کے ساتھ شہر میں داخل نہ ہوں۔ جب تجیب بے نے یہ جواب سنا تو اُس نے جواباً بارش اوہم پائا کی طرف سے جواب دیا کہ ”سلطانی بخوبی باخبر ہیں اور وہ ہمیشہ اُس شہر اور شہر کے باشندہ دن سے نیک سلوک کیا کرتے ہیں جو بلا مقابلہ اطاعت قبول کر لیں۔ ہماری افواج قاہرہ میں سے فقط ایک دستہ انتظام شہر کے لئے داخل شہر ہوگا۔ باقی فوجیں نواح شہر میں خیمہ زن ہوں گی۔

علاوہ بریں یہ بھی کہلا ہوا کہ اگر اب بھی تم اپنے جہاز فی القدر یہاں سے نہ لیجاؤ تو اسکا نتیجہ تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا اور عا کر سلطانی کسی مکر وہ نتیجے کے ذمہ دار نہ ہونگے چنانچہ اسکے مطابق علد آمد ہوا اور ترکوں نے بھی فقط ایک دستہ اپنی سپاہ کا شہر میں جلنے دیا۔ یونانی امیر البحر وقت تحریر اس خط کے ابھی تک یہیں ہی مگر کوئی ساعت میں جائے گا۔ اسی دن کے خطوط سے جو شام کے نامہ نگاروں نے اپنے اپنے اخبارات کے نام روانہ کئے تھے معلوم ہوا کہ سہ پہر کے وقت امیر البحر اپنے محل جنگی جہازوں سبٹ چلا گیا تھا۔

فتح وولو وولیسٹنو۔ واپسی کرنل واساس (اسو)

از کریم و آغاز سلسلہ گفتگوی مصفا

فیما بین

بذریعہ سفارتے دول یوپ

اور پرنڈ کو ہو چکا کہ وولیسٹنو جمعہ کے دن اور وولو سنبچر کے روز حتیٰ پاشا نے فتح اور سنبچر
اور پرنش اور فرانسیسی سفیرین کی سفارش پر باشندگان وولو کو جنرل ادھم پاشا نے محفوظ
اور مامون قرار دینا منظور کر لیا جو بدستور اپنے اپنے گھرن میں مقیم رہے۔ یونانی پڑھ
بذرا گاہ وولو سے حکم دیا گیا۔

سنبچر کے روز کرنل واساس جو یونانی فتح لیکر کریم پر زور شور سے چڑھ گیا تھا۔
اب اسکو گورنمنٹ یونان نے بے درپے شکستیں اٹھا کر اور دول یوپ کے آغاز تحریک
مصاحبت میں اسکی واپسی کو مشروط کر دینے کی وجہ سے واپس بلانے میں اسقدر جلدی کی
کہ وہ مع اپنی فتح کے ساحل کریمٹ کو فوراً الموداع لیکر سنبچر کے دن ایتھنز میں داخل
ہو گیا۔ اس لئے کہ تمام سلاطین نے اختتام ماہ اپریل پر تجویز کیا کہ۔

اگر کرنل واساس کو گورنمنٹ یونان کریمٹ سے واپس نہ بلائے گی تو کوئی بادشاہ جنگ شک

د یونان میں ہرگز دخل نہ یگا اور کرنل واساس واپس بلالیا جائے گا تو ثابت ہوگا کہ یونان
سلاطین کے حلقہ اطاعت میں آگیا ہے۔

نیز بہت سے یونانی اور اٹالین وائسٹروں نے اسکی تقلید میں کریمٹ کو خالی کر کے گھر کا
راستہ لیا۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین سے درخواست کی کہ وہ اپنے اپنے امیر و سرداروں کو
پادشہ کر دین کہ وہ یونانی جنگی جہازوں کو یونانی افواج متعینہ کریمٹ کے واپس لانے لگے۔

کریٹ کے ساحل پر آنے کی اجازت دیں۔ اس لئے کہ یونانی جہازات کا کریٹ کے قریب آنا بالاتفاق مسدود کر دیا گیا تھا۔ اور چونکہ باوجود سخت تاکید کے شاہ یونان نے کریٹ خالی نہ کرنے میں مہٹ اور سند سے کام لیا تھا لہذا اہل پس بلائے کے لئے مجبور ہو کر شرم کے باعث یہ بات بنائی کہ افواج کریٹ کو ہم اس غرض سے لوٹانا چاہتے ہیں تاکہ پوری قوت کے ساتھ تھسلی پر دشمن کے فریڈ قبضہ و دخل کو روکیں۔ لیکن کہیں واساس نے کسی ایسی ہدایت کے وصول کرنے سے انکار کیا تھا اور جب تک صاف لکھا تھا کہ حکام نہ پہنچ لئے اس نے جزیرہ کو نہ چھوڑا۔ ایک متفقہ نوٹ سفرے دول نے گورنمنٹ یونان کو سرشبہ کی صبح کو پیش کیا۔ اوس میں درج تھا کہ سلاطین غلام فوجی حملت جنگ حاصل کرنے کے لئے درمیان میں پڑنا چاہتے ہیں جو قرارداد مسلمانہ امین ترکی و یونان سے پیشتر ضروری ہے بشرطیکہ یونان اپنے تمام اغراض و فوائد کو بظرفور و فکر دوستانہ دول یورپ کے سپرد کر دے۔ اس پر یونانی وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ "گورنمنٹ یونان اُن مطالب پر جی ہوئی ہے جو یادداشت میں مندرج ہیں اور وہ اپنے مقاصد اور اغراض کو دول یورپ کے ہاتھ میں دیتی ہے۔"

نیز سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے ایک مجموعی اور متفقہ یادداشت بالعالیٰ میں گندرائی حسین درخواست کی گئی کہ مخالف اور جنگ بند کر دی جائے اسکے جواب کا بیجینی اور اضطرار سے انتظار کیا گیا۔ سلطان خود جنگ کو ختم کر دینا چاہتے ہوں لیکن وہ تمام اعیان سلطنت اور فوجی حکام کے خیالات کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے جنہیں یونان کی زیادتیوں سے جوش پہیلا ہوا تھا اور ان سب معاملات پر نظر کر کے سلطان نے اسوقت تک اسکا فیصلہ نہ کیا جب تک کہ دو موکو لیکر تھسلی کی ایک ایک بچھ زمین نہ فتح کر لی۔

درمیں اسوقت بھی اس متفقہ یادداشت پر کچھ لحاظ نہ کیا گیا تھا بلکہ شہنشاہ روس کے

پرائیوٹ مارکر پر جس میں نہایت دوستانہ طرز میں درخواست موقوف جنگ کی گئی تھی عملدرآمد کیا گیا۔

زرکوس کا قبضہ

یہ قبضہ جولایا سے بجانب مغرب ترقیالہ جانے والی سڑک پر واقع ہے ۱۹۶۵ء اپریل کو ترکوں کے قبضہ میں آیا جہاں سے کثیر المقدار سامان جنگ ان کے ہاتھ لگا۔ اسی تاریخ ترقیالہ بھی پوری پوری طرح سخر ہو چکا تھا جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔

آغاز جنگ فرسالا

قبضی نام (فرزاوس)

اس طرف ایک دستہ ترکی فوج کا وکسٹنو اور وولو کے فتح کرنے میں مصروف کارزار تھا دوسری طرف ترکی طییدہ فوج فرسالا کی طرف بڑھنے میں مصروف تھی لیکن فرسالا ایک محفوظ مقام تھا اور یونانی لشکر نوپنی قوت کے ساتھ مع دونوں شہزادوں کے وہاں موجود تھے نیز وزیر جنگ اور وزیر داخلہ حقیقت حال دریافت کرنے کو وہاں آئے ہوئے تھے۔ اس ہش بہ خیال تو ہوا تھا کہ اس مقام پر ایک جنگ عظیم برپا ہونے والی ہے لیکن ہنگامگان تک نہ لگا کہ یکم اور دوم مئی کو وکسٹنو اور وولو پر ترکی قبضہ ہو اور سنہ ۱۹۶۵ء کو میدان فرسالا میں فوج بڑھے۔ جو بھی کو دونوں فوجیں باہم مزاح پرسی کریں - اور ۵ - کو ترکی ہلال فرسالا کے بلند مقامات پر لہرانا نظر آوے۔

حقیقت میں بعض کارروایاں ادھم دھماکی ایسی جیسے غریب ہوتی ہیں جو طلسمات کا نقشہ سامنے کھینچ دیتی ہیں اور جس سے ترکی کا نڈر ان افواج کی پوری پوری قابلیت اور

آزمودہ کاری کا ثبوت ملتا ہے۔ خود وہ لگ جوا بطور مار چکا ان انجرات کو دنیا کے مختلف شہروں سے حالات جنگ مشاہدہ کرنے گئے تھے اس امر کا یقین رکھتے تھے کہ یہ سب لاپرواہیہ نہ تھے بلکہ مقاصد ہے۔ اور یونانی افواج کو ایسی ایسی آئین اور میا ہنر حاصل ہو چکا کہ ان کو ہر جگہ ہر قسم کے کم سے کم ایک ہفتہ صرف کرنا پڑے گا۔ لیکن اس جنگ کا چارہ چارہ غافل خیبر کن و درمیان میں تار سنے تمام یورپ کی نقل حیران کر دی کہ ایک ہی ملک کی طرف سے یہ طریقہ کار نہایت ہی اوجہ باشائے شام سے پہلے پہنچ سلاطین فرسالا پہنچا دیا۔

حوالی فرسالا میں جنگ کی تیاری

۴۔ مئی کو غیر متوقع طور پر میدان فرسالا میں جنگ کی چھیر چھوڑ شروع ہو گئی۔ اس وقت یونانیوں کو یہ ملاحظہ کرنے کی غرض سے صبح کے وقت لاریا سے روانہ ہوئے تاکہ نقشہ جنگ کی تاریخ کر کے دوسرے روز حملہ شروع کر دیں لیکن دوسرے روز آئے بھی نہ پایا کہ میدان بند و نمون کی آواز سے گونجنے لگا اور رفتہ رفتہ تمام جنگی لائنیں صوف کا زار ہو گئی۔

یونانیوں نے لاریا سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر فرسالا کے قریب تیرج اوٹھی ہوئی پہاڑیوں کی آڑ لیکر ایک نہایت عمدہ موقع منتخب کیا جس پر نہایت زبردست اور لایحہ مورچے ترتیب دیے گئے ان مورچوں کے بازو گئے جنگی کی پناہ میں رہے اور تو پناہ میں نہ کی طرف نصب کیا گیا۔ اول اول یونانی گولہ اندازوں نے اچھی مشق دکھائی اس لئے کہ بقول ایک نامہ نگار کے ”گزشتہ چند روز کے تجربہ سے ان کو اچھا خاصہ نشانہ باز کروایا تھا۔“

ترک اپنی معمولی شجاعت اور خاموش طریقے سے برابر ثابت قدمی و کڑا سے دھم اور ایسے استقلال اور زور کے ساتھ حملہ آور ہوئے کہ باوجود جہد و جہد عظیم دوسرے کے قریب دشمن کو اپنے مورچے چھوڑنا مناسب معلوم ہوئے اور اس باقاعدہ بازگشت میں

جو سرگرمی یونانیوں نے روزِ رشون میں دکھائی وہ ہر طرح قابلِ تحسین ہے اس لئے کہ دشمن کے
 زور سے بچکر فوج کا راہِ فرار اختیار کرنا بھی ایک سبق ہے جو جنگی مدرسوں میں سکھایا جاتا ہے
 لیکن اس کے لئے میں ایک ایسا نکتہ نکال رہا ہوں جو غلطی سے یا گھبراہٹ میں یونانی
 ہارگشتی سپاہِ اتفاقیہ ایک ترکیبی سپاہِ فوج کے دستے کے سامنے اس قدر قریب
 ہو کر گزری کہ اونچی بندوقوں کی زد میں آگئی۔ اور اس طرح میمنہ فوج کو خصوصاً زیادہ
 نقصان پہونچا اور عقب کی پلٹنے باقی فوج کے بچانے کی کوشش میں خود قربان ہو گئیں۔
 ایک مرتبہ جب بھاگنا شروع ہو گئی تو متعاقب ترکون نے دشمن کو ایک لمحہ آرام نہ لینے دیا۔
 اور फिर کرنے ہوئے برابر دبائے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ایک ہپار کی چوٹی پر جا پہونچے
 جو میدان کے سرے پر واقع ہے۔ یہاں عجیب نظارہ پیدا ہوا یعنی چپ درہست میں نیکی
 سپاہِ فوج کے دستے جو برابر ہٹتے چلے جاتے تھے۔ دیکھنے والوں کو دور سے
 سیاہ دھبوں کی شکل میں نظر آتے تھے۔ باقی تمام میدان یونانیوں سے بھرا ہوا تھا
 جو تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ بے ترتیبی انہیں سمجھتا تھا۔

یہ سب ایک سنگی پل کی طرہ سے بچے جا رہے تھے۔ اسی حالت میں
 ترکون نے اپنے نو جوانوں کو بڑا بڑا ایک عمدہ موقع پر حرا دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوج کے
 کالموں اور بے ترتیب فائلوں میں گولہ پر گولہ ہینکنا شروع کر دیا جس سے بھاگنا
 نہایت تیز ہو گئی۔ تاہم یونانی فوج نے جو عقب میں تھی مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر
 ترکون کے دھواں و دھار حملہ کے سامنے وہ مثل پر کاہ اڑتے چلے گئے۔ یہاں تک
 کہ ایک مقام سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا آنا چلا گیا لیکن بھاگنے والوں نے
 اب بھی دم لینے دینا منظور نہ کیا۔

ایک نامہ نگار اس موقع پر لکھتا ہے کہ ”میسے دل پر جو کچھ ترکون کی شجاعت اور

جو انہودی کا اثر اسوقت تک ہوا وہ کبھی پہلے نہوا تھا۔
 چناہ اور آرمین کھڑا ہونا وہ معیوب سمجھتے تھے حتیٰ کہ گھٹنوں کے بل بھی نہ جھکتے
 تھے بلکہ بلا کے جوشِ مخروش میں باڑہیں مارتے ہوئے برابر آگے ہی کل طرف بڑھتے
 چلے جاتے تھے۔

فرسالا پر ادھم پاشا کا بذاتِ خاص حملہ کرنا

جسوقت یونانی پُل پر سے گزرنے کو جمع ہو رہے تھے تو ایک بم گاولہ ایک گاڑی پر لگا
 جو دو بوسے سپاہی لارہے تھے۔ یہ گاولہ ایسا کاری بیٹھا کہ جس نے یونانیوں کا بڑا ہتھا
 نقصان کیا۔ پُل سے گزرنے کے بعد مخروین اور متعاقب ترکوں کے درمیان ایک
 دریا حائل ہو گیا (جو دریائے سلمیر یا کامادون ہے اور فرسالا کے مغرب کی طرف بہتا ہے)
 اور اس لئے جنگ کی گرم بازاری بمقابلہ سابق کم ہونے کو تھی کہ مارشل ادھم پاشا نے
 اپنی کامیابی اور اس عالی شان نفاذِ ارہ کی اُمنگ میں جو اسوقت پیش نظر تھا، خطِ مستقیم
 حملہ کر کے اسی روز شہر کے لئے لینے کا تہیہ کر لیا۔ اور ایک بٹری (توپخانہ) ہمراہ لے کر
 اور میدان میں اتر کر بمقابلہ جنگ کے لئے ایک صف کو آگے بڑھ کر ایسی شدت سے
 حملہ کیا کہ وہ واقعہ اس جنگ کے خونخوار حملوں میں شمار کیا جانے لگا۔ خصوصاً دہنی پہاڑ
 (دریائے کی طرف) ایک مختصر گاون کے قریب ایسی سخت آتشباری ہوئی کہ ترکی فوج اُن
 خود اپنی بندوؤں کے دھوپن میں چھپ کر رہ گئے۔ ساتھ ہی ترکی توپخانہ نے فوج کی
 مدد کی یہاں تک کہ وہ کامن فتح کر لی گیا اور گاولہ اندازِ بند کی گئی۔ یونانی اُس جگہ کو اُن
 اور غیر مامون سمجھ کر فرسالا شہر کی طرف ہٹا کر ایک لمحہ ضلع کر سنے کے لئے ترکی
 پلٹنوں نے اس شہر پر جبکی قسمت کا فیصلہ ترکوں کے حق میں پہلے سے ہو چکا تھا اُلگ

برسانی شروع کر دی۔ لیکن اس محرکہ آرائی میں دن بسیر سوچا۔ شام سر پر پہنچی۔ آفتاب
نظروں سے غائب ہونے لگا۔ افق پر شفق کے خونی رنگ نے میدانِ رزم گاہ کو پہلے
سے زیادہ مہیب اور خوفناک کر دیا اور جب تک روشنی کی ایک شعلہ بھی باقی رہی ترکی
توپوں کا مونہ بند نہ ہوا۔ ایک تو پخانہ کے پیچھے دوسرا تو پخانہ برابر آتا رہا اور اپنے اپنے
مناسب موقعوں پر لگایا گیا۔

اور بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اتنی گولہ باری نے تقریباً نصف شہر کو آگ لگا کر دیا۔ رات
ہو جانے سے گولہ باری بند کی گئی اور اس طرح کچھ دیر کے لئے فرسالا کو دم لینے کی مہلت ملی۔
دوسرے روز یعنی ۵۔ مئی کی صبح ہونے ہی ترکی فوجیں آگے بڑھیں یہاں تک کہ کوئی
خراست تو کچھ پیش نہ آئی جیسا کہ خیال کیا گیا تھا کیونکہ یونانی اپنی معمولی عقلندی اور حفظِ ناقصہ
کے مسئلہ پر عمل کر کے صبح ہونے سے پہلے ہی شہر کو خالی کر کے بموجب فرمانِ ولیعهد بہادر
دو مو کو کی طرف منتقل فرما ہو چکے تھے۔

یونانی فوج کی طرف سے گورنمنٹ کو اپنے فتح پائی

جھوٹی رپورٹ دینا اور اوسپر تین ہزار بیس ہونے کا نام کی

خوشی اور مبارکباد کے تارونکا ولسمحمد نام آنا۔

اصل سے آخر تک اس لڑائی میں یہ بات قابلِ یاد رہی کہ جو خبریں ترکوں کے ذریعہ سے
مشتہ بہ تھیں وہ ہمیشہ غلط بہ لفظ صحیح اور قابلِ وثوق ثابت ہوئیں لیکن برعکس ان کے
یونانی کلیسے کے پیروں نے من گھڑت اور دل خوش کن خبریں تراش خراش کر کے مقامِ جنگ
سے باہر پھیلے وہ بلا استثنیات ہمیشہ دوسرے یا تیسرے روز سراسر کذب اور افتراء
سے مملو پائی گئیں جس سے یونان کے اعتبار اور صدقِ کلامی پر بھی بڑے لگ گیا۔

شکست پر شکست کھاتے جاتے تھے اور کسی نہ کسی پہلو سے اپنی قوم اور گورنمنٹ پر ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ ہمیں ہی فتح ہوئی۔ چنانچہ ویسٹمن اور فرسالا کے ابتدائی حملہ کی روک اور دفعیہ کی سیدھ کوشش اور ترکون کا نقصان اٹھا کر ویسٹمن کو فتح کرنا اور کرنل اہولنسکی کا سخت گرنہ کام محسر کے میں کچھ دیر قدم جانا اور سکے لئے کافی وسیلہ ہو گیا کہ اس کو فتح قرار دیکر شاہ اور اسکی رعایا کو ذرا دیر جی خوش کر لیتے دین۔ چنانچہ مئی کی انتھنر میں خبر آئی کہ ویسٹمن اور فرسالا پر ترکون کو شکست ہوئی اسپر دمان وہ جوش بھیلما کہ بادیو شاہ پر کرنل اہولنسکی نے لکھا کہ ویسٹمن میں ترکون کی جمعیت دس ہزار سے زیادہ تھی جو دو دستوں میں تقسیم ہو کر ہمپر حملہ آور ہوئی مگر اپنے اپنی قوت بازو سے ان کو سب بکابا۔ دوسری مراسلت میں اطلاع دی کہ میں نے دن بھر متواتر سخت سے سخت مقابلے کیے یہاں کہ میری فوج میں غن میں آب روان کب منہ لگا۔

دن کے ڈھائی بجے لڑائی ختم ہوئی اور کرنل نے پھر ایک بار یہی کہ آج کی لڑائی محض خدا تعالیٰ کی مہربانی سے ہمارے لئے فتح و نصرت کے ساتھ اختتام کو پہونچی۔ چار بجے ترکون نے پھر بادا کیا اور ہم نے پھر ان کو پیچھے ہٹا مارا۔ حسن اتفاق سے یہی موقع کے عین موقع پر کئی فوج آ پہونچی اور اس طرح جمعیت زیادہ ہو کر اب میں نے حملہ میں پیش قدمی کی اور دشمن کو بے انتہا نقصان پہونچا۔

اختتام نہ کر کے پر ایک بار اسی کرنل نے پرنس کی خدمت میں اس مضمون کا روانہ کیا کہ دشمن اگرچہ جنگی غنائت سے پسا ہو گیا لیکن آج کئی وقت وہ پھر ایک حملہ کرنے والا ہے۔ علی الصباح عساکر عثمانیہ مقام کوٹسی سے لوبکار کی طرف بڑھنے لگے اور ولیمہ دیوان نے وزیر جنگ کو مار دیا کہ لڑائی شروع ہونے والی ہے اور پھر خبر یہ بھی کہ جنگ چھڑ گئی اور یونان کی فوج آگے مورچوں کو چھوڑ کر طلب شر سے آئی ہے۔ یہ واقعہ ہونے ہونے دو پھر کا وقت گزر گیا تھا۔

چونکہ اس مقابلہ کا انتظار پیشتر سے تھا اس لئے اول وقت صبح سے یونانیوں میں تیاری ہو چکی تھیں۔ جب شاہزادہ ولید ہمدرد بہادر بذات خاص میدان جنگ میں پہنچے تو سپاہیوں کی بہت کسی قدر بندھ گئی اور پرس نکلوس شاہزادہ ولید کا چھوٹا بھائی بھی تو پچانہ لیکر اسی لشکر کے ساتھ موجود تھا اور اس لئے یہ جنگ بڑی بھاری محکم سمجھنا چاہیے۔

شام کے پہنچے تک آتشباری جاری رہی۔ رات کے آٹھ بجے کرنل پاس نے جو کروں پرس کی فوج کا چیف اسٹاف تھا دن بھر کی لڑائی کی ایک رپورٹ تیار کی جس کا محصل یہ تھا۔ "آج دو بجے ترکوں نے ہمارے مورچوں پر حملہ کیا کل سے اونکا ارادہ تھا کہ ہماری میسر کو چمیر کر نکل جائیں مگر آج خلاف توقع وہ اپنا ارادہ ترک کر کے مفید کھینچ پر حملہ آور ہوئے چونکہ تعداد میں ہم سے کمین زیادہ تھے ہوجہ سے ہماری طلسمیہ کی فوج لڑتے لڑتے پیچھے کو وٹ آئی اور اپنی فوج کے میمنہ کے مقابل اگر صرف بستہ ہو گئی۔

گولہ آمیزی تھوڑی دیر تک جاری رہی۔ ترکوں کی پیادہ فوج اگرچہ تین سو توں پر بڑے مذور شور سے پیش قدمی کر رہی تھی لیکن ہمارے لشکر نے اس کے پڑھنے کو روک دیا۔

فریقین کے نقصان کا بھی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ شاہزادہ ولید ہمدرد وقت جنگ ترک پیادہ فوج کی آتشباری کی زمین برابر موجود رہا۔ پرس پچیس فوج کے میمنہ میں سپاہیوں کی جرات بڑا تارا حالانکہ اس کے تو پچانہ کے مقابلے میں دشمن کے تو پچانہ نے نقصان ہماری راس میں جس فوج نے میمنہ پر حملہ کیا تھا اس کی تعداد ۱۵ ہزار کے قریب تھی۔ علاوہ برین مورسٹن کی طرح اونکی فوج میں ہر روز بہادر و پسرے۔ اور ترقی نظر آتی ہیں ترکوں کی جمعیت اونکا تو پچانہ اور سواروں کے دستے۔ ہرے بدرجہا زیادہ ہیں۔

ہم اس وقت تک اپنے مورچوں پر قابض ہیں۔ کل غالباً پھر لڑائی ہوگی صرف ایک دستہ سواروں کا جو ہمارے ساتھ تھا وہ بھی ترقی فوج کرنے گیا ہوا ہے۔

رنگ نگیلیان

چنانچہ اس بے اصل رپوٹ پر وزیر جنگ جابرہ سے باہر ہو گیا۔ گورنر نے شاہزادہ دلعبد شاہزادہ نکولس۔ اور کرنل اسٹونسی کو جبا جبا مبارکباد کے تار دے اور وزیر جنگ نے کل فوج پتھر فارسلہ کے نام مبارکباد کا ایک علیحدہ تار روانہ کیا اسکے بعد شاہ صاحب نے خود اپنی طرف سے شاہزادہ دلعبد کو ایک تار باہلار مست مبارکباد فتح روانہ کیا (مہوش) ہر شخص کو یقین ہو گیا کہ آج ہی فرسالا اولیوٹنو کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ لوگ خوشی خوشی فوجی قوت پر سفار اترے پھرتے تھے کہ ٹھکانا نہیں۔ ہر ایک کو جاگیر میں یونان کے حق میں بڑے زور و شور اور ساز و سامان سے دھاگائی گئی اور شاہزادہ نے فتح جیسے جوش و خروش کے ساتھ بجا ہو گئے۔ اور لوگ اسی مست میں مشغول تھے کہ یکایک تار برنی زیر سبکی کی طرح یہ خبر آ کر گری کہ فوج میں فرسالا سے بھاگ کر دو دو کو پر آہو نہیں۔

جنگ فرسالا کے تفصیلی حالات

۵ مئی ۱۹۱۷ء

عساکر عثمانیہ لاریسا اور دیگر شمال مقامات فتح کر کے جنوب کی طرف ایڈونس پہنچ کر رہے تھے کہ اس تاریخ ایک فیصلہ کن جنگ محض غیر متوقع طور پر نمودار ہوئی۔ ادھر بادشاہ اپنے دو یونان میں انتظام کر رہے تھے کہ دوسرے روز بحیثیت مجموعی دشمن پر حملہ آور ہوں۔ اس روز کوئی تہیہ معرکہ آرائی کا نہ تھا۔ لیکن اتفاقی طور پر دونوں شکون کی علیحدہ افواج میں سٹ ہٹ ہو گئی اور آنا فانا ایک سرسے سے دوسرے سرسے تک بڑا رشتہ ہو گیا۔

یونانی مورچہ نہایت ہی مستحکم اور با موقع تھا اس لئے کہ فرسالا کے سامنے جو چار میل کا ایک وسیع میدان واقع ہے اور اس میں ایک دریا بہتا ہے

برہا ہے۔ اسکی شمالی حد پر نیچی نیچی پہاڑیوں کا سلسلہ کچھ دور تک چلا گیا ہے۔
 ان پہاڑیوں پر یونانی افواج کی مورچہ بندی اسقدر مضبوط اور ناقابل التخیل تھی کہ چڑھائی
 کرنے والے دشمن کو بمشکل تمام آگے بڑھنے کی تاب ہو سکتی۔ کیونکہ تمام آگے جانے والی
 ٹرکین ددر تک ان مورچوں کی زمین واقع تھیں جنہیں صبح کے لڑائی شروع ہو گئی
 یعنی فرسالا سے مقام کراڈی مری کے تھوڑی دور بجانب شمال جو فرسالا سے پانچ میل
 کے فاصلہ پر واقع ہے۔ شاہزادہ قسطنطین (ولیعہد یونان کا پہلی نام) کے تین برکیدیہ
 سے جو خاص اہمیت کے زیرِ نگاہ تھے مقابلہ ہو گیا جو جنگ فریالاکا کا آغاز سمجھا جاتا ہے۔
 اول تو یونانوں نے میدان کا درگرم کیا اور یونانی فوجواز نے اس احتیاط سے گولہ اندازی
 شروع کی کہ اتفاق ہی سے کوئی نشانہ خالی جاتا ہو لیکن بہادر ترک ان توپوں کی زد
 میں اسی استغنا اور استقلال سے بیڑے چلے جاتے تھے جو طبع کو ہی فوج ایک
 چھاؤنی سے تبدیل ہو کر دوسرے مقام کو جایا کرتی ہے۔ رپورٹر کے نامہ نگار نے اس
 حملہ کو غیر معمولی اور حیرتناک پیش قدمی کر کے لکھا ہے۔

یونانی پہاڑی مورچوں سے کس طرح پہلے گئے
 جیسا مذکور ہوا ہے کہ پہلے سے یونانی فوجوں نے کراڈی مری
 کے پہاڑیوں پر نہایت زبردست مورچہ بندی کر رکھی تھی انکو
 ترکوں نے نہایت ہوشیاری اور جا بگدستی سے فوراً توڑ دیا یعنی اول نہایت عاقلانہ
 نقل و حرکت سے انکے موقعوں کو زیرِ زیرِ گرد آلا اور لچرہ توپخانے نے پیش قدمی کر کے
 یونانی میدان کو پس پا کیا اور پھر نہایت سرعت کے ساتھ ترکی صفین بجز تواج کی طرح آگے
 بڑھیں اور سید الشہدائے شہداء نے اور بہت سی پلٹنوں کو یکجا جنھن البانیا کی پلٹنیں بھی
 شامل تھیں بلغار کے طور پر دشمن پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ مجبوری تمام یونانی فوجیں
 اپنے اپنے آخری پورے چھوڑ کر میدان کی طرف پسپا ہونا شروع ہو گئیں جو موقع

نٹاری سے جنوب کی طرف اور فریلا سے ۱۲ میل شمال کی جانب واقع ہے۔
اس موضع کو ترکوں نے ۲ بجے دن کے سحر کیا اسوقت یونانیوں میں نہایت انتشار
اور بظلمی پہلی ہوئی تھی لیکن یہ ضرور ہوا کہ ترکی آتشباری کا راستہ بھر جواب دیتے
رہے یہاں تک کہ دریا سے اپنی پس کے پل پر پہنچ گئے۔

ایک سخت غلطی اس ابتدائی ذمت بین یونانیوں سے ایک سخت غلطی یہ سرزد ہوئی

کہ ادنیٰ نے بغیر کسی مقابلہ یا فراحت کے ان مورچوں کو چھوڑ دیا جسے پہاڑیوں اور
سٹرکون پر قابو ہو سکتا تھا۔ اور خود بخود ہٹ کر میدان میں اتر آئے۔ جہاں عثمانیہ توپچا
قدم قدم پر گولہ باری کر رہا تھا۔ بائیں ہمہ ایک مقام اطوار شجاعت و مردانگی میں بے
مستثنیٰ رہا۔ یعنی صرف ایک کمپنی یونانی سپیدل سپاہ کی ایک عرصہ تک اس بہادری
سے کثیر العدد دشمن سے مقابلہ ہے جو قابلِ دادی اگرچہ اسکو کوئی لگ نہیں پہنچی
اس لئے اسکی شجاعت سرا سہر بیکار گئی اور مجبوراً اپنے دوسرے ہم پیشہ لوگوں کی
طرح اسکو بھی اپنا مورچہ چھوڑ کر بڑھنے والے دشمن کے سامنے سے جھانک پڑا۔

یہ بازگشت فوجی نظام کی ٹوٹے باضابطہ تھی اسکے علاوہ کئی مورچوں پر کچھ ہمت
دکھائی گئی اور براہِ چندے ترکوں کی پیش قدمی میں بھی مارج ہوئے جو اپنی معمولی
لاہروائی کے ساتھ اپنا جنگی جوش ظاہر کرتے ہوئے بڑھتے ہی چلے جاتے تھے۔
لیکن یہ دوک ٹوک چونکہ عارضی تھی اس لئے درادیر میں جاتی تھی۔

عصیانہ ترکی گولہ باری بعض یونانی بیٹھے کر اور نیرلیٹ کر فیر کرتے تھے اور اکثر لوگ
کھڑے ہی کھڑے نشانہ لگا رہے تھے لیکن جب ہی کا ادنیٰ نے پہاڑی مورچوں
چھوڑ کر میدان میں قدم رکھا کہ ترکی توپخانہ نے قدم اٹھانے والی آگ برسانی شروع
کی گولے پر گولا گر کر ایسے ایسے موقعوں پر پھٹتا تھا کہ بعضین کو صغیر روئی کی طرح

اُرتی جی جاتی تھیں اسوقت جنگ کا نظارہ نہایت غلیم شان اور خوفناک تھا۔
 تمام اطراف سے یونانی بہت بہت کرنگی پل کی طرف نہایت سرعت سے سمٹتے
 چلے جاتے تھے کیونکہ دریائے پارکڑے کے سوا اس کے اور کوئی ذریعہ نہ تھا دور سے
 دیکھنے سے یہ انہوہ کثیر العینہ مثل ایک امسٹہ نے والے سمندر کے ستھک اور موجزن
 معلوم ہوتا تھا اور یونان کے ایک سیلاب غلیم تھا جو ہر ہمارے طرف سے سمٹ کر ایک
 تیز و لکڑی صورت بن ایک ہی نامے میں سے گذرنے کی کوشش کر رہا تھا اور لمحہ بہ لمحہ
 جسکا زور بہاؤ کی طرف سے انتہائی تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا تھا ترکی تو نہایت کواہ سے
 بہتر کون موقع ہو سکتا تھا اوس نے اس گھیا گچھ انبہ پر ہم کے گولے پھینکنا شروع
 کر دیے جنہوں نے عین ٹی ہوئی بھٹیڑا پین بھٹ بھٹ کر نہایت ہولناک فوجی
 پہیلا دی اور یہ گولے ایسے مال کر پھینکے جاتے تھے کہ دیکھنے والوں کو تو سچوں کی
 قدر اندازی پر سخت حیرت جتنی تھی جسے ایک معمول حصہ یونانی افواج کا ان کی آن
 میں تباہ و برباد کر ڈالا جو غالباً اس فیصدی سے کم ہوگا۔

بہر حال اس غصناک نشہ باری کی زبکو اوٹھلے ہوئے رفتہ رفتہ یونانی
 فوج دریا پار اوڑ گئی۔

ویلی گاؤن پرنسٹن | اس میدان کے وسط میں دریائے شمالی سمت پر ویلی نام
 ایک گاؤن واقع ہے ترک اسکے گرد مشل و رنج کے جمع ہو گئے اور ایک نہایت زبرد
 یونانی لشکر سے جو بظاہر ترکی پشتہ می روکنے پر تلا ہوا معلوم ہوتا تھا سخت
 سوکر آرائی کی۔ یہ لوگ ایک محفوظ پہاڑی کی آڑ میں پیچھے ہوئے تھے اور جب یہ ایک
 دشمن زد کے قریب پہنچا فوراً مینہ کی طرف گولیاں برسانا شروع کر دیں لیکن بقول
 ہمارے کار ریوٹر "ترکوں نے اپنی جلی عادت کے موافق اس کی پرواہ نہ کی اور

انکرمیشن کرنے کی بغرض سے کسی جگہ نہ ٹہرے بلکہ بیباکانہ طور پر برابر
 بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ گاؤں پر تڑپا کر دیا کس ذریعہ سے ؟
 گولی بارود سے زمین بلکہ محض اپنی غیر مستززل جلا رت اور اظہار عجمت
 سے جکے رعب اقبال نے یونانی دونوں بن حظه بٹھادیا اور انھوں نے
 ایسے مڈ اور شجاع ترین دشمن کے سامنے سے بجائے اسکے کہ کٹ
 مرین ہٹ جانا ہزار درجہ بہتر سمجھا۔ “

نامہ نگار موصوف جو دور سے متاثرہ دیکھ رہا تھا بیباک لکھ اٹھا ہے کہ :-
 ” حقیقت میں گولیوں کی تار باری کے مقابلہ میں ایسی دلیل نہ اور بیباکانہ
 پیش قدمی ایک نہایت ہی عظیم الشان کارروائی تھی جو ترکوں کی طرف سے
 عمل میں لائی گئی۔ یونانی اتنا انتظام نہ کر سکے کہ دست بدست جنگ کر کے
 فیصلہ کر ڈالنے کی نوبت آنے دیں۔ حالانکہ مارشل ادھم پانٹا نے اپنے
 ڈویژنوں کو روز آئندہ کے لئے تیار کیا تھا اور ایک ڈویژن جسکی
 ڈیوٹی یونانی فوج کے بازو پر حملہ کرنے کی مقرر کی گئی تھی اس موقع پر
 (چونکہ بالکل غیر متوقع تھا) ابھی نہ سکاتام جو قابل تعریف کارروائی فوج
 نے اس وقت کی اس نے اچھی طرح ثابت کر دیا کہ ترک ہر وقت پورے
 انتظام۔ ترتیب اور استعدادی کے ساتھ اپنی موجودہ زندگی کی گھڑیاں
 صرف کیا کرتے ہیں چنانچہ وہ ڈویژن جو دفاعی حکم کے تحت حملہ کرتا
 جنگ کی خبر پا کر تیس میل سے زیادہ فاصلہ طے کرنا ہوا ڈرائی بند
 ہونے سے آدھ گھنٹہ پیشتر اپنی فوج میں آموجود ہوا۔

دونوں طرف کے توپ خانوں نے اس لڑائی میں قابل توصیف کام کیا اور بہت کچھ حصہ لیا لیکن فرق یہ تھا کہ ترک ادل سے آخر تک یکساں گولہ چلاتے رہے اور یونانیوں نے کام شروع میں اچھا کیا لیکن آخر میں بالکل بگاڑ دیا۔

جنگ میں ترکی تو پچانہ نے اس موقع سے بڑھ کر کسی دوسری جگہ کام نہ کیا اتنا اتفاقاً ایک ٹرین اسٹوٹ فرسالا کی طرف آتی ہوئی نظر پڑی لیکن یونانی باجیہ تمام اپنے تجربہ کے موافق ترکی تو پچانہ کی زد سے اسکو دور ہٹا کر لے گئے۔

ترکی نقصان موضع ویسلی پر قبضہ کرنے کی کوئی پیش بندی نہ کی گئی تھی بلکہ اوسپر تسلط کرنے کا خیال میں حملہ کے وقت کی گیا اور چونکہ ترک دشمن کی مہیب ترین بارہو کی بوجھ میں ہو کر گذرے اس لئے ظاہر ہے کہ اونکا نقصان کس قدر ہوا ہوگا۔

دلبری کی ایک مثال بقول نامہ نگار ریوٹر اس امر عظیم کے ظاہر کرنے میں تدبیر کی تشبہ کفایت کرے گی کہ سپاہیوں کو موت کی ذرا بھی پرواہ نہ تھی اُس نے لکھا ہے کہ میں نے ایک سپاہی کو چشم خود دیکھا کہ جسکی ٹانگ زخمی ہو گئی تھی اور وہ چاروں ہاتھ پیروں کے بٹ بڑھتا جاتا تھا اور متواتر دشمنوں پر بندوق چلاتا جاتا تھا۔

وہ لکھتا ہے کہ البانیا جنت کی شقیہ تھی اور حملہ کے لئے آگے بڑھنا ایسا نظارہ نہیں جسکی یاد منقول سے کیسوت محو ہو سکے۔

شجاعت کی دوسری نظیر یونانیوں نے ازراہ پیش بندی ہر موقع کی جانچ اسی صحیح طور کی تھی کہ جسوقت ترکی میسر کالم آگے بڑھا اور یونانی تو پچانہ نے خوفناک آتش فشانی شروع کی تو شاد و ناوری کوئی نشانہ نہ ہوتا تھا جو خطا ہو جائے۔

چنانچہ ایک شہیل (بم کا گولہ) ایک ٹین کے قلب میں آکر گرا جس سے تین سپاہی ہلاک اور بہت سے زخمی ہو گئے۔ مگر ممکن نہ تھا کہ بڑھنے والی صف ایک لمحہ کا

توقف کر کے یا ملے ہوئے فائون مین کسین کو ہی انتشار کی صورت پیدا ہو سکے بلکہ اسی معمولی لاپرواہی سے جو ترکون کا خاصہ ہے اپنے جنگی گیتوں اور اشعار رجز برابر پڑھتے ہوئے پیش قدمی کئے گئے اور اپنے ستواتر نقصان جان و مال کی طرف نگاہ ہیرک بھی نہ دیکھتے تھے جو ذرا شکل بدلتا ہے۔

ایک لطیفہ وسیلی گاون پر حمایہ کرتے وقت بعض سپاہیوں نے کچھ تھڑپن سے اٹھا کر کہا کہ حاجی گلی بارہ و معروف کی بھائی جو یونانیوں کے لئے توہی کافی ہیں

جوانمردی کی ایک تیسری مثال نامہ نثار ریوس نے وسیلی سے لڑتے وقت ایک ترکی سپاہی کو دیکھا کہ وہ یکہ و تنہا وسط میدان جنگ میں اپنے زخمی گھوڑے کے پاس آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے رفع تکلیف کی کوشش کر رہا ہے۔

گھوڑا بہت بری طرح زخمی ہوا تھا اور قریب تھا کہ ایک دم میں دم توڑ دے لیکن باوجود اس قدر مایوسی کے وہ ایسی خوفناک جگہ کو جو میدان جنگ کا مرکز ہو بمقابلہ اسکے کہ اپنی عزیز گھوڑے کا آخری دم تک ساتھ دے ہرگز چھوڑنا گوارا نہیں کرتا تھا۔

تعداد افواج فریقین میدان فرسالا میں ترکون کے تین ڈویژن شریک تھے
مقام فرسالہ اور یونانی افواج میں جو شہزادہ خارج و لیجد یونان اور پرنس نکواس کی ماتحت تھیں بیس ہزار کے قریب سپاہی اور پانچ ہسٹیر
توسجائہ کی تھیں۔

شام کی کارروائی میدان کارزار میں سب سے زیادہ ہولناک نظارہ
آس وقت پیش نظر ہوا جبکہ آفتاب افق مغرب کے قریب پہنچا چونکہ ترکون نے مقصد کر لیا تھا کہ وہ یونانیوں کو شہر سے نکال کر دم لین گے اس لئے جیسے جیسے کدہ پیچھے کی طرف کوہستے گئے ترکی گولہ باری برابر آگے بڑھتی گئی۔ دہندہ

میں تو پ خانہ کی ایک بھاری لائن روشنی کی نمودار ہو کر تمام توپچوں اور گولہ انداز کے چروں کو منور کر دیتی تھی اور اس کے مقابل میں طرف ثانی کی جانب ایک باریک خط روشنی کا بندوب کی ہلکی بارٹھ کے ساتھ چمک جاتا تھا حتیٰ کہ ہنسی شام کے ترکی توپخانوں نے ایک دفع موقع پر قبضہ کر لیا جہاں سے فرسالا کی آبادی پوری پوری زمین اگئی۔ اور پیدل فوج پل کو عبور کر کے دریا کی دوسری جانب مسلط ہو گئی۔

اندھیرا ہو جانے سے رفتہ رفتہ آتش فشانی بند کی گئی اور بجے کے بعد ترکی سپاہی زمین پر دراز ہوئے۔ اور نیند لینے لگے۔

نقصانات تمام دن کی گولہ باری میں یونانیوں کا صرف ایک شیل گولہ کا دی پڑا تھا۔ حالانکہ ترکی توپخانے برابر فیر کرتے ہوئے کئی بعد دیگرے مورچہ بات فتح کرنے چلے جاتے تھے۔

اس روز ظفرین سے بے انتہا مقدار گولہ بارود کی صرف میں آئی یونانیوں کی نقصان جان کا صحیح اندازہ نہوسکا لیکن ترکوں کی طرف تیس آدمی قتل ہوئے اور دوسو کے قریب زخمی۔

یونانیوں نے آخر کیا کیا ؟

یونانیوں نے فرسالا جیسے مضبوط اور غیر الفتح مقام کو صرف ترکوں کی ہیبت میں اگر قہائی کو دیا جبکہ فتح کرنا آسان نہ تھا اگر وہ ذرا بھی مقابلہ کے لئے تیار جاتے۔ کیونکہ اونکی جمعیت تیس ہزار سے اسوقت کم نہ تھی اور یونان نے اس خاموشی سے شہر کو چھوڑ دیا کہ ترکوں کو قانون کا بھی خبر نہ تھی۔ چلتے وقت بہت سامان

رہا۔ اور ذخیرہ جسم بہ معصوبہ نوپون کے چھوڑا ہوا تھا۔ کیونکہ باگشت میں راتوں رات اس قدر عجلت کی گئی کہ خیر و عافیت کے ساتھ صبح ہوتے ہی (۶) تھی پورے ڈوٹو کوٹین جا داخل ہوئے۔ وہ سب زندہ قیدی ترکوان کے ہاتھ آئے۔ ڈوٹو کوٹ کے باشندے فوج کی درگت کا حال نہ کر پیلے سے لائیب کی طرف کونج کر گئے تھے۔ کرن پرش نے بھاگنے سے پہلے ایک فوجی کپٹن منفذ کی جس نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ ادھم پاشا کی فوج ساتھ ہزار کے قریب ہے اور انکی نقل و حرکت سے یہ ظاہر ہے کہ فرسالا کو وہ محصور کر رہے ہیں اس لئے مناسب وقت یہی ہے کہ یہاں سے صحیح و سلاست نکل کر ڈوٹو کوٹ میں مورچہ بند ہی کریں اور رات ہی کا وقت اس قدر ہی کے لئے نہایت مناسب ہے جس تجویز کی اطلاع کرنل اسمولسکی کو بھی دی گئی بلکہ اسکا اختیار دیا گیا کہ اپنے لئے بہتر راہ فراہم کر لے۔

یہ فیصلہ ہونے ہی فوجوں میں باقاعدہ نفس و حرکت شروع ہو گئی اور امن و امان کے ساتھ صبح کے وقت ڈوٹو کوٹین داخل ہوئے۔

قبضہ فرسالا بمقام ۱۹۰۷ء

بوقت صبح

ترک اس خیال سے کہ دشمن فرسالا میں بند ہو کر سخت ترین مقابلہ پر آمادہ ہو گا رات میں شہر کا محاصرہ کئے پڑے رہے مگر صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہاں یونائیٹڈ کا پتہ نہیں اونکی مستحکم مورچہ بندی خالی پڑی ہوئی ہے۔ افواج ترکہ بلا دوک ٹوک شہر میں داخل ہوئیں۔ ہر ایک دیوار و اطراف شہر کا ہر ایک مکان مسدود ہوئے۔ اٹیشن کے پڑی پوری طرح قلعہ بند کر دیا گیا تھا اور اس لئے ترکہ صحیح طور پر خلیاں

کرنے لگے کہ یونانی بالقابل جگر لڑنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ ہائندے بھی اپنے
اپنے مسکن چھوڑ کر بھاگ گئے اور ترکی سنتری جاچکا اونچی نگرانی میں مقرر
کئے گئے۔ جنگی کامکان زخمیوں کے لئے شفاخانہ بنادیا گیا۔

فرسالا ایک چھوٹا سا شہر یا قصبہ ہے جس کی طرف بلند اور عمودی پہاڑ واضح
اسٹیشن ایسے محفوظ مقام میں تعمیر کیا گیا کہ دشمن کے حملہ کی دیر تک ممانعت ہو سکے۔

ولیسٹو اور وولو پر پور پور اور اسلاط و وٹھی

فتوحات ولیسٹو اور وولو کا مفصل حال اوپر بیان ہو چکا ہے لیکن پور پور قبضہ ان
دو فوجی مقامات پر قبضہ فرسالا کے بعد و وٹھی کو عمل میں لایا گیا اور ان تینوں
کے بعد وہاں کسی قسم کی یونانی مزاحمت باقی نہیں رہی۔

جنگ فرسالا کے متعلق فہرست یونانی کی تصنیع منیر

رپورٹ والی صدر یونان کو

د۔ مئی ۱۹۱۷ء کی لڑائی کی رپورٹ جو اینجنئر کو روانہ کی گئی تھی اس کا خلاصہ یہ ہے۔

”شاہزادہ ولیم نے سپاہ کو ترتیب دیکر دینے کے آگے بڑھنے کا
حکم دیا جس کے مقابلے کے لئے بچاں ہزار ترکی فوج حرکت میں آئی اور
اودھان نے ٹکی پہاڑوں سے اوڑھ کر ایک موزون موقع پر اپنا کوچا نہ
لفب کر کے آتشباری شروع کی جس سے ہماری فوج کو سخت نقصان
اوپٹا اڑا۔ بالخصوص ریلوے اسٹیشن کے قریب بہت کچھ خونریزی ہوئی۔
مزید برآں ترکی سپاہ سبقت کر کے یونانیوں کی صفوں سے پسپہ

ہو گئی۔ اسوقت ولیعهد بہادر نے واپسی کا حکم دیا۔ تمام سالان جنگ
امن وامان سے ڈوہ کو پہونچ گیا اور نیکون نے تاتری گاؤں جو ٹنگی
پجاری کے دامن میں واقع ہے جلاؤالا۔ اور ایک دوسرے گاؤں میں داخل
ہوتے وقت ایک یونانی پادری مع اپنے اہل عیال کے قتل ہوا۔ یونانی
تو بچاؤ ڈوہ کو کی ملبے ہی پر جنگ کے لئے ہر وقت مستعد ہے

شاہزادہ ولیعهد کا اعلان

مقام انھنہ مورخہ ۱۱۹۶ھ

”اے افواج یونان کے سپاہیو! تمھاری فوج ڈوہ کو میں واپس آگئی ہے
کیونکہ ہمارے مورچے مقام فرسالا پر اچھی طرح مستحکم نہ تھے اور دشمن کی تعداد
ہم سے بدرجہا زیادہ تھی لیکن جو مقامات کہ اسوقت ہمارے قبضہ میں ہیں وہ
ایسے مستحکم اور ناقابل فتح ہیں کہ دشمن ہرگز اوپر قابو نہیں پاسکتا۔ پس محکو
یقین دلاتی ہوں کہ تم نہ صرف یہی کرو گے کہ کثیر العدد دشمن کے حملوں کو کامیاب
کے ساتھ روکو اور دفع کرو بلکہ خود حملہ کر کے ان کو حدود یونان سے خارج
کر دو گے۔ یاد رکھو کہ یہ وہ موقع ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے زاد بوم کو
بچانے آئے ہو۔ اور بادشاہ اور قوم کی عزت آج تمھارے ہاتھ ہے
نہیں لازم ہے کہ دشمن کو اب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دو۔

میں اس امر سے خبردار ہوں کہ تم نے اتنے روزوں لڑائی میں مصروف
رہنے سے کقدر رحمت اٹھائی ہے اور اٹھارے چھ لیکن ہم کو ان مصیبتوں کا
استقلال کے ساتھ برداشت کرنا لازم ہے۔ کیونکہ ہم باپس ناموں اپنے
ملک اور وطن کی خاطر کافرین انجام دی رہیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز

ڈوموکو پر ترکی حملہ کا خطرہ ۱۲ مئی ۱۹۱۷ء

خاص ڈوموکو پر ۱۲۔ پنج تک کسی ترکی حملہ کی ابتدا نہیں ہوئی۔ البتہ ۱۱۔ کی شہر میں مقام سے دور شمال مغرب کی طرف ایک معمولی مقابلہ طرفین میں ہوا لیکن ۱۲۔ کی صبح کو ایک عام جنگ اور غرنزی کا خطرہ پہلیا ہوا تھا اور ساتھ ہی اسکے مہلت جنگ کی خبریں اڑنے لگی تھیں۔ ڈوموکو کی حالت قابلِ رحم تھی یا تو کچھ حصہ خالی پڑا ہوا تھا یا موجودہ باشندوں میں اضطراب اور انتشار کی علامتیں جمع تھیں۔

افسوس کا اسٹاف ایک نئی جگہ پر صدر بازار میں پڑا ہوا تھا اور افسر لوگ بیرون کے گرد صندوق پر بیٹھے ہوئے خط کتابت میں مشغول تھے۔ ہر فرد بشر کے بشر سے عام طور پر دل شکنائی کے آثار نمایاں تھے اور بیجا چرچا اسی بات کا تھا کہ کوئی دم جاتا ہے کہ دل غلام درمیان میں پڑ کر بچ بچاؤ کر دینگے۔

ترکی مینہ موضع فیضیا اسملار اور آسٹار پر قابض ہو چکا تھا۔ یونانی ان مورد کے سامنے کی شہر پر دو ہزار پادوں اور توپخانوں کے ساتھ خیمہ زن تھے۔ اسکے علاوہ دو اور لشکر بھی محفوظ کر لیگتین۔

ترکی میسرہ کوہ کیسے داری کے مقابل اور ہر دو اطراف میں پڑا ہوا تھا۔ مقابلہ کی سبب موضع سیالدا اسلار اور کیشی پر تھی۔ کسلا ایک نہایت کمزور مورچہ تھا اور قریب چار پانچ ہزار یونانی فوج اس پر قابض تھی۔

ڈوموکو کی حالت سے ظاہر تھا کہ بجائے سامنے سے حملہ کر کے ترک اسکو عقب سے گھیر کر دھوکا دیا جائے کہ اگر واقعی ترکوں کی تعداد ساٹھ ہزار ہے تو بھڑاسکے کہ مہلت جنگ مجاہد سے کوئی صورت نہیں کہ ڈوموکو پر حملہ کرنے سے باز رہیں کیونکہ یقین تھا کہ ایک

موقع پر شکست پاجانے سے یونان کی کمر بالکل ٹوٹ جاوے گی۔ یونانی ہمیشہ دو غلطیوں کے قریب ہوتے رہے بقول نامہ نگاران۔

ایک تو وہ اپنے اگلے مورچوں کو بہ زور چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ فرسالا وغیرہ پر واقعہ ہوا اور اس لئے بازگشت کے وقت پلٹنوں کو سخت مصیبت جھیلنا پڑتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اپنی لائنوں کو دشمن سے پوشیدہ نہیں رکھتے اور اس طرح سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔

دومو کو مین یونانی فوج کی ردی حالت اور صلح کی خوشگاری

پایونیر کے نامہ نگار نے ۱۴ مئی ۱۹۱۹ء کو لندن سے جو لکھا تھا اس میں یونانی فوج کی ردی حالت کا نقشہ کھینچا گیا جس کا اقتباس ذیل میں درج ہے۔

فرسالا سے بھاگنے کے بعد یونانی فوج کی بہت کچھ درگت ہوئی سپاہی بھوک کے مارے بے حال ہوئے جاتے ہیں مری سب کو علیحدہ ڈیمین بنا رہی ہے۔ بیماری کا یہ حال ہے کہ کوئی ٹھکانہ نہیں جو سس کھائی سے فرستے۔ دل شکستہ اور حوصلے بہت ہو گئے ہیں۔

کسی کی طبیعت میں انگ کا پتہ نہیں رہا۔ پس اس وقت اور حوصلے کے ساتھ ان خوف زدہ بھگورٹوں کا شکر ڈومو کو مین اگر اترتا ہے جہاں ہر دم اور ہر خطہ اس خوف سے کہ فوج دشمن کی افواج قاپو اچھی آکر پامال کئے ڈالتے ہیں۔ بدن سے قبل اس وقت صبح بجلی جاتی ہے کیونکہ سامان حرب جقد موجود خادہ قریب قریب سب ہی کو چکے اور ادھر ہرق و باران کے طوفان میں تھیلی کے ایک لاکھ

یونانی بے خانمان ہو کر کسی مقام امن کی تلاش میں حیران و سرگردان
 پھر رہے ہیں اور حال اونکا یہ ہے کہ نہ پیٹ کو کھانا میسر ہے اور نہ کو کپڑا
 ترکوں نے وہ تمام علاقہ فتح کر لیا ہے جو ان سے ملتا تھا۔ اب بھر
 جھینا گیا تھا۔ اس فوج کو دراصل فوج کہنا غلطی ہے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے
 کہ ایک نخل بال پر شکستہ اور شکست خوردہ بھگورتوں کا جمع ہے جسے
 پیچھے نثران ترک بڑھے چلے جاتے ہیں اور آگے دار اٹھانے یونان
 یہ لوگ بے پروا رہے زر رہ گئے ہیں۔ انکا مالی اعتبار جو حکامک جنبہ
 تھا وہ بالکل جاتا رہا ہے۔ اور اندرونی آمدنی کے ذرائع یعنی صنعت
 حرفت و تجارت و زراعت متواتر مصائب اور مسلسل صدمات کے سبب
 معرض زوال میں آگئے ہیں۔ اس فحشاء حالت اور ایسی جاگزاہ مصیبتوں
 کے زخمی میں گرفتار ہو کر ناچار یونان کو سلاطین کی جنومین صلح کا ہنگامہ
 ہونا پڑا۔ یونانی گورنمنٹ نے اپنے افسر اور بقیہ فوج کرپٹ سے واپس
 بلالی ہے۔ اونچی ذلت اور روائی اس حد کو پہنچ چکی کہ اونھوں نے
 بلا کسی شرط کے اپنے نیک باد کو دول عظام کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے کہ
 جس طرح مناسب سمجھیں وہ اس بد بخت ملک کی قسمت کا فیصلہ کریں۔

یہی یونانی جھینن ایسا شہہ ہشت اور جنگجو بیان کیا جاتا تھا اب ہمیں
 صلح کے خواہندگان ہیں۔ ایک ہفتہ نہیں گذرا کہ وہ اس امر کے خواہان
 کہ یورپ صلح کے معاملہ میں خوب کمرے اور ہم رضا مندی ظاہر کریں اور
 اب بطریق شکایت بر ملا کہنے لگے کہ یورپ کس فن کام آئے گا کیون
 نہیں پنج بھاؤ کو دیتا بلکہ غاص ایجنڈے کے صلح پسند لوگ اس حیرت

بڑے کڑکے صلح کی بات چیت کو کیوں کھٹائی میں ڈال رہی ہو اور کون مہلت
 جنگ کو منظور نہیں کرتی۔ ترک اس لئے بات کو ٹالتے رہے کہ کسی طرح
 دو موکو لے لین تاکہ جو ملک اور نئے قبضہ سے شہر اور زمین نکل گیا تھا
 وہ جگہ واپس آجاوے اور انھیں پھنسنے سے بچنے کے لئے کوئی امر سدا رہا
 نہ ہو۔ اور جو شرط چاہیں اونپر صلح کریں خواہ وہ پونان کو کیسے ہی
 ناگوار نہ دین۔

نفسور مسدعت میں نامہ نگار موصوف نے لکھا کہ :- مصالحت کی
 کیوں تساہل ہوا [سدا رہا یونانیوں کی چالبازی اور عیاری ہے
 اور سلطان نہایت اعدا سے کام لینا چاہتے ہیں۔ اگرچہ اخبار پڑھنے
 نے سلطان کو صلاح دی ہو کہ وہ اس معاملہ میں تساہل نہ کریں بلکہ حقد
 ممکن ہو جلد مصالحت کر لیں مگر عبد الحمید اپنے معاملات کو آپ خوب جانتے ہیں
 ان معاملات میں وہ بڑا موشہ پاشخص ہی اور مدعیان کربار ہیں اور جو اس بیاقت حاصل
 ہے اور خصوصاً ایسی بیاقت میں جبکہ کوئی غصہ نہیں کر ملک میں قیامت برپا کر رہی ہو وہ اپنی فائدہ سے
 کچھ چشم پوشی کریگا اور یہ امر قابل محاط ہے کہ دو موکو فتح کرنے کے بعد اس کی
 طاقت اور بھی زیادہ قوی ہو جاوے گی مشہور ہے کہ سلطان صلح پسند
 ہیں ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو تاہم وہ یہ ہی تو سلطان عبد الحمید خان میں خانی قہر
 نسبت کو یورپ جانے سے ہے۔ وہ ایسے وقت میں کب چوکنے لگاؤ
 کوئی غصہ نہیں نہتی کہ ایسا میدان مغز آدمی ادلتے سے ادلتے
 نہایت بھی جو ممکن اھصول ہو پختہ سے جانے دے اور علاوہ بریں
 اور سے اپنی جان نثار رہا یا کی بکڑی ہوئی طبیعتوں کا بھی پاس خاطر

منظور ہے کہ چونکہ آجکل قسطنطنیہ میں جنگجو فرقہ کا غلبہ ہے اور قریب کیا
نہیں کہ سلطان اس کے مشورہ منی کچھ بھی پرواہ کریں۔

شاہ یونان خطہ میں دوسری طرف شاہ یونان کو یہ خطرہ لاحق ہو رہا ہے
کہ کمین بیٹھے بھائے سلطنت ہی نہ چھن جائے اس کی جہ یہ ہو کہ اٹلی کے
والیڈیون نے اس فساد کا غنیمت یونان میں اکر بویا ہے جو قریب اس کے
سب سٹیٹ اور ریلکین تھے انکا اہلی دعا بیان آنے کا یہی تھا
کہ لوگوں کو سلطنت شصتی سے بدگمان کریں اور اپنے جمہوری اصولوں
ترویج دیں۔ یونان باہر ہم نہ تو شصتی سلطنت کے بڑے طرفدار ہیں
نہ جمہوری کے۔ علاوہ بریں وہ یہ خوب جانتے ہیں کہ اگر ہمارے ذرا بھی
موجودہ غلامانہ شاہی کے برخلاف ایک حرف بھی زبان سے نکالا تو آدھا
یورپ ہمارے بگڑیٹھے گا * (کہونکہ دول عظام کے سارے ماحبار
تقریباً یونان سے قربت قریب رکھتے ہیں) اگر پھر بھی اوجھن یہ امر
گوارا نہیں کہ شاہزادہ ولیم کی شکل دیکھیں۔ حالانکہ اس نفرت سے
یہ لازم نہیں کہ سارے غلامان شاہی کے مخالف ہوں۔

خبر جنگ کی نسبت خبر جنگ کی نسبت مختلف دعوتیں ہیں مگر تحقیق
چینی خیالات سلوواہا کہ آج تک اس لڑائی میں سلطان کا پاس
پانچ لاکھ پونڈ بچ ہوا جس سے یہ قیاس کرنا آسان ہے کہ تقریباً اتنی لاکھ

فلوٹ * حضور پرنس آف پلاو شاہ یونان کے بہنوئی ہیں۔ شاہ ٹومارک اور سیکہ والدہ۔ اور زارو
کا وہ داماد ہے۔ شاہ گیر یونان زار روس کی بہن بن چکی ہیں۔ اور شاہزادہ براچ
ولیم یونان کی بیوی قیصر گریم کی ختی ہیں ہے۔ ۱۲

رقم پر خسہ کا فیصلہ ہوگا۔ مگر وقت یہ ہے کہ یونان تہیہ دست ہے
 غالباً بغضِ دولِ یورپ کی ضمانت کریں گے اور آئندہ یونان کے مالی
 محاصل میں سے اس رقم کے بارے میں اطمینان کر لیں گے۔
 قرضہ ہونے سے اول جرمن (سب سے زیادہ) ہے جس کا روپیہ
 ۵۰ ملین (۱۴ کروڑ) کے پوتان کے ذمہ ہے۔ اور دوسروں کا بھی کم از کم
 اتنا ہی ہوگا۔

شرطِ تسخیرِ ممالک اگر وقت ہو تو وہ تیسری شرط ہے جو سلطان لگانا
 چاہتے ہیں وہ یونانیوں کو مسرور ناگوار ہوگی۔
 یہ شرط ممالک کی تسخیر کے بارے میں ہے جو یونانی رعایا کو بشمول دیگر رعایا
 یورپ بلادِ اسلامیہ میں آج تک حاصل ہے سلطان کو اس شرط کے منوائے
 میں یہاں تک پہنچ بیان کیجانی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اور شہزادوں کی
 پردہ نہیں کرتا اگر اس شرط کو منظور منوائے چھوڑ دینا اور اس کا نتیجہ یہ
 ہوگا کہ یونانی سخت ذلیل ہونگے اور ہر ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی
 ذلیل لاوقات کیوں نہ ہو اور یقین نہایت حقارت کی نظر سے دیکھے گا
 سلطان یہ کہتے ہیں اور اونکا یہ کہنا معقولیت سے خالی نہیں کہ
 اگر میں یہ بھی نہ کروں تو انہی رعایا کو کیا مونہ دکھاؤنگا۔ وہ مجھے ضرور
 معاوضہ کرئیے گا اس آگے دو اور صورت بجا کا یہ معقول نتیجہ نہیں ہو
 کہ سرحد میں ایک خفیہ سی ترسیم ہو جائے۔ پانچ چھ کروڑ روپے
 لمبا و سب سے ایسے معاوضے تو کوہِ گند و کاکہ برآوردن کے
 مصداق ہیں۔ یہ تو سلطان کا ظاہر حیلہ ہے لیکن فی الواقع

آسمین جو فائدہ اونکی مد نظر ہے وہ بھی کہ بلاد عثمانیہ میں یونان کثرت
سوداگری کرتے ہیں۔ اگر سلطان اوپریس لگائے پر قادر ہو
تو یقیناً ایک قلیل صدی میں خرم جنگ کیا اوس سے دو گنا روپے
درمحل کر لین گے۔

اگر یہ رعایات منسوخ ہوں تو جس قدر یونانی تاجروں وہ سب سب
سلطان کے قبضہ قدرت میں بالکل بے بس ہو گئے اور سلطان انکا خون
بخوبی چھڑینگے۔ جسکے مقابلے میں غسلی کا دوبارہ ہاتھ سے جانا بھی
ترکوں کو چندان ناگوار نہ ہوگا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ دول عظام کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ روس پر سب کی
آنکھیں لگی ہوئی ہیں مگر یقیناً اخبار ڈیلی کو انکیل وہ یونانیوں کی اس تباہی
بہنس رہے۔ مگر یہ بھی سنا جاتا ہے کہ پچھلے دنوں سے او۔ سے یہ فکر پڑی
ہے کہ ترکوں کی طاقت اتنی زبردست کس طرح ہو گئی۔ حق یوں ہے
کہ یونان نے اس جنگ میں سخت غلطی کی ہے وہ ایسے بڑے مقابلے
کے لئے کسی طرح تیار نہ تھا اور نہ تو اس کے پاس فوج تھی نہ سامان حرب
اور نہ رسد۔ اسکو جو یہ تھی کہ میرے میان میں آتے ہی بلگیریا اور
سربیا اور کوہ بالکن کی تمام ریاستیں علم غارت میں نہ کر لیں اور سمین بھی
اوسے کوئی کامیابی نہ ہوتی اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ روس نے ایک
فوج اونکی سرکوبی کو تیار کر لی تھی۔ رہا یورپ کا اتفاق سلطین وہ بھی
ترکوں کو منع کر سکا۔ اب اوسکا سارا خمیازہ انگلستان پر ڈالنا چاہتے
ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں امید تھی کہ انگلستان ہمارا ہاتھ بٹائے گا چنانچہ

انگلستان کا سابق ممبر پارلیمنٹ جو ابھی ابھی یونان سے واپس آتا ہوا لکھتا ہے کہ
 ”یہ لوگ میری آؤ بھگت کرنے میں یہاں تک مبالغہ کرتے تھے کہ میں انہی
 خانہ خیالی اور بیجا خوشامد سے بی طرح تنگ آجاتا تھا اور چہرہ چاہتا تھا
 کہ اوتنے دنوں سے یہ بیہودہ خیال دور کروں۔ مگر وہ باز نہ آتے تھے اور
 انگلستان کو اپنا قومی مددگار خیال کرتے تھے اور ثبوت میں دہ دہ ممبران
 پارلیمنٹ کا تارپش کرتے تھے۔ اُس پر انھیں اتنا ناز تھا کہ کسی کے کہنے کو
 خاطر میں نہ لاتے تھے (حالانکہ وہ تارخص پرانیٹ حیثیت سے دیا گیا
 تھا) اور اگرچہ بادشاہ اور اس کے وزیر بخوبی جانتے تھے کہ یہ تارپش
 کسی امداد یا دستگیری کا وعدہ نہیں دیتا مگر وہ ٹورنڈر اس دھوکے
 میں رہے۔“

سب سے بڑا نتیجہ سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ وہاں ختم ہو گیا۔
 ہو گیا اور ترکوں کو حیات دوبارہ ہوئی اور مشرقی یورپ میں پھر ایک زبردست سلطنت
 نظر آنے لگی۔ اسلام کی بوسیدہ ہڈیوں میں اب حیات چھلک اٹھا اور مسلمانوں کو جو مصر
 دراز سے اپنے آپ کو مفلح من مین کر خود بھی بہلائے تھے۔ معلوم ہو گیا کہ ہم
 میں اب تک جان اور حوصلہ باقی ہے اور ہم میں وہی مس پاسبانہ جلالت اور جلالہ دی
 موجود ہے جو آباد اجداد سے وراثت ملی تھی اور ہم اب بھی اسے بزرگوں کی طرح
 اُوروں کو فتح کر سکتے ہیں۔

اس خیال کو یہاں تک وسعت ہو گئی ہے کہ ترک کہتے ہیں کہ زبان اگر ہمیں مل جائے
 وغیرہ کچھ بھی نہ دے تاہم اسکا ہمیں منیون ہونا چاہیے کیونکہ جسٹے ہمارا سکے ستارے
 یورپ میں جہاد یا جہاد جو صورت لڑائی نہونے کے ناممکن تھا۔

ترکوں کا سلوک سارے نامہ نگار جو مختلف اخباروں کی طرف سے میدانِ کارزار میں موجود تھے متفق اللفظ بیان کرتے ہیں کہ ادھم پاشا کی فوج نے جونیک سکو باشندگانِ تحصیل سے کیا ہے وہ نہایت قابلِ تعریف ہے۔ لوگ خواہ مخواہ غلطی سے گھربار پھوڑ کر بھاگ گئے ہیں اور جن لوگوں نے ایسا نہیں کیا وہ ان بد بختوں کی شومی اعمال پر ہنستے ہوئے جواب دیا وہ دھوڑہ از پاکستان شیدہ پر عمل کر کے نکل کھڑے ہوئے اگر کچھ قتلِ غارت بھی ہوا تو وہ بھی یونانیوں کا تھا جو ہمیشہ عائداتِ جہان سے بھاگتے تھے قتلِ غارت کے کھول جلتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ قیدی زنجیریں توڑ کر نکل آتے تھے اور یگانہ شہریوں کو ہٹاتے تھے۔ اور جو قتلِ ترک داخل شہر ہوتے تھے تو اونے توڑ کر بھاڑوں میں جا پھینتے تھے اور وہاں کے باشندوں کو تلے تھے۔ اب بھی جہانِ ترکوں کی جمعیت ہر دن ایسے ہمارے اور رہزنیوں کا بس نہیں جاتا اور لوگ امن و امان میں ہیں۔ اب لوگوں کا اعتبار اس حد تک کم ہو گیا ہے کہ اکثریت انہی گھروں کو دہس لگے ہیں۔ اور اپنے کام و ہندوؤں میں لگ گئے ہیں۔ ان یونانی سپاہیوں نے لوگوں کو اس طرح ہی غارت کیا کہ انھیں خواہ مخواہ بھگا دیا کہ ترک اگر زمین میں گئے۔ مسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ چاہے توڑا لہا باب لیکر چلے گئے اور باقی چھوڑ گئے۔

نامہ نگار کے کاہن سپانڈنٹ کی رائے میں "قریب تیس لاکھ پونڈ (پانچ کروڑ روپے) نسل و نژاد نقصان ہوا۔"

جرمن کی مداخلت نامہ نگار جو مصروف آگے چل کر لکھتا ہے کہ :-

"ایک قیمتی خبر اسرارِ جو اس لڑائی میں ثابت ہوا وہ جرمنی کی مداخلت ہے جرمن اس بارلے جنگ اس کا رد میں بہت کچھ و خصلتے اور یہ فتوحات ظاہر نہیں کی اعلیٰ ترین کابینہ یہی نتیجہ ہیں اس سے عجب نہیں کہ سلطان آئندہ بھی

مستفیض ہوں اور رسول میں بھی اونکو زیادہ تر دخل کر لیں بعضین پر کہ اگر سلطنت
عثمانیہ کا انتظام مذہب اور قابل آدمیوں کے ہاتھ میں چلا جاوے تو ترکی عرضہ قبل
میں ایک بڑی استمول سلطنت بنجاوے گی۔ جرمنی عرضہ سے چپکے چپکے اپنے
دوستانہ اور تجارتی تعلقات قسطنطنیہ میں بڑھا رہا ہے۔ چنانچہ ٹائمز کا کارپانڈ
مقام قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ ابتدائی چھیڑ چھاڑ سے جرمنی سلطان کے ساتھ ہاتھ
اور انگوٹھیں دلا مار رہا ہے کہ میں تجھ سے ساتھ ہوں رہیں جرمن کی غرض یہ ہے
کہ یہاں کی تجارت سے فائدہ اٹھائے اور سلطان بھی اس امر میں ضامن ہیں چنانچہ
اب جبکہ ضروریات اسلحہ گولہ بارود وغیرہ جنگی سامان کی گورنمنٹ ٹرکی کو پوری ہے
وہ جرمنی کے کارخانوں سے تیار ہوتے ہیں۔ جرمنی کی ایک استمول کمپنی نے سلطان
کی خدمت میں ابھی ابھی دس لاکھ پونڈ قرضہ بھی پیش کر لیا تھا اگر سلطان نے یہ کہہ کر
مانطور کیا کہ ہمیں بائیس ضرورت نہیں۔ اس میں بھی عبد الحمید کی چال ہے جس
پر مطلب ہے کہ بائیس بجائے خود مومن ہونے کے لیے جرمنی کو تجارتی فوائد کے لئے
اپنا دست نگر اور گرویدہ کر لیں۔ چنانچہ ایک جرمن بینک کو یہ حوصلہ بھی دیا گیا
کہ وہ قسطنطنیہ میں ایک بینک کھولے اور اس بینک کو بہت سی رہائش کا وعدہ
بھی دیا گیا ہے اور یقیناً اس سے بہت فائدہ بھی ہو گا۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں
کہ یہ رعایات مغرور عطا ہونگی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ روس ان تعلقات کو کس نگاہ سے دیکھے گا وہ بخوبی جانتا ہے کہ ترک پر
جنہر جرمنی کے امروں سے سبکداری سے کم نہیں اور اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ موجودہ
شہنشاہ جرمن سلطان کا بڑا دوست ہے اور اس کی حکومت کو خواص کا اظہار اس سے راجح تحت
نشینی سے آجک متواتر مختلف پروپاگنڈا میں کیا ہے +

یادداشت سفراءِ دولِ عظامِ نیام وزیرِ خارجہ یونان

جو یادداشت ایم آؤ سفیر روس نے منجانب طاقتدار کو بیڈ وزیرِ خارجہ یونان کے نام بھیجی
اور اسکا مضمون حسبِ ذیل تھا۔

”سفراءِ فرانس، اٹلی، برطانیہ و جرمنی و آسٹریا و ہنگری۔ ایم آؤ قایم مقام
گورنمنٹ روس کو جو بمقام ایجنسہ سفارتی گروہ میں اعلیٰ جمیعہ اختیار دیتے
ہیں کہ وہ پیرامپ کی گورنمنٹ اور نیز اپنی سرکار کی طرف سے گورنمنٹ یونان پر بظاہر کردہ
کہ دولِ عظمیٰ اس نظر سے کہ مہلت جنگ حاصل ہو سکے اور اس نظر سے
کہ ترکی اور یونان کے درمیان جو بافضل مشکلات پڑی ہوئی ہیں انہیں بہولت
اور آشتی پیدا ہو سکے بچ بچاؤ کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ یونانی گورنمنٹ
کو ان امور کا ملانہ اقرار ہو کہ وہ اپنی تمام فوج کو کریٹ سے واپس بلانے
کا بندوبست کرے اور کریٹ کی خود مختاری (بجائے اتفاق) باصا بطور
منظور کرے اور یہ کہ وہ اُن ہاتھوں اور مشوروں پر بے کم و کاست کاربند
ہو۔ جو دولِ عظمیٰ حصول امن کی غرض سے اس کے سامنے پیش کریں۔

یونانی گورنمنٹ کا فوری جواب

یہ یادداشت پہونچے، سرکارِ یونان نے بعجلت تمام حسبِ ذیل جواب دیا کہ :-
”گورنمنٹ غائبی اس یادداشت پر غور کر کے جو قایم مقام گورنمنٹ روس نے
منجانب سفراءِ دولِ عظام بھیجی ہے اقرار کرتی ہے کہ وہ اب شاہی

اقوان کو کرپٹ سے واپس بلانے کے اہتمام میں مصروف ہوئے اور یہ کہ وہ کرپٹ کی خود مختاری کو باضابطہ تسلیم کرتے ہوئے اذیت دے رہے ہیں کہ وہ یونان کے اغراض اور فائدہ کو دل و دہن کی سپرد کرتے ہیں۔
ساتھ ہی گورنمنٹ یونان نے فوراً اپنی اقوان کو مطلع کیا کہ طاقتنا سے یورپ نے بیچ بچاؤ کا وعدہ کر لیا ہے۔

انخلا کرپٹ

۱۲۔ مئی کی نصف شب کے وقت اینجنیئر کے تار سے معلوم ہوا کہ کونسل اسٹیکو کو ۳۳۔ افسر اور سپاہیوں کے جہاز پر سوار کر اسیٹے کا حکم آیا۔
اسکے یونان کی غرض سے تین جہاز مقام پلاٹینا سے کچھ فاصلہ پر تھے کہ سپاہیوں تیار ہوتے ہی وہ ان کو لیکر رخصت ہوں۔ بقیہ فوج کی نسبت بھی مشہور ہوا کہ فوراً واپس بلانی جاوے گی۔

چونکہ ابتدائی خیالات سروں سے نکل گئے تھے اس لئے باغیوں نے یونانی فوج کی واپسی کی نسبت میں سمجھوتہ کرنا شروع کیا۔ انکو یقین ہو گیا کہ طاقتنا سے یورپ اپنا وعدہ پورا نہ کر سکیں گی کہ ترکی فوج بھی جزیرے سے ہٹا دیا جائے گی اور کامل خود مختاری قائم ہوگی۔ گو اس وقت تک ایک معقول تعداد باغیوں کے سرگروہوں کی اپنے خیالی پلاؤ کی ترقی رہی لیکن کثیر التعداد کرپٹ کے ہٹنے اپنی کامیابی اور امید براری کو امر محال تصور کر کے ۱۱ امید ہجئے۔ کیونکہ برعکس نتائج جنگ سے ثابت کر دکھایا کہ یونان ہرگز اس لائق نہیں کہ وہ کرپٹ کی خواہش اور دعوای کے پورا کرنے میں آئندہ کسی قابل ہو سکے گا۔

امیر البحر کینی درو اور سر لفرڈ بلونی نے ۱۳- مئی کی شام کو کنیا کے شہر
(لاٹ پوری) سے عند الملاقات بیان کیا کہ ہمارے پاس سرکاری طور پر اطلاع
آچکی ہے کہ یونان نے تمام خیالات جو الحاق جزیرے کے تھے دل سے
نکال دئے ہیں اور یہ کہ دول یورپ وہاں کی خود مختاری کی کارروائی کو چلاتا جا
ہیں۔

شہر کا شک ثقیل | شہر نے خود مختاری کی نسبت منکر ظاہر کیا کہ مجھ کو خوف ہے
خود مختاری میں کہ خود مختاری کی کارروائی اسے ہی ٹھٹھ کر دیا جائیگی
جیسے کہ اصلاحات اور ترمیمات کا وعدہ پچھلے سال میں معدوم ہو کر رہ گیا ہے۔

۱۳- مئی کی دوپہر کو کرنل جرم سائڈ-کرنل مرے- لفٹنٹ کرنل مین وارنگ
اور ایک اٹلی کے کرنل نے کرنل کے ترکی گورنر اور کمانڈنٹ سے باضابطہ ملاقات
کی شاہی سلامی سر کی گئی اور ان افسروں کا مع اردلی کے شہر میں ہو کر گزرا۔
باشندوں میں دوستی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ایک ترکی بینڈ فوجی راگ بجاتا رہا۔

دومو کو کی حالت بانی ایک ننگار کے

روز نیکشنبه ۹ مئی ۱۹۱۷ء

ایک نامہ نگار نے مقام دومو کو سے لکھا کہ میں ہفتہ کے روز اس درہ سے
ہو کر گذر جولا منیا کے راستہ میں واقع ہے اب تک پرانے درہ پر موجود ہے
کیونکہ ترکوں کے مورچے برقرار ہیں۔ لوگ سب کے سب بھگنے پر تیار نہیں ہیں
ہزاروں بیل- گائے- بھیڑیں- گھوڑے- اونٹ اور باب خانہ داری کے بہرے
قطار قطار سندھ کی طرف جا رہے ہیں۔ دومو کو میں یونانی فوج کی جمعیٹ نہیں ہے

اور قلب شکر ایک پہاڑی کے عقب میں واقع ہے جو سمندر سے ۱۴۰۰ فٹ بلند ہے۔
 اور فرسالا کا میدان بیان سے نیچے برابر دکھائی دیتا ہے۔
 کرنل اسمونسکی کی سپاہ مینہ کی طرف گودا کی شکر پر خیمہ زن ہے یہ وہ فوج ہے جو
 بالا بالا ویسٹنو سے بھاگ کر آئی ہے (اگرچہ سپاہیوں کا حوصلہ اور صحت ابھی حالت
 میں ہے مگر موسم کی اس ناقص حالت میں سپاہیوں کا صحیح و سالم رہنا مشکل معلوم ہوتا ہے)
 (معلوم موسم کا اثر غنیم کی فوج پر کیوں نہ محسوس ہوتا تھا)

تھوینٹیکو کے ازبایان کریٹ



مال غنیمت

فرسالا کی جنگ میں جب قدر مال غنیمت ترکوں کے ہاتھ لگا اور کسی مفاد بہت بڑی تھی
سامان رسد۔ گولہ بارود۔ اور کئی توپیں اور کثیر التعداد سامان جنگ پیچھے رہ گیا۔ جو
آسانی ترکوں کے ہاتھ لگا۔ لیکن سب سے زیادہ مال غنیمت شاہزادوں کے پہننے کے
کپڑے اور جوتیان وغیرہ تھیں جنکی نسبت کمال گیارہ گھبراہٹ میں ساتھ نہ جاسکین +

افسانہ فواج یونانی میں تغیر و تبدل

ترقیات کو یونانی شکر نے خیر باد کی۔ رسالہ کے افسانہ پیرٹری میں فوج میں شامل ہونے
کی غرض سے مازم ڈوموکو ہوئے۔ کرنل واساں اور کرنل گائسن ٹیڈنیر کرٹیس
واپس آگئے۔ تصفیہ ہوا کہ کرنل واساں تھلی کو جائیں اور کرنل گائسن ٹیڈنیر
فی الفور ڈوموکو پر بڑھیں اور بطور چیف اسٹاف وہاں اپنے کاموں کا چارج لیں۔
کرنل مناس آٹا کی کمان سے ہر طرف کر دیے گئے۔ اور کرنل اسٹریٹس بجا
اونکے مقرر ہوئے اور جنرل اسٹاف بھی اونسکے لئے نیا مقرر ہوا۔

یونان اور گورنمنٹ یونان کی نازک حالت

یونانیوں کی باقی ماندہ فوج چاروں طرف سے سمٹ کر ڈوموکو میں جمع ہو چکی۔ سپاہیوں کا
یہ حال تھا کہ کھانسنے۔ چھینکنے اور سردی سے کانپنے اور فاقہ کشی سے مرنے اور
جا بجا گھسٹے پھرنے کی نوبت آ چکی تھی۔ بارش کے مسلسل ہونے سے پیاری لفظ لفظ

ترقی پکڑتی گئی۔ دو دارو کا پتہ نہ تھا۔ نہ ایسے وقت میں ڈاکٹرون۔ کسٹریٹ اور ادویات کا ہندوستان ہو سکتا تھا اور یہ وقت بابر داری کے جانوروں کے نہ ملنے کی اور بھی زیادہ ہو گئی تھی۔ فوج کو محصور ہو جانے کا ہرقت اندیشہ لگا رہتا تھا کیونکہ وہ یونین اور کارتوس دشمن کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ ایک لاکھ یونانی رعایا اپنے مکانات واقع قسطنطنیہ کو چھوڑ کر ایسے وقت میں جا بجا کوہستانوں میں ماری ماری پھرتی تھی۔ جبکہ موسلا دار بارش اور برفت باری کی شدت تھی نہ اون کے تن پر کپڑے تھے نہ کھانے کو روٹی میسر تھی۔ کھلی ہوا میں دن اور رات بسر کرتی تھی۔ قریب قریب اُس تمام ملک پر ترک قبضہ ہو چکا تھا۔ جو اس جنگ سے ۱۶ برس پیشتر ان سے چین لیا گیا تھا۔

یونان کا خزانہ کوڑھی کوڑھی سے محتاج۔ سلح خانہ ایک ایک بغل بندوبست سے خالی۔ اعتبار مفقود۔ آمدنی کے ذرائع بند۔ کاشتکاری اور زراعت موقوف ہو گئی تھی۔ ترکی فوج اور دارالحکومت یونان کے ابن بجز اذنین مغرور سامایون کے اور کوئی روکل تھا م نہ تھی۔ اس لئے گورنمنٹ یونان مجبور ہوئی کہ سرنگون ہو کر خواستگار اس ہو۔ کرٹے فوجیں واپس بلالی گئیں۔ جزیرہ کی خود مختاری نہ کہ احمق منظور کرنا پڑا لیکن ترکی کو دو کو فتح کرنے سے قبل مہلت جنگ منظور کرنا گوارا نہ تھا شاید وہ جو مہلۃ میں نکل گیا تھا وہاں کے اورانیہ غر کا راستہ کھل جاوے اور بہترین شرائط پر صلح کرنا ترکی کے اختیار میں رہے۔

آرٹا کی حالت کما نیر ترکی فوج کی تار برقی

قسطنطنیہ کو ۱۱ مئی ۱۸۹۷ء

کما نیر فوج ترکی نے ۱۱ مئی کو جنیوا سے ایک تار برقی اس مضمون کی قسطنطنیہ کو روانہ کی۔
”یونانی فوج ایسا پُرس آرٹا کو بہاگ لگی اور تین ہزار ہندو قہین اور تین صنفہ وق

سامان جنگ کے اور ایک کو ہستانی توپ چھوڑ بھاگی۔ حال کی جنگ یونانیوں کے ۹۰ آدمی کام آئے اور جس مراسلہ کے ذریعہ سے یہ خبر طغنیہ سے روانہ ہوئی تھی اس میں یہ بھی بیان تھا کہ ۶۲۵ گھوڑے کو سود کے عیسائی اور مسلمان باشندوں نے بلایمیت اس غرض سے نذر دے دیں کہ ترک فوج آلا سوتا اور انکو استعمال میں لائے۔ زخمیوں کا چوتھا چالان کل بیان داخل ہے۔

انتظام مقامات مفتوحہ

کونسل وزراء کے ایک فرمان میں جو پیشکاہ سلطان سے منظور ہوا یہ حکم دیا گیا کہ :- جنگی پوس کی ایک بٹالین لاریا کو روانہ کجاوے، یہ فوج مناسطہ اور سلویکا کی جنگی پوس سے لی گئی اور لاریا کے قریب جو مقامات واقع ہیں وہاں کی فوج مستحقہ خط کے لوگ بھی اس میں داخل کئے گئے۔

یہ بھی حکم دیا گیا کہ دولو اور لاریا اور طریق قلعہ میں جو ترکی انسٹرکشنوں کے عہد پر امور تھے وہ اب اضلاع مذکور کے قائم مقام مقرر کئے جائیں اور وہاں کا انتظام کریں۔ فوج سلطانی کے لئے جن تمخون کی تیاری کا حکم دیا گیا اونکی ڈھلانی کے اخراجات کا سلطان نے اپنی حیب خاص سے دینا منظور کر لیا۔

جنگ یاپارس بار سوم محاربہ ہنولولو (ایپارس میں)

جب یونان کے محافظ فوج میں جنوبی مشرقی سرحدی ضلع میں جاہا متعین تھیں تو مغربی بارہو جو اپارس کے حصوں پر پہلے سے قابض تھا بتدریج سرحد سے پیچھے ہٹا دیا گیا ان سب سے لڑائیوں میں جو انولسے جنگ سے پہلے ان حصہ جات میں واقع ہوئیں

ایک لڑائی نہایت زبردست تھی اور وہ ہنوپولو کا معرکہ تھا۔
 اخبار ڈیلی نیوز کے ناٹھس نامہ نگار کے ذریعے سے جو یونانی فوج کے ہمارے تھا اس نہایت
 حال بخوبی معلوم ہوا جو اس نے مقام پیراس سے ۱۰ مئی کو لکھا تھا۔

جنگ ہنوپولو کی تین روز کی لڑائی میں یونانیوں کے مقتولین اور
 مجروحین کی تعداد سات سو سے زیادہ ہو گئی جس میں پچیس آفیسر
 اور بہت سے مجروح ہوئے۔ افسروں کا نقصان عموماً بہت زیادہ
 اس لئے ہوا کہ یونانیوں کی رجمنٹوں میں بہت زیادہ افسر ہوئے ہیں۔
 ایک پلٹن میں ایک میجر کمانیر اور تین افسر مارے گئے اور چار زخمی ہوئے
 یہی مصیبت اور پلٹنوں پر بھی گزری ہوگی۔

ایک مرتبہ جگہ کی قلت کے سبب ایک پہاڑی کے بازو سے توپ کا
 چلنا خاموش ہو گیا جو ٹرک کے اوپر واقع ہو لیکن یونانی فوج ان نقصانات
 جو اس مقام پر اس نے اٹھائے تھے یہی کمزور ہو گئی تھی کہ وہ اس موقع کو
 غنیمت سمجھ کر اس پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ نہیں کر سکی جہاں سے ترک اسی
 آگ برسا رہے تھے کہ وہاں شہیر نادشوار تھا۔ اس وقت درہ قافا کو
 دہانہ پر فوج کو کچھ بہت بڑی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اس درہ کی
 ٹرک نہایت چھپار اور عمودی چو امداد کے دونوں جانب کی چٹانیں ٹپا ہو
 ہیں۔ یونانی توپیں ان آہنی دیواروں کے خلاف کوئی اثر ڈالنے والی کاروائی
 کرنے کے قابل نہیں جس کے عقب میں البانیہ کے لوگ بڑے تحمل کے
 ساتھ کھڑے تھے اور یونانی پلٹن پر گولیوں کے متواتر سیلاب بہا رہے تھے
 بچنے پاس سوا ایک بارو چھوٹی چھوٹی آبپاشی کی نہروں کے اور کوئی

بچاؤ نہ تھا۔ یہی کیفیت ہر مقام پر تھی۔ یونانی فوجوں کے لئے میدان میں صرف اُن مشرکوں کے پشتوں سے کیتھ پناہ ملتی تھی جو ایک دوسرے کو قطع کرتی تھیں بر خلاف اس کے ترک ہر مقام پر ایک قدرتی اثر رکھتے تھے جس کی اونہوں نے اپنے طور پر بخوبی درست کر لیا تھا اور ہر حالت میں ان کے مورچے یونانیوں پر حکمرانی کر سکتے تھے پس ظاہر ہے کہ ہر موقع پر ان کا نقصان نسبتاً خفیف ہوتا تھا۔

یہ لڑائی تمام دن رہی اور جیسا کہ اس قسم کی لڑائیوں میں معمولاً دیکھا جاتا ہے دوران جنگ میں کسی قسم کا ذرا سا بھی سکون نہیں دیکھا گیا جب کچھ چھڑ گزر گیا تو آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھا گئیں اور موسلا دار مینہ برسنے لگا۔ اگرچہ اس سے اُن سپاہیوں کو سجات ملگتی جو چابلیس گھنٹے سے فی الواقع بے آب وازہ لڑ رہے تھے لیکن چار بجے ایک دلیرانہ آخری کوشش کی گئی۔

اس جنگ میں تین کامل فوجیں کبارگی شریک ہوئیں اور ایک پتیناک گولہ باری جابین سے نصف گھنٹے سے زیادہ تک ہوا کی آسفت شروع کرنے والی بارش اور بھی بڑھ گئی اور آدمی بالکل بھبک گئے۔ اور فوجوں میں بہت بڑی تبدیلی پھیل گئی۔ ہارڈیوں کی چٹانوں میں پانی کی وجہ سے پھسلن ہو گئی اور کسی حمل کی مزید کوششیں بین رخنہ ٹر گیا۔ رفتہ رفتہ گولہ باری کم ہوئی اور بند ہو گئی اور اگرچہ چابلیا شام تک کبھی ایک آدھ گولہ چلتا رہا لیکن درحقیقت ہنولولو کی لڑائی پانچ بجے ختم ہو گئی اور فوجیں اپنے اپنے مورچوں پر قابض رہیں۔

جب تک بہت زیادہ رات نہیں گزری لاشوں کے اوتھانے کا کام ختم نہیں ہوا اور بعض لاشیں درحقیقت دوسری صبح تک نہیں لائیں اس لئے کہ دن میں یونانیوں کے طبی و سائنس دانوں کی نقل و حرکت اور خبر گیری میں نہایت ہی قابل الزام تھے۔ البانیا فوجوں کی تنگ انداز کی ایسی شدید تھی جس سے بہت سی حالتوں میں اس بات کی ضرورت تھی کہ مقتولین کی لاشیں جہاں پڑی ہیں زمین پڑی ہیں۔ رات کے گیارہ بج گئے تھے اور بارش کی یہی کیفیت تھی سپاہی بھٹک رہے تھے اور یہ دیکھا گیا کہ اکثر ملٹیوں کو غیر ضرر رسیدہ افسران نے چھوڑ دیا تھا۔ فوجوں کے جمع ہونے کے لئے احکام جاری ہوئے تھے، درہایت تھی کہ ایٹمی کے بیمار پر اپنا وسطی مورچہ قائم کریں جسکے معنی درحقیقت یہ تھے کہ جو کچھ تھوڑا بہت موقع حاصل کیا گیا ہے چھوڑ دیا جائے اور جن جن موقعوں پر بالفعل قبضہ تھا وہاں سے کسی مقابلہ کے بغیر ہٹ جائیں۔ جب فوج دریا کو چار شنبہ کے روز عبور کر رہی تھی تو پھر ایک رات کھلے میدان میں بیرحم بارش کے خلاف بڑی جھپنی سے کانٹا پڑی۔ یہ بارش بھی شام سے صبح تک ہوا کی۔

جب شنبہ کے روز سپید صبح نمودار ہوا تو ترک ان مورچوں پر قابض ہو گئے یونانیوں نے پنج شنبہ کے روز دوپہر کو بڑی مردانگی سے فیم کے گولوں کا برداشت کی اور ایک جدید دھس بندی میں مشغول ہے۔ جہاں ترکوں کی سپہ گری کا سیلاب جاری تھا جسکی زد تھو پلو کے بیمار تک تھی جس نے ایک روز پہلے یونانیوں کی بہت کچھ قیمتی جانیں ضائع کی تھیں چونکہ

یونانی باوجود ان بہاری نقصانات کے ایک اسی حالت میں نہ تھے جس سے کسی حملہ کا سبب نہ ہو سکے اس لئے قرار دیا گیا تھا کہ وہ اپنی طاقت پر سختی کے ساتھ قائم رہیں۔ ترکی سوار میدان میں نمودار ہوتے لیکن چونکہ وہ ایک فاصلہ دراز پر تھے اور اونپر کسی فراعحت و مخالفت کا اثر نہیں ہوتا تھا اور نہ ترکوں ہی نے حملہ کی کوئی علامت ظاہر کی لہذا وہ تمام دن خاموشی سے گزر گیا۔ کبھی کبھی جا بجا کوئی توپ جل جاتی تھی۔ بعض اوقات قلعہ آڑٹاس سے کوئی گولہ ترکوں کے مورچہ پر گرتا تھا لیکن اس سے انکا کوئی نقصان نہ ہوتا تھا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جانہیں کہے لوگ بالکل ٹھکے ہوئے تھے اور کوئی خواہش انکو لڑائی کی نہ تھی۔ سچی کہو رہا ہے۔ یوس کے پٹن پر جسکا ایک حصہ کرنل گول فلوپوس نے اس لڑائی میں چھین لیا تھا کچھ یون ہی توپوں کی لڑائی میں مشغول رہا۔ اور تھوڑی دیر تک یہی لڑائی سے توپوں کی لڑائی ہوتی رہی۔ لیکن وہ بھی ایک یاد دہانی کے بعد بند ہو گئی اور فریقین ایک دوسرے کے مقابلے میں توپوں اور بندوقوں کی بھاری گولہ باری کو سہتے رہے جو تمام دن حوالی پر یونان میں ہوتی رہی اس طرح نصف شب تک یونانی اپنے مورچوں پر قابض رہے حتی کہ صبح کر کے مناس کا جو دو پہر کو آڑٹاس واپس گئے تھے یہ حکم آیا کہ تمام فوجیں ایک مرتبہ اور دیکھ کے اس پار غصہ مذکور کو واپس آجائیں۔

فی الواقع اس کارروائی کے متعلق بہت سی افواہیں مشہور ہوئیں جو عام طور پر کچھ یونان میں آئیں۔ تاہم یہ بازگشت بڑی ہی اہلوی اور انشام کے ساتھ و فوجیں اپنی اور تمام فوجیں اور توپیں قدیم جنگ بازگشت کے طریقہ پر

پانچ بجے صبح دہس گئیں اسکے بعد کرنل ڈاکس اور دو سربریگیٹ
مقیم بالا چو نکہ ترکی مورچہ میں کھڑے جانے کے قابل نہ تھا پس یہ جہت
نقل حرکت میں ناکام رہا اس لئے حکم دیا گیا کہ عملداری یونان کو فوجیں
دہس جائیں۔ مارکویٹ ڈاکس اور پرویزا کی فوج کو بھی یہی ہدایت ہوئی
اصطح تیسری مرتبہ کوئی یونانی سپاہی ترکی علاقہ میں باقی نہیں رہا۔

پرویزا کے قریب سخت جنگ اور یونانی فوجوں کی

مصیبت ۱۶ مئی ۱۹۱۸ء

انہیں روز میں کروڑا سا میں ایک جنگ عظیم تین روز تک برابر ہوئی اور اسکے
بعد فوجیں پسپا ہوئیں۔ اس بارگشت میں بہت سے آدمی ضائع ہوئے۔ یہ قابل غور
ہے کہ تین ہزار کی ایک بردست فوج دناہ تیس میں چہار شنبہ کے روز اور ترکی
تھی۔ لیکن کوئی مناسب انتظام بیان پیشتر سے نہ کیا گیا تھا۔ اس لئے کسی طرح
بیان کوئی کشتی نہیں مل سکتی تھی اور فوج کی ایک بہت بڑی جماعت تیرنے یا پاپاب
اور تیرنے پر مجبور ہوئی۔ تاہم سب لوگ اسی رات میں صبح سے پہلے بغیر کسی حفاظت کے
چہار شنبہ کے روز کنارہ پر پہنچ گئے اور اسکے بعد انھوں نے تمام ان ممکن اصول
راستوں پر جو پرویزا سے ملی پادریہ کو گئے ہیں ایک زبردست مورچہ قائم کر لیا۔
اس مقام پر وہ لوگ تمام دن پچھلے جمعہ اور شنبہ کو لڑائی میں مشغول رہے۔
ترکوں کی دو ہزار زبردست فوج نے پرویزا سے نکال کر ایک حملہ کیا اور ایک بڑی
گولہ باری اور گولی کی بوچھاڑ کے بعد یونانی مورچے کو بنوک سنگین گھیر لیا اور اگرچہ ایک
مرتبہ ترک بہت بڑے نقصان کے ساتھ وہاں سے ہٹا ہوا دے جاتے تھے تاہم

اونھوں نے سوا تر اور پہچم حلے کئے۔

یونانی اپنے مورچوں کو سنبھالے رہے لیکن چونکہ اونکو اپنے تین سو۔ چھ ہند کر لینے کا وقت نہیں ملا اس لئے اونکو سخت مصیبت پیش آئی لیکن ترکوں کے مقابلہ میں اونکا نقصان بہت تھوڑا ہوا۔ سنبھ کی شام کو دونوں فوجیں جنگ کر چور ہوئی تھیں یونانیوں کو بھوک اور پیاس سے سخت تکلیف پہنچ رہی تھی اس میں کوئی سبب نہیں ہے کہ ترکوں کا بھی قریب قریب یہی حال تھا۔ یونانیوں کا قول ہے کہ البانیہ کے سپاہیوں نے بڑی عمدگی سے جنگ کی اور ایک عجیب غریب لیری اور شجاعت نظر ہر کی اونکو موت کا مطلق ڈر نہ تھا با این ہمہ مورچے میں کوئی انقلاب واقع نہیں ہوا یونانی اب تک اپنے اصلی مورچے پر قابض تھے۔ اس کے بعد رات کے وقت حکم آیا کہ یونانی علاقہ کو فوج واپس جائے۔

اسوقت ایک کمانڈر نے ٹھکی ہوئی بھوک اور بھگی فوج کو اطلاع دی کہ میں یہ غلطی کی کہ اونکو محبت کے ساتھ سپاہ ہونا یا منتشر ہونا چاہیے۔ سپاہی ساحل کو ایک عمدہ نظام کے ساتھ ٹوٹے۔ لیکن تھوڑا دوسو سپاہی جنگ کے لئے اطلاع اور آگاہی کا بغا ہر کوئی ذریعہ نہ تھا مار ڈالے گئے یا قید میں پڑ گئے یا انہما۔ ایکے سزاہ پر لکھتے کچھ ترقی ہوئی۔ اب تک ترک خاموش تھے لیکن جب یونانیوں کو کوئی شستی نہ تھی تو مایوس ہو گئے اور آخر کار اونھوں نے اس دریا کے خلیج سے پایاب اترنے کا ارادہ کیا جو اونکو یونانی علمداری سے علیحدہ کرتا تھا۔

یہ ایک ڈوبائی گھنٹے کا کام تھا لوگ دریا میں اٹھ پاؤں مارنے لگے۔ علی الصبح ترکوں کو اس واقعہ کی کیفیت معلوم ہوئی اسوقت اونھوں نے باباب اترنے والی جہتوں پر گولے برسنا شروع کئے جنگی اب حالت نہایت مصیبتناک تھی بہت سے

آدمی ڈوب گئے جس میں اکثر زخمی تھے اور جب یہ فوج مرتی کھیتی مقام پر پہنچی تو ان کی کشت
نہایت قابلِ افسوس تھی۔ دھنوں نے اپنے زخمی بچے جو درے تھے۔ بہت سی تلواروں
میں اکثر سپاہیوں نے اپنے اسلحہ کو کڑا کر رکھا تھا اور بے خشکی اور مصیبت کی خاطر ملازمین
بھرنے بہتے تھے۔ تین روز کی لڑائی اور نہایت میں کرنل بوٹ زائس کے آدمیوں کے
تختہ کیا گیا۔ ایک ایک سو آدمی گم ہو گئے۔ رہائشی مارے گئے اور دوسو سے زیادہ
زخمی ہوئے۔ جیس جیس سپہ آرمی فی ملین چھوڑے گئے تھے۔ اور دوسو کا پتہ نہ تھا۔
اب اگر اس نقصان کو ایارٹی کے نقصان غلیم کے ساتھ ملائیں (جہاں بیشتر لڑائی ہوئی)
تو آپا کر سکیں گی فوج کا نقصان تین روز کی لڑائی میں جو کچھ ہوا اسکی تعداد تقریباً اس قدر ہے
کہ پانچ سو آدمی مارے گئے اور ایک ہزار زخمی یا مفقود مانجے ہو گئے جن میں سے بہت
آدمیوں کو مراد میں شمار کرنا چاہیے۔

۱۰۔ نئی شہداء۔ ڈوبو کو کی لڑائی اور

جنگ و یونان کا خاتمہ

اس لڑائی میں بھی جسے ختم پر حملت جنگ عطا کی گئی مثل اور لڑائیوں کے ترکوں نے
بہت بڑی گر محوشی اور جنگی قابلیت ظاہر کی اور یونانی فوجیں بڑی کمزوری کے ساتھ
منہزم ہوئیں۔ تاہم بقول ایک نامہ نگار کے۔

”یونانیوں کی جانب سے بھی بعض ایسی علامتیں پائی گئیں جن سے معلوم ہوا
کہ انہوں نے آخر تک ہمت و مقابلہ کیا۔ لیکن اس لڑائی کا بہت بڑا حصہ بکا

تعلق یونانیوں سے ہے اور اسے شکست اور مصیبت سے لبریز ہے۔“
مورچہ بندی کی کیفیت یونانیوں کا مورچہ نامہواری کی وجہ سے گھوڑے کے نعل کی شکل کا تھا

جسکا داہنا بازو نہایت تنگ تھا۔ پہاڑی توپوں کی تین باٹریاں اس مورچے میں لگیں
 چوٹی پر قائم کی گئی تھیں جو بائیں جانب واقع ہے اور اونکی امداد کے لئے پانچزار سپاہی تھے
 تھے۔ ڈوموکو کے سامنے چوٹیوں اور ان ڈھالوں پر جو میدان سے جالے ہیں
 پانچ میدانی اور کوہی توپخانے پانچزار سپاہیوں کے قائم کئے گئے تھے اور داہنی
 جانب کے آخر ایک توپخانہ کیلکی میں اور دوسرا توپخانہ کسٹری میں لگایا گیا تھا۔
 اسکے محاذی چار میدانی اور کوہی توپخانے تھے۔

اس مقام پر جو فصیح صف بستہ تین اونکی تعداد تقریباً تیرہ ہزار ہوگی پھر ڈوموکو کے
 بائیں جانب ایک پہاڑی ڈھال پر بطور محفوظ فوج کے متعین تھیں۔ یونانیوں کے
 حفاظتی مورچہ کوہ اسٹیشی میٹر والی کرب کی دو توپوں سے جو کرنل پوپلوس کے
 زیر کمان تھیں استحکام دیا گیا تھا۔ انہیں سے ایک قہر قدیم قلعہ میں جو قصبہ کے اوپر اور
 دوسری ڈوموکو کے مشرق میں ایک چوٹی پر نصب کی گئی۔ اس کے محاذی چار میدانی اور
 کوہی توپخانے تھے۔

یونانیوں کی کل فوج کی تعداد پچیس اور چالیس ہزار کے مابین تھی جس میں پانچزار
 سوار بھی شامل تھے۔ جب ترکوں کی فوجیں بائیں جانب اور سامنے کے رخ پر صف بند یا
 کر رہی تھیں تو اونکی تعداد پچاس ہزار سے کم نہیں معلوم ہوتی تھی۔ انکے علاوہ پچیس ہزار
 فوج داہنی جانب کے خانے پر اندازہ لگی گئی۔ نو بجے کے تھوڑی دیر بعد ترکی فوجیں سال
 کی جانب سے بڑھتی ہوئی دیکھی گئیں۔ قریب قریب اسی وقت ایک فوج کوہستان
 کیسی دیاری کی چوٹی پر نمودار ہوئی اور یونانیوں کے بیرونی مورچوں پر گولہ باری شروع
 کی جس سے انکا جواب دیا۔ جنرل میر قحالی بائیں بازو کی کمان کرتے تھے اور جنرل
 میکس داسنے بازو کی فوج کے کمانڈر تھے۔ ترکی توپخانوں نے کوہ کیسی دیاری سے

اوسوقت تک گولہ باری کی جب تک کہ انہی ذہین فرسالا کی شرک برکوج کرنی میں
ادھسیدان میں نصف سنا بسنہ ہو کر لڑائی سے لے تیار ہوئیں یہ ایک عظیم الشان منظر
تھا جو ڈومو کو کی پہاڑیوں سے سمجھنی دکھائی پڑتا تھا۔

رسالہ کے پانچ اسکو اڈرن جو دو میل تک شرک پر سرپٹ آئے تھے مشرق کی جانب
مڑ گئے۔ ادران اونچی اور بلند زمینوں کے نیچے پولیسی دیاری کے نشیب میں واقع ہیں یہاں
ہو گئے تھے ٹینین میں تک ثابت قدمی کے ساتھ سانپ کی طرح لہرائی ہوئی چلی گئیں۔
اسکے بعد وہ بائیں جانب موضع لوگاری کے عقب میں پہل گئیں جو فی الواقعہ جلادیا گیا۔
یہ فوجیں یونانیوں کی مشرقی فوج کے سامنے قائم ہوئیں۔ دور ترکی تو پچھلے شرک
کی مشرقی جانب ایک ایسے نشیب میں قائم کئے گئے۔ جنہوں نے بڑی قابلیت کے
ساتھ ٹرکی کی نقل حرکت کو جو یونانوں کے داہری جانب سے حملہ کرنے کے لئے
(یونان کی جانب چپ) ہو رہی تھی ایک عرصہ تک چھپاے رکھا۔ یونانیوں کی طرف
کرپ کی توہین جو قلعہ اور چوٹیوں پر تھیں گولوں کا مینہ برساتے لگیں۔ اور فوراً
دریافت کر کے ترکوں کی مصیبتہ نقل حرکت میں ہل چل ڈالی جو با انہماک
پر و باری اور بے پرواہی سے عمل میں آ رہی تھی ایک اور یونانی تو پچھلے سے جو ایک نامور
پہاڑی کی پستانی پر تھا اس شرک کی جانب جو میدان کو جاتی ہوشا زباز اور ترکی تو پچھلے
پر گولے برساتے شروع کئے۔

ایرلینڈ نے مورچوں پر ڈھوان پہاڑوں کے گولہ باری شروع کی اور میں سنبھلے
یہ لڑائی عام طور پر پہل گئی نصف گھنٹہ کے بعد بائیں سے ہنگامہ گولہ باری اس قدر گرم ہو
جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گولہ باری کی توہین میں ہی ہیں۔ یونانیوں کی مصیبت ہندی غیر کر
نسبتہ عمدہ تھی۔ ایک شخص اس خوفناک تباہی کو سمجھنے کیلئے نکلتا تھا جو ترکی پٹنوں کی

صفوں میں اوسکے تو بچانوں نے ڈال کھی تھی ایک گولہ قلعہ کی کرب توپ سے ترکی فوج کے ایک کالم میں جو مورچہ کے مشرقی گوشہ میں تھا اسوقت گرجا جب وہ دھس کی پناہ میں صف بندی کی تیاری کر رہا تھا اور ایک دوسرا گولا شیل کی داہنی طرف ترکی بچانہ میں گرا۔ ان گولوں نے سخت نقصان پہنچایا۔ جسکا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ایک ترکی توپ اپنے مقام سے گر پڑی اور توپچیوں کو یہ توپ اسی جگہ چھوڑ کر باقی توپیں کچھ عرصہ کے لئے ہٹا لیا پڑیں۔ جو کچھ دیر کے لئے بالکل خاموش ہو گئیں۔

ترکوں کی شجاعت یونانیوں نے توپ کو گرا دیکھ کر اسکو بالکل نیست نابود کرنے کوشش کی اور گولہ باری کا زور اسی پر مجتمع کر دیا۔ دو گولہ اندازوں نے ہرگز اس خوفناک حالت میں بھی اپنی توپوں کو نہ چھوڑا۔ ریور کا نامہ نگار خاص جو امر عثمانیہ کے ہمراہ تھا لکھتا ہے کہ

”ان دونوں جانباز گولہ اندازوں نے کمال ہی جرات اور شجاعت دکھلائی جسکے ارد گرد واقعی فخر جہنم موجزن ہو رہا تھا اوسکے سروں پر خار دار گولے پھٹ پھٹ کر گر رہے تھے اور کردی گولے اوسکے قدموں کے نیچے زمین کو پاش پاش کئے ڈالتے تھے لیکن یہ بہادر اپنی جگہ سے ایک انچ اوجھڑا دھڑکا دھڑکا جانے کا نام نہ لیتے تھے۔ رات ہو جانے کے بعد میں ترکی فوج کے عقب میں ہٹ آیا اور فریڈ خاں کو بھجونا کر کے لیٹ رہا۔ کارٹوسوں کے شکستہ صندوقوں کو جمع کر کے آگ لگا دی جسے دیکھ کر کئی زخمی ہسپتال جانے سے پہلے اپنے کمزور جسموں کو گرم کرنے کی غرض سے جمع ہو گئے ایک افسر کے ہاتھ آگ کے اوپر گولی کا سخت زخم تھا مگر وہ نہایت زندہ دل سے اس روز کے معرکوں کی کیفیت سناتا رہا۔ ایک سپاہی کے شانہ سے گولی دار پائلٹ بھی جیسی اس شیر مرد کو مطلق پرہیز نہ تھی لیکن بعض سپاہیوں

کو ایسے شدید زخم ہو چکے تھے کہ ذرا سی جنبش یا ٹھیس پر درد و بھین
 کر دیتا تھا اور ان کے منہ سے آہ کے ساتھ بے اختیار یہ کلمہ نکلتا تھا
 کہ ”اے اللہ ہم پر رحم کر۔“

”ان غریب مصیبت زدگان کی تکلیف کا انسان بخارہ جو بیسے پاس
 جمع ہو گئے تھے مجھے مدت العمر فراموش نہ ہوگا۔ میں اس وقت ترکی کو بچانے
 کی قابل تعریف اسقامت اور استغفال کی تعریف کے بغیر نہیں رہ سکتا۔
 اوسکو دو مہینے کے فاصلے سے یونانی مورچوں پر گولہ باری کرنی پڑی تھی۔ اور
 طرہ یہ کہ انکا تو پناہ نشیب میں اور مورچے بندی پر تھے اس لئے شہادت
 اور بھی زیادہ پرین۔ دشمن اونی نقل حرکت کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔
 بالائیمہ ترکی تو پناہ کے صرف و داد می بقول اور سائن مجروح ہوئے۔ مگر
 ترکوں کی پیادہ فوج کو نقصان عظیم اٹھانا پڑا۔ مجھے میدان جنگ کے
 ایک حصہ پر سے گزرنے کا موقع ملا تو مردے اور زخمی بلا امتیاز ایک ہی
 ڈھیر میں پڑے پائے۔ زخمی سپاہی کے پہلو پہ پہلو سبکی اوس جگہ مریم
 بی کیجا رہی تھی دوسرے شخص کی لاش بھی پڑی تھی جبکہ جسم گولے نے
 نڈ بونی کر کے چھڑے کر دیا تھا۔“

جس ترکی دستہ نے دشمن کے قلب پر حملہ کیا وہ بہت ہی قابل تعریف ہے
 اوسکو دوران جنگ میں یہ پہلا ہی موقع ملا کہ گولے کی زمین آوے نیم
 اوسے غنیمت کے چپ مورچوں کو نہایت ہی محفوظ و مصون تھے اور جہاں
 غنیم کے لشکر کی تعداد بمقابلہ اپنے بہت ہی زیادہ تھی ہونک سکیں فتح کر کے
 خاص امتیاز حاصل کیا۔“

جا۔ بننے فرسالا کی شرک پر اور زبادی کی سوار نمودار ہوئے اور دلی چال میں شہر
کرتے ہوئے نظر آئے۔ اسی وقت ترکی بائیں بازو کی فوج میں مزید ترقی ہوئی۔
مورپے کے عقب سے دو توپیں میدان میں بڑھائی گئیں اور یونانیوں کے مورچوں پر
گورہ بازی شروع کی جہاں قصبہ کے نیچے بکثرت یونانی فوجیں جمع تھیں۔

اس اثنا میں جلتے ہوئے گمان کے سامنے مغربی جانب فوجوں کی صفیں
دورانہ ہوتیں اور ایک خوبصورت اور عمدہ ترتیب کے ساتھ سپاہیوں کی شکل میں آگے
بڑھیں اور ایزونیوں اور ڈیرھ سو گیری بالدی والوں سے مورچوں پر مقابلہ کیا۔
آخر الذکر سپاہی گیری بالدی کے زیرِ کمان تھے۔ لیکن چونکہ وہ غیر ملکوں کے سپاہیوں
کے دیکھنے کو چلا گیا جو یونانیوں کے بائیں بازو پر تھے۔ اس لیے اسکی زیرِ ماضی میں
میرانی نے انکی کمان لی اور گیری بالدی والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ مورچوں پر چلا
جائیں۔ انھوں نے یہاں تک تھک کر رہ گئے۔ انھوں نے ہر حسبِ غنیمت پر قائل تھے
بوجہ شہر کی لیکن انکی مستقل مشق کو نہیں روک سکے۔

اس اثنا میں ترکوں کا استقلال قابلِ تعریف ہے جو باوجود اسکے کہ گویوں اور
گولپونکی بوجہ سے انکی صفیں لپٹا جاتی تھیں اور ایزونیوں اور گیری بالدی
کی لگ بڑی قادرِ اندازی کے ساتھ ارضیں مار رہے تھے مگر اونکا بڑھنا کسی طرح
نہیں سکتا تھا۔ ترکوں نے انتظام کیا تھا کہ ڈھال پر بٹاٹا حملہ کریں لیکن گیری بالدی
والوں کی مجبوری گولہ اندازی اور بارشوں نے انکو اپنی جگہ سے ہٹا دیا۔ اور وہ
میدان جنگ کی جانب پسپا ہو گئے۔ ڈیرھ سو گیری بالدی والوں میں سے
وہ سب قتل ہو گئے۔ میرانی بھی مجبور ہوئے۔ اس موقع پر گارڈ
بالدی اٹھارہ سو تھک کر وہ نہایت چہرہ اگسٹ رہے۔ یہ عورت نسخ کرتی

پہننے ہوئے مہابکا نہ اپنے زخمیوں کی تیمارداری کو موجود تھی اور خوش قسمتی سے تمام لڑائی
میں اوسکو کوئی ضرر نہیں پہونچا۔ یہ فوجوں کی باہشت میں سانچ آئی۔ اس پر
میں اوس نے اپنے زخمیوں کا ساتھ بچھوڑا۔ یہاں تک کہ تمام زخمی سلامتی سے اوس جہتوں
میں پہونچ گئے جو بندر میرنومین قائم ہوا تھا۔

نارنگ دقت | جب نارنگ دقت قریب آیا تو یونانی سواروں کا ایک اسکواڈر اس
چکر دار راستہ سے جو میدان کو بانا ہے اس لئے اتر کر اگر ترکی فوج حملہ کرے تو یہ
مقابلہ کرے۔ لیکن وہ اوس کے بعد ہٹ گئے تھے ساڑھے پانچ بجے کے قریب ایک
بہت بڑی ترکی فوج درہ گوریائی کے بائیں جانب پہنچی ہوئی دیکھی گئی جسکی امداد
دو توپچاں نے تھے ان فوجوں سے بہت جلد میدان جو دو میل سے زیادہ وسیع تھا
بالکل پُر ہو گیا۔ اس اثنا میں ترکوں کے توپچاں نے کیسی دیاری نے جہاں صبح
کو اول اول لڑائی شروع ہوئی تھی یونانیوں کی بائیں فوج پر گولے مارنا شروع کئے
جس سے تمام پہاڑی چوٹیوں پر نی انور آگ لگا دی اور اسکا سبب یہ ہوا کہ پہاڑیاں
اس لڑائی سے جلنے لگی تھیں اور موضع تیشی میں آگ لگا دی گئی تھی جسپر ترکوں
نے قبضہ کر لیا تھا۔ اور اس داہنی فوج کو جو جنرل میکری کے زیرِ کمان تھی ہٹا دیا تھا
پچاس یونانی مارڈالے اسے جنرل میکری نے بڑی بے صبری کے ساتھ ملک طلب کیا
تھی اور تین ہزار فوج محفوظ ہو گئی تو پچا ہون کے اوسکی مدد کو بھی گئی تھی۔ اس میں
ترکی جنرل نے یونانیوں کی میسر فوج پر متواتر حملے کئے اور ایک حملہ دوسروں کے نیچے
ہوا۔ یونان گھسنے لگا۔ بندو قون اور توپون کی متواتر بارہن چلا گئیں اور اونکا اثر
کے اُس سیلاب سے معلوم ہوا جو چکر دار راستہ سے عقب فوج میں لایا گیا تھا۔

لڑائی کا انجام | جنگ کا طوفان اب داہنی جانب بڑھ آیا۔ انھوں میں ایک سخت حملہ

ایزولون کے مورچے پر ہوا جہاں دوسری اور چھٹین نصف بستہ تھیں اور فوج نے بارہویا
 خوب مقابلہ کیا لیکن کرنل میرو مچالی نے جو اس حصہ فوج کے قریب سے گزر رہے تھے
 مزید ملک طلب کی اور باقی تین ہزار محفوظ فوجیں بہار کے اُس بار ڈوموکو کی دہلی چاہ
 بڑھیں۔ اور اڑنے والی صفوں کی مدد کے لئے پہل گئیں۔ اس وقت کرنل مچالی کے
 کوٹھے پر ایک گولی لگی اور وہ میدان جنگ سے واپس گئے۔ انکو لوگ گاڑی میں سوار
 کر کے لاسہ کو لے گئے انکا ایڈیکاٹنگ اور بھتیجا انفنٹری جارج میر مچالی بھی زخمی ہوا
 اسکی پیشانی پر گولی پڑی تھی اور کھوپری توڑ کر نکل گئی تھی اسکو بھی لوگ لاسہ کو اٹھا کر
 لے گئے تھے۔ جہاں وہ جراحی عمل کے عورتی دیر بعد مر گیا۔ اس وقت تمام فوج مصروف
 کارزار تھی جبکہ منظر نہایت فحش شان تھا۔ پھر ہنگامہ کارزار بائیں جانب گرم ہوا اور
 ساڑھے چھ بجے کے قریب تمام میدان سپاہیوں سے بھر گیا جو سخت لڑائی میں مشغول
 تھے۔ سات بجے کے قریب جانہن کی تنگ اندازی دہمی ہوئی اور جب شام ہو گئی
 تو بالکل ختم ہو گئی۔ ان میدانی توپوں یا قلعہ کی کرپ توپوں سے کبھی کبھی کوئی گولہ چلتا
 رہتا۔ غروب آفتاب کے بعد یونانی رسالہ میدان سے اوپر کو بڑھ کر درہ قرقاٹک
 پہنچ گیا۔ جو اب مختصر میدان تک جہیل نریرو کی مشرقی جانب نیچے کو گیا ہے اور
 اگرچہ یونانی بڑی بہادری کے ساتھ اپنے تمام مقامات پر قابض تھے۔ مگر دوتے
 ہوئے آفتاب کی روشنی میں دہوئیں کا ایک غبار معلق نظر آتا تھا جو ایک ریگستان یا
 سراب کا شبہ ڈال رہا تھا۔ جس میں جابجا شعلہ کے غلط پڑے ہوئے تھے۔
 میدان خون آلود اور لہو لہان ہو رہا تھا۔ رات ہونے سے لڑائی کچھ دھندلے
 بند ہو گئی۔

ہیستنگ نیچے اس روز کی حوالانی اور ہیستنگ جنگ کا یہ نتیجہ تھا کہ جہانگیر یونانی

فوجوں کا تعلق ساسنے اور بآئین مورچوں کی جانب تھا اور انہوں نے نہایت دیر سی اور بہت مرداء کے ساتھ اونٹوں کو اپنے قبضہ میں رکھا جس کا غالباً ہر ایک ترک اسٹراف کرتا ہو گا۔ نو جوان سپاہی اور نوکھ رنگ و ٹون کے استغلاں اور دیر سی نے ایک ایسے باران آتش میں جس سے بڑے بڑے بہادروں کے پتے پانی ہوتے تھے ایک ایسے غم کے حمدن کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جو نہایت آراستہ اور بہت یافتہ تھا۔ انکی صفیں دہانہ درہ اگر بانی سے فوج بہتہ تک کہیں ٹوٹی ہوئی نہ تھیں اور ترک اپنی زیادتی افواج کے سبب سے دوسرے ترک کی غنہ زیر جنگ کے ذریعہ سے اس لڑائی کے خاتمہ کر دینے کی کوشش بائیں کرنے کے لئے بہتہ وجہ تیار تھے چار سو زخمی ہر خندون اور مورچوں سے جمع کئے گئے تھے بلاتہ یہ پتہ لاہور کو بھیج گئے اور وہاں سے اسپتالات بندر تحریر خود اور طبی کو روانہ کئے گئے۔

عاضی شفا خانہ ڈوموکو کے عاضی اسپتال کا مختصر جائزہ مختصر سامان جو ادھر سن میں ایک ہیپ کی دھندلی روشنی ہوتی ہو ناگفتہ بہ تھا۔ اس سے بہتر یہ کہ اس بیان بہاے خود چوڑ دیا جاے۔ قصہ مختصر جو لوگ حالت جان کنی ہیں درہ جات فرقا اور لاس سے لائے گئے تھے۔ ان کا نام بھی فرشتہ اہل کی فہرست میں درج ہو چکا تھا۔

نامہ نگار ریوٹر کا بیان ایک یونانی فسر کی

قصہ حقیقی پر

اس فسر جو اس لڑائی میں شریک تھا بڑی صفائی سے بیان کیا کہ :-
 ”مقام کشکی میں معین کے قریب ایک گھمٹا لٹنے والی ترکی فوج نے کنوڑ کی شکر بریوٹا نیون پر حملہ کیا۔ ایک جنگ صعب کے بعد وہ موضع بوڑی کو

پلٹ جاتے پر مجبور ہوئے جو ڈیرہ میں فاصلہ پڑتا وہاں وہ ٹھہرے اور
اس امدادی فوج کا انتظام کیا جو جنرل سیکری کے گزرنے کے بعد اسٹراپاچیف اسٹا
سے دو بجے سے پہلے طلب کی تھی۔ یہ لکلی فوجیں پیام کے پہونچنے ہی
روانہ کی گئی تھیں لیکن یہ فوجیں دیرین پھونچیں۔ افسر نے بیان کیا کہ جنرل
سیکری کا بازو اس وقت مغلوب ہوا جب بہادر یونانیوں نے ترکی کے
سوار حملوں کو پریشان کر دیا تھا اور مردہ اور زخمی ترکوں سے بین پڑی
ہوئی تھی۔ یونانیوں کی صفیں آٹھ بجے لوٹیں اور داہنا بازو دو موکو کے مورچے
سے ہٹا۔ اس وقت جنرل اسمولسکی کا ڈویژن امیر میں اپنے انجام کے

لئے چھوڑ دیا گیا تھا۔

بے شبہ اب اسمولسکی کا ڈویژن گم کر گیا تھا صرف دریا کی جانب ماہ فرار محفوظ تھی اور اس کا
نتیجہ یہ شدنی تھا کہ یا تو وہ پتھار ڈالین یا براہ دریا بذریعہ یونانی بڑیہ جہازات کے
بیکار نکل جائیں۔ نوبے کے قریب ایک یونانیوں کے طرفدار دن کو بالکل اس سے
بھڑی تھی کہ اس روز کی جنگ کا نتیجہ یونانیوں کے خلاف ہوا ہے۔

بازگشت کے احکام بازگشت کے لئے اسی وقت احکام جاری ہوئے۔ یہ تیسری بازگشت

تھی جو بڑی بھاگروں میں شمار کی جاسکتی ہے۔ یہ نظریات در و خاک اور دوحاش تھا۔
لیکن اس بازگشت میں بخلاف فرسلا وغیرہ کے کوئی بڑی ہتھیاری اور گھیراؤ نہیں ہوئی
البتہ لاسیہ کا راستہ جو اس غرضت کے اکثر اوقات ترک جاتا تھا جو کسانوں کے
ہجوم اور گاڑیوں اور چھکڑوں کی وجہ سے پیدا ہوتی تھی جنہر مفردین اور کسٹ کے
سامان لدا ہوا تھا۔ یہ نہایت تابناک چاندنی رات تھی جس سے کوئی ہل نہ ہونے
پایا۔ بیان ہوا ہے کہ تمام نوچاتے مجریت تمام لاسیہ کو واپس لانے کے صرف بڑے

مجامعہ کی کرب تو بہن چھوڑ دی گئیں۔ علی تسبیح ترکمان نے دودھ کو پھیر کر دیا۔
بازرشت میں شہزادہ کی گاڑی سب سے آگے تھی اور اس کے پیچھے سوار درخشاہ قیہ تھا۔

لامیر کی حالت | لامیر کے ناص محلہ میں پہنچ اور چھپنے کے مابین کا جو ٹھکانا بتایا گیا
ہوا تھا جو زخمیوں کو رہا رہتا تھا۔ ہتھکنڈے پر لٹا کر لیٹ جاتا تھا۔ باشندوں کی حالت بہت اکیس
ہستہ پڑا ہلاک پڑا ہوا تھا۔ ہزاروں مائتس ہزار میرمنوں میں داخل ہوئے اور ان جا سلاہن یوں
کو اس طرح مشق کی اطلاع کی جو بیچارہ یونان کی تاریخ میں نہایت المناک ہے۔

کہ پیمان ابوداؤد کا بیان ہے کہ جو خوفناک منظر میں نے زخمیوں کے انتقال منظر میں
پناہ گیرین کی ذرا کی نسبت دیکھا اور اس کی تفصیل اور توجہ کی کوئی ضرورت نہیں جو اس وقت
خوف پر خوف سیسا بھایا ہوا ہے کہ میرے لیے اس کا بیان بالکل بفرہ اور پیکا ہے۔

تیمہ جنگ درود کو | ۔۔۔ مئی کی خوشخوار جنگ کا فیصلہ ہے۔ اس کو خطا رہ ہو گیا جبکہ یونانیوں نے

برسٹ ہمارا کر لامیر کا راستہ لیا۔ ۱۸۔ کی صبح کو ترکوں کا پوری پوری طرح شہر پر تسلط ہو گیا
اور آغاز جنگ سے پورے پورے ایک مہینہ کے بعد بالائی پرچم بالا کر لہرین مارنے لگا۔

اس کی خری جنگ میں یونانیوں کے مقصد میں کی تعداد دو ہزار تھی اور زخمیوں کی کوئی شمار تھی
جو تھلی کے آخری شہر دودھوں سے رخصت ہو کر یونانی سپہ سالاروں میں پہنچے پہنچے

تمام ہو جاتے تھے بیسا ابھی اس سے پیشہ لکھا جا چکا ہے۔

ترکوں کی طرف دو سو مقتول اور سات سو مجروح ہوئے حسب معمول زمانہ جنگ آلات
حرب غیر قلعہ دودھ کو میں ترکوں کے ہاتھ لگے رہتے پڑا تھو اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان

قسمت کا آئری فیصلہ ہو گیا اور اس جنگ میں شکستہ ناش نہانے سے اس کی تمام امیدیں
ٹوٹ گئیں اور سوائے خواستگاری کے اور کوئی صورت تحت انتہہ کے ہمارے کی باقی

نہیں رہی جس کا فخر کر لینا ترکوں کے لئے اس وقت صرف ایک ہفتہ عشرہ کی بات تھی۔

ڈومو کو کی زک قطع اور کامل زک قرار دی گئی۔ اور یونانیوں کے دماغ سے ایک
 مدت کے لئے ترکوں کے مقابلے میں صف آرائی کرنے کی جرات اور یہیں کھلم کھولی
 مفروضہ یونانیوں کا تعاقب۔ کوہ اٹھریس میں انوکا محاصرہ

۱۸۔ مئی ۱۸۹۷ء بوقت صبح۔ اور

اختتامِ عمر کہ آرائی۔ ۱۹۔ مئی ۱۸۹۷ء عیسوی

۱۸ مئی کی صبح کو پندرہ ہزار ترکوں نے مفروضہ سپاہیوں کا تعاقب کیا۔ یونانی سپہ سالار
 دس ہزار فوج درہ فورہ کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر باقی فوج لاسیہ کو ہٹلے لگی تھی
 اس درہ پر آٹھ بجے رات تک فریقین میں گولہ باری ہوتی ہی اس وقت یونانی اپنے
 مورچوں پر قابض رہے۔ گر صبح ہوتے ہی ۱۹۔ مئی کو موضع ترارین جو لاسیہ اور فورہ
 کے درمیان پہاڑ تھے۔ ترک بھی تعاقب کثرت آگے بڑھے پہلے آئے اور اس
 لمحے دنگے لڑائی شروع ہو گئی۔ بیس ترکوں کے رسلے غنیم کا عقب روکنے کے لئے آگے
 اونٹنے پہلو پر سے گدے گئے۔ یونانی اونچے ستوا تر گولہ باری کرتے رہے جس سے اکثر ترکوں
 سوار مارے گئے۔ لیکن سواروں نے اس مردانہ کارروائی سے یونانیوں کے لئے کوئی

راد قرار باقی نہ تھی کہ اتنے میں انھوں نے جنگ کا حکم چھوڑ دیا اور سحر آرائی
 ختم ہو گئی۔ یونانی ۲۰ مئی کو لاسیہ جا کر بناہ لڑیں ہوئے اور ترک درہ فورہ چھوڑ کر
 قوم سرحد سے پار گزر گئے۔ یوٹیکا فوج نامہ نگار اس واقعہ کو سطح سے بیان کرتا ہے
 کہ ترک فوجیں یونانیوں کو درہ فورہ کے بھاگ کر اونچی عقب کی فوج کا جو برابر
 بھاگی جا رہی تھی پوری سرگرمی سے تعاقب کرتے چلے جا رہے تھے کہ یونانی
 سپہ سالار کا تا حد انتہا جنگ کی درخواست لیکر آہو پچا سیف اللہ

نے پیغام کو فوراً مارشل ڈیوہنشا کے ساتھ جوڈومو وین میٹر تھے روانہ کر دیا۔ جواب آنے تک دونوں فوجوں میں لڑائی متوی کر دی گئی۔

اس تعاقب میں ترکوں نے ساتھ یونانی گرفتار کئے۔ درجن موصوف کا جواب آنے پر باقاعدہ التوا سے جنگ کا اعلان کر دیا گیا۔ اور یونانی فوج تادمیہ لوہٹ گئی۔ ولیمین اسکو مقامات تادمیہ کو اور تھر پاولی میں منتسب کر کے پناہیڈ کو اثر آخر الذکر کے پیغام پہنچا دیا۔ یونانی قایم کیا۔ اسی امر نے جنگ دو مو کو کے بعد متبرجہ ذیل ماربرقی یونانی محبتوں کی نگرانی سے نہینے کے سے اچھڑے براہ بریڈنی ارسال کی۔

”گوہ آتھمیں کے درون برہٹ آنے کے بعد ولیمین یونان کی فوج سے پرانی سرحد کے ان درون پر رہنے لایہ کو راستہ جانا ہوتا قیام کیا۔ کرنل اسٹاماس کی محبت درہ ادا انٹرنیشنل متعین کی تھی۔ یہ محبت جو مالنا نلب لشکر کے ساتھ مع آراتی میں شامل تھی نا معلوم دفٹ وشت سے گہر کر ماسی اور نا ائفہ بدھ سے درہ کو چھڑ کر برس سے لہ میہ کا راستہ اس طرف سے مائل کل غیر محفوظ ہو گیا تھا سیدی ماسیہ بھانگ لئی جہاں وہ کمال بے ترتیبی سے داخل ہوئی سیاقی بے نشان چھین چٹھاڑین مار رہے تھے اور کوئی اونکو کینو ولاز تھا۔“

نیدرلینڈی۔ [دون] سب کو اسلئے سروکھ کر قیدیوں کے رشتہ داروں اور دوستوں نے جیلخانہ کا راستہ لیا اور اسکے دروازوں کو توڑ کر تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔

دوسری روایت یہ کہ عالم شہر نے ان لوگوں کی اس دعا پر خود جیلخانے کے دروازے کھول دیے۔ خیرانی کسی طرح ہوئی ہو۔ قیدیوں نے میں سے نکلے ہی دوکانوں کو ٹوٹا شروع کر دیا۔ ولیمین جرات کے وقت زبان پہنچنے کے تھر شور و غلب شد فوراً دردی بہن امن قایم کرنے کی توقع سے چوک کر روانہ ہوئے مگر دمایا اور خود سب ہیوں نے نفوں کے

نودن سے اونکا منہ پیر دیا۔ ایک رسالہ سواروں کا شہزادہ صاحب کی اردل میں تھا
اوسنے داغلت کرنے کا قصد کیا تھا کہ شہزادہ نے اسکو روک کر حکم دیا کہ فقط منصف بن
کو جمع کر کے کسب میں لے جاؤ۔

متفقہ یادداشت سلطانین بابت درخواست صلح
دول غلام کے سفیر نے مئی کو باطالی میں درخواست کی کہ اب صلح کجا ہے اور جنگ موقوف
اسکے جواب میں ۱۵ مئی کو ترکی نے باضابطہ جواب دیا کہ جب تک اسکی شرائط منظور نہ ہوں جنگ
لمتوی ہونا غیر ممکن ہے۔ پہلی شرائط یہ تھیں۔ (۱) بحان صوبہ ہمسلی۔ (۲) ایک کروڑ پونڈ
تاوان جنگ (جو سولہ کروڑ روپہ کی برابر ہوتے ہیں) (۳) ترکی سلطنت میں رعایا کے
یونان کے حقوق کہیں جو لین کی موقوفی۔ سفرے دول نظام سے ترکی نے یہ بھی تجویز
کیا کہ شرائط انجام دینے کی غرض سے فرسالا میں جمع ہو کر اجلاس کریں اور اس امر
میں زور دیا گیا کہ اگر شرائط قابل منظوری نہ ہوں تو عثمانیہ افواج پیش قدمی کو برابر جاری
رکھیں گی۔ اس غیر متوقع جرات پر سلطنت ترکی نے کل غفلت و جہوت کا بار ڈال دیا اور
لگ جیت میں رو گئے کہ سنگین مطالبات ترکی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بنا بریں سلطان المعظم کو
ہر طرح سے ترغیب دلائی گئی کہ شرائط کچھ ترسیم فرمادیں لیکن زار روس کی کوشش سے
فوراً یہ نتیجہ پہ لیا کہ التوا سے جنگ کا اعلان باضابطہ جاری ہو گیا۔ زار روس نے
اسکے بدل میں ایک تار شکر یہ کا سلطان المعظم کی خدمت میں روانہ کیا
زار روس کی درخواست بذریعہ تار برقی اور حضور سلطان المعظم کی
منظوری بابت التوا سے جنگ

The Czar appeals
and
the Sultan accedes

مندرجہ ذیل نقل اس ٹیلیگرام کی ہے
جبکو زار روس نے سلطان کی غفلت میں

The following is the text of the telegram of the Czar of Russia to the Sultan urging the declaration of an armistice.

"Your Imperial Majesty will not feel astonished by the fact that, encouraged by the evidence of that sincere friendship & neighbourly feeling which exists between us, I have taken upon myself the task of addressing Your august sensibility with my expression of the wish that you will crown the heroic success of your soldiers by the suspension of hostilities.

This is the course which will be in entire accord with the firmness and peaceful moderation you evinced at the commencement of the campaign. Your Imperial Majesty thus will accomplish an act which will be entirely in conformity with wisdom & moderation, and

باغیر حق ہیجا تھا کہ ملت جنگ کا اعلان کریں۔

یو ایس پریس مجسٹریٹ اس مرتے کی

حیرت نگر واقعہ کہ جس نے بوجہ شہادت اس حقیقی دوستی اور ہمسایانہ خیال کے جو ہمارے مابین موجود

ہیں بہت دلائی ہے اور میں نے ذات اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے کہ میں آپ کی

عالی دماغی اور زرد فہمی کے سامنے اپنی اس خواہش کو ظاہر کروں کہ آپ

سربانی سے التوا سے جنگ کے درمیان سے اپنے سپاہیوں کی دلیرانہ کامیابی کی

عزت بخشیں گے۔ یہ کارروائی بھی آپ اس استغاثہ اور تسامحت اور

اعتدال سے جو آپ نے آغاز معرکہ جنگ سے ظاہر کیا ہے بالکل موافق اور

مطابق ہوگی اور سپریمل مجسٹریٹ طرح ایک بے کام کو انجام دینے جو

دائمی اور بروہاری سے قیامت نامہ لکھا ہے اور جو اس عزت

* which will serve still further to augment the respect & admiration, which you personally inspire, and of which I will for ever retain a memory.

I pray Your Imperial Majesty be good enough to believe in my unalterable friendship.

حرمت کو آئندہ مسخرہ کر گیا جو کچھ ذات والا صفات میں موجود ہے اور جب کو میں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

میری التجا ہے کہ یورامپریل مجھے برحق کر مہمیری غیر تغیر پذیر دوستی کا یقین کریں گے۔

⊙ The Sultan's Reply ⊙

I pray Your Majesty accept my most lively and sincere thanks for the assurances & friendly felicitations you express towards me and the success of my soldiering in the despatch you have been good enough to address me, reiterating the peaceful sentiments you entertain towards me, based upon the relations of solid friendship & neighbourly feeling existing between us.

I thoroughly appreciate and reciprocate the pacific intentions of Your Majesty & as a proof of my desire to conform with the sentiments

سلاطین العظمیٰ کا جواب

جناب قدس میں التماس ہے کہ میرا نہایت دلی اور سچا شکریہ اس یقین اور درناہ تمنیت اور مسرت کے لئے قبول فرمائیں جو آپ نے میری نسبت اور میرے سپاہیوں کی کامیابی کی نسبت اس واسطہ میں ظاہر کیا ہے جبکہ براہ عنایت اپنے میرے نام پر یہاں ہے محبت نامہ میں جو مصاحبت آمیز خیالات میری نسبت ظاہر کئے ہیں اس مستحکم دوستی اور برائے طبیعت کے تعلقات پر مبنی ہیں جو ہمارے اور آپ کے اپنی جاتی سے نہیں اسکی بڑی قدر کرتا ہوں اور یونہی کے مصاحبت آمیز راہ و نی کو پسند کرتا ہوں

ments Your Majesty expresses concerning the suspension of further warlike movements and the cessation of bloodshed, orders have been given for the commanding officers of both my armies to simultaneously arrest the course of hostilities.

I pray that Your Imperial Majesty may also be good enough to take into consideration that I wish for the friendly intervention of the powers to assure the reestablishment of peace having for its results the safeguarding of the rights & prestige of my Government & the maintenance of general peace by the subsequent and continual security of my frontier"

اور اپنی اس خواہش کے اثبات میں جس کے ذریعے سے میں یورپ کی خیالات اور آرا کی تائید کرنا چاہتا ہوں جو اپنے مزید جنگی تحریکات اور جویر کے ان داد و التوا کے بارے میں ظاہر کی ہیں۔ میں نے اپنا دونوں فوجوں کے کیا فسر کے نام احکام جاری کر دیے ہیں کہ فی الفور جنگی کارروائی کو روکیں۔

التماس ہے کہ یورپ پر یہ بات اس بات پر زور دیکھا فرمادیں کہ میں دول غلط نام کی دوستیء داخلہ کے لئے اس ادا کا یقین دلاتا ہوں کہ از سر نو امن و امان قائم کیا جائے اور اس کے نتیجے میں میرے حقوق اور میری گرانٹ کے اعزاز و مرتبہ کو محفوظ رکھا جائے اور بذریعہ آئندہ اور دوامی حفاظت میری سرحد کے امن عام و ترقی و یکجہ

عارضی شرائط مہلت جنگ بمقام آٹا

عثمان پاشا سپہ سالار افواج متعینہ یاپازس نے ۱۸ مئی روز شنبہ سارہو پانچ بجے شام کے یونانی کمانیر کو اطلاع دی کہ ہمارے نام قسطنطنیہ سے حکم آیا ہے کہ آٹا سے جنگ کا بندوبست کروں۔ اس سے اہل یورپ کو خیال پیدا ہوا کہ ایسا ہی حکم آدمی کے نام بھی پہنچا ہو گا لیکن فصلیہ ۱۹ مئی سے قبل جنگ نہیں روکی گئی۔ اور اس کے ظاہر ہے کہ ادیم پاشا اور عثمان پاشا کے نام جو احکام التوا سے جنگ کی بابت ماؤ موئے اذنین ضرور اختلاف ہو گا

۱۹ مئی کو ان کے دیکھے عہد اللہ پاشا حاکم لاسیہ کو اطلاع دی کہ ترکیا سید کو ازیر کو مہلت جنگ کے متعلق کوئی ہدایت اب تک نہیں ملی ہے۔ اسی تاریخ کو ایک بجے دن کے ایک ہمد نامہ جس میں شرائط مہلت جنگ مندرج تھیں اور جس پر یونانی اسٹاف سر نے آڑا کے پل پر دستخط کئے تھے، آنجنر ہو پچا۔ گورنمنٹ نے اسکی اطلاع فوراً لوجہ دی اور تاکید کی کہ وہ سیف اللہ پاشا کے اسٹاف افسر سے نامہ پیام شروع کریں۔ اس لئے گورنمنٹ یونان کے خیال میں جو انتظام آڑا میں ہوا وہ عموماً مکمل جنگی کارروائیوں سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ مقام آڑا کے معاہدہ کے معنوں میں یہ بات شریعہ منہین ہوتی تھی جو حسب ذیل ہے۔

- (۱) اسوقت ایک بجے ۱۹ مئی ۱۹۱۲ء کو ایک معاہدہ مہلت جنگ فریقین میں ہو چکا ہو
- (۲) ترکی فوج آج شام کے بجے سے ان سورچوں پر قبضہ کرے گی جو دریا کے آڑا کے واسطے کنارہ پر واقع ہیں اور جبکہ وہ قبل اعلان جنگ کے قابض تھے۔
- (۳) یونانی فوج دریا سے آڑا کے بائیں کنارے کو فوری کرے گی اور سابقہ سورچوں پر قابض رہے گی۔

۱۴۔ اس معاہدہ کی دو نقلیں ہوئی اور ہر ایک فرقہ ایک ایک نقل اس کی اپنے پاس رکھے گا۔

چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا انتظام بمقام تحصیل

گوئرنمنٹ نے ولیمپور کو جب اس معاہدہ کے مضمون کی اطلاع دی تو انکو یہ بھی ہدایت کی کہ نقص انتظام کی ذمہ داری ترکون برہی ڈالیں اور ظاہر کر دیں کہ یونانی فوج اب کسی طرح چھٹرے چھاڑ کر سے گی۔ ان اوسپر اگر کوئی شخص جملہ کر گیا تو وہ اپنی حفاظت کی پابند ہوگی۔ ولیمپور یہ بھی جا گیا کہ معاہدہ التوا سے جنگ کا مضمون کما نیز ترکی فوج کے بخوبی ذہن نشین کر دے۔ اس پیام کے پہونچنے پر ولیمپور نے اپنے اسٹاف کے جن افسروں کو سیف اللہ پاشا کے پاس بھیجا اور ۱۹ مئی کو پانچ بجے شام کے چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا ایک انتظام ختم ہوا۔

لڑائی ۲۰ مئی کو ساڑھے پانچ بجے موقوف ہوئی گوئرنمنٹ یونان اس دس پر کہ آرٹا کا معاہدہ ایک

مذکر ہوا ہے دعویٰ کرتی ہو کہ اوہ پاشا کی فوج نے اس گھنٹہ کے بعد جو موقع حاصل کیا وہ ضبط ہونا چاہئے۔ ۲۰ مئی کی دوپہر کے بعد قبل نقصان سے ۲۴ گھنٹے کے آج اسی قسم کا معاہدہ عملت جنگ عملی میں عمل میں آیا اور ولیمپور کے اسٹاف افسر سیف اللہ پاشا نے اوسپر دستخط کئے اس میں صرف اس قدر امتحان فرمایا کہ ترک عملی میں اپنے مورچوں پر تاجز میں۔

اختتام جنگ کی باضابطہ اطلاع

۱۵۔ مئی کو گیارہ بجہ ۲۴ مئی پر لندن میں تار برقیان میسوں ہوئیں کہ باجیال نے سفیران دون غلتا م متعینہ قطع نظریہ کو اطلاع دی کہ جنگ ختم کر دی جانے کی اطلاع مارشل ادھم پاشا کو یہی گئی۔ اسی تاریخ مارشل ادھم پاشا کو گوئرنمنٹ عثمانیہ نے جنگ سے دست کشی کی خبر دی کہ اسی روز زار روس کا تار ہزار خواست التوا سے جنگ صاف ہو گیا فوراً متذکرہ الاموال

دیا گیا۔ توفیق پاشا وزیر خارجہ نے دولت آسٹریا کے سفیر کو اختتام جنگ کی اطلاع دی
سرفیلپ کری نے بوقت شام توفیق پاشا سے ملاقات کی۔ آڑا کے سامنے ترکوں نے
سبح کا سفید جھنڈا لٹک دیا۔

حذف فصل

۲۲۔ مئی روز شنبہ کو دونوں افواج مقابل کے درمیان آٹھ سو میٹر کی حذف فصل مقرر کی گئی۔
(نوٹ) آٹھ سو میٹر برابر ہوتے ہیں ۸۷۵۔ انگریزی گز کے اس لئے ایک میٹر جو فرانسیسی
پیازہ ہے برابر ہوتا ہے ۶۰۹، ۱۳۰۹۔ انچ انگریزی کے۔ میٹر کو انگریزی گز بنانیکا
عموماً یہ قاعدہ ہے کہ اعتدال میٹر کو ۷۰ سے ضرب کر کے ۶۲ سے تقسیم کر دینے ہیں تو گز بن جائے
ہیں مثلاً ۸۰۰ میٹر $\times 70 = 56000$ گز کے (معلق)

ذیلی واقعات

یونان کے بے تمیز معاویین
یعنے اطالین مجاہدین
یونان کی بد قسمتی سے اسے جو معاون ملے وہ اپنے سب پاہیوں
سے بھی بدتر نکلیے۔ اطالین مجاہدین نے تو اسے مدد کی جو یونانیوں
کو دت العزیز و شہنواں۔ ترک جس شہر یا قصبہ میں داخل ہوئے فوراً شراب کی بوتلوں کو توڑ کر
شراب لٹکا دیتے تاکہ کوئی مسلمان شیطان کے اعوان سے اونکو منہ نہ لگا بیٹھے۔ اعلیٰ
بر خلاف اطالین مجاہدین جب کسی شہر میں جاتے تو اونکا پہلا کام شراب بھری ہوتا۔ شراب
اور لٹے دنگہ فدا کرنے۔ عورتوں کی عصمت بگاڑنے کا حق۔ تالاج کرنے میں اور ہوا ج نے
کوئی کس بات اور ٹھانہ رکھی اور لڑائی کے وقت پاؤں سر پر رکھ کر فریاد مچا دیتے۔
ان جب کسی مفرورہ جاتا اور بے قابو ہوتے جیسا ڈومو کو میں ہوا تو پھر کچھ ٹھونک لیا
کر دیتے۔ اس کے جنگ پر یونانیوں نے ان بد بختوں کے حصہ کشیر کو جبراً جہازوں پر بٹھا کر

اٹلی کو واپس بھیج دیا۔ جب انکی کسی جماعت کو چلے جانے کے لئے کہا گیا وہ فوراً برسرِ غارت
 ہو گئی اور جب تک سرکاری فوجوں کی گولیوں سے تقریباً اوس بقدر ہلاک اور زخمی نہ
 ہوئے بچنے کے نہ رکوں کے ہاتھ سے ہوسے تھے ہتھیار رکھنے اور جہازوں پر بیٹھنے کا نام
 نہ لیا جو وقت یہ لوگ لڑائی سے فارغ ہوئے تو یونانیوں میں مغویانہ خیالات پیدا ہوتے
 رہتے۔ انکا افسر علی مشہور گیری بالدی (آزادہ کاندہ ڈلی) کا بیٹا اور نائب کمانڈر
 اطالین پارلیمنٹ کا ممبر ڈی فیڈا ایس تھا۔ ان لوگوں کی شرارت سے تنگ آکر جب
 آخر انکو کو ایم ریلی وزیر اعظم نے اپنے دفتر میں بلا کر اس سے درخواست کی کہ
 اب آپ مجا پدین سمیت اٹلی کو نشر فیصلہ جاتیں اس نے جواب دیا کہ میں اپنے اٹلی افسر
 کے حکم کے بغیر ایسا نہیں کر سکتا۔ جب فریڈرک اصرار کیا تو ممبر صاحب نے تبرے سنے
 شروع کیے اور وزیر موصوف کی بخوبی مرست کرنے کو تیار تھے کہ پولیس نے اطالین ممبر کو
 گردن سے اکڑا اور دھیمان آزادی کو اطالین جنگی جہاز پر سوار کر کے یونان کی اونسے غلامی

والا شیریں سے سلوکا گورنمنٹ یونان نے اعلان دیا کہ والنشیرا یہ قاعدہ پنج سے اسلحہ
 لے لئے ہائیں۔ باقاعدہ سپاہ کے کمانڈروں کے نام لکیری احکام صادر ہوئے
 کہ انکو دیات اور شہروں کے بوٹے سے باز رکھیں اگر بے قاعدہ سپاہی ہتھیار
 دینے سے انکار کریں تو جبر عمل میں لایا جاوے۔

آئینٹنر میں کثیر التعداد والنشیرین کی موجودگی سے سخت خوف کھایا جاتا تھا۔ فوجی
 پولیس کی جو جماعت آرٹا بھیجی گئی تھی واپس طلب کی گئی۔ بت سے اطالین والنشیر
 انارکسٹ تھے گورنمنٹ نے انکو آئینٹنر آنے سے روک دیا۔ آرٹا سے نہ دروا
 نیہج گئے جہاں انہیں ہتھیار لیکر حکم دیا گیا کہ انکو جہاز میں چڑھا کر حسبِ مہر
 بس اٹلی کے بندرگاہ کی طرف جانا چاہیں وہاں انکو اتار دیا جاوے۔ ان والنشیر

نے یہ احکام منکر سرکشی کی اور باشندوں سے لڑے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اہلین
مقتول اور چھ زخمی ہوئے۔ اونکو دو یونانی جنگی جہازوں کی حفاظت سے بڑھتی
بھیج دیا گیا۔ جمعہ کو امریکہ سے پانچ سو والنٹیر ہونے پر انھیں من سجا سے جوش و
خروش کے ایک عالم تحیر ہوا۔ یہ سب فوراً لہریہ اور تھر پاولی کی یونانی سپاہ
کے ساتھ شامل ہو گیا۔ فریق والنٹیر گزشتہ ہفتہ مختلف مقامات کو انھیں سے
روانہ ہوئے۔ کرنل منوس جبکو گورنٹ نے واپس بلایا تھا جب تمام اگر ہمنیمین پہنچا
تو لوگوں نے اسکے آنے پر بہت بڑی ناراضی ظاہر کی۔ ایک گروہ بڑے غیض و
غضب میں اوسکے پیچھے ہولیا جو اسکو جاکر کہتا تھا کہ اسکو فٹس کڑاؤ۔ خوش نصیبی
ایک انگریز نے پرجوش جمع سے مخاطب ہو کر کہ اس وقت تمہارا طریق عمل اصول انصاف
کے برخلاف ہے۔ اور ایک پادری نے تائید کی۔ اسطرح کرنل منوس کی جان بچ گئی۔

۲۲ مئی کو اخیر گروہ یونانی فوج کا کریٹ سے یونان کو واپس روانہ ہوا۔

اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کا ہسپتال معائنہ فرمانا

۲۳ مئی ۱۸۹۷ء

اعلیٰ حضرت سلطان المعظم ۲۳ مئی کو اپنے مجروح سپاہیوں کے دیکھنے کے لئے محل ملکہ
کے ہسپتال میں تشریف لے گئے۔ حضور صبح کے کمرے میں داخل ہونے پر تمام
سپاہی کھڑے ہو گئے مگر ایک سپاہی جو بہت ہی کمزور تھا فرش پر گر پڑا۔ جب اوسے
اوپٹا کر بھر کھڑا کر دیا گیا تو خلیفہ المسلمین نے اوسکے قریب جا کر ارشاد فرمایا۔ تیری
سب بڑی تم کیا ہی! مجروح سپاہی نے جواب دیا ”خلیفہ المسلمین کی داری میں
اور فتح و نصرت“۔ اعلیٰ حضرت نے ارشاد کیا یہ تو مانی ہوئی بات ہے کچھ اپنے لئے آگے۔
اسپر سپاہی نے اپنے زخمی ہاتھ اوٹھا کر فی الفور عرض کیا۔ ”یہ ہاتھ اسلام کی شان قائم

رکھنے میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ اے میرے بادشاہ! میری اتجاہ
 کہ جو ملک اس طرح حاصل کیا گیا یہ وہ تیرے پاشا واپس نہ لینے پائیں۔
 اسکی حاصل حق فی اور جویش اسلامی دیکھ کر امیر المومنین کا روع مبارک زرد ہو گیا۔
 اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے۔

سلاطین کا اتفاق

۲۲۔ مئی کے تار کے بموجب سلاطین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ٹرکی کو اطلاع دین
 کہ غسلی کا دیا جانا غیر ممکن ہے گو یہ بات ممکن ہے کہ جنگی کاموں کی عمدی کی غرض سے
 سرحد ترمیم کی جاوے اور ٹرکی جو مصارف جنگ چاہتا ہے اس میں تخفیف کرے۔
 اور سلاطین کہتے ہیں کہ یونان کے اختیارات نسخ نہیں کئے جاسکتے گو ممکن ہے کہ اس
 کچھ تخفیف کی جائے۔

مجموعی یادداشت پر جرمن کا اعتراض اور سلطان کا شکریہ

۲۵۔ مئی۔ جرمن نے ٹرکی کے پاس مجموعی یادداشت بھیجے پر اعتراض کیا تاوقتیکہ یونان
 سلاطین کی تجاویز کو منظور کرے۔ سلطان نے شاہنشاہ ولیم کو ایک تار برقی بھیجی۔
 اور اس کے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا کہ میں اس پر کراؤں گا۔ ان کے اس سے ظاہر ہے
 کہ ٹرکی کیونکر فاتح کے استغفار کو تسلیم کر سکتا ہے۔

۲۶۔ مئی سلاطین نے قطع طور سے ایک مجموعی یادداشت مع دیگر تجاویز کے گورنر
 ٹرکی کے روبرو پیش کی جنگی تار برقی شنبہ کے روز بھیجی گئی تھی۔ جس پر جرمن نے تجویز
 کیا تھا کہ یادداشت پیش کی جاوے تاوقتیکہ یونان تجاویز سلاطین کو منظور کرے۔

وزیر اعظم ٹرکی کی استقامت

افواہ تھی کہ خلیل قیوت پاشا صدر اعظم نے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں اٹھاس کیا کہ دولہ

ٹرکی کے مخالف ہیں جو ٹرکی کو نیست و نابود کرنے کے لئے سازشیں کر رہی ہیں۔
 حضور ممدوح مسئلہ آرمینیا اور دیگر معاملات میں یورپ کے مطالبات کو کامیابی کے ساتھ
 مسترد فرما چکے ہیں اسی طرح تہسی کے بارہ میں ادنیٰ خواہشوں کی پروا نہ کر کے مستقل
 تصرف کیا جاوے کہتے ہیں کہ آخر میں وزیر موصوف نے بصورت نامنطوری درخواست
 استعفا منظور فرمائے جانے کی استدعا کی۔

(نوٹ) شاہ یونان کے خیالات دربارہ جنگ

مسٹر فرینکلن بولین نے جبکہ تعلق اجناد پیرس جنرل سے تو اس گفتگو کا حال کچھ اور شاہ یونان سے ہوئی
 جس میں چند امور نہایت دلچسپ اور پراثر ہیں۔ شاہ جان نے فرانسینی نائنگار کو یقین دلایا کہ مجھ کو آخر
 ساعت تک مصاحبت آمیز فیصلہ کی آرزو تھی۔ ہر جیٹ نے یہ بھی بیان کیا کہ بے شبہ مجھ کو عام رائے کی
 منظر بنانے والے سے کما حقہ واقفیت تھی لیکن عجبانہ کارروائی یا تحریک مغربی جو لوگ ہسپارٹرو والی جانتے
 ہیں یہ وہ اشخاص نہیں ہیں جو امپراطور کے ذمہ دار اور جوابدہ ہیں۔

ملک کا فرض جو یہ ہے کہ لڑائی سے بچنے کے لئے بہرہ ور کوشش کر دے۔ میں ان شخصوں میں نہیں ہوں جو
 قانون طبعی کی وجہ سے لڑائی مول لیتے ہیں۔ میں نے بڑے صبر و قناعت کے ساتھ اس بات کی امید میں
 انتظار کیا کہ دول اور اپنی غلط فہمی اصلاح کریں گے۔ میں نے فوج اور بیڑہ جہازات کے اس مقام پر
 متعین کرے میں ایک نیا ہی ضائع نہیں کیا جہان سے وہ اپنی خاطر خواہ کارروائی کر سکیں۔ ہم کو اس
 نازک حالت پر سخت حیرت ہوئی جس کا پہلے سے کوئی ہم دگمان بھی نہ تھا۔ ہمارے بدترین غم کو کبھی
 ایسے موزوں حالات اور اسباب کے جمع ہونے کا خیال بھی نہ لگا۔ مجھے اطمینان ملی ہے کہ آئندہ ہم کو
 اتفاق کے ذریعے سے قوت حاصل ہوگی اور ہمارا صبر تمام دنیا کی رائے کی ہمدردی حاصل کر لے گا۔ اگرچہ
 سلطین غلام عباس سے خلاف میں لیکن ہر شخص ہمارا ساتھ دینے کو آمادہ ہے اور ہم اس بات پر بقدر نام
 کرین نہ پہنچے۔ اس سوال کے جواب میں کہ یورپ کے اخباروں میں اب تک عداوت اور دشمنی پائی
 جاتی ہے اور اصرار کے ساتھ ادنیٰ خواہش ہے کہ یونان پر الزام لگائیں۔ شاہ نے کہا کہ ان کے چہرے

ٹکی کا جواب

طاقتوں کے متفقہ نوٹ کے جواب میں ۲۸ مئی ۱۹۴۷ء کو بالیالی کی طرف سے وصول ہو گیا
اسکین شرائط صلح کی بابت کوئی بحث نہیں کی گئی صرف اس قدر لکھا کہ اب چونکہ انہوں نے جنگ
کی رسمیں ادا ہو چکی ہیں تو پھر جلد بازی کی جہتوں ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے سلطان
سفیرانِ مدلل سے اس معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ آخر اس جواب میں یہ بھی
خواہش ظاہر کی گئی کہ صلح نامہ پر فرسالا میں دستخط کئے جائیں۔

کوئی اثر نہ پڑیگا۔ چند یونان کے مسائل نہایت ہی محدود ہیں لیکن یونانی قوم صرف انہیں خصوصاً پھر دوسرے
کر سکتی ہے جنہوں نے واقعات اور حالات کو درجہ دیکھا ہے اور جو ہمارے ساتھ بغیر کسی طے فدااری کے برتاؤ کو
دستبازی سے آمادہ ہیں انہوں نے بڑی گرجوئی کے ساتھ یہ بھی بیان کیا کہ ہم اس لڑائی کے جوابدہ ہیں یہ
کیا بے چارے ہیں؟ ایک کے مقابل میں سات کی مخالفت قابل غور ہے۔ بہانہ بازی ہمارے اعتبار میں
کوئی فرق نہیں آتا۔ کیا بے لڑائی کے چہرے کی طرف سے اپنی فتح جزیرہ کرپٹ میں اتاری جہان ہمارا
فرمان ہمارا کہنے ان ہائیوں کی جانوں کو محفوظ رکھیں جنکو ترک ہلاک کر رہے تھے۔ دعا کیا کہ یورپ سلطان سے
صلح کی گفتگو کر رہا تھا اور کیا یہ بات سرحد ہنس پر تھی جہاں ہم سے آٹھ روز قبل ترکوں نے بھی محفوظ فرج
طلب کی تھی مجھ کو معلوم ہے کہ سرحد پر کچھ عرصے گزر رہے تھے۔ لیکن کیا ان چند ہوائیوں کی نفس حرکت اعلان
کے لئے کافی و کافی وجہ قرار دیا جاسکتی ہے۔ اول فرم یہ تھا کہ انکو سرحد سے اترنے کی اجازت نہ دیا جاتی۔

شاہ نے ۱۹۴۷ء کو نقصان رسانی یونانی سرحد کا حوالہ دینے کے بعد جب ترکوں کی باقاعدہ فوج نے انہیں پس
ہٹا کر حملہ کیا تھا) سند جو ذیل غمناک حالات بیان کئے۔ انہوں نے کہا اہل حقیقت یہ کہ ہم
یہ وجہ حملہ ہوا اور راست راست یہ کہ ہم پر حملہ کرنے کے لئے حکم دیا گیا تھا۔ یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ ہم ٹکی
سے جنگ نہیں کرتے ہیں۔ جزیرہ کرپٹ کے سبب ہم میں تفرقہ نہیں ہوا بلکہ اور ساترین میں جو بعد کو
کہیں گے۔ غرض کہ نام بدل عظام ہمارے خلاف ہیں اور چند قومیں تو کہہ کر ہلا چار ہی مخالفت کر رہی ہیں۔
آپ کہیں گے کہ یہ کیوں تو میں انکی توضیح کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ہر حال اگر وہ جنگ کے لئے ہیں
اور لڑائی سے خوف نہ کیا تو یہ یونان اتفاق کا فضل ہے۔

یونان کا عذر افلاس

۲۸۔ یسوی کو یونان نے طاقتور کے نام ایک مراسلہ لکھا بدین مضمون کہ سرحد یونان میں کوئی تغیر نہ ہوا چاہیے (جیسا کہ طاقتور بجائے تھسلی دینے کے ملک یونان میں ٹرکی کی حدود کچھ بڑھا دینا اور سرحد کو سیدھی کرنی چاہتے ہیں۔) کیونکہ اس صورت میں یونان کو اپنے ملک کی حفاظت کے لئے از سر نو جدید قلعے بنانے پڑیں گے اور اس پر تازہ زیر باری کا پسار ٹوٹ پڑے گا۔

مشکلات کرپٹ کی خاص بحث پر شاہ جاج نے کہا۔ ”مجھے اب تک کوئی دول بیوپ کا حال معلوم نہیں لیکن قومی قانون کے مطابق محاصرو قائم نہیں۔ دیکھتا ہوں میں یونان میں اس مقام پر قیام کرنے کی وجہ سے دولت عثمانیہ کے اصول مستبدانہ کو شکست کر رہی ہیں درحقیقت ہم ہمارے دشمن کی مدد پر ہیں۔ اور ہمارے مقابلہ کو ہتھیار اٹھا رہے ہیں۔ یونان اور ترکوں کا جھگڑا اگر طے ہو جائے تو یہ تمام ماحول کی طرف عداوت کا ایک فعل ہو جائے گی۔ بدقسمتی سے اس نازک حالت نے ہم کو سکھا دیا کہ قومی قانون ایک بیگانہ نہیں ہے۔ علی ہذا ہر محشی نے دفعتاً لڑائی کے پسپا ہونے پر نہایت مشغ غفلت کی۔ انہوں نے کہا یورپ کو بہت جلد یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ ہم کو لڑائی میں دیکس دینے سے کوئی مسئلہ ملک از قید کا قایم نہ ہو گا۔ تم بہت جلد دیکھو گے کہ ہمارے جہازات ایک بہت ہی بڑی کارروائی کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ کیا تھسلی اور اپریس ہی تک جنگی کارروائیاں محدود رہیں گی۔ ہم ہائے بین کہ ہم اپنے پرہیزگار کے من میں لیکن ہم اور ہتھیاروں سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ہم کو دینا ہم میں کافی ہمت موجود ہے اور ہم اپنے حقوق کا تحفظ بخوبی کر سکتے ہیں ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم تمام دنیا کے مقابل میں تنہا ہیں یہاں تک کہ فرانس بھی ہے بالکل علیحدہ تو تم کہتے ہو کہ یورپ قبل اس طوفان کے نمودار ہونے کے جکا وہ بانی ہے ہٹ آیا لیکن مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ ایک طولانی اور خونریز جنگ کے لئے نہایت بے قرار ہے اگرچہ بدقسمتی سے بہت دیر ہو گئی ہے لیکن ہم کو آئندہ انصاف پر یقین رکھنا چاہیے کرپٹ کے معاملہ میں حق اور انصاف کے خلاف ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے اور اس کی گوشمالی شروع ہو گئی ہے۔

اس مراسلہ میں یونان نے یہ بھی لکھا کہ ہم صرف بہت سوا: رتاوان دے سکتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ تاوان جنگا بھی دیا جاوے اور فرضا اہون کو بھی بھگتا جاوے اس کے علاوہ یونان کو آسین بھی عذر ہے کہ یونانی رعایا سے ترکی کے حقوق میں کسی قسم کی تخفیف کجاوے۔

جواب البچا اب منجانب سفیران

بالعالمی کے نوٹ: دہہ بالا کے جواب میں اس مضمین کو سفیران بد پنے لکھا کہ بین التوا سے جنگا کے ختم ہونے میں کوئی عذر نہیں ہے اور کسی کے مطابق ہم انجمن میں کارروائی کو دنگو لیکن کے ساتھ ہی جاری اسے یہ کہ شرائط صلح پر بحث فی الفور شروع ہو جانی چاہیے۔

۳۱۔ منی۔ قسطنطنیہ۔ ایک سلاطانی فرمان جاری ہوا جس میں مہلت جنگا سپد ۵ روز کی ۲۰۔ منی سے فرادی گئی: این شرط کہ چہرہ زیادہ کجاوے اگر گنگا صلح ختم نہ ہو۔

رعایتی حقوق یونان

کیسی چولیشن یعنی رعایتی حقوق یونان کی موقوفی کی شرط و نعتا شرائط مصاحت میں اور پر لکھی جا چکی ہے۔ اور کا مطلب اور حقوق کی تشریح معلوم کرنا لازمی ہے چنانچہ رعایتی حقوق کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ وہ بعض ان مراعات کا نام ہے جنکو کے بعد دیگرے تمام فرمانروایان سلطنت عثمانیہ ان بیرونی سلطنتوں کے باشندوں کے باب میں ملحوظ رکھتے آئے جنہوں نے ترکوں کی عملداری میں سکونت اختیار کی ہے۔ یہ رعایتیں قرن اوسط سے اب تک چلی آتی ہیں اور ابتدا میں مثل اوسکے مغلوں نے انکسش ساچون کے حق میں عطا کی تھیں۔ یہ محض تجارتی رعایتیں تھیں بعد امتداد ایام و زوال سلطنت عثمانیہ ہندستان کی طرح ترکی میں بھی وہ عہد نامجات کی برابر گران قدر ہو گئیں اور ترکی سے زبردستی بجاوے ان دوسری سلطنتوں کے حفاظت ترکی یا دوسری باتوں کے جو اونکی بابت دعویٰ کر سکی قوت رکھتی تھیں حاصل کیجائے لگین۔ ان رعایتی حقوق کے بوجب جو مراعات ملحوظ رہی

جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔ ہزار ٹیکس سے علاوہ محصول کسٹم کے راہ جو بیرونی اشخاص
غیر معقولہ جہاز رکھتے ہوں تو ٹیکس اراہی سے (ٹرکی میں رہن جو سے اونکی طبعی سکونت کے
حق کا ضائع نہو نا۔ اور کھل عدالتوں کے اختیار سماعت سے اونکا بری رہنا۔ یہ آخری
رمایت البتہ مستثنیات اور حدود کی پابندی اور اسکی تفصیل بہت طول طلب اور پیچیدہ
پس اسقدر کہنا کافی ہے کہ اجنبی اشخاص کے حق میں اس رمایت کے ہونے سے ہمیشہ طرح طرح کے
جھگڑے بالخصوص مصر میں جہان اونکی وجہ سے شاماتی عدالتیں مقرر کرنا پڑیں پیدا
ہو کرتے ہیں اور قبل اسکے بارہ مختلف ملکوں کے ماہین اونکی وجہ سے پیچیدگیوں واقع
ہوئیں فی الحال جو مسطنتین یہ رعایتی حقوق رکھتی ہیں اوسکے نام یہ ہیں۔ یعنی یورپ میں
فرانس۔ اطالیہ۔ انگلستان۔ جرمنی۔ آسٹریلیا۔ روس۔ ہالینڈ۔ سویڈن۔ ڈنمارک
بلجیم۔ پرتگال اور یونان۔ اور نئی دنیا میں ممالک متحدہ امریکا و برازیل۔

رعایتی حقوق یونان پر سرفرو ملز کی تحویر

رعایتی حقوق یونان کے تاریخی حالات کے بارے میں بہت کچھ اختلاف رائے ہے۔
اسموقع پر سرفرو ملز کی تحویر کا حوالہ مناسب ہے۔ سرفرو ملز اپنی تاریخ مصر میں لکھتے ہیں کہ
ابتداء میں جو رعایتی حقوق ادا کئے گئے وہ اہل میں معاملات کی حیثیت نہیں بلکہ زیادہ
معاملات کی حیثیت سے دئے گئے تھے۔ اس زمانہ کے سلاطین ٹرکی نے تو مغرب کی
عیسائی سلطنتوں کو اس قابل سمجھتے تھے کہ انکے ساتھ برابری کا برتاؤ کیا جاتا اور انکا
خاص نشانہ یہ تھا کہ جو مائیں وہ عطا کریں اسکے معاوضے میں اسی طرح کی رعایتیں دوسری
سلطنتوں میں اونسکے ساتھ کیا جائیں۔ میں زبردست خود مختار فرمانرواؤں نے ابتدائی
رعایتی حقوق عطا کئے تھے وہ اس خیال پر مسکرتے لگتے کہ جو رعایتیں وہ قریب قریب

حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں کہ سیوقت اسکے جانشینوں کی کمزوری اور سخت پریشانی کا باعث ہو جائیں گی۔

دنیا کی سب سے بھاری سلطنت کا سہوہ سے چند بیرونی ملک کے تاجروں کو اپنے شاہانہ اختیار کی کوئی جزو دینا خوشی اور غصہ سے دیرینا اور عجیب بات ہے۔ ان تاجروں کو وطنی گولتیں بہت ہی دور واز مقامات پر واقع تھیں۔ اور ان ایام میں بقایا بڑے شہر کی کے باہر ہی منصف تھیں۔ اور اس وجہ سے ذرا بھی گمان نہ تھا کہ جو حقوق انہوں نے گئے تھے، انکی انہیں ایسی سخت پابندی کے ساتھ باہر جاوے گی (اور یہ بالکل دوسرا دور ہے کہ وہی سلطنت ضعیف اور زوال پذیر ہو گئی۔ اور اب انکو بیشمار تعداد کو ان اجنبی باشندوں کا سامنا کرنا پڑا جو ایسے حقوق سے مسلح ہیں۔

سلطان المعظم کی نسبت اخیر کرانیکل کی رہے
 کرانیکل نے جو اکثر موقع پر ترکیان اور اوس کے سلطان کے ساتھ اظہارِ تعصب کرنا جاری دار میں ۹۷۹ء کے پرچم میں یون کرانیکل لکھا۔ "یہ مشہور ہے کہ سلطان زمری پر مائل ہے مگر پھر بھی وہ اس سے بہت کچھ زائد طلب کر گیا جو دحل عظام کا ادا ہو۔ اسی بات میں داخل ہے کہ وہ جس چیز پر اڑنے لگے اوسے آسانی سے نہیں جھوڑتا۔ سارے پیشین یہ کہا کرتے ہیں کہ امویہ بن جابر کوئی ایسے قائم کرتا ہے تو پھر اس سے مشکل ہوتا ہے۔ برہمنوں تک اس نے تمام یورپ کی سلطنتوں کو انگلیوں پر بٹایا حالانکہ سب کے سب یہ کہتے رہے کہ اوسکی ذات بلکہ سلطنت تک ایک ان جہنم نیست و نابود ہو سکتی ہے مگر آج اوسکی وہ حالت نہیں جو اندون میں تھی وہ اسوقت ایک ایسی فوج کا پیشوا ہے جس نے نمایاں فتح حاصل کی ہیں بلکہ راج پوچھو تو وہ آج ایک قوم کا سردار ہے جہنم ایک نئی روح پرکھی گئی ہے اور جس نے نئی زندگی پائی ہے۔ اسلام جو سامون اور

فلسطینیہ کے کشت و خون اور قتل و غارت کے بعد بہت ہو گیا تھا آج اس کے دم سے قومی ہو گیا بلکہ اس کے وجود پر فخر کرتا ہے۔ یورپ میں بھی اب اس کو بہت بڑی وقعت حاصل ہو گئی ہے اور کثرت سے طرفدار ہو گئے ہیں۔ بڑے بڑے زبردست بادشاہ آس کے جنبہ داروں میں ہیں آج کی حالت کا سمجھنے والے کی مانت سے مقابلہ کیا جاوے تو کتنا فرق ہے۔ اوس وقت اس سے اپنے تحت و تابع بلکہ مملکت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا اندیشہ تھا اور آج وہ دن ہے کہ یورپ اوس پر حاکیانہ کارروائی نہ کرے۔ اور اسے وقت میں جبکہ سکھ اور سکھوں کے دونوں میں بیٹھ گیا ہے اس کے منہ سے اس کلمہ کا نکلنا کہ ہم نرمی پر ہاں ہیں بڑی سرت اور خوشی کے ساتھ سنا جا رہا ہے۔

واقعات بعد از جنگ

یکم جون۔ اکثر باغیوں کے سرغنہ کرپٹ کی خود مختاری اس شرط پر قبول کرنا چاہتے تھے کہ ترکی فوجین و مان سے نکل جاویں۔

۲۔ جون۔ بالیالی نے سفیران دول عظام کو اطلاع دی کہ تاقضیہ شرائط صلح التوا و جنگ منظور ہو۔ بالیالی نے کل دول عظام کو دعوت دی کہ کل سے مصالحت کی بابت گفتگو شروع کریں۔

۳۔ جون۔ فرانس نے کرپٹ کی خود مختاری کے بارہ میں ایک تجویز پیش کی جس میں تجویز کیا گیا کہ مالدک غیر کی پولیس بھرتی کیا جاسے اور سلطنت باغی غیر کے اعتبار پر قرضہ دلسے اخراجات لیا جاسے۔ روس اور انگریزوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔

۴۔ جون۔ مشہور کرپٹ کے لوگوں نے برائحتی خاص منہ سیکلیس نامی کے صوبہ کی گورنمنٹ کی

۵۔ جون۔ سفیران ملک غیر امد توفیق پاشا کے گفتگو صلح شروع ہوئی۔

یہاں قرار دی گئی ہے کہ ایم لیدون دوبارہ ترمیم ترکی یونی سرحد کے اور ایم کلین دوبارہ

اختیارات یونانیوں کے اور سرخپ کریم دربارہ اداسے معارف جنگ کے ایک ایک یادداشت
طی کر لیں۔

۵۔ جون۔ مختلف علامات کی موجودگی سے ثابت ہونے لگا کہ ترکی تیزی کر رہا ہے
کہ ہتھیار بہت مدت کے لئے قبضہ کرے۔ گورنر جج اور اسکول ماسٹر مقرر ہوئے ہیں۔ اور
ٹرکی سے لوگوں کے حرم میں داخل ہونے لگے۔

۵۔ جون ۱۹۱۴ء کو مقام پیرامین جو حلبہ سفیرون اور توفیق باشا کا جمع ہونا کہ دربارہ
شرائط صلح ترکی دیوان کے بحث کیا کرے اس میں قایم مقامان گریٹ برٹن فرانس
اطلی نے غلطی برخلاف اس تجویز کے بیان کیا کہ عثمانی سلطنت ترکی میں شریک کیا جائے۔

۶۔ جون ۱۹۱۴ء۔ گورنٹ ترکی نے جواو دشت سفیرون کو پیش کی اس میں ترکی جو
کرتی ہے کہ عثمانی کو پھر اپنے ملک میں شریک کرے۔ کیونکہ جن شرائط سے مقام
یونان کو دیا گیا تھا ان کا عملہ آمد نہیں کیا گیا۔ گورنٹ ترکی پھر اپنی خواہش ظاہر کرتی ہے
کہ یونان کو جو اختیارات دئے گئے تھے وہ خارج کئے جاویں کیونکہ یونان نے ان کا انکار کیا
برتاؤ کیا اور دربارہ معارف جنگ کے یادداشت میں بیان ہوا کہ فاتح اپنا نقصان پورا
کرنے کا مستحق ہے۔

۷۔ جون ۱۹۱۴ء۔ پندرہ یونانی والٹیر گریٹ کو اس غرض سے واپس آئے تھے کہ ترکی
لوگوں کو ترغیب دیکر آادہ ہنگ کریں لیکن جہاز سے اترنے وقت گرفتار کر لئے گئے۔

۹۔ جون۔ اس خبر سے انجمن سرین سخت تشویش پھیلی کہ سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے
صرف نشر و پھیلاؤ کے لئے بنا پر فیصلہ ہونا چاہیئے اور ترکی اور یونان کو اس بات پر مجبور کیا
کہ وہ خود اپنا فیصلہ کر لیں۔

۱۰۔ جون۔ سفارتہ متعینہ قسطنطنیہ نے تین کمیٹیوں میں تجویز کا رد کی مقررین میں

اٹاچی میں تاکہ لشکر سے سرحد قسلی اور مصافحہ جنگ اور یونان کے انتظامات کے بارے میں جانیں کریں۔

۱۰۔ جون۔ گورنمنٹ ٹرکی نے اس الزامات سے استعفا کیا جو انہوں نے اپنی یادداشت میں لکائے گئے تھے جو سلامین کے پاس بھیجی گئی تھی کہ قسلی اور اپریس میں ترکوں نے سخت جو روظلم کیا ہے۔

۱۰۔ جون۔ اجازت دینی نوٹس کے نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے استعفا کیا کہ نوٹس پاشا نے غیران دونوں کو اطلاع دی کہ ایسے ملک یا علاقہ کا جس میں دینا جو خون کے ذریعے سے فتح کیا گیا ہے مذہب اسلام کے خلاف ہے۔ اسی ذریعے سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ سفیر برٹن نے اس بارہ میں توفیق پاشا کی تائید کی۔

۱۱۔ جون۔ ٹرکی نے قسلی میں بھٹیرونی فرامی کس کا حکم کیا اور سرحد میں ایک ترک گورنر مقرر کیا۔

۲۸۔ جون۔ قسطنطنیہ میں سفیروں نے جو ایک فیئانش کمیشن مقرر کی تھی اس نے ایک رپورٹ تیار کی کہ یونان کے اخراجات جنگ کے لئے چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

۵۔ جولائی۔ ایم ڈی مافیس سابق وزیر اعظم یونان نے ایجنٹر میں ہرٹس وزیر سے کہہ دیا کہ یونان کی مالی حالت اکی ٹکرائی کسی دوسری دولت کو توفیق کیجا سکتی جیسا کہ دول یورپ کا خیال ہے۔

۶۔ جولائی۔ یونانی سرحد کے متعلق وزیر اسے ٹرکی نے طاقتوں کے متفقہ نوٹ پر دستخط کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ قسلی میں سے ایک انچہ زمین یونان کو واپس نہ دیا جائے گی۔

وزیر اعظم نے سلطان کو اطلاع دی کہ میں برگز مجوزہ کا فوری دستخط نہ کروں گا۔

ایک جرمنی لارڈ نے کہا کہ ٹرکی یونان نے مانے گا اس کے سوا اس کے لئے مشورہ

کی طرح قسطنطنیہ روسی فوج کے جمع ہونے کی ضرورت ہے۔

روس نے ایک گھنٹی چھٹی طاقتوں کو بھیج کر فیصلہ کا جلدی فیصلہ کرانے۔

۸۔ جولائی۔ بڑی نے بھی ایک اسٹین ہین سٹنہ یونانی سرحد کی نسبت اپنی عزرات خوب صاحت سے بیان کے کچھ عرصہ کے لئے ترکی کے خلاف ساری طاقتیں تنق پہنیں۔ سفیر آسٹریا نے توفیق پاشا کو لکھا کہ سرحد سنی کی بابت اگر باعالی گفتگو کے لئے کوئی دن معین فرمائے گا تو سفیران یورپ اپنی اپنی طاقتوں کو لکھ دیں گے کہ بسبیل تعین بطور خود کار دوائی کریں۔

سفیران یورپ نے ایک متفقہ یادداشت باعالی میں پیش کی کہ سرحد کے معاملہ میں خیر خواہ شہنشاہ آسٹریا نے پہلی کے معاملہ میں سلطان کے مراسلے کے جواب میں لکھا کہ باعالی اگر طاقتوں کا کہنا مان لیا تو اسکا فائدہ ہے۔

شہنشاہ جرمنی نے بھی سلطان کو یہی جواب دیدیا کہ افسوس ہے ساری طاقتوں کے خلاف کاروائی نہیں کر سکتا۔

۱۰۔ جولائی۔ پریسڈنٹ فاراوردوسرے سلطانین یورپ نے بھی سلطان العظم کو جواب دی دیا کہ شرائط صلح میں ہنرے جو اسے دی ہے وہ آپ کو قبول کر لینا بہت مناسب نظر آتا ہے۔
۱۲۔ جولائی۔ توفیق پاشا نے سفرائے دول یورپ کو اطلاع دی کہ یونانی سرحد کا بقدر طے ہونے کی بابت شنبہ کے دن ہم کچھ کہیں گے۔

۱۳۔ جولائی۔ جواد پاشا جو سابق میں وزیر اعظم دولت عثمانیہ تھے کریٹ میں فوجی سپاہیوں کے ساتھ
۱۴۔ جولائی۔ سفرائے دول یورپ شنبہ کے روز مجوزہ اخراجات جنگ اور یونانیوں کے لئے مہاک ترک میں رہائی حقوق منسوخ کرنے کے لئے چند تجاویز پیش کریں۔

۱۵۔ جولائی۔ بموجب تخریر نامہ نگار ٹائمز۔ سلطان نے ترکی پاشا اور سید الدین پاشا کو

صلح کے طے کرنے کی غرض سے توفیق پاشا کے ساتھ فوجی ڈیپلیگٹ مقرر کیا لیکن سفیر نے توفیق پاشا کے ساتھ اور کسی کا ہونا ناپسند کیا اور اس لئے ایک ہفتہ کے لئے حبلہ ملتوی رہا۔

۲۰ و ۲۲ جولائی - سفیر نے جو نقشہ اہمات سرحد کا بنا کر توفیق پاشا کو پیش کیا تھا وہ سلطان نے نامنتظر فرمایا اور اس لئے سفیروں سے گزر کر اب یہ فیصلہ وزراء دربار میں جا پڑا مگر ۲۳ کو اسکے خلاف سلطانی اعلان کئے جانے کا شہرہ ہوا یعنی ترمیم سرحد ترکی کی قدر تبدیل شرائط کے ساتھ باعالی نے منظور کر لی۔ خرچہ جنگ کا تخمینہ سفیر جرمن کے سپرد کیا گیا۔

(نوٹ) استغاثہ سلطان جواب شہنشاہ آسٹریا
۸۔ جولائی کو سفارہ دولہا کو ورسے موافق ہدایت اپنی اپنی ڈیپلیگٹ کے سرحد تسلیم کے قایم کرنے کی ہدایت
بیکار مطالبہ سابق توفیق پاشا کے پاس ایک متفقہ یادداشت روانہ کی جس کا مضمون حسبِ تلیگرام
انجمن اسٹینڈرڈ ریٹریکٹ ذیل تھا۔
”ہم سفر سے دولہا کے تحت وظیفہ میں ثبت ہوئے ہیں مالی جناب زیرِ مصیبت خارجیہ دولت عثمانیہ کی خدمت میں عرض پر دافین کہ چونکہ باعالی کی طرف سے ترمیم سرحد تسلیم کے متعلق ہونے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے لہذا ہمارے متفقہ بیان ذیل پر بھائی کرنا ضروری ہے۔ مجوزہ سرحد باغرائن جنگی نوبی اٹاچیوں سے جو تجویز کی جا رہی ہے اب مالی میں پیش کی ہے۔ دولہا غلام حیدر اسی تجویز کو منظور کرتے ہیں ادا بھی بنا رہے دولہا اتفاق کر لیا ہے کہ دولت عثمانیہ کو یقین دلایا جائے کہ ہمیں معصوم ارادہ کر لیا ہے کہ ان فراموشوں کا اس سے کر دینے کے سبب سے صلح میں تاخیر نہیں ہے جو مقید غرضیں ہیں کہ ہے۔“
نکودہ بالا یادداشت متفقہ کے وصول ہونے کے بعد سلطان اعظم نے سلاطین اور پچ کے پاس استغاثہ متوجہ بلا واسطہ داری کیا اور اس میں جدید سرحد سلامبریا پر معاہدہ کیا۔ سلاطین اور پچ نے اس شرائط کی طرف سے جو جواب آئے وہ بالکل ایک سے ہیں۔ سلطان کو یہ صلح جوی کہ تجویز پیش کردہ سلاطین کو تسلیم کر لیا جائے۔ فرانسس جوزف آسٹریا نے سلطان اعظم کے ایک نام استغاثہ پر جواب دیا وہ حسبِ ذیل ہے۔ ”جو غائلے اور دغا و دمانہ اتحاد مجبور حضرت خلا سے حاصل ہے

۲۸۔ جولائی۔ منجانب یونان خرچہ جنگ کی بابت دوس نے تجاویز جرمن سے اختلاف کیا اس لئے سفیر جرمن نے اپنی گورنمنٹ کو اس بارہ میں تحریر بھیجی۔

۲۹۔ جولائی۔ جرمن کی رائے ہے کہ اگر سلاطین یونانی مالی حالت کی نگرانی اور اخراجات جنگ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں تو ترکی فوج قبضے سے قدم نہ اٹھا سکی۔

۳۰۔ جولائی۔ جنگ کے متعلق سفار نے ایک تجویز کی جس کو جرمن نے پسند کیا لہذا اقصیہ کی امید تازہ ہوئی۔

چارلین پونڈ (ہاکرود روپہ) جو فینانشل کمیٹی نے تجویز کیا اس کے لینے سے باغیالی نے قطعی انکار کر دیا اس لئے کہ خرچہ اس سے کمین زیادہ ہوا ہے۔

یکم اگست۔ سفیر جرمن نے صلح نامہ کے ابتدائی شرائط قلم بند کئے لیکن نوٹس پیش کیا۔ ایسی ترمیمیں تجویز کیں جو باعث اختلاف سلاطین تھیں۔

۷۔ اگست۔ گورنمنٹ یونان کی طرف سے ایک یادداشت سلاطین کی خدمت میں روانہ ہوئی جس میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ ترکی کو خرچہ جنگ دینے کے لئے کوئی شخص اس کو جوڑے

اور جس کے سبب سے حضرت اعلیٰ موجودہ حال میں مجھے جائز استثناء فرمانے ہیں اسی کی رو سے یہاں فرس ہو کر میں اپنی ذاتی بہتری اور نیز دیگر کے شرائط میں کردہ کے بنیاد پر آپ یونان کے ساتھ صلح کر لیں۔ لشکر کی تاجپین کی کمیشن کے ذریعہ سے جو سرحد تجویز ہوئی ہے وہ مطابق اسی اصول کے ہے جو باغراض جنگی مطالبہ ہو۔ اور جبکہ حضرت اعلیٰ نے مسادہ حال میں تسلیم فرمالیا ہے اور یہ سرحد ترمیمی ہے جو بشمول دوسری شرائط صلح کے منہاسے گذشت ہے۔ جبکہ دول متفقہ یورپ بطور انصاف کے مختبر کر رہی ہیں اور جبکی بنا پر یہ امر ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یورپ میں امن وامان کی حالت قائم رہنے کی ہی ایک مضبوط ضمانت ہے لہذا میری ہی استدعا ہے کہ حضرت اعلیٰ میری اس صلاح نیکانہ توجہ قابلہ سنبھال فرمائیے۔ اسوقت پر میں تجویز اس خاص دوستی اور اعلیٰ احترام کا اظہار کرتا ہوں جو مجھ کو آپ کی نسبت حاصل ہے۔

اسی خط میں ہے کہ یونان کے ساتھ صلح کرنا نہایت ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ

قرض سے اور اس قرضہ کی ذمہ دار ایک ایسی کمیشن ہو جس میں قرض اہل کی طرف سے
اراکین مقرر کئے جائیں جس سے دوسرے سلاطین کو یونان کی مالی حالت کے نگران بننے
کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

۱۰۔ اگست۔ گورنمنٹ یونان کی اس تجویز سے قرض لینے والوں کو تشفی حاصل نہیں ہوئی
اس لئے گورنمنٹ یونان کو قرض لینے میں کامیابی کی امید نہیں اور تحصیل کا ملک اس وقت
تک خالی نہ کیا جائیگا جب تک کہ یونان کی مالی حالت زیر نگینی سلاطین یورپ نہ ہو۔

۱۱۔ اگست۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے ابھنر پائینٹ یونان سے اطلاع دی کہ خرمہ جنگ
یونان سے نہ وصول ہونے کی وجہ سے دولت عثمانیہ نے صاف جواب دیدیا ہے کہ ہماری
فوج ملک تسلی خالی نہیں کر سکتی۔ اگر دس لاکھ پونڈ کی پہلی قسط ویدی جاوے تو ترکی افواج
تسلی سے نکلنا شروع کر دے گی۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین یورپ کو جواب دیا ہے کہ اگر وہ
باہر کے قرضہ ادا کرنے سے انظام کرنے کے لئے اسکو اجازت دیں تو وہ خود قرضہ نکال کر خرمہ
جنگ ادا کر سکتے ہیں اور اگر انکی خواہش ہے کہ یونان کی مالی حالت اس کے زیر نگین رہے
وہ اس امر میں مجبور ہے۔

جواد پاشا کی تقرری بہ عہدہ گورنری کرٹ

جواد پاشا سابق وزیر اعظم کی تقرری سے یورپ نے رضامندی ظاہر نہ کی۔ انبیاء
نے لکھا کہ خوف ہے کہ ”کرٹ میں انکی موجودگی سے برا اثر پڑے گا۔“ پاشا مصروف
روانگی سے پہلے استانہ علیہ میں حاضر ہو کر باریالی سے مشرف ہوئے تو اعلیٰ حضرت
اسطرح ارشاد فرمایا۔ ”مابدولت تمہارا ذات بلیا کے صلہ میں جو مابدولت اور خود
اپنی سلطنت کے لئے تمہارا انجام ہے میں کامل طور سے بھروسہ کرتے ہیں۔ چونکہ تم تمام
مسلمانوں کی نظر میں محبوب اور عیسائیوں کے نزدیک معتز و محسن ہو اور نیز یورپ میں پسر خدا

کرتا جو کہ ابا بدولت اقبال تھو کر و کریت کی جو ہی سپہ سالاری سے عزت بخشے تھیں۔
 جو بادشاہ کے رخصت ہو جانے کے بعد سلطان فرمان صادر ہوا کہ شاہراہ پاشا برادر جواد پاشا کو بھی کشتہ
 درازانہ ملے۔ نیز کے ایک معبر مقرر ہوں اور جواد پاشا کے داماد ظفر بے کو عثمانی تھم سے سرفراز
 کیا جائے۔ ایک بیان کے موجب اہل کریت نے جواد پاشا کی گورنری پسند کی اور بالعالی
 اسے پسند کی کی بابت تاہم یہاں۔ ترکی سرکاری طبوں میں جواد پاشا کی تقرری اس بناء
 پر محمد علی گئی تھی تاکہ گورنمنٹ شامیہ اور سیاطین یورپ کے امیر البحرین میں اسکا قائم ہوا اور
 پاشا موعوف کو اور وپر اس نے ترجیح دی گئی کہ وہ کریت کے حالات سے بخوبی واقف
 رہا۔ ان کی انتظامی قابلیت مشہور نامہ ہے۔

یہ جو خبریں پریس کے نامہ نگار سے ملاقات۔ نامہ نگار نے تقرری کے بعد اسکا
 جزیرہ کی بابت اس نے جواد پاشا سے کہا کہ پہلی مرتبہ جبکہ بن گورنری کریت مقرر کیا گیا تھا
 تو مقابلہ حارس کے دہائی حالت بہت تھیں تاہم عرصہ قلیل میں تھوڑی سی فوج سے امن امان
 قائم کر دیا گیا اور زیادہ فوج نیزی نمونے پائی۔ انھوں نے کہا کہ وہ جزیرہ میں پہنچتے
 ہی سجدہ دہن کی امیر بحرین کو ان کا نامی تدبیر کے عمل میں لانے کی جو اسے قائم کرنے
 کے لئے ضروری ہیں اٹھائے۔ ان کے اور کہا کہ سجدہ دہن کے امیر البحرین دو سال قیام اس کے
 لئے ایک کام میں لائے وہ بالکل ان تدابیر کے برعکس بن جو کہ پہلے تھے بن اور اگر
 ہی تدبیر برقی جاہلی جو ایک برقی حامی بن تو اسکا انجام بجز اس کے کہ جزیرہ ویران ہو جائے
 اور انکی آبادی نیست و نابود ہو جائے اور کچھ نہ بچے گا۔ جواد پاشا نے جزیرہ میں پہنچ کر انھیں
 تفسیر کربن اور مسلمان اور عیسائیوں کے باہم اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی اور محصور
 مساجد بنی غلامی کا انتظام کیا۔

۳۳۔ اگست۔ لاڈ سائبرجی نے ایک تجویز سلطان عظام کو پیش کی کہ یونان

کو اجازت دیجایسے کہ وہ اخراجات جنگ کا روپیہ ملت عثمانیہ کو کسی سے قرض لے کر ادا کرے اور تمام سلاطین کی نگرانی اور قدر حاصل یونان پر ہمیں چاہیو جس سے قرض کے روپیہ کا سود ادا ہو سکے۔ ۲۴- اگست۔ لارڈ ماسبری نے تسلی کو خالی کرنے اور اخراجات جنگ ادا کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی سلاطین عظام نے اسکو پسند کیا اور یونانی گورنمنٹ سے دریافت کیا کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے کس قدر محصول سے وہ دست بردار ہو سکے گا اس۔ اگست۔ سچا پ اس سوال کے گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ خرچہ جنگ کے بالاقاطہ ادائیگی میں یونان محاصل شامیہ سالانہ ایک کروڑ دس لاکھ درہم دینے کے لئے موجود ہے۔ ۲۵ ستمبر۔ باب عالی نے سفرے دول کے نام ایک مراسلہ کو ذریعہ اطلاع دی کہ عہد ولایت کریٹ پر ایک عثمانی شخص کا تقرر ہو گا اور ترکی فوج خبریہ میں قائم رہے گی سفیر دن نے اہتمام صلحنامہ تک اسکا جواب دینا ملتوی رکھا۔ ۱۶- ستمبر سلاطین یونان کی درخواست قبول کی کہ اس کے تجارتی تعلقات ترکی سے از سر نو قائم کرادے جائیں۔ ۱۷ ستمبر گورنر کریٹ نے غائب بال عالی مجوزہ شدہ کہ عدالت قائم کئے جانے پر اعتراض کیا جس سے سلطان العنبر کے شاہی حقوہ میں نقص ہو گیا تھا۔ نیز متحدہ یورپین پوٹیس کے تقرر کی تردید کی۔ ۱۸ ستمبر۔ بالآخر تصفیہ ہو گیا۔ سفرے دول قسطنطنیہ نے بالآخر عہد نامہ صلح مابین مہم یونان کے مسودہ میں کمی شرائط کو قطع طور پر داخل کر لیا۔

دفعات مصالحت من رجبہ صلحنامہ مجوزہ دول یورپ

وباب عالی

بخار فرنیفر ٹرینیٹیکے ایک نہایت متفکار اور باخبر نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے ابتدائی مجوزہ عدل یورپ بال عالی کی تفصیل اس طرح پر لکھی۔ "چونکہ طاقتوں نے یونان کے فوائد و اغراض اپنے فائدہ میں لئے ہیں اور ترکی نے طاقتوں کی مداخلت اس بارہ میں منظور کی ہے

ذیل کی گیارہ دفعات سفیرانِ دول یورپ نے اِلبالی کے مشوہ سے تیار کی ہیں:

(۱) حد بندی سرحدِ دومِ یونان کے نقشِ مسئلہ کے مطابق ہوگی اور اس کے مطابق حد بندی کا رطانی ابتدائی عہد نامہ پر دستخط ہونے کے ۱۴ روز بعد شروع ہوگی اور ترکی اور یونان اور دول یورپ کے وکلاء اسکو سرانجام دینگے اور آخر الذکر بعد پش آئے کسی تنازعہ کے ناشی کرینگے۔

(۲) یونان ترکی کو چاہیے کہ پونڈِ تاوانِ جنگ دیکر دولِ یورپ اس غرض سے تداریک اختیار کرتے ہیں کہ پرانے قرضوں کو اسحقاق اور آئینی تاوانِ جنگ سے کوئی نقصان پہونچے اور اس واسطے وہ محض سلطنت کوئے لود پرانے قرض ادا کئے جانے کے واسطے اپنے اہتمام اور نگرانی میں لیتے ہیں۔

(۳) جو حقوق اور فائدِ یونان کو آغازِ جنگ سے پہلے ترکی میں حاصل تھے وہ بہستورین کے

(۴) ابتدائی شرائط پر دستخط ہوجائے کے کم از کم ۱۴ روز بعد یونان کے خاص قاصدِ قسطنطنیہ آویگئے اور آخری عہد نامہ پر دستخط کرینگے۔ انہیں قیدیوں کا تبادلہ ہمیشہ کے واسطے صلح و امن کے بے حد بحری تجارت اور جہازات کی آمد و رفت اور ان لوگوں کو ہر ماہوں کا دیا جانے والا جنگی اداک کو جنگ سے نقصان پہونچاؤ۔

(۵) مزید برآں امنِ تین دین پر بھی ہوگی۔ (۱) تعلقاتِ بین الاقوامِ دومِ یونان کا اعتراف

اور ادا کے مضابط۔ (۲) قطع طور پر یونانی سفیرِ شعیبہ اور ترکی سیاست کے تعلقات کا فیصلہ۔

(۳) تصفیہ متعلق ان جرائم کے جو ایک فریق کی سلطنت میں سرزد ہوں اور مرتکب دوسرے

فریق کی ملداری میں بھاکر پناہ گزین ہو۔

(۶) ابتدائی شرائط پر دستخط ہوجانے کے بعد دومِ یونان میں لڑائی کی حالت باکھل عدم

سمجھ بھائیگری نہ کرے جو بین الاقوامی تسلیم نہ کیا گیا۔ اور ترکی کے مندرجہ طلب موقعِ جنگ

کی حدود چوں کہ ہر متصرف ہوگی جب تک کہ یونان قتل تاوانِ جنگ نہ ادا کر دے۔

(۷) ابتدائی شرائط پر دستخط ہونے کے بعد دونوں ممالک میں بہستور سابق تعلقات

از سر نو تازہ ہو جائینگے۔ دونوں سلطنتوں کی رعایا ایک دوسرے کے ملک میں پوری آزادی کے ساتھ اپنے کاروبار انجام دے سکے گی۔

(۸) یونان کے سفیر اور باشندے سلطنت عثمانیہ میں اپنے اپنے کاروبار شروع کر دینگے۔

(۹) مقدمات جو جنگ چھڑ جانے کے باعث ملتوی ہو گئے تھے طریق سابق کے مطابق عدالتوں

میں پیش ہو کر طے پائینگے اور نئے مقدمات قانون میں الا قوام اور نیز معاہدہ دوم یونان

قرار یافتہ ۲۶ فروری وہ مئی ۱۸۵۶ء کے مطابق فیصل ہو گئے۔

(۱۰) ٹرکی کو حق حاصل رہے گا کہ دول بوریا کے سامنے اس سلطانی فرمان کی ترسیم کی تجویز

پیش کرے جو ۹ مئی ۱۸۵۶ء کے معاہدہ پر مبنی ہے۔

(۱۱) آخری مصاحبت کے امور میں دول بوریا ثالث سمجھی جائے گی ذکر وہ بلا شرائط کے واسطے ضروری

ہے کہ ان کے منظور کے بعد آٹھ روز کے اندر اندر حضرت سلطان العظم کو منظور فرمائیں۔

۱۸ ستمبر۔ مقام پیرا میں صلحنامہ روم یونان پر دستخط ہو گئے۔ ۲۰ ستمبر۔ ایم رالی وزیر یونان

نے صلحنامہ کے لحاظ سے سلاطین کے رویہ کو یونان کے حق میں نہایت سخت اور خلاف امید

بیان کیا اور یونانی اخبارات نہایت غصہ و غضب کے ساتھ شرائط صلح پر اعتراض کر کرادیکی نسخہ

کے طالب ہوئے۔ ۲۱ ستمبر (سلاطین کی طرف سے مبارکبادیں) بہت سے دول بوریا

فرمان رواؤن نے سلطان العظم کو سرانجام صلح پر مبارکبادوں کے ناروا نہ کئے۔ شاہ بلجیم نے

بھی ترکی سپاہ کے تازہ فتوحات پر سلطان کو مبارکباد دی اور نیز اسپین کی ملکہ یسبت نے سفیر

ترکی کو اسی بارہ بن خوشنودی سے مبارکباد دی۔ ۲۳ ستمبر حضرت سلطان العظم سے ابتدائی

صلحنامہ کی تصدیق کر دی گئی اسی روز اسلامی علماء نے غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے تجویز کیا

کہ تمام دنیا کے اسلامی مگر وہوں کو تکمیل صلحنامہ اور فتح یونان کی خوشخبری پہنچی جائے۔

۲۴ ستمبر اتھینس میں سخت جوش پیدا ہوا تھا حتیٰ کہ عوام کے ایک جم غفیر نے ان کے وقت

جمع ہو کر صلیبی اسم کا مسودہ جلا ڈالا۔ ۲۴ ستمبر شہر لٹ کی نسبت جو جوش مہینا ہوا تھا وہ فرو ہوئے لگا۔ زبردست کا ٹھیکہ سر پر "گوشر لٹ کیسی ہی سخت ہوں مگر نے بغیر حارہ تھا" یکم اکتوبر وزیر اعظم یونان کا استعفا۔ وزیر اعظم یونان نے مجلس کے سننے ابتدائی شرائط معاہدہ صلح پیش کرنے وقت نہایت زبردست الفاظ میں اس پر اٹھارہ پانچ کی در اراضی کیا۔ مگر یہی کہا کہ بین طاقتوں کی مرضی منظور کرنے اور آخری مصالحت سر انجام دینے کو تیار ہوں۔ وزیر اعظم نے بیان کیا کہ جو کچھ کیا ہی جرس نے یونان کے خلاف کیا ہے۔ اسکے بعد ادنیٰ نے مجلس سے فہائش کی کہ گورنمنٹ پر اٹھارہ اعتماد کا ووٹ پس کیا جاوے ۲۱ مئی اور ۲۰ مخالف تھے۔ ۳۰ دیکھارنے کوئی رے نہیں دی جانیچہ اس نشست پر روسیور کی استعفی ہو گئے۔ ۲ اکتوبر نئی مجلس وزارت قائم ہوئی۔ ایو کیسین اسکے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔ کرنیل اسمولنکی وزیر اعظم اور ایم اسٹریٹ وزیر مال مقرر ہوئے۔

ابتدائی شرائط صلح پر لیوانٹ سمیر لٹ کی رے

اجباریہ صوف نے لکھا کہ ابتدائی شرائط پر دستخط ہو جانے سے جو دام طمانیت کا خیال پیدا ہو گیا اس کی نسبت سبالغہ کرنا بہت مشکل ہے اس معاہدہ کی تکمیل اس قدر مشکل تھیں کہ اس کا خیال بھی اسے پہلے کبھی آیا تھا اور اسی لئے جن لوگوں کا اس سے تعلق تھا اور کج نیت درجہ کی مہیا ہو ش یاری اور توجہ سے کام لینا پڑا۔ انکی کوششوں میں گورنمنٹ غلبی ترکی کی مرضی سے بہت کچھ سہولت ہوئی۔ اور گورنمنٹ غلبی نے نہایت صداقت سے صلح پسندی اور امن کو قیام رہا۔ حضرت سلطان العظمیٰ فیضیہ البیسی نے اس مصالحت کو منظور کر لیا جو دواعات گورنمنٹ کا میاں کر کے ہرگز قرین انصاف نہیں کہلائی جا سکتی۔ البتہ اس طریق عمل سے بالی نے ترکی فتوحات کو اور بھی دلخشان اور سنور کر دیا ہے تازہ فتح سے بیا کر تہ فی دستور سلطنت عثمانیہ کو نیا دبیدہ دیدیدہ اسکا سکہ دیون میں بیٹھ گیا۔ اب مصالحت کی شرائط

سے سلطنت عظمیٰ کی بولیکھل شان اور بھی بڑھ گئی کہ اس نے ظاہر کر دیا کہ سپہی شہزادہ اور
مصدقیت کا اثر نہیں ہو بلکہ اسکے عاقل کا انتظام سخاوت آمیز شادہ دلی پر مبنی ہے جسکی
شنا و صفت سے دنیا باز نہیں رہ سکتی۔ ہر ایک سنی صاحب غیر دولت آسٹریا ہنگری نے اس کو
منابت خوبی اور مست کے ساتھ ابتدائی شہر کا مصاحبت پر دستخط کرتے وقت اپنی تقریریں تسلیم
کر دیا اور اسی طرز اور حسن طریق پر موسیو نیلیڈوٹ نے اسکی تائید کی۔

یہ موقع واقعی ایسا ہے کہ مبارکبادی کا طالب ہو جو کچھ ہوا ہے وہ ایک نہایت پیچیدہ اور
ادنیٰ مسئلہ کا حل ہر انجام ہوا ہے۔ اور اس خوفناک شکل کا دور نہ ہوا ایسی آسان
شرائط سے ایک امر واقع ہو جو نہ بجا و خود مر کر سکے، وسطی باعث

فخر و ناز ہے۔ بلکہ اس سے زائد آئندہ پر نہایت عمو

روشنی پڑتی ہے کہ وہ درخشان ہے اور آئینہ

عمدہ ہیں اور ساتھ ہی اسکے آئندہ کے

واسطے اعتماد اور اعتبار کو تقویت

ملتی ہے

بفضلہ تعالیٰ

نکست تاریخ جنگ روم و یونان

(حصہ سوم)
مولفہ قاضی محمد عباس الدین مراد آبادی

جس میں بڑی اختلافات و دھچکپ واقعہ انا قلبید کے گئے ہیں جو کہ گویا رہت نہیں
کر با واسطہ جنگ روم و یونان کے منسلق اور قابل اندراج تاریخ ہیں

سرالیس الشیٹ، بارلیٹ ممبر پانچمینٹ اور ایک مصری جہاز کی گرفتاری

یہ واقعات جنگ روم و یونان میں یونانی بحری طاقت کی بڑی بھاری کارروائی کے
نمونے ہیں ایک مصری جہاز کا گرفتار کر لینا جس میں سو سے بھی کم عرب سپاہی تھے اور
غذیہ پھر کے کسی جزیرے کو جلتے تھے۔ دوسرے سرالیس کا نظر بند کر لینا جو ترکی کے
دوست صادق ملنے جلتے ہیں۔ ادا ائل ہی میں بحالت نظر بندی وہ صحابے بیٹھے اور
ترکی غاصب کے پائرس بندرگاہ انتھنر میں پہنچے۔ جہاز پر وزیر اعظم یونان اوسے
ملنے کو آئے۔ پہلی بات سرالیس نے جو اون سے کہی وہ یہ تھی کہ حتی الامکان اوس کے شخصیت
کرنے کا جلد نید و بست کیا جاوے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں اس امر کا انتظام کرنے آ رہا ہوں
اس کے بعد سرالیس کی درخواست پر اوس کے اسلحہ واپس دے گئے مگر تین تین شنگناک
والی بندوقین جو انہوں نے آریس میں خریدی تھیں واپس نہیں دی گئیں۔ سرالیس نے

کہا کہ میں ترکونکھا دوست بہن لیکن یونانیوں کا دشمن بھی نہیں ہوں اور باجم مصاحت
 کر دینا چاہتا ہوں۔ فوراً پر اعظم نے جواب دیا کہ آپ نے ایسا کرنے میں دیر کی اور اب آپ
 پیام شروع ہو گیا ہے۔ آپ میں سے ریل میں سوار ہو کر سوا گیارہ بجے اتھنہ فروری
 اور شاہ یونان کی ملاقات کے بعد ہمیں کی شہر کے باکر دے گئے اور جہاز کے ذریعہ
 قسطنطنیہ کو روانہ ہوئے۔ انہوں نے اپنی مختصر کتاب (دار-ان-تسلی) میں جو
 تسلی کے متعلق تصنیف کی ہے۔ سلطان المعظم اور اعلیٰ حضرت کے مسائل کا جتھہ تذکرہ کیا
 وہ ناظرین تلخ مذاق کو پسند سے خالی نہوگا اور اس نے ہم اس کے خلاف کو قلم انداز
 کرنا مناسب سمجھا کہ اپنے ملک کے قابل قدر معما اور معتبر اخبار کو اس کے مفہم
 نقل کرتے ہیں۔

سلطان المعظم کی نسبت شہید باڈلیٹ کی تحیر
 سلطان کی نسبت بہت فضول حکایات بیان کی گئی ہیں۔ سلطان ہرگز سفاک اور ظالم
 نہیں ہے اور ہرگز اوستے پر اسے کشت و خون نہیں ہوا۔ سلطان درحقیقت ہر قابل والی
 سلطنت پر وہ ایک نہایت تجربہ کار مدبر ملک ہے۔ وہ ہمیشہ اور ہر پہلو پر کھڑے رہنے کے لئے تیار ہے
 سلطان کو بہت سی دشمنیں پیش آئی ہیں اور کو تمام یورپ نے دق کیا ہے مگر آخر میں اس کی فتح
 نصیب ہوئی ہے۔ پینوٹ لکھتا ہے سلطان المعظم نہایت مہول ہوشیار ہے۔ وہ ستون
 اور اولاد سے بہت محبت ہے اور ان کو ہمیشہ اپنی رعیت اور سپاہ کے آرام کا بہت خیال ہے
 جن سپاہیوں کے لئے عذراء میں ماٹی نیگرو میں زخم آئے تھے یا جو ہلاک ہو گئے تھے ان کی
 خبر گیری سلطان نے قابل تعریف طرز پر کی ہے۔

سلطان نے سال ۱۸۷۷ء میں ایک ہسپتال بنایا۔ اس میں ایک ہزار سے زیادہ نفی
 سپاہی ہیں۔ ان کی معنائی اور انتظام قابل تعریف ہے اور بجایا۔ بیان بہت جلد آئے

ہو جاتے ہیں۔ سلطنت عثمانیہ میں ہزاروں قومیں آباد ہیں کہ جنکے مذہب اور عادات وغیرہ ایک
 دوسرے سے مختلف ہیں اور اگر حضرت جبریل بھی چاہیں تو انہیں میں قایم نہیں کر سکتے۔
 انگلینڈ کی طرف دیکھئے کہ صرف ایک انڈینڈ نے کیا دق کر رکھا ہے وہاں تو کئی آریسٹین ہیں سمیر
 گریک (یونانی) بلگرین اور آرمینی جنکی تین اقسام میں ہر ایک ایک دوسرے کا دشمن ہے
 کرد۔ آذربائیجان۔ آذربائیجان۔ دروش۔ قسائی۔ جمہور۔ نصاریٰ۔ حبشی۔ عربی۔ قطعی۔ سوغدی وغیرہ ہیں
 ان تمام قوموں کو بطور یورپ رام کرنا نہایت دشواری۔ روس کی طرف دیکھئے کہ وہ ترکوں
 سے بدرجہا زیادہ سختی غیر مذہب اور قوم کی رعیت سے کرتا ہے اور اسکا سلوک کہیں زیادہ خشن
 ہے۔ پھر مصنف بیان کرتا ہے کہ کس طرح کل اعتبارات سلطنت سلطان اپنے اندر میں لئے
 ہوئے ہیں سلطان کا یہ خیال تھا کہ اپنا اچھی طرح حکومت نہیں کرتے۔ طبع اور ذاتی اغراض اونکی
 آنکھوں پر ڈھکی پڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے شہ ملکہ کے روسی حملہ سے اونہوں نے تجربہ حاصل کر کے
 کل اختیارات اپنے اندر میں لئے ہیں اور بطرح مناسب سمجھتے ہیں اور جبکی معرفت وہ قریب
 مصلحت تصور کرتے ہیں۔ انتظام کرتے ہیں۔ اب ترک وہ ترکی نہیں ہے جو شہ ملکہ میں تھی
 اب یہ بہت طاقتور ہے۔ اب سلطان نے مسلمانوں کے دلوں کو تسخیر کر لیا ہے۔ اب اس قسم
 انہی پہلی شجاعت بھر مائل کر لی ہے اور باوصف بہت سی محنت اور اندرونی اور بیرونی یکادلوں
 کے تمام دشمنوں کے دانت کھٹے کر دئے ہیں اور اپنا رنگ چالایا ہے۔ سلطان ہرگز دیکھا
 جیسا کہ انگریزی اخبارات اسکو بیان کرتے ہیں وہ ہرگز جاہل اور سنگدل اور سخت گیر نہیں ہے
 وہ فسی قدر مہارت فاست۔ وہ بلا تپتا انسان ہے۔ وہ نہایت جہل اور غلیظ ہیں اور ہرگز کسی کو
 آزار نہیں دیتے۔ سلطان کی ناک لمبی آگے بڑھ رہی ہے انکھیں روشن اور منور ہیں اور پیشانی
 بلند اور بالا ہے۔ سلطان المعظم کی محنت بہت اچھی ہے اور گزشتہ جنوری سے خدیو کا بہت
 اچھی ہے۔ سلطان یورپی سپاہیں قریب قریب کرتے ہیں۔ کھلا فرائڈ کوٹ پہننے میں اسکے نیچے زربن

دست کوٹ ہوا تو۔ ویسٹ کوٹ کے ساتھ ایک تھمہ ہوتا ہے۔

مجھے سلطان المعظم نہایت مہربانی سے پیش آنے اور خیرِ مافیہ پوچھی اور کہا کہ تمہارے لڑکے کے زخم کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جناب اب وہ اچھا ہو چلا ہے اور لڑکے کے دل میں بہت اچھی طرح سے زخم پر چرہم چڑی کی ہے۔ ٹرکی سرخون (جراحون) نے اس خدمت کے عوض میں مجھے کوئی فیس نہیں لی۔ ٹرکی ڈاکٹر جراحی میں بہت استاد ہیں۔ سلطان نے فرمایا کہ مجھے بھی اسی طرح ایک فہ سخت مددگار سے گر کر ہو چکا تھا اور قیس منٹ تک بیہوش رہا تھا۔

سلطان پھر پوچھا کہ آپ سے یونانیوں نے کیا برتاؤ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یونانی فسر اگر پیشانی میں یکن اونٹوں نے مجھ پر اچھا برتاؤ کیا تو۔ چرمین نے کہا کہ بہتر ہوگا جو حضورِ معلول صدارت جنگ دیکھ صلح کر لیں۔

سلطان نے فرمایا کہ سلطان کریشک کے ساتھ نہایت خوفناک سختی ہوتی ہے اور اس سے ترک بہت ناراض ہیں۔ میں نے اور فریخون سے بھی سنا تھا کہ صوقت میں سوتیلے لڑکے سلطان جینکے والدین یہانی سفیران نے قتل کر دیے تھے اسنبول میں آئے تو ہر شخص اور کو اپنا متبئی بنانے کے لئے دوڑا۔

میں نے کہا یہ سچ ہے مگر حضور والا نے فتح کر لی ہے اور تمام دنیا میں حضور کی طافت الم شریع ہو رہے ہیں اور حضور اس وقت فیما بین کرین تو لبعید از عنایت ہو گا۔ سلطان نے کہا کہ یونان کو شہر کا خیال ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ ٹرکی میں بھی لوگوں کے دلوں میں کیا ہے اور کچھ بھی مثبت اشتعال رہا گیا ہے۔ میں نے کہا حضور سچ کہتے ہیں مگر فرید خوشنری اور خراج مناسب نہیں۔ ٹرکی کے یونان سے بڑھ کر ادھی طاقتور مدد ہیں۔

شہزادہ بلغیریہ کا قسطنطنیہ میں وارد ہونا

۱۰۔ اگست کو پرنس ڈومینڈ والی بلغیریہ وارنڈ سے آتے ہوئے قسطنطنیہ میں اپنے شہنشاہ

لی خدمت میں شرف اندوز ہونے کے لئے آئے۔ اعلیٰ حضرت نے استقبال کے لئے
 شاکر پاشا اور احمد علی پاشا کو نفر کیا تھا۔ پرنس مذکور فیض پرنس یونیفارم پہنے ہوئے اعلیٰ حضرت
 کی خدمت میں بار یاب ہوئے پرنس کا لباس اس وقت بالکل ایک عثمانی مشیر کے مانند تھا اور
 اس کے سینہ پر درجہ اول کا عثمانی تمغہ چمک رہا تھا۔ پرنس کے ہمراہ موسیو اسٹوبیلوف وزیر اعظم
 بلگیریا بھی تھے۔ پرنس مذکور پر وہاں شامانی پٹی طرح پر سنبھل ہوئے اور اعلیٰ حضرت نے اوپر
 نہایت عنایت فرمائی۔ پرنس کو اس محل میں مقیم ہوئے جس میں شہنشاہ جرن شجاع
 بن مقیم ہوئے تھے۔ ۱۰۔ اگست کو سرے خدیز میں اعلیٰ حضرت اور پرنس میں بہت دیر تک
 ملاقات جاری رہی اور اسی اثنا میں جبکہ یہ ملاقات ہو رہی تھی موسیو اسٹوبیلوف اور خلیل
 پاشا وزیر اعظم میں جو سی محل کے دوسرے کمرے میں غلیہ ہوتا رہا۔ ایک پر تکلف دُور
 اعلیٰ حضرت کی طرف سے پرنس کو باگ جس میں وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف اور میجر مجلس
 کیسی سٹ اور نیز دیگر تمام مغز عمدہ دار اور موسیو مارکوف سفیر بلگیریا مقیم آستانہ شریف
 دُور کے پیشتر پرنس اعلیٰ حضرت کی خدمت میں بار یاب ہوئے اور اسی طرح دُور کے بعد میں بھی ہوئی
 دیر تک بار یابی رہی۔ غرض ان تمام گرجو شبہوں کی جو اعلیٰ حضرت کی طرف سے عمل میں آئیں
 اور اس عمدہ استقبال کی جو پرنس سے دار الخلافہ میں عمل میں آئی پرنس نے نہایت نیکو گزیری
 کی سے اور اعلیٰ حضرت کی خدمت میں چند نفیس جو اسرار اور ایک بیش قیمت انگشتری دُور
 اعلیٰ حضرت نے بھی موسیو اسٹوبیلوف اور کرنل ایفانوف کو درجہ اول کا عثمانی تمغہ خدمت
 فرمایا۔ پرنس نے بھی وزیر اعظم اور دُور بدائف وغیرہ مغز عمدہ داروں کو موصوع
 تھے دے دیں جو اعلیٰ حضرت کی طرف سے قبول کئے گئے۔

پرنس کا قسطنطنیہ میں آنا بغیر کسی اطلاع کے تھا اور سوچے سے یورپین اخباروں سے اس
 ملاقات پر بہت لمبے خاص فرسائی کی گئی کہ اس کو طویل کے خیال سے ذکر تین کرنے نہ صرف

اخبار اقام کی رائے نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ اخبار مذکور لکھنا جو کہ :-
 ”یہ کوئی تعجب کی بات نہیں جو کہ پرنس فرڈیننڈ جو ترکی کا باج گزار نجی مصلحتیں
 میں آئے اور اپنی حکومت کے متعلق جو کچھ عرض کرنا چاہو کرے۔“

شہزادہ فرڈیننڈ کے ورود پر وزیر بلگیر یا کامیان
 شاہزادہ مذکور نہایت مدبرانہ شناس اور معاملہ فہم شخص ہے اور اس کا ذریعہ اعظم ڈاکٹر شایلات
 کا بیان ہے کہ شاہزادہ نے دیکھ لیا کہ سلطان المعظم کی ذات بابرکات کے طفیل سلطنت
 عثمانیہ کا آفتاب نحوست ادبار کے ظلمت سے نکل کر بھڑکھڑا ہوا ناسور ہو گیا ہے چنانچہ وہ
 سابقہ تفصیلات کی معافی اور آمینہ کے لئے نوازشات شامل حال رہنے کی استدعا کے لئے
 فوراً پایہ عرش خلافت کو چومنے کے لئے آستانہ علیہ کو دوڑا لیا گیا۔ شاہزادہ نے آشرم کو بھیجا
 آزمایا ہے اور روس کو بھی۔ اور انہیں سے کسی سے اس کی مراد حاصل نہیں ہوئی۔ اس سے
 اب یقین ہو گیا ہے کہ سیرا اور میرے ملک کا اسی میں بھلا ہے کہ اپنے شہنشاہ کی بارگاہ
 میں قرب حاصل کر دے۔ بلگیر یا کو مغربی تہذیب کا رنگ دینے کی بجائے مشرقی تہذیب سے
 منور کر دے اور خود ایک یورپین مذاق اور خیالات کا شہزادہ بننے کی بجائے مشرقی ماضیت
 بننا اپنا مقصد ٹھہرون۔ یہ وہ پالیسی ہے جو شہزادہ کو قسطنطنیہ کے گئی جان اس نے کل
 اقامت کے دوران میں باجگزار حیثیت سے تہاؤں لکھا اس طرح سے اس نے عثمانی قوم
 کو اپنا ہوا خواہ بنالیا ہے۔ اور سلطان المعظم سے یہ وعدہ حاصل کر لیا ہے کہ مفید سبکے
 متعلق بلگیر یا کی خواہشوں کو پورا کیا جائیگا۔

ڈاکٹر شایلات وزیر بلگیر یا دعویٰ سے کہتا ہے کہ شاہزادہ فرڈیننڈ سلطان المعظم کا وفادار
 باجگزار ہونے کی وجہ سے روس یا یا سرویا سے جنگ ہونے کی صورت میں فوجی ہنگاموں
 ترکی عظیم الشان اور کثیر السعد فوج رکھتی ہے اور جنگ کے وقت بلگیر یا اس میں ایک لاکھ
 ہزار اور اسٹائل کرے گی۔ جہاں تک یورپ کا تعلق ہے بلگیر یا اس کے سلسلے میں کچھ

ذیل نہیں ہوگا شاہزادہ فرڈینینڈ جو پاسکے ۱۷۰۰ء میں نیاز خیم کرنے کی بجائے اپنے
آقاے نعمت سلطان المعظم کے دست مبارک پر بوسہ دینے کو ترجیح دیتا ہے۔

وزیر کی رائے پر پاؤنیہ کاریمارک

وزیر موصوف کی اس تقریر پر پاؤنیہ کاریمارک نامہ نگار کمال حیرت کے ساتھ اپنی طرف سے ایذا
کرتا ہے کہ ”فی الواقع قوموں کی زندگی بھی افراد کی طرح زمانہ کی نیزنگیوں سے خالی نہیں
ہیں برس ہوتے برس بلکہ پاکے میدانوں کو بظاہر اسے ترکی جوئے سے آزاد کرنے کے
اپنے اپنے وطن کے خون سے سیلاب کر رہا تھا۔ آج اسی ملک کا شاہزادہ مہلبیہ کے
قدوم پر گر کر اس کے ہاتھوں کو چوم رہا ہے اور اپنے آپ کو ترکی باجگزار پکارنے پر مجبور
کر رہا ہے اور اوروں کی طرف عہد نامہ برلن کے (جسکے نام و متحد کنندگان باہم
معدود چند اس وقت ترکی کے جانی دشمن تھے) اکثر متحد کنندگان سلطان کی مدد سرائی میں
مصرف ہیں۔

سلطان المعظم کی نسبت پرنس مبارک کی رائی

پرنس مبارک کے اخبار نے لکھا کہ ”خلافت“ سلطان روم کی ذات میں بہت بڑی طاقت
اور یونین دہرین و سفر کو آگاہ رہنا چاہیے کہ اب انکو اسی ترکی سے سابقہ نہیں جسکی
مکرومی کی رویتیں مشہور ہو چکی ہیں۔“

عطیات سلطانی سپہ سالاران ترک

جن سپہ سالاران عساکر عثمانیہ نے جنگ مال میں اپنی وفاداری اور بہادری کا اظہار کیا
اسکے صلہ میں شہرہ آفاق اعزازی جنرل آدھم پاشا و جنرل ہاسے آروٹش پاشا۔ خیری
پاشا۔ حمدی پاشا۔ حتی پاشا۔ مدوح پاشا۔ عمر پاشا۔ رشیدی پاشا۔ عثمان پاشا۔
ابراہیم پاشا و برگڈی جنرل حید پاشا۔ و رضا پاشا کو تحفہ میں عطا کی گئیں +

”تو ار کے ایک طرف عبارت ذیل منقش کی گئی جسٹا اردو میں یہ ترجمہ ہے۔
 ”بنام خاصے رحیم بید قوم عثمانیہ کی نظر میں پیشبر ایک بڑا شان نفع و نصرت کا ہو گا جسکو
 اعلیٰ حضرت سلطان العظم نے ان فتوحات متکاثرہ کے اظہار شکر یہ اور نمایان وفا و امانی
 کے اعتراف میں عطا فرمایا جو یونان کے مقابل میں بوقت جنگ ظہور میں آئے۔ یہ ان لوگوں
 کی نسلوں میں ایک موردی ترکہ جو جنگو بہ عطا ہوگی۔“ اور قبول اقوام ترکی ایک
 طرف یہ کندہ ہے۔ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم انا فتحناک فتحا مبینا ہ بعنایت
 اللہ تعالیٰ ہذا السیف ہدیۃ الخلفۃ الاعظم الی حضرت فلان
 اس کے عادی احم پاشا سپہ سالار افواج تختی کی شمشیر اعزازی کی قیمت پانچ ہزار پونڈ تھمبہ لکھی ہے
 ورمای شہد اکو سلوک۔ سلطان العظم نے علاوہ عطیات کے محاربہ یونان کے
 شہدائی باؤادون اور املاک کو جو انکی اولاد بیوگان یا وراثت کے نام منتقل ہون دہل
 خارج اور دیگر سب قسم کے صرف مصولات سے بری کر دیے۔

سپاہ پروری۔ سلطان العظم کے حسب الحکم ان تمام ترکی سپاہیوں میں سے ہر
 جو محاربہ روم یونان میں زخمی ہو کر آئندہ کے لئے فوجی خدمات کے لئے ناقابل ہو گئے ہیں
 ۲۲۹ پیاسٹر (۲۰ روپیہ) ماہوار تنخواہ ملا کر رہے گی۔

ترجمہ نئی صحت یابی پر مجلس سلطانی کا انعقاد

ادعطاء العمامات

شفافانہ یلدریس کے جنجونی شفا یاب ہو جانے پر اعلیٰ حضرت نے چاہا کہ ایک مجلس
 ان لوگوں کو نئے عطا ہونے کے لئے قرار دیکھائے۔ چنانچہ ۱۲۔ اگست کو بری ہی
 شان شوکت سے جلسہ مذکور منعقد ہوا۔ جس میں خود اعلیٰ حضرت سلطان العظم بنفس
 شریک تھے۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت سلطان العظم کے تشریف لاتے ہی فوجوں کا

ریویہ ہوا اور موجودہ لشکر اعلیٰ حضرت کے سلسلے سے گذرا۔ اس کے بعد مجلس میں سرخ
حریر کا بنا ہوا علم جو نئی تختہ یون کی یادگاہ بنایا گیا ہے اور سپر لا الہ الا اللہ
سوسنے کے کار جو بی حرفون میں منقش کیا گیا ہے۔ لایا گیا۔ تمام امرائے دولت اور
وزیر جنگ اور دیگر عمدہ داران دولت علم مبارک کی جلو میں موجود تھے۔ یہ علم تمام
دوسرے علموں کے آگے تھا۔ بلکہ خاص سلطان جھنڈے کے بھی آگے لاکر جہان سلطان
تشریف فرما تھے رکھا گیا۔ اس کے بعد تھیں بے ایڈیجاگ اعلیٰ حضرت آگے بڑھے اور اعلیٰ
حضرت کی طرف سے پیچ پڑھی۔

عساکر و اولادی الاغراء

کان املنا المحافظة علی الصلح والسلام وعدم سفک الدماء لکن ایوان
ابوالہجاء وزعلی بلادنا ففقدوا العهد فكان فرسین علینا حفظ حقوقنا و
ان لاندھم یطو ارضنا فاعتقدنا علی اللہ وشرنا فی الحرب فاحمدوا اللہ
مآہ الف مرتبہ فقد کننا فی النالیین واذلک الا یعون اللہ مضایبہ واملاد
روحانیہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فاعظم منونتی مما ابرز عاکری
فی عذہ الحارۃ من الغیر والنجسۃ وما اکبر افتخاری وایضاً بالذکر ما ابدو
من الحركات الحسنۃ فی المحلات الی دخلوها من غیرہ فقد استحسنہا الناس
اجمعین وای منون مسعود من ذلک ایہنا۔ وقد امرت باہمال مدالیہ
تکون تذکار افتخار للمفربات الی قلنا ہا فی حرب ایوان ہذہ وای علی
یکل منکم واحدہ ہذہ المدالیہ تحت ہذہ العلیونین بکلمۃ اللہ لقد یلحق
استقامتکم وهدا اقلکم وشیجا عتکم

عربی کا ترجمہ بیان درج ہوتا ہے

ترجمہ - اے میرے بچو اور اے میرے عزیز بہادر و میرے مقصد امن قائم رکھنا اور خوشنری سے اجتناب کرنا تھا لیکن یونانیوں نے ایک راہ ایسی چلی جو میرے اس ارادے کے مخالف تھی۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا قصد کیا اور وہ تمام عہد و پیمان جو اب تک قائم تھے توڑ ڈالے پس ہم کو بھی مجبوراً اپنے حقوق کی حمایت اور اپنے ملک کی حفاظت کرنی ضرور ہوئی۔ اور ہم نے بھی مقابلہ کیا۔ خدائے پاک کی تائید اور ہمارے اور سپر عماد کرنے کی وجہ سے ہم کو بھی فتح ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی شفاعت کی برکت سے ہم نے یونانیوں کو کامل طور سے شکست دیدی۔

بن اپنی اس خوشی و مسرت کا اظہار نہیں کر سکتا۔ جو مجھ کو تمہاری اس شجاعت اور بہادری اور خصوصاً تمہاری اس نیک روش سے جو تم نے اس مین کی جس میں تم فانی ہو کر داخل ہوئے تھے حاصل ہوئی ہے۔ تمہارے اس سلوک نے تمام دنیا کو متعجب اور متحیر کر دیا ہے اور میں اس سے نہایت مسرور ہوں اور آئندہ بھی ہمیشہ اسکی یاد سے نہایت ہی شادان رہوں گا بہت سے محضوں نے ان فخریہ دن کی یادگار میں جو اس لڑائی میں حاصل ہوئے ہیں تیار کئے گئے ہیں اور میں تم میں سے ہر ایک کو ایک ایک تمغہ تمہاری استقامت اور بہادری اور امانت کی شہادت کے طور پر دیتا ہوں۔“

اس پیسج کے پڑے جانے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھے جس میں خلیفہ اعظم کی طویل حیات کی دعا مانگی گئی اور ختم دعا کے بعد خلیفہ حضرت کے دو برو تھے اور فی سپاہی دو دو پتہ حبیب خاص سے دے گئے۔ انعامات تقسیم ہونے کے بعد پھر امیر المؤمنین کے لئے بعد از حل دعا مانگی گئی۔ اور فوج سرسبہ آداب سجالاتی ہوئی حضور انور کے سامنے سے گذر کر بارگاہ کو رخصت ہو گئے۔

یونان کے حمایتی

جنگ ۱۸۲۱ء یونان میں ۱۸۲۱ء - اٹالین ۱۸۲۱ء فرینچ ۱۸۲۱ء - اسٹریٹ ۱۸۲۱ء - روسی - سوڈی
ایک باشندہ تاروسے (بروز) یونان کی حمایت میں والڈیرنگر آئے تھے ان کے علاوہ
ممالک نے یونانی قوم کے لوگ تنصیر دی اپنی ملک کی مدد کو گئے۔

فریڈمنڈ - رومیلیا - قلعہ انجرائر اور قبرس سے ۱۸۲۱ء - مشرقی رومیلیا سے ۱۸۲۱ء
اصوبہ ایپارہ سے ۱۸۲۱ء - امریکا سے ۱۸۲۱ء - اوڈیہ (جنوبی روس کا جزیرہ گاہ) سے
۱۸۲۱ء - رومیلیا سے ۱۸۲۱ء - کوہ صاف سے ۱۸۲۱ء - ملک فرانس سے ۱۸۲۱ء
آسٹریا سے ۱۸۲۱ء - انگلستان سے ۱۸۲۱ء - آئی سے ۱۸۲۱ء - جرمنی سے ۱۸۲۱ء - سوئزرلینڈ سے ۱۸۲۱ء
تاجیکیم سے ۱۸۲۱ء اور کلکتہ سے - پنجاب -

شہنشاہ جرمن کا تاشکرہ

۱۸۲۱ء سالار احمد پشا کو شہنشاہ جرمن نے بذریعہ تاشکرہ اور کیا کہ وقت جنگ نہایت
سخت تھا اور چھ مہینوں سے یہ نمایاں بہادری کے جو پرکھائے گئے اور فتح لاریہ بہ وہاں
انتظام میں نہایت نئی درجہ کی کوشش فرما کر انصاف اور عدالت کا سکھایا۔ اس حسن
انتظام سے مابہول نہایت خوش ہیں اور حسین آفرین فرماتے ہیں۔

آبنائے ڈارڈنیلز کی قلعہ بندی

آبنائے ڈارڈنیلز کے قلعہ بندی پر نارڈن فلٹ اور دیگر ساخت کی قلعہ بندی تو میں ۱۸۲۱ء - ۱۸۲۱ء
اور ۱۸۲۱ء - ۱۸۲۱ء کے قلعہ بندی کی گئی ہیں۔ ۲۰ - ستمبر ۱۸۲۱ء ایک خاص کمیشن
سائے جس میں شیر آصف پاشا اور سلفانی و ممبئی کیشن اعلیٰ و سیکرٹری قلعہ بندی
آبنائے جبل منظر بے کم ڈارڈنیلز - عبدالرحمن پاشا - امیر البحرین - روم - ایشیا
افغان بحری اور کئی دیگر اعلیٰ عہدہ دار شامل تھے آزمائش کی گئی - چار ماہ کی کابج قلعہ بندی

کے بالمقابل قلعہ کھسب النجر کی پہاڑی کے ڈہلاؤ پر تھا۔ نوچی ایسے شاق بھکے کہ ایک گولہ بھی خطب انگیا۔ ۲۱۔ کو اسی کمیشن کے روپر قلعہ حمیدہ کی نئی توپوں کی آزمائش کی گئی۔ یہ کہ قسم کی ہیں اور ۸۔ ۱۰۔ و ۱۰۔ ۱۰۔ انچ قطر کی نال رکھتی ہیں یعنی انین اسقدر قطر کے گولے پڑتے ہیں۔ پہلے ساکت و سکون اسٹیا پر اور پھر تھک اسٹیا گولہ باری کی گئی۔ پہلی قسم کی مشق ایک آہنی پرانے جہاز پر کی گئی۔ پہلے دو گولے خالی گئے اور پھر تیسرے ٹھیک زد پر بٹھا اور جہاز غرق ہو گیا۔ ان آزمائشوں سے پہلے حسن بومی پاشا اور جنرل مظہر پاشا نے خلیج میکا کے تمام کارآمد ناکوں اور جزائر مینی ڈوس اور امبریس کے سواہل کا معائنہ کر کے آصف پاشا کی معرفت گورنمنٹ کو رپورٹ ارسال کی تھی ان قلعوں کے بعد قوم قلعہ۔ سید البحر۔ ارغانیہ اور اطفال کے قلعوں کی توپوں کی آزمائش ہوئی جہازوں کی توپوں کی مشق اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو گئی۔

وجود ناراضی شہنشاہ جرمن

شہنشاہ جرمن کی یونان سے ناراضی کے دو وجوہ بیان کئے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یونان نے جرمنی سے قرضہ لیکر واپس نہیں دیا اور دینے کے راستے ہی پر نہیں آتا اور دوسرا یہ مشہور ہے کہ شہنشاہ کی بہن نے جو وچہرہ یونان کی میگیمین انجی مرضی کے خلاف گز ایک چرچ کا مذہب اختیار کیا۔ لیکن اسکے سوا دوسبب اور بھی قائم کئے جاتے ہیں۔ شہنشاہ کی سلطان المعظم کے ساتھ دوستی جس میں زلزلہ نہیں آسکتا اور انگریز سلطنت کے ساتھ حسد جو کمی کی بجائے مرقی بکڑتا ہے۔ جرمنی اپنے دو پرانے اور ایک نئے دشمن یعنی روس۔ فرانس اور انگلستان کے مقابلہ میں ضرورت کے وقت صرف ترکی کی امداد پر اکتفا کر سکتا ہے اور وہ کبھی سلطان کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتا۔ ناکام گزشتہ سالوں میں پرنس بسارک کے اس مقولے کو سچا دکھانے کی عملی طور پر اور نہایت سرگرمی سے کوشش کی

گئی جو کہ ترک سپاہی اگر جرئی انسان سے تعلیم پائیں اور وہ اس کے ہمراہ ہوں تو
تمام دنیا کو فتح کر لینے کو کافی ہیں اور اب کچھ اس مقولہ کی صداقت بھی ظاہر ہو گئی۔

عثمانیہ بنک

عثمانیہ بنک نے (جو ایک عیسائی بنک ہے) اس میدان جنگ میں اپنے خراج سے عثمانیہ
موجودین کے لئے جو فوجی ہسپتال قائم کیا تھا اس کے کل مریض جولائی میں ۱۰۵۰ تھے
اور پچاس مجروح لارنس کے دیگر فوجی ہسپتالوں کے بنکس کے خراج سے ہندوؤں سے
ہزار روپے سوار ہو کر آئے۔ جون کو قسطنطنیہ پہنچ گئے۔ ڈاکٹر لادو سے ہتھم شافانہ اسی
دن (جو جمعہ تھا) کو ازم عبدویت بجالانے کے لئے اپنے اسٹاف کو بجا لے کر کچھوس سلامتی
کے موقع پر راستہ میں صف بند کھڑے ہوئے۔ سڑک سے فارغ ہونے پر اعینہ
امیر المومنین نے امین بے کی معرفت ڈاکٹر مصوف کو سلام کھلایا اور انکی خدمات کا
شکر ادا کیا۔ بنک نے ابتدا پر پچاس مجروحین کی تیمارداری کا ذمہ لے لیا اور ۲۰۰۰
کو شاف و سامان قسطنطنیہ سے روانہ کیا۔ جو یکم کو لارنس پہنچ گیا اور جو ہسپتال اس کے
سپر و کیا گیا اس میں فوراً کام شروع کر دیا گیا۔ اس ہسپتال میں مجروحین کی تعداد تیرہ
ارٹھائی سو تک پہنچ گئی اور بنک نے کوئی عذر نہ کیا۔ اس کے علاوہ بنک مذکور
ایک سبکبر فوجی ہسپتال بھی قائم کیا جو ڈوڈو کوکس اور فرسالا کی لڑائی میں بہت کارآمد
ثابت ہوا۔ سبکبر ہسپتال کا یہ کام ہوتا ہے کہ عین لڑائی کے سوتھے پر مجروحین کو گولوں
اور گولوں کی بوجھار میں اپنے ملازمین کی معرفت میدان جنگ سے اونٹوں پر ہسپتال
میں لائے اور وہاں اس کے زخموں کی ابتدائی مرہم چھپ کر کے اونکو مستقل فوجی ہسپتال
میں باقاعدہ معالجہ کے لئے بھیجے۔

بنک کے فوجی ہسپتال میں بمقام لارنس کل ۶۶ مجروحین اور ۶۳ مریضوں کا

علاج کیا گیا جس میں ۱۳ فوت ہوئے۔ فرسالا کے سبکدوش ہسپتال نے ۸۲ مجروحین کا
خیموں میں اور ۱۵۴ کیمپوں سے باہر رکھا رکھا۔ ڈوموکوس کے میدان جنگ میں
۲۶۰ زخمی میدان جنگ سے اوتار کر ادھار رکھا گیا۔ یعنی بنک کے ڈاکٹروں نے جملہ
۱۰۹۹ زخمی اور مرنے والے سپاہیوں کی تیمارداری کی۔ ہسپتال میں زخمیوں کو حسب ذیل
خوراک ملتی تھی۔ ذریعہ: ایک صبح دودھ۔ اور کوٹ (شیرناجیل) ایک بجے دوپہر ملاؤ
اور گوشت۔ ایک شام شورباد چاول۔ گوشت و ترکاری۔ نامہ خوراک ہفتہ میں تین
دفعہ (شیر برٹ) حلو ہر صبح کو۔ دو قسم کے لذت بخش کھانے ہفتہ میں دوبار۔

بازار یلیدیر سرائی قسطنطنیہ

ترکی زخمیوں اور متواتر کی بیواؤں اور یتیم بچوں کی امداد کے لیے بوجہ انسانی
قسطنطنیہ میں ایک سیم عارضی مینا بازار قائم کیا گیا۔ یہی بازار یلیدیر سرائی
اسکی تعمیر کا کل خرچ سلطان المعظم نے اپنی جیب خاں سے عطا کیا۔
یہ خوب صورت عمارت ۵۰۰۰ مربع میٹر مانی گئی اور قاعہ و مذبح کیا گیا کہ نمازگاہ
اور درخت اشجار سے جو آبدانی ہوگی وہ اسیام دار اعلیٰ شہدائے جنگ میں خرچ
کیجاوے۔ علاوہ صرف تعمیر کے بہت سے مصلحت اور خیرین واسطے فروخت
کے حصول کے لیے مرحمت کی گئیں اور تمام محرومین کی امداد کا جوش برقی
رفتار سے ساتھ پھیل گیا جس میں غازی خٹ اپاش کی تحریک سے صوبہ مصر سے
زیادہ سرگرمی سے حصہ لیا۔ چھ مہینے کے اندر اندر پچاس لاکھ پانچ سو سے زیادہ نقد
ہرچمکے تھے۔ اور اشیائے گرانبہا و تحائف نامورہ اسے عائد۔ جسکی تفصیل ایک
پوری کتاب میں بھی نہیں سما سکتی۔ لہذا برسبیل اختصار نمونے کے طور پر اعداد کی

چند نظیریں اس تاریخ میں درج کرتے ہیں تازہ معادہ میں دیا ہوئے کہ سلطان رستم کی خوشنودی کرنے والے اور اس کے نزدیک در دنیا کے جلیل القوت دانشمندان میں سے کون کون تھے۔ شہنشاہ روس شہنشاہ جرمن نے مخالف گران ہولڈ کے ساتھ ہمدردی کی۔ شہنشاہ آسٹریا نے کپڑے رکھنے کی الماری اور سنہری جو کھٹوں کی دوپٹیں بہا اقدیری اور دیگر تحائف عطا کئے۔ جو ہر فن کی قیمت بلکہ نادار اور چودھی تھے۔

شاہ سرویا۔ نے بازار بلدیہ سرس کے واسطے دو ہزار چنبدہ دیا۔ خدیو مصر نے بیگم نے ایک نہایت خوب اور بیش قیمت گلدستہ بازار بلدیہ سرس کو پیش کیا۔ اس گلدستہ کے پہلوں شیشم کے اسقدر لطافت سے بنائے گئے تھے اور اسقدر نازک کہ کمانک ایک منٹ تک غور سے دیکھنے کے بعد یہ خیال ہوتا کہ گلدستہ نہ کہ مصدق ہی ہے اسی نہیں۔ اس گلدستہ کے گرد ایک نہایت خوبصورت زریں لٹھی ہوئی تھی جو فن زرگری کے کمال کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ ہر ایک جگہ اور پہلو کی چٹھری پر ہیرو اور سوتی اس صنعت نصب تھے کہ شبہ سمجھی کو شرمندہ کرتے تھے۔

شاہ مظفر الدین والی ایران نے ۴۰۰ ہونڈ بلدیہ سرس کو مرحمت فرمائے۔ شاہزادہ بلگیر نے بھی عالی حیثیت شرکت سے غنم حاصل کی۔ اس بازار کے منتظم کھٹی کے متاخریم سلیم قندی اور سعادت لود و الکفل پاشا اور پریزیڈنٹ رفیق بیگ مدوکار وزیر چاہیہ اور ابراہیم بیگ مددکار وزیر داخلہ تھے۔ ان اراکین کے درمیان سے گئے تھے۔ ایک اراکین مکریم دوسرے اراکین ملکہ۔ صبح کے سات بجے سے دس بجے تک اور شام کے چار بجے سے دس بجے تک کا وقت اجلاس مجالس انتظامیہ کے لئے مقرر کیا گیا۔

دیگر اراکین سلطنت سینہ باشندگان یورپین روم و ایشیا روم۔ عراق عرب۔ عراق عجم۔ مملکت شام۔ صوبہ فلسطین و صوبجات حجاز ولبن و عمادین۔ صوبہ مصر اور

طرابلس الغرب وغیرہ نے جس گرجوئی سے اس بازار کی اعانت میں زر کش صرف کیا اسکی تفصیل اس کتاب میں اسم وار درج کرنا ہمارے قابو سے باہر ہے۔

سلطان المعظم کے حکم سے مشہر بان و چندہ دہندگان کے لئے مین قسم کے تمغے تیار کئے گئے ان میں سے ایک چندہ دہندہ فرمانرواؤں اور شاہزادگان کے لئے تھا اور سکا قطر آٹھ سینٹی میٹر (۳ انچ) تھا دوسرا تمغہ جسکا قطر دو سینٹی میٹر تھا ہر ایک چندہ دہندہ کو اور تیسری قسم جسکا قطر ۲ سینٹی میٹر (ایک انچ) ہر ایک مشتری کو جو بازار سے کوئی چیز خرید کر لایا ملا۔

ان تمغوں کے ایک طرف پھولوں کی پل اور اسکے دوسرے الفاظ "نشان انست" و شفقت " اور دوسری طرف بازار کی نمونہ تھی۔

ڈیوک آف اسپارٹا کا استقبال

ایک نامہ نگار جو ڈیوک آف اسپارٹا کے اسٹاف میں تھا لکھتا ہے کہ "جب ڈیوک موصوفہ ایٹمنسز میں پہنچے وہاں کے اہل و اعیان و اکابر قوم نے بجائے خیر مقدم و تعریف و توصیف کے لمن طعن کرنا شروع کر دیا۔ اسپرٹا ہزارہ موصوفہ کو غصہ آیا اور چاہا کہ پیچھے سے اپنا کام تمام کرے مگر دوسرے افسروں نے پیچھے ہاتھ سے چھین لیا اور نمائش کی بعد شہزادہ کے قریب سے آلات حرب اوٹھائے گئے اور شاہ یونان نے حکم دیا کہ جتنے والٹیر مختلف مقامات کے میدان جنگ میں آلات حرب سے آہستہ سے اٹھائے گئے تھے اُن سب سے ہتھیار لیکر سرکاری سلخانہ میں داخل کر دے جاؤ۔

زار روس کا شکریہ بخشور سلطان المعظم

ترک سپہ سالاروں کے عوامی و نانی سپاہیوں کی تیمارداری اور آرام دہی میں مصروف

ہونے اور اونسکے معالجہ اور دلہی کرنے پر زار روس اور زارینہ نے حضرت سلطان النظم
بذریعہ تار برقی شکریہ ادا کیا۔

کسین والنثیون کی بہادری

بقول ایک نامہ نگار کے ایک بہت بڑی تعداد والنثیون کی جنگ میں شریک ہونے
کے واسطے آئی تھی جس میں البانیا والوں کی تعداد زیادہ تھی۔ انہیں نو عمر لڑکے بھی تھے
میں ایک لڑکے سے ملا۔ جسکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اسکے باپ اور بھائی اس سے
پہلے شریک جنگ ہو چکے تھے مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں ہیں۔ یہ لڑکا ایک
ہنری مارٹینی بندوق مستدار لیکر کار تو سون کی بیٹی گئے میں ڈاکٹر جنگ کے واسطے
تیار ہو گیا۔ اور ایک سوکھی روٹی کمر سے باندھ کر میہ ان جنگ کو چلا یا۔ یہ مفہم
عقیدہ دنیا میں قصبہ اساکب میں واقع تھا۔ ہوک اور پاس کی تکانیف اوٹھا کر فارسالا
کی فوج میں شریک ہوا اور فارسالا کی چڑائی میں سب سے پہلے حملہ آور ہوا۔

ایک اور یوہین جو ترکی علاقہ میں متعین تھا اور جس نے اسکے قبل سکرٹری کا کام سنبھال
میں انجام دیا تھا اور پہلے سکرٹری اسٹیشن مقرر ہوا تھا۔ چاہتا تھا کہ اپنے مقام پر واپس
جائے۔ اس لئے ایک ہفتہ کی رخصت لی اور اپنا لباس پہنے ہوئے سلونیکا کو چلا گیا
جب سلونیکا میں آیا وہاں گورنر سے والنثیون میں داخل ہونے کی کوشش کی مگر
اوس میں وہ ناکامیاب رہا اسوجہ سے فی الفور سمت در کے راستے سے ایک انگریزی جہا
میں سوار ہو کر وولو پر اوتر پڑا۔ وہاں سے بالکل تمام فارسالا پہنچا۔ بیان اگر فیلیڈ
مارشل ادہم پاشا سے ملاقات کی درخواست کی۔ ادہم پاشا نے برخلاف اسکی ہر کسی
بہت خوشی کے ساتھ اس سے ملاقات کی اور یلڈیز کو بطلب ہدایت مناسب تار دیا۔
جواب ملا کہ اسکی کام اسکو دیا جائے جو حسین پاشا کے ماتحت رجسٹر طراز دولت میں

جو حمیری پاشا کے ڈیرین سے تھیرے ایجوٹنسٹ کپتان مستقر ہوا۔ میان سے دو
رجمنٹ کے ساتھ روانہ ہوا اور دوسرے روز پہلا شخص تھا جو ہم فارسیا یونانیوں
حکمہ آرمی مین رضی ہوا۔

اس امر کا ثبوت کہ اہل شیعہ ایران اور ترکان

روم میں کفار و منافقین اور خلوص دلی

پیدا ہو گئی ہے اور یہ کہ محض یونانیوں کی بہت

باعث مسرت اہل اسلام نہیں

فتح یونان سے مالی طرف اہل اسلام عالم کو فخر کا مہم نہیں اس لئے کہ ترکوں کا جاہ و حال
اپنے دشمن کے مرتبے سے کہیں بالا نہ رہتا اور یونانی ہرگز ہرگز اپنے قدیم حکمران نس کے
مقابلے میں صحیح الخاطب نہ تھے۔ اور نہ اہل اسلام کو اسی ایک بنا پر کسی قسم کی خوشی
حاصل ہوئی ہے کہ یونانیوں پر ترکوں نے فتح پائی نہیں! مگر مسرت اس لحاظ سے ہے
کہ جو سچپ گلیان قبل از جنگ سلطان کو ایک سے زیادہ بادشاہوں کے مقابلے
میں پڑی ہوئی تھیں اور جن رکبا بنیادوں پر ترک اپنی موروثی تخت عکرائی پر چڑھنے
کے مہمان مقصور ہوئے تھے وہ تحقیر آمیز بدگمانیاں اس جنگ سے جاتی ہیں۔ اور
ترکوں کی معمولی اظہار شجاعت اور باسرد سامانی نے اس خوفناک گلہتی کو جو رشتہ
حیات سلطنت ترکی میں بعد از جنگ روم دروس پڑ گئی تھی سلجھا دیا۔ جو مسلمان محض
اس خبر سے خوش ہوتا ہو کہ ترکوں نے یونانیوں کو شکست دی وہ اپنی لاعلمی سے
دوسری قوموں کی نظرمیں اور نیز اپنے کائنات کے مقابلے میں حقارت کی بات کرتا ہے
کیا معنی کہ شیر کا بکری کو بھڑا کر ماریا اس کے لئے کوئی فخر و مباہات کی جگہ نہیں اور

اسی لئے صرف اضعیف دشمن کی شکست پر ظہار جوش کرنا ہماری نظر میں سست زیادہ وقعت
 نہیں رکھتا جیسا کہ جعفر زکریاؒ ایک دوزخ میں اس پائے توڑ ڈالے تھے چنانچہ بن بیک ضرب سپہ سالار
 کر دینے اور مور پیر کو ہلاک کر ڈالنے میں فخر کیا وہ خواہ ملک مغنومہ کو خالی کر دینا پڑے یا نہ پڑے
 پھر خوشی کس بات کی ہو؟ ان امور کی جو نتیجہ فتح سے مرتب ہوئے ہیں یعنی سلطانی قوت کا وسیع
 انہار ہونا جو جاگیر اور جہاداری کے قوانین سے اہم حکمت عملی ہے۔ مخالفین کے حوصلے بے
 ہو جانا جو کئی سال سے سلطنت ہند کے حد بخرے کرنے پر تھے ہوئے تھے۔ چند بلا طبع کا اپنے
 فائدہ کی خاطر دل جان سے ہر ذرا ہونا اور کھلم کھلا اظہارِ مخالفت کرنا سلطنت کے مسلمانوں کا
 خضوع اور دیگر اہل اسلام کا عموماً خواجہ گوش سے بیدار ہونا اور یہ سچ لپٹا کر دنیا میں ہم جنس برائی
 کیڑے نہیں ہیں بلکہ مفتقات قدرت یہ جو کہ مثل اور عروج یافتہ قوم کے مسلمان بھی اپنے
 دینی و دنیوی اصلاح پر لانے کا سادی حق کہتے ہیں۔ ترکوں کا دشمن کے خونخوار عقائد میں مالی
 ہمتی کا اظہار کرنا جو ایک سبق ہو گیا ہے جس نے ہر مسلمان ذی شعور کو مالی حوصلہ ملی بہت مالی طرف
 بنادینے میں الہام ربانی کا کام دیا ہے۔ ترک سپاہیوں کا اپنی حکام اور افسران کی بے انتہا فرائی
 کرنا جس نے ثابت کر دیا ہے کہ محکوم کو اپنے حاکم اور ماتحت کو اپنے افسر کی اطاعت۔ رستی اور سزا
 سے کسے رہنا ہی فتح و ظفر کی طرف ایک گنجی ہے اور پوتانی سپاہیوں کی افغانی اور خود رانی نے
 سکھا دیا کہ یہی ہر ایک قوم کے لئے بربادی اور تباہی کا وسیلہ ہے۔ ترک افسران اور کمانڈروں کا
 سلطانی سے باہر ہونا اور جب ملنی میں مستغرق رہنا اس مرتبہ اس لئے ثابت کر دیا گیا ہے وہ وجود
 اور پراعت باقی نہیں ہو چکی جس سے جنگ نام و در میں دشمن کو کامیابی کا موقع مل گیا۔ انوں سلطانی
 کا جدید ترین اسلحہ آلات حرب سے مسلح ہونا جنہیں زمانہ قیام سلطنت کا مانع۔ سلطان رسد کا مالی
 سے متنبہ کر دینے پر وقت نہ رہا ہونا جو جنگ کا ایک لازمی جز ہے۔ بہت تمام ضرورت سے زیادہ
 سرحد و پیر دالیا جس کا ردوائی پر سب سلطنتوں کی نظر ماکرتی ہے۔ زمانہ جنگ میں اسی پر

مختلف الا قوم سلطنت میں کسی جگہ فدر کا ہونا سب سے زیادہ تعجب خیز امر ہے۔ تمام فرقہ ہائے اسلام اس قسم کے ساتھ متفق و یکدل ہونا اور اسے فیثقی تعصب اور بدگمانیوں کا دور کر ڈالنا جو ہمیشہ بھی بدعمرگی اور خاڑ جنگیوں کا سبب بنی ہوئی ہے اور سب سے بڑا کہ خوشی یہ کہ اسلام کے دو قوی بازووں یعنی اہل سنت و اجماع و ائمہ اربعہ اہل تشیعہ اہل اہلن کا باہمی بغض و تعصب بدعمرگی کیلئے ہو جانا ایسی خوشی ہے جس کا لطف قلب سے بڑا کہ زبان قلم تک نہیں پہنچ سکتا چنانچہ عالی جناب میرزا محمد تقی خان کمال الدین سنجہ طہانی دہلی نے جو قصائد امیر المومنین کی طرح میں تصنیف فرمائی ہیں وہ کافی شہادت ہیں اس امر کی کہ سلطان ابن السلطان علی محمد خان غازی ملک اشعراے ایران کو کس قدر محبت و الفت ہے اور جب ایسے بزرگ اور نامی شاہزادے کی پستی و پستی کے قیاس کے خوں و عوام کو کس قدر بزرگوں اور ادا کے شہنشاہ عظیم سے عقیدت ہوگی اور دیگر بلاد و مشرق و ممالک غرضی میں اس محبت کا کتنا تک اثر ہو چکا ہوگا چنانچہ ایک قصیدہ میں یہ اس طرح ارقام فرماتے ہیں۔

در جهان فرمائی و کار سلیمین	گر چہ بالا بود از تیغ تو بالا گرفت
شیعہ سنی تہجد و محبت پیرا تو	بس عجب آمیزش و چون شیر با شیر گرفت
آن بدین فرمان میں اثر شود از جلال	قوم از تو طرز سلیمان شیوہ بود گرفت
مالیا حسن و حسین چرخ را کشا بہ تیغ	بہ چو خیر کو بشمشیر دو دم حیدر گرفت

اسی شاعر عثمانی نے دوسرے قصیدہ مبارکباد میں سلطان کے دیگر اقباب کے ساتھ الفاظ امیر المسلمین کو بخوبی جلی لکھا ہے۔

مگر یہ عقیدہ کہ فتح یونان کردہ ہشت	امیر المسلمین قوم شاہنشاہ حجیم گرفت
مظہم حضرت سلطان فیسی اجلال عثمانی	کہ باشد از دم تیغش رول وین پیغمبر
دلاور ارسلان عبد المجید عادل غازی	کہ در روز و غا بار دقتش بر عدد و فکر
شہد کہ صدق صدیقیت فاروقی است	بود عثمان در علم و میا روز غذا حبید

مسلمان چھو پستان ست وایا نذر چون نمود
شعبے کو قطب ایمان ست نیکو مغیر نگر
تواند آتش افشا نذ بفرق خصم چون آرد
تواند آنکہ تسخیر جملے کرد ستر تاسر
نمودہ فتح یونان با ہزاران مجہد و کروفر

دلا دہم جو عمارت مقداد است در تقوے
شعبے کو خبطہ اسلام را باشد نگو مرکز
شہنشاہ کہ مار مور خوار فوج جوارش
شہنشاہ کہ یک کند آور ترک سپاہ و
غرض آن مردہ الوتقای دین احمد مرسل

پھر اسی قصیدے کے مطلع ثانی میں ارقام فرماتے ہیں جس کی خلافت قیلم کر لینا ظاہر ہو رہا ہے

جہاں روی فتح و نصرت کس نیست دیور
سنگ نیچ سرافشاںک عدد ملو کا فر
خدا جاہ و جلالک ایلیسون پر خطا فو تر
سنگ صمصام تہر کی خصم کا فزون کو کفر
یکے را درو در بالین یکے را مگر در ستر

خلافت و سنگا داو خاں آسمان جاہا
سنگ دست زار شاہک حبیب سلم و یون
افندم بادشاہم سیدم دولہ سلو سلم غم
لوسی بہتک اورش سن الحق بام گردو نہ
بد اندیش تر و بد خواہ جانت را بود در انجم

امیر
ملک نجد کے لایعظم محمد بن عبد اللہ بن الرشید جو تبر عرب کے سپہ کے اکابر و مختار و صاحب سر و عظم
اور جنہوں نے اظہار عقیدت کی غرض سے آغا جنگ کے وقت کئی لاکھ سلاخ بدوون کی فوج لیکر محاربین درخوا
شہرت کی طعنی کس قدر گہری محبت اور سچی عقیدت اعلیٰ حضرت سے رکھتے ہیں ذیل کے چند اشعار سے
ظاہر ہوتی ہے جو اس مبارک ادا کی قصیدے میں سے بطور ”مثبت نمونہ از مخزماں“ منتخب کر لیے ہیں جو
امیر مصر نے خود تصنیف کر کے مابین ہامین بن ارسال فرمایا تھا۔

تہا نیک لا تسع بنا قول کاؤب
(مہربانی کر ہم پر شہادت اور ستی نہاںی جو کئی بات)
ظہن بنا لی عن محب و غائب
(پس ہم کو کسی دوست یا دشمن کی برواہ میں)

فیا کعبۃ الآمال یا ہدیتہ الامداد
(پس اے کعبہ امید یا اے ہدیت امداد)
ہوا کنت یا فخر اخلافتہ مرضنا
(اے فخر خلافت اگر تو ہم سے رہتی ہو)

وان گشتہ مسلماً فاجحوب غنیمتہ * و نواخرست نیز انہا کل جانب
(در اگر تیرہ فی سبب و مانی رہی باقی تمام از تیرہ صبر کے غنیمت ہیں * خواہ اون کے خطے ہر طرف سے بست ہوئے ہوں)

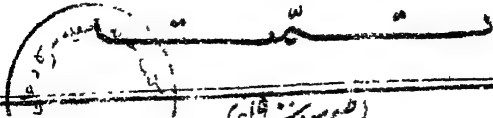
قطعات تاریخ فتح یونان

اس فتح پر تمام شعراء نے اپنا اپنا مال خیالات کے بموجب بیشمار قطعات و نیز زادہ ہائے تاریخی تصنیف
فرما کر شائع کئے لیکن بغیر درخت اختصار چند تاریخی مادے ذیل میں دئے جلتے ہیں تاکہ کار آمد ہوں
(۱) سب سے زیادہ محبوب یادہ تاریخ الہدین منظر ہے یعنی شاہ مظفر الدین بکھٹاؤ کے نام نامی میں تاریخ
فتح بلاکوہ کا ست موجود ہے جو شاہ موصوف کے تحلیف کے جواب میں ایکہ زیرک ترکی شاعر نے
دریافت کیا تھا۔

(۲) ہندوستان سلطان بہمنہ قدس یونان * و داد ملکہ و سلطان خلوتی کر برطانی
سماعت ہو را افزون لکشاں یونان * مودت باد و را افزون رہن خندہ منانی
سر یونان زرد گھنہ زرد و جہد آفرین * سرشوم او صم مائل مظفر شاہ یونانی

(۳) از جناب سید امیر احمد صاحب آمیر وکن
فتح روم و نہایت یونان * جمع کن ہر دو یک فرد و درکن
(۴) ایسے از ادب عنوان (انتہا الترقی و انکسار یونانی (۱۸۹۰)

(۵) از جناب مشتقی عبدالغفور صاحب سرنگری
شہزادہ زاعلی دین دین بشارت آئے * شکرا سلام شد ز ملک پان پنجاب
از جناب عبدالرحمن صاحب خطیب و انبیاری
پوشش فتح یونان سانش خطیب * بجھتا ہے نصرت شاد روم



چاندنی کاغذ - وارنٹ کاغذ - کارپانک ہیر - عکس سے کی ترکیب - کاغذی بنارس - وصلیانی - ابار - کچی کے برتن
روغنات لہاؤدہ انگریزی - چمکی - بیلہ - یوتا - کلاں - موٹسی - تیرن - ریزن - سوم - لاکنگنی - پست - ناچلیج - آٹوش
بید - مرچ وغیرہ - روغنات طہی - روغن ہفت برگہ - بابونہ - سنہا - بید - انجیر - اسبند - رسیان - تھوہ - پنی - کر دشا
گندک - پنوار وغیرہ - منہنی - اشما - بیلہ - برٹ - سونا وغیرہ - دھب - شجہ - قیمت

بستان حرف

(پانچویں جلد) ۱۵۰ - بری صنعتوں کا مجموعہ - ہندوستانی اور انگریزی طریقہ کار
شکر کا وزن تناسب - اور کیمیائی اجزاء عجائبات شکر - طاق کا شکر - شکر - کوٹو - مچھی -
گود - دھبہ - انجم کا قافہ - مصری کوزہ - قد شہر - فوڈو گاتی کوزہ - لیس - زرم - وغیرہ
پازمیو - ٹمک - زگرہ - نسا - دیر چھاپنا - جواہریت - ہر واریہ - مصنوعی موتی - الماس - دینا کے مشہور بری
بیسے - یاقوت - لعل - زمرہ - زبرجد - فرزندہ - حقیق - لاجورد - لیش - ان سب کے مقامات پیدائش - افسانہ خاص - حرف
شمارت - مینا کاری - موافق طریقہ الہا ہند وارن - بنایا زرد - شرح - نیر سیاہ - نیلمی - کبود - نکاسا - عار وغیرہ
مادہ داری کا طریقہ - خرید سامان - دودہاری کی آرائش - پالش - جلا - چوٹی اور آہنی باب کی صفائی - شمر کے
دھبے - دھکر - کاغذی سامان - نظریہ - رنگین - کپڑے اور شیشیان صاف کرنا - فاس ارتقو - فلی سامان -
سکر - گندک - سے تیار ہوکر - پودوں کا لگانا - دومی خانہ و دیگر چیز کا طاعت - دھب - شجہ - قیمت

بستان صنعت

(چھٹی جلد) اس جلد میں اول کی پانچ جلدوں کی طرح زلی اور بالکل نیا مادہ دوسرا
صنعتیں درج کی گئی ہیں - کوئی صاحب یہ سمجھیں کہ ایک جلد کا صنعتوں - دوسری جلد میں
دوبارہ آیا ہے ایسا نہیں بلکہ مطلع کیا جاتا ہے کہ سطر پہلی کی بارہ جلدیں جو تیار ہو چکی ہیں ان میں
صنعت - مختلف اور طبعی معلومات کا شمار دینار سے لے کر - اس کتاب میں چھتر - سب اور نو سے شکر بننے کی
ترکیب - پیرا - کوکو - اور چاکوٹ کا تمام تفصیل بیان اور ان کے صنعتیں یہاں صنعتیں - ہر رنگ کی برقی -
۱۱ - رنگت - سنہری - سفید - یعنی دکانک اور سنہری روغن - رنگ - رنگ کے چول و نسا اور بنانا -
۱۲ - کا پین اسکا ترشنا - زرم کرنا - رنگا وغیرہ معدوم صنعتوں کے - دس طرح سے - بنانے کی ترکیب
کوئلہ سے تیار کیا جاے - دفع صنعت اوریا - لڑی کو رنگنے اور جوہر دھکر کے کی ۱۹ - ترکیبیں اور ان کے فوائد و نشانیاں
بیمیت - قیمت - جلد ۱۵۰ - زیر طبع

(دفعہ چھٹی) اس کتاب کی سیر کا سفر نامہ ایک معمولی بات ہے لیکن اپنے آسانی سے اس کا نام نہ سمجھیں
ہو - صنعت - کل - کے لئے یہ صنعت - گوارائی اور جن ترکیب - افلاک کی سیر کی اور اس کے اکر نہایت ہی
دھبے - ان میں اس کا عجیب و غریب حال لکھا وہ ضرور داد کے قابل اور تحیر سہل کی بات ہے - امریکہ سے خریدی ہو
برون کو لگا دینا - پہلی منزل کا پیرا ہو چکا - اور ایک ہا قیام کر کے جائزہ عیمقانات کی سکرنا - دوسری منزل پر زہر اور
شیشی پر عمارت کی سکر کہتی ہو چکی منزل آفاق - ایک پونچا اندوان کے عجائب و غرائب ملاحظہ کرنا - میان - جوہر - کریم -
چھوٹے چھوٹے تاروں تک پہنچنا چھٹی منزل مشرق میں کرنا - اور منسلک الہی شادہ کہ کہہ کر صل میں دار - سونا ہرمان -
۱۳ - ۱۴ - اور فلک لافالک کے مادہ کا نظارہ کر کے وہاں آنا - سولہ - بات و نسا
۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹

طرز حکومت ریح مسکن - کاغذ کی ساخت - گیدون کی فصل - عجائبات اشرلیا - مندرستان پہلے سے زیادہ متولی ہو - دنیا
بیزین گہوہی کا کشت کی مقدار قصبہ - قاعدہ سرک موت حمالک بوید - موت و حیات کا تخمینہ - انگریزی حورن کے اشتعال - عمدہ
سلطنت ترکی - صداجیہ غریب معلومان - قیمت -

مولانا شمس محمد جلال الدین صاحب جہیز حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی احکام نشان اسلام کی ترتیب ایک
اولم تہ غیر لیکن پر پڑائی - ہر قس سے لڑائی - حضرت خاندان کے کارنامے - اونکی غیر تہیز

جنگ خبا دین

ارادوں اور پیشگیری اور قومی ہمدردی کی مثالیں - دشمن کی فتح - قیمت

درستہ جہاد (میں ہوں) ۴۰ صفحہ - اللہ کے عہد کرنا ہوا نادوں سے جسکو جیتی ہر تہیز
اوسیدہ تلف اوضاے - بارک کا کچھ پائین - کجسب نظارو - معروان کے سیریاے -

ناول کشمش

خواریک مفت - جذبات افست کی پہلی پہلی تہیز - عشق ست و ہزار بدگمانی کا سچا فوٹو - بیکہ - بابین منکر کا
پیدا ہوا ہمارے دل میں سخت بھی اگر نہ کلان میں مبتلا رہا بیکل معانہ کا دریا صلیح ہونا - غرض اس چھوٹے اور تازہ تر تہیز
ناول کا لکھنے پر مہینے اور ستنے سے ملتی لکھنے سے حارت معنی ہے - نتیجہ اسکا بدگمانی سے باز رکھنا ہے - قیمت ۴۰

یونان کے مشہور حکم فیلسوف کی سب سے زیادہ پردہ گرد و چھپتوں کی لم کی تعریف کا ترجمہ
جمین ایک یونان کے شاہی خاندان کا اتفاقات زمانہ سے متعلق عبارت ہونا - نتیجہ

دختر اش

واقعات - بادشاہ وقت کا نظم و صورت سلطنت پر دو حقیقی بھائیوں کا بالاتفاق حکومت کرنا بالا خر کر مرمانا - ایک عقلمند
کا سخت غضب کر لینا - اور مقتول بھائیوں میں سے ایک کی لاش کر بے پردہ بینہ میدان میں پہلو ہونا - دلیر شاہزادی
جو مقتول کی ہنسی سخت پیچ و تاب کھانا - بتا رہا خاندانی عزت برقرار رکھنے کے شاہی حکم سے سرنالی کرنا - بادشاہ کا اسکو
ایک غائب زندہ دگر کر دینا - شاہزادہ و لعیو کا چوڑا ہڑادی پر عاشق ہوتا غار میں جا کر حلال دینا - دسکی مان کا خبر
پاکھانی لگادینا - رعایا کا بیزار ہو کر شاہ کو نظروں سے گرو دینا - نہایت پردہ دار و موثر تہیز ہے - قیمت صرف ۴۰

ایک اطالین معدوم کی کجسب سرگزشت - جو لوگ بہت پریت اور عالم حیات کے غائب ہوں
مردو سے پڑھ کر نعت اور نماز میں قیمت صرف

شیطنت

شرارت معنی ۲۰ - اس عجیب کتاب میں جو بطور ناول لکھی گئی ہے - لیدن کے چالاک لوگوں
کی ۱۵ جہز انگریز نادرین پریستون آئی میں جسکو ہر کرد گئے کھڑے چلن قیمت صرف ۴۰

شرارت

یعنی خاندانہ حضرت سیدی محمد الدین ابن علی رحمۃ اللہ علیہ میں ہر سوال کا جواب آیات قرآنی
سے نکالنا ہے مع انحراف قرعہ قیمت صرف

نہ غیر تہیز

اس کتاب میں ۱۰ رنگین نقشے تمام دنیا اور اس کے حصوں کے درمیان نام آدمیوں کے
سے ہیں - نقشہ کرہ زمین - یورپ - جنوبی وسطی یورپ - جزائر برطانیہ -

آئینہ عالم

چند و چالیس - فارس و فارسستان - ہندوستان - پنجاب کشمیر و راجپوتانہ - ممالک مغربی و شمالی
چند و چالیس - افغانستان - افغانستان - افغانستان - افغانستان - افغانستان - افغانستان -

۱۷

المشتر - اسے ایمر زمان برادرین مراد اباو